الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

برکاتِ میلادِ مصطفیٰ

مع

شرعی حیثیت

علامہ محمد ریاست علی مجددی

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

برکاتِ میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مع

شرعی حیثیت

تصنیف:

علامہ محمد ریاست علی مجددی

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

۱۱۔گنج بخش روڈ لاہور 042-7313885

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

نام کتاب ——— برکات میلاد مصطفیٰ ﷺ مع شرعی حیثیت

مصنف ——— علامہ محمد ریاست علی مجددی
خطیب جامع مسجد خوشبوئے مصطفیٰ ﷺ
کوٹ قاضی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

کمپوزنگ ——— طاہر کمپوزنگ سنٹر' قاضی کوٹ' حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

اشاعت اوّل ——— ربیع الاوّل ۱۴۲۳ھ/ مئی ۲۰۰۲ء

اشاعت ششم ——— محرم الحرام ۱۴۳۴ھ/ دسمبر ۲۰۱۲ء

پروف ریڈنگ ——— حافظ لیاقت علی مجددی

صفحات ——— 400

ناشر ——— نوریہ رضویہ پبلی کیشنز' لاہور

کمپیوٹر کوڈ ——— 1N0022

قیمت ——— 300 روپے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11- گنج بخش روڈ' لاہور

فون 042-37313885-042-37070663

Email:nooriarizvia@hotmail.com

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد

فون: 041-2626046

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ
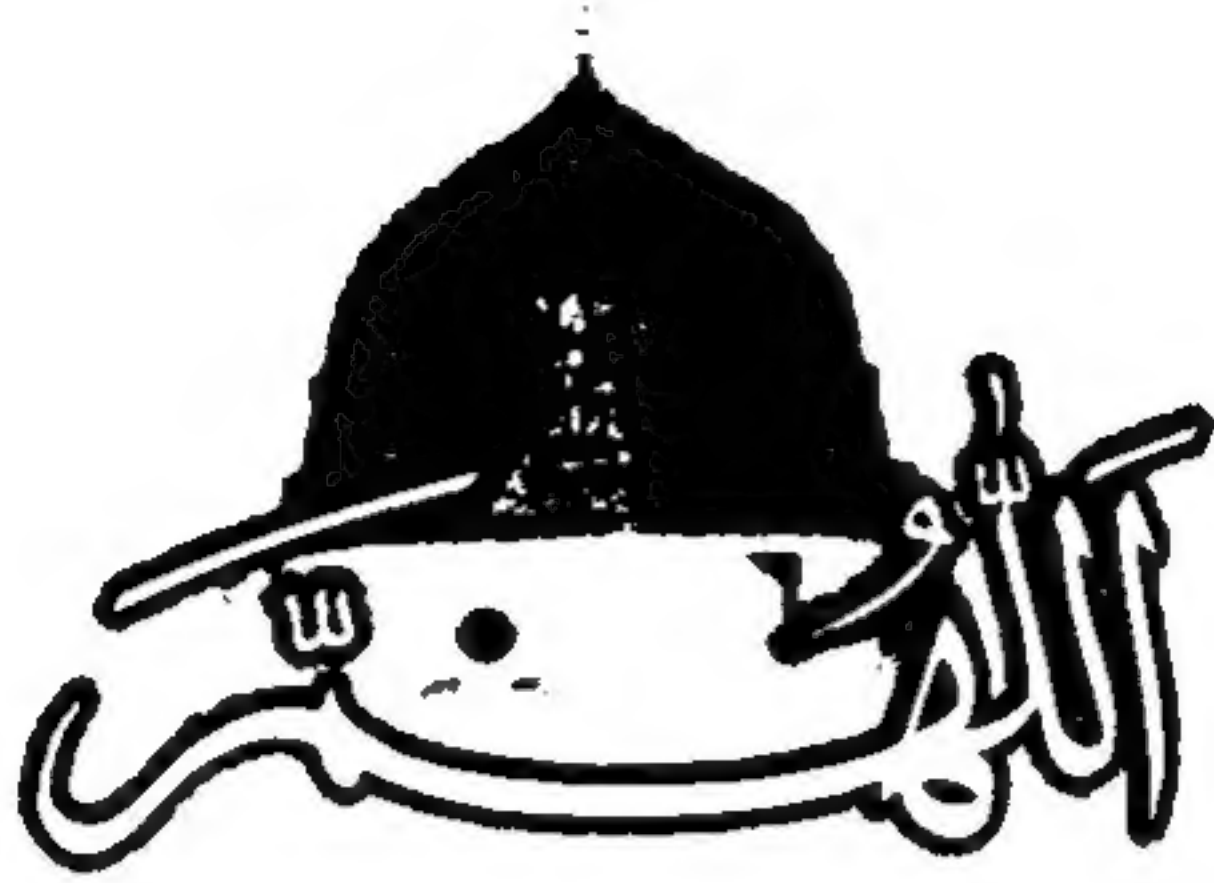
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ
وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٖ

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

حسن اِنتساب

مبداءِ کائنات... باعث تخلیق کائنات... شہنشاہِ ہفت افلاک... صاحب لولاک
شفیع المذنبین... انیس الغریبین... حضور رحمۃ اللعالمین... آئینہ جمال کبریا
ھادیٔ کل... دانائے سبل... ختم الرسل... سرورِ کائنات... فخر موجودات
آقائے نامدار... تاجدارِ عرب وعجم... فخر آدم وبنی آدم... نورِ مجسم... شفیع معظم

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی اولوالعزم عظمتوں کے نام

بتوسط

امام سلسلہ نقشبندیہ قطب الاقطاب بادشاہ اہل محبت چراغ دین وملت
شناسائے بحر حقیقت سلطان الاولیاء قدوۃ العارفین

حضرت خواجہ سید محمد بہاؤ الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

دیکھ لو تم اے فرشتو! میری جبیں پہ رقم ہے
میں ہوں کس کا نام لیوا کس سے میرا انتساب

طالب شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ریاست علی مجددی

یہ فیضانِ نظر

چراغِ راہِ جہاد... داعیٔ صراطِ حق... بدرِ منیر... ماہِ تاباں... وقارِ عالماں
صاحبِ عرفان... تاجِ زمانہ... اِک ملک صفت اِنساں... سعیدِ زماں
قاسمِ عشق ومحبتِ رسول... مصباح بردارِ عشقِ رسول... تمکنت مجلسِ فقر... عالمِ عصر
سراج العارفین... شہبازِ طریقت... شارحِ مکتوباتِ امامِ رّبانی... سعید الاولیاء
حضرت علامہ ابوالبیان **پیر محمد سعید احمد مجددی** قدس سرہ العزیز
نقشبندی... قادری... چشتی... شاذلی... اُویسی رحمۃ اللہ علیہ
آستانہ عالیہ درگاہ حضرتِ ابوالبیان علیہ الرحمتہ والرضوان گوجرانوالہ
جن کی نگاہِ فیض سے بندۂ ناچیز یہ خدمت سرانجام دے سکا

یہ فیضانِ کرم

پیکرِ صدق واخلاص... عالمی مبلغِ اسلام... پروردۂ آغوشِ ولایت
شیخ کامل... بحرِ علم وعرفان... جانشین ابوالبیان... صاحبزادہ والاشان
حضرت علامہ صاحبزادہ **پیر محمد رفیق احمد مجددی** دامت برکاتہم العالیہ
زیبِ سجادہ درگاہ حضرت ابوالبیان رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالہ شریف
مدیرِ اعلیٰ عالمی ادارہ تنظیم الاسلام

گدائے درگاہِ مرشد
ریاست علی مجددی

حُسن ترتیب

باب نمبر 1

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت

ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی سنت ہے

میلاد منانا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے

55

باب نمبر 2

برکاتِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی عالم دُنیا میں برکتیں

165

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی عالم برزخ میں برکات

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی عالم آخرت میں برکات

محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ میں جانوروں کی حاضری

باب نمبر3

محمد مصطفیٰ ﷺ ...... باعث تخلیق کائنات ﷺ

حرفِ تحسین

عید میلادُ النبی ﷺ اُمت مسلمہ کا عظیم الشان اور رفیع الدرجات تہوار ہے جس کی عظمت و رِفعت پہ کروڑوں خوشیاں قربان کی جاسکتی ہیں۔ اِس کی عظمت اور شان پہ خود ذاتِ خداوندی شاداں و فرحاں ہے اور ولادتِ رسالت مآب ﷺ کی دلنشیں گھڑیوں پہ اِس کائناتِ اَرضی و سماوی کو مزین کرنے میں خوشنودیٔ باری تعالیٰ کے ساتھ ساتھ شفقت رِسالت مآب ﷺ کے رُوح اَفزاء زمزموں کی نوید بھی موجود ہے۔

بدقسمتی سے پچھلے چند سالوں سے عید میلادُ النبی ﷺ کو اِسلام میں ''تیسری عید'' گردانے کے بعد اِس دِن کی عظمت و رفعت کو گھٹانے کی سازشوں نے اہل دِل کو فکرمندی میں مبتلا کردیا ہے۔ خدانخواستہ اِس قسم کی قلمی و زبانی شرانگیزی سے اِس دِن کی عظمت ''عالم تاب سورج'' کو کیسے گہنایا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لیکن تحقیق کے نام پہ کی جانے والی ایسی مذموم تحقیقات سے آنے والی نسل کو گمراہ کرنے اور عشق و محبت کے زمزمے سے دور رکھنے کی سعی ناتمام ضرور کی جارہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہ اہلسنت کے اَکابرین نے ایسی سازشوں کو بے نقاب کرنے اور اُن کے پس پردہ عزائم سے عوام الناس کو باخبر رکھنے کے لئے ہر دور میں قلم سے سیف کا کام لیا ہے اور بالخصوص بیسویں صدی کے عظیم المرتبت محقق اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تو اِس حوالے سے عشق رسالت مآب ﷺ میں ڈوب کر ایسی ایسی نادر و نایاب معلومات کے دریا بہائے ہیں کہ قیامت تک ہم اُن کے احسانات کے زیر سایہ رہیں گے۔ برادرم ریاست علی مجددی کا شمار بھی مشرب اہلسنت کے اَیسے ذہین و فطین اَحباب میں ہوتا ہے۔ جو سرکار بریلی کے چشمہ فیضان سے جی بھر کے پینے والے ہیں۔ تصنیف زیر

مطالعہ ''برکاتِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ مع شرعی حیثیت'' سے قبل بھی آپ کی دو تصانیف ''نماز کی حکمتیں'' اور ''فضائل تراویح'' علماء اور اکابرین مسلک اہلسنّت سے خراجِ تحسین پا چکی ہیں اور ان کتابوں میں جس اِلتزام سے آپ نے اپنے مطالعہ کے روشن سویروں سے ہمارے اذہان کو منور کیا ہے' اِس پہ ماشاء اللہ اور الحمدللہ ہی کہا جا سکتا ہے۔

آپ کی یہ تیسری تصنیف ''برکاتِ میلادالنبی ﷺ مع شرعی حیثیت'' گراں بہا معلومات کا خزانہ ہے۔ جس میں کئی آب دار موتی اپنی شان سے جگمگا رہے ہیں اور چار سو محبتوں کے مہکتے جہانوں کی خبر دے رہے ہیں۔ برادرم ڈاکٹر انوار احمد اعجاز نے جس خلوص اور محبت سے اس کتاب کا حرفِ تقدیم لکھا ہے اور نئے امکانات کی خبر دی ہے یہ اُن کی حسن محبت کا زندہ اعجاز ہے۔ میرے نزدیک یہ کتاب بڑی بروقت اور اہم ہے اور اس کو مسلک اہلسنّت سے وابستہ ہر گھر میں موجود ہونا چاہئے' تاکہ بڑے چھوٹوں کو اس دن کی عظمت و رفعت سمجھا سکیں اور عشقِ رسالت مآب ﷺ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اس دن کو شایانِ شان منانے کا اہتمام کر سکیں۔ ہم ایسے دن کی عظمت و شان کے مطابق اس دن کو منا کر خوشنودیٔ باری تعالیٰ اور شفقتِ رسالت مآب ﷺ کے حقدار ٹھہریں اور روزِ محشر شافعِ محشر کے ہاتھوں جامِ کوثر پی کر رب تعالیٰ کی ابدی جنت کے حقدار ٹھہریں۔ آمین۔

غلام مصطفیٰ بسمل

پنجابی ادبی مرکز۔ شہزادہ شہید کالونی

گوجرانوالہ

حرفِ تقدیم

اس کارگہ ہستی میں جس ذات والا صفات کی یہ ساری صناعی اور کرم گستری ہے کہ جس کے باعث یہ جہانِ رنگ بو دمک اور مہک رہا ہے' اُس ذاتِ باری تعالیٰ نے اپنی مایۂ نازِ تخلیق' مسجودِ ملائک' حضرتِ انسان' (نائب اللہ فی الارض' جسے حق تعالیٰ نے اشرف المخلوقات کا نام دیا ہے) سے کلام کر کے اس کو عظمت کے اُس عظیم مقام پر فائز کر دیا ہے جس پہ کائناتِ ارضی و سماوی کی تمام تر رفعتیں سدا ناز کرتی رہیں گی' اُس ذاتِ برحق کی حضرتِ انسان پہ سب سے بڑی کرم نوازی اپنے مطلوب اور محبوب رسول' خاتم الانبیاء' امام الانبیاء' شافع روزِ جزا' حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اس کائناتِ آب و گل میں بھیج کر اُن کے وسیلے سے پوری کائناتِ انسانی سے اپنے آخری خطاب بصورتِ قرآنِ مجید' فرقانِ حمید فرما کر ہمیں ایک ایسا ابدی و سرمدی تحفہ دیا جس کے حرف حرف پہ پوری طرح عمل پیرا ہو کر خود محبوبِ خدا' مطلوبِ ہر دوسرا ﷺ نے ہمارے لیے بہ زبانِ خداوندی ''اُسوۂ حسنہ'' کا نمونہ دے دیا ہے۔ اب یہی راستہ کائنات بھر کی تمام مخلوقات کی نجات کا راستہ صراطِ مستقیم ہے اور اس راستے سے ہٹ کر کوئی اور راستہ بارگاہِ صمدیت میں نہ قابلِ قبول تھا نہ ہے نہ کبھی ہو گا۔

اپنے عظیم جلیل اور عظیم المرتبت رسول و محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ اطہر کو اس کائنات کی پہنائیوں کی طرف جلوہ آراء کرتے ہوئے خود خالقِ کائنات نے ۱۲ ربیع الاول شریف کی مبارک ساعتوں میں کائنات کو نورٌ علیٰ نور کیا اور جبریل امین کے معتبر ہاتھوں سے تین جھنڈے ایک مشرق میں' ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر لگوا کر کائناتِ ارضی و سماوی کے تمام تر مکینوں کو یہ درس دیا ہے کہ میں خود اپنے محبوب کی جلوہ گری

کی خوشی منا رہا ہوں...... یہی مبارک گھڑیاں اُمت میں عید میلادُالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے جاری وساری ہیں۔ یہی مبارک اور سعید سنتِ الٰہی' اَنبیاء کرام' صحابہ کرام' صلحائے اُمت اور اَکابر بزرگانِ دِین سے ایک تواتر سے عید میلاالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے روزِ اوّل سے جاری ہے اور اَبد کی شام تک سعید اور نیک بخت روحیں اِس سرمدی شوق کے چشمے سے اَپنے مشامِ جاں کو لبریز کرتی رہیں گی۔

برادرِ عزیز جناب ریاست علی مجددی' اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے اور ان کے فیضانِ علمی سے ہمارے قلب ونظر کو ہمیشہ مہکاتا رہے' ان کا شمار قبلہ، عالم' معروف عالمِ دین' عاشق مدینہ' حضرت علامہ مولانا محمد سعید احمد مجددی کے صاحب بصیرت غلاموں میں ہوتا ہے۔ آپ اہل سنت کے لیے منارۂ نور اور علمی جواہر پاروں کے اعتبار سے گراں مایہ نعمت ہیں۔ حضرت مولانا محمد سعید احمد مجددی صاحب کے مریدین باصفا میں سے جن ساتھیوں کو حصولِ علم کا عشق' مکتب عشق سے عطا ہوا ہے' آپ اُن میں سے ہیں۔ آپ کی یہ مایہ ناز تصنیف لطیف ''برکات میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' آپ کے برس ہا برس کے مطالعہ اور تحقیقی ذوق وجستجو کی کامل آئینہ داری کرتے ہوئے نظر نواز ہے۔ یوں تو اس رفیع الشان تصنیف لطیف سے قبل بھی مصنف کی ایک مایہ ناز تصنیف ''نماز کی حکمتیں'' منصۂ شہود پر آ چکی ہے اور اس کو پیش کر کے آپ ایک عالم دین کی حیثیت سے منفرد مقام پا چکے ہیں۔ اور بقول معروف دانشور شاعر جناب غلام مصطفیٰ بسمل ''نماز کی حکمتیں'' اپنے موضوع ومواد کے لحاظ سے ایک ایسی تصنیف ہے جس پہ جتنا بھی ناز کیا جائے اُتنا ہی کم ہے' کیونکہ اس میں نماز کی حکمتوں کے حوالے سے قرآن شریف' اَحادیث مبارکہ اور اَکابر بزرگانِ اُمت کے فرمودات کی روشنی میں اس انداز سے مطالعہ فراہم کیا گیا ہے کہ بے اختیار نماز پنجگانہ کی آغوش میں پناہ لینے سے یہ دِلِ ناصبور مچل مچل جاتا ہے اور رحمت خداوندی کے خزانے لوٹنے کے لیے دل وجان کھینچے چلے جاتے ہیں...... اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

اِس مرتبہ اُسی ذوق وجستجو کی آئینہ داری کی مظہر ''برکات میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' ہے کتاب کیا ہے' علم وآگہی کا خزینہ اور عشق ومعرفت کا اتھاہ سمندر ہے جو قلب ونظر پہ میلادِ مصطفیٰ

ﷺ کی عظمتیں اور رفعتیں ثبت کرتا ہوا ہمارے ذوق وشوق کی کائنات کو نئی جلا بخشتا ہوا چہار سو رواں دواں ہے۔ اُمت مصطفوی ﷺ میں میلاد شریف کی شرعی حیثیت کے حوالے سے کوئی اَبہام نہیں پایا جاتا' لیکن کیا کیجئے کہ تلاش و جستجو میں کچھ اَحباب کی نظر تاریخی حوالوں کی خوشہ چینی پہ ہی پڑتی ہے' جس کے باعث اُن کے فکر و نظر میں میلاد شریف کی شرعی حیثیت کے حوالے سے کچھ کھٹک کا سا عالم ہے۔ بے شک جناب مصنف کی اِس تصنیف سے قبل بھی اسی موضوع پر علامہ احمد سعید کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ جناب پیر کرم شاہ صاحب' جناب ڈاکٹر طاہر القادری صاحب اور قبلہ محمد سعید احمد مجددی صاحب کی والہانہ شوق و جستجو سے لکھی ہوئی تصانیف لطیف بھی موجود ہیں اور بلاشبہ یہ تصانیف تحقیق و تحریر کا حق ادا کر چکی ہیں' لیکن اِس موضوع کی عظمت و رفعت اور برکت کے حوالے سے کئی اَیسے گراں مایہ حوالے مصنف نے ہی تصنیف میں پیش کیے ہیں' جو عشق و خرد کی راہوں کے لیے مینارۂ نور کی حیثیت سے خضر راہ کے منصب پر فائز ہیں۔ بنیادی طور پر یہ تصنیف دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے کا تعلق میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی شرعی حیثیت سے ہے اِس موضوع پر مصنف کتاب نے جس دِل سوزی اور محققانہ بصیرت سے کام لیتے ہوئے اُمت میں اِجماع کے مقام کے حامل حوالوں کو صفحۂ قرطاس پر یکجائی بخشی ہے یہ اِنہی کا حصہ ہے اور بالخصوص اِس حوالے سے کہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ منانا اللہ کی سنت ہے' اللہ ربّ العزت نے سارا سال خوشی منائی۔ میلاد منانا اَنبیائے کرام علیہم السلام کی سنت جلیلہ بالخصوص حضرت آدم علیہ السلام' حضرت اِبراہیم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت داوٗد علیہ السلام' حضرت سلیمان علیہ السلام' حضرت یحییٰ علیہ السلام' حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے میلاد شریف منانے کے تاریخی ثبوت کے ساتھ ساتھ خود حضور پرنور ﷺ سے محفل میلاد کا اِنعقاد اور صحابہ کرام رضوانُ اللہ علیہم اَجمعین سے اَثبات میلاد کے ساتھ ساتھ آئمہ محدثین اِمام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ' اِمام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ' حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے محافل میلاد شریف کے اِنعقاد و اَثبات کے تاریخی ثبوت پیش کر کے آپ نے دعوتِ فکر بھی دی ہے۔ موضوع کے اعتبار سے دیکھا جائے تو تحقیقی جستجو

کے رہوار پہ سوار جناب مصنف نے صفحہ بہ صفحہ تاریخی حوالوں کے روشن چراغ جلا دیئے ہیں۔اَب جس کا دِل چاہے آئے اوراَپنے دامن دِل کو نورِ علی نور کرے۔

اِس تصنیف کا دوسرا حصہ میلاد شریف کی برکتوں سے لبریز ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حصے میں عشق وسرمستی کا ایک اَیسا جہان لبریں لیتا ہوا موجود ہے۔جس سے ہماری روح آشنا ہو جائے تو ہم سے خوش بخت اس کائنات میں اور کون ہوں گے کہ جن کے لیے شفاعت رسالت مآب ﷺ کی خوشخبری وخوشنودیٔ رحمتوں کے دروازوں کا جن پہ کھلنا اور ستر ہزار نعمتوں کا نزول جن کے لیے مژدہ باری تعالیٰ ہے اور جن کے ایمان کی سلامتی' رزق میں برکت اور وباؤں سے نجات کے لیے جنابِ رسالت مآب ﷺ نے بشارت دی ہو۔

کتاب کیا ہے صفحہ اَوّل سے تمت بالخیر تک علم وعرفان کا دھارا بہے جا رہا ہے۔ مصنف نے جس کاوش اور جگر سوزی سے صفحہ بہ صفحہ فکر ونظر کے چراغ جلائے ہیں اس پہ مجھے سلسلہ اویسیہ کمالیہ کے بانی مولانا اللہ یار خاں اور پروفیسر رباغ حسین کمالؔ کی تصنیف لطیف ''دلائل السلوک'' اور ''حالِ سفراز فرش تا عرش'' یاد آ رہی ہیں جن میں ان عظیم المرتبت بزرگانِ دِین اور صوفیائے عظام نے صفحہ بہ صفحہ علم وعرفان کے وہ موتی بکھیرے ہیں کہ جس سے اُمت خیر الانام ﷺ ہمیشہ ہمیشہ مستفید ہوتی رہے گی   اسی انداز تحریر کی تقلید کرتے ہوئے جناب مصنف نے بھی صفحہ بہ صفحہ مطالعے اور خزینے دمکتے ہوئے آبدار نگینوں کی طرح حرف حرف جڑ دیئے ہیں...

ع ...اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

برادر بزرگ جناب صاحبزادہ تابش کمال صاحب فرماتے ہیں ''جو تصانیف عشق ومستی کی لے سے لبریز ہوتی ہیں' دھڑکنیں اُن سے ضرور ہم آہنگ ہوتی ہیں اور جن سے دھڑکنیں ہم آہنگ ہو جائیں اُن کے لفظ لفظ تاثیر کے خزانے باری تعالیٰ بوساطت جناب رسالت مآب ﷺ خود جاری وساری فرما دیتے ہیں اور جن لفظوں کو دلوں میں اُترکر تاثیر بخشنے کی اجازت مل جائے وہ پھر نیکی کے گلابوں کا گلستان چارسو ضرور مہکاتے ہیں' جن سے سعید روحیں ہمیشہ فیض یاب ہوتی رہتی ہیں''۔

میرے نزدیک "برکات میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مع شرعی حیثیت" ایسی ہی تصنیف ہے۔ خدا کرے یہ کتاب حرف حرف روشنی ہو اور زمانے بھر میں اُجالے بکھیرے اور اُمت مسلمہ اس کتاب سے ہر زمانے میں فیض یاب ہو کہ چار سو میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہاریں رنگ پہ ہوں اور ہم سب زبانوں پہ درود شریف کے نذرانے لیے بارگاہِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہمہ حاضری کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے رہیں...... آمین!

ڈاکٹر انوار احمد اعجاز
کمال منزل' عبداللہ کالونی'
ریس کورس روڈ' گوجرانوالہ

تقریظ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم : اَمَّا بعدہ!

فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ...... بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میری اِنتہائے نگارش یہی ہے کہ... تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

تحریر ہو یا تقریر! قارئین وسامعین کے اَذہان وقلوب کو اسی قدر متاثر کر سکے گی جس قدر اُس میں محرر اور مقرر کے اَپنے قلبی جذبات کی آمیزش ہوگی۔ کسی بھی مضمون کا براہِ راست قاری اور سامع کے دِل پر اثر انداز ہونا' تحریر وتقریر کے والہانہ اَنداز اور جذباتیت سے وابستہ ہے اور اس والہانہ اَنداز اور شدتِ جذبات کا حصول اُس وقت تک قطعی طور پر غیر ممکن ہے جب تک مضمون میں پیش کیے جانے والے کرداروں کی عظمت اور سربلندی کے نقوش پوری تابانی سے دِل ودماغ پر منقش نہ ہو جائیں۔ یہ مثبت پہلو میں پیش کئے جانے والے کرداروں کی بات ہے' اُس کا منفی پہلو بھی ہوتا ہے' اُس کے اظہار کے لئے بھی شدتِ جذبات کی ضرورت ہے مگر پہلی صورت کے برعکس اُس کے لئے شدت محبت کی بجائے شدتِ عداوت کی ضرورت ہے۔ بہرکیف مضمون کی قوت اور دلکشی مثبت اور منفی دونوں صورتوں میں شدتِ جذبات سے ہی وابستہ ہے۔ جب حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی والہانہ محبت محرر اور مقرر کے رگ وریشہ میں رچ بس جاتی ہے' اُس کے الفاظ خواہ کتنے ہی سادہ کیوں نہ ہوں' قاری اور سامع کی روح کی گہرائیوں تک اُترتے چلے جاتے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ''برکات میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مع شرعی حیثیت'' جو کہ فاضل نوجوان' عالم نکتہ دان حضرت علامہ ریاست علی مجددی مدظلہ کا ایک قلمی شاہکار ہے۔ ویسے تو مصنف نے اور بھی کتابیں لکھی ہیں جو کہ میرے زیرِ مطالعہ نہیں آئیں۔ البتہ یہ جو کتاب میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان

موضوع پر لکھی گئی' اس میں الحمدللہ علامہ موصوف کی پیارے آقا ﷺ کے ساتھ محبت کا بھی علم ہو رہا ہے اور علمی مقام کا اندازہ بھی ہو رہا ہے کہ اللہ کریم نے اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ مولانا کو فنِ تحریر و تقریر میں یگانہ روزگار بنایا ہے۔ ویسے میرا علامہ موصوف سے کوئی تعارف نہیں ہے' لیکن آپ کی یہ تصنیف لطیف میرے برادرِ عزیز جناب محمد افتخار بھٹی نے عنایت کی' جس کو پڑھ کر میرے دِل میں خیال پیدا ہوا کہ آپ کی اِس دِن رات کی اَنتھک کوشش کو خراجِ تحسین پیش کرنا چاہئے' کیوں نہ ہو یہ ہے بھی اِنتہائی خراجِ تحسین کے قابل۔ آخر میں میری دِلی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بوسیلہ مصطفےٰ ﷺ آپ کی اِس سعی کو اَپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرماتے ہوئے اِس تصنیف کو آپ کے لئے اور آپ کے اعزہ' اقرباء اور معاونین کے لئے آخرت میں ذریعہ نجات بنائے:...... اٰمین ثم اٰمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ

خادمُ القرآن والحدیث الفقیر
ابوالعمر قاری اَمجد محمود نورانی
05-08-2002

خطیب جامع مسجد نورانی' مومن آباد نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
جنرل سیکرٹری جمعیت القرآت پاکستان -
230797

عرضِ مصنف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

اَمَّا بَعْد!

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو تمام جہانوں کو مرتبہ، کمال تک پہنچانے والا ہے۔ اُس کے بعد بے حد و حساب درُود و سلام خلاصہء موجودات... شاہِ لولاک... رسولِ پاک... سید الابرار... محبوبِ پروردگار... شاہسوارِ براق... مقصودِ کائنات... سرورِ کائنات... احمد مجتبیٰ... حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ قدسیہ میں عرض کرنے کے بعد بندۂ کمترین راقم الحروف عرض گزار ہے:

''حدیث قدسی'' اللہ ربّ العزت کا فرمانِ عالی شان ہے ''**لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ**'' (محبوب ﷺ! اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا) مزید فرمایا: ''**لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْکَوْنَیْن**'' (اے پیارے نبی! اگر آپ کی شانِ رفیع کا اظہار مقصود نہ ہوتا تو میں اس کائنات کو پیدا ہی نہ کرتا)۔ اللہ جل شانہٗ کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ ساری کائنات حضور ﷺ کی خاطر بنائی گئی۔ کائنات بنتی جا رہی تھی' گویا اس کائنات ارضی میں حضور ﷺ کی آمد و استقبال کی تیاریاں ہو رہی تھیں' اللہ تعالیٰ نے زمین کا فرش بچھا دیا' سبزے کا قالین بنا دیا' پھولوں کے گلدستے سجا دیئے' نہروں کی سبیلیں لگا دیں' آسمان کو سائبان بنا دیا' چاند سورج کے گلوب جلا دیئے' ستاروں کے قمقمے سجا دیئے' پتوں کی جھنڈیاں لگا دیں' جب ساری کائنات مزین ہو گئی تو پھر اس کائنات ارضی میں نسلِ انسانی کا سلسلہ شروع ہوا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اللہ تعالیٰ کے اولوالعزم نبی و رسول وعدہ میثاق کے تحت اپنی اپنی قوم کو حضور نبی کریم ﷺ کی آمد کی خبر دیتے رہے کہ حضور ﷺ آ رہے ہیں اللہ کے پیارے محبوب ﷺ تشریف لا رہے ہیں میلادِ مصطفیٰ ﷺ یہی ہے کہ

آپ ﷺ کی آمد کا ذکر کیا جائے۔ جب تک آپ ﷺ نے اپنے مبارک قدم اِس جہانِ اَرضی میں نہیں رکھے' آپ ﷺ کی آمد کے چرچے اِس انداز سے ہوتے رہے کہ نبی و رسول علیہم السلام اَپنی اَپنی قوموں میں آپ ﷺ کی آمد اور شان وعظمت کے نذرانے اِس انداز سے پیش کرتے رہے کہ حضور ﷺ آ رہے ہیں' حضور ﷺ آ رہے ہیں اور پھر وہ دِن آ پہنچا جب آپ ﷺ نے اِس کائناتِ اَرضی کو رونق بخشی' ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی' زمانے پہ ایک عجیب نکھار آ گیا' مخلوقِ خدا' اللہ کریم کا شکر بجالائی' سبھی ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے۔ غلامانِ مصطفیٰ ﷺ آپ کے ذِکرِ خیر سے اَپنی محفلوں کو معطر کرنے لگے' ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی محفلیں سجنے لگیں' سوائے ابلیس کے ہر کوئی خوش خوش نظر آ رہا تھا اور زبانِ حال سے یوں گویا تھا کہ حضور ﷺ آ گئے ہیں' سرور آ گئے ہیں۔ آمد مصطفیٰ ﷺ..... مرحبا مرحبا اور کچھ اَیسا ہی سماں تھا۔

نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے اِبلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

تاریخِ اسلام سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام' ائمہ مجتہدین' اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اَجمعین شروع سے ہی محفلِ ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا اِہتمام کرتے چلے آ رہے ہیں اور اَب تک یہ سلسلہ بڑی آب وتاب سے جاری وساری ہے اور رہے گا..... اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' تابعین' تبع تابعین' آئمہ مجتہدین' علمائے کرام' اولیائے عظام رحمہم اللہ کا یہ طریقہ چلا آ رہا ہے کہ کسی نے ذِکرِ میلاد شریف تحریر میں اور کسی نے تقریر میں جاری رکھا' اُن ہی پاک باز ہستیوں کی اِقتداء میں اِس خاکسار کو بھی شوق پیدا ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں عاجزانہ ہدیہ عقیدت پیش کیا جائے' جو کسی ماہ وسال سے مختص نہ ہو' بلکہ حقیقی ومعنوی نوری ضیافت ہو جائے' جو ہمیشہ صفحاتِ دہر پر رہے' اِس کتاب کا نام ''برکات میلادِ مصطفیٰ ﷺ مع شرعی حیثیت'' رکھا گیا ہے۔ اللہ کریم کا لاکھ شکر ہے کہ اُس نے بندہ ناچیز کو اپنے پیارے محبوب رسول' محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اِس میں جو خوبی نظر آئے وہ میرے والدین کی دُعاؤں اور مرشد گرامی

قدوۃ سراج العارفین' شہبازِ طریقت' شارحِ مکتوباتِ امام ربانی' شیخِ طریقت' حضرت علامہ مولانا ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی نظرِ ولایت کا کرشمہ ہے کہ ناچیز یہ چند اوراق لکھنے کے لائق ہوا۔ اور حیثیت بقولِ شاعر یہی ہے کہ

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ

لٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

اَپنے کلام سے حضور ﷺ کی مدح و ثنا نہیں کرتا بلکہ اَپنے کلام کو

حضور ﷺ کے ذکرِ پاک سے آراستہ کرتا ہوں

ہے میریاں حمداں نختاں توں بہت اُتانہہ مقام محمد ﷺ دا

میں اَپنے شعر سجاناں واں وچ لکھ لکھ نام محمد ﷺ دا

اعظم میری زباں کہاں اور کہاں وہ ذات

نام اَپنا اُن کے ذکر سے چمکا رہا ہوں میں

اپنے انتہائی محسن مولانا محمد نعیم اللہ خاں قادری' بی ایس سی' بی ایڈ' ایم اے' اُردو' پنجابی' تاریخ (آف کامونکی) اور محمد علیم خاں آف مغل چک جو اپنا قیمتی وقت نکال کر اہم مشوروں سے نوازتے رہے' حوالہ جات کے لئے کتابیں فراہم کرتے رہے' چھوٹے بھائی حافظ لیاقت مجددی نے پروف ریڈنگ فرمائی' عزیز محترم جناب غلام مصطفیٰ بسمل صاحب نے حرفِ تحسین لکھ کر حوصلہ اَفزائی فرمائی' ڈاکٹر انوار احمد اعجاز صاحب نے حرفِ تقدیم لکھ کر اپنے جذبات کا اظہار فرمایا' ڈاکٹر صاحب موصوف نے جو کچھ اس عاجز کے متعلق لکھا ہے' وہ اُن کا حسنِ ظن ہے ورنہ "من آنم کہ من دانم" قاری امجد محمود نورانی صاحب جنہوں نے تقریظ لکھ کر حوصلہ افزائی فرمائی' حافظ محمد عثمان اویسی صاحب نے عربی عبارتوں پر اعراب کی درستگی میں معاونت فرمائی' دیگر جن دوستوں نے کتاب کی اشاعت میں معاونت کی اور قیمتی مشوروں سے نوازا اللہ تعالیٰ سب کو دارین کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ خصوصی طور پر اپنے بھائی قاضی غلام مصطفیٰ آف قاضی کوٹ جو ہر معاملے میں معاونت فرماتے رہتے ہیں خصوصاً اس سلسلے میں جب کہیں جانے کی ضرورت پڑی تو فوراً اپنی گاڑی لے کر جانے کے لئے تیار ہو جانے والے

لئے کسی کتاب کی ضرورت پڑھی تو اُسی وقت نئی کتاب خریدنے کا انتظام کر دیا' بارگاہِ خداوندی میں دعا ہے کہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے اُنہیں حاسدین کے حسد' شریروں کے شر' دشمنوں کی دشمنی سے اپنی پناہ میں رکھے..... آمین۔

یہ کتاب پہلے ۲۰۰۲ء میں پھر ۲۰۰۴ء میں پھر ۲۰۰۵ء میں پھر ۲۰۰۷ء میں پھر ۲۰۱۱ء میں ہر مرتبہ اضافے کے ساتھ اسی ادارے سے چھپی' اس مرتبہ مزید اضافے اور نئی ترتیب کے ساتھ چھپ رہی ہے' یہ اب تین حصوں پر مشتمل ہے (۱) میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی شرعی حیثیت (۲) میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی برکات (۳) محمد مصطفیٰ ﷺ باعث تخلیق کائنات۔ اُمید ہے قارئین کرام پسند فرمائیں گے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے جہاں کہیں بھی کوئی کمی یا غلطی محسوس کریں' نہایت شفقت سے بطورِ اصلاح آگاہ کر دیں' اِن شاء اللہ تعالیٰ آئندہ اشاعت میں اُسے دُرست کر لیا جائے گا۔

سید شجاعت رسول شاہ قادری صاحب ناظم نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور کا دِل کی اِتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے اِس کی طباعت کا اہتمام فرمایا' اللہ تعالیٰ آپ کے اِس ادارے میں برکت اور ترقی عطا فرمائے آمین۔ یارب العالمین' بجاہِ سید المرسلین ﷺ

آخر میں حضور نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے بارگاہِ ربّ العزت میں دست بدعا ہوں کہ اِس کتاب کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرماتے ہوئے' ہم سب کے لئے ذریعہ نجات بنا دے...... آمین۔

مری جب ہر سفارش حشر میں بیکار ہو جائے
یہی خدمت وہاں بخشش کی ذمہ دار ہو جائے

ریاست علی مجددی

خطیب جامع مسجد خوشبوئے مصطفیٰ ﷺ
کوٹ قاضی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ
۲۹ ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ بمطابق ۱۵ نومبر ۲۰۱۲ء

حمد باری تعالیٰ

جب ایک مفکر انسان اپنے گرد و پیش پر نظر ڈال کر چمکتے ہوئے سورج، درخشاں ستاروں اور نیلگوں آسمان پر غور کرتا ہے..... دامنِ کوہسار میں جھومتی ہوئی مست گھٹاؤں کو دیکھتا ہے..... سبزہ و گل کی رعنائیوں سے متاثر ہوتا ہے۔ کائنات کے مظاہر ثریا کی بلندی اور کہکشاں کی خوبصورتی کا مشاہدہ کرتا ہے تو بے اختیار پکار اُٹھتا ہے۔ ''جو ان کو یہ حُسن و خوبصورتی عطا کرنے والا ہے، وہی خدا ہے''۔

ردائے فلک پر ابر کا نیل بے زنجیر کی صورت بھاگنا طفلِ شیر خوار کا پہروں تلک سوئے قمر تکتے رہنا..... تخیل کا فکرِ کامل سے ہم نشیں ہونا ابر کوہسار کا دُر افشاں ہونا..... پرندوں کا محوِ ترنم ہونا..... گھٹا کا گیو بن کر رخِ ہستی پہ بکھر جانا غنچۂ گل کو ذوقِ تبسم بخشنا..... شہرِ خموشاں سے حرماں نصیبی کا منظر پیدا ہونا دلِ انسان میں موت کے کانٹے کا چبھنا..... پروانے کا شمع کے گرد طواف کرنا اور جان بے قرار سے نثار ہونا چڑیوں کے چہچہوں میں لذتِ سرود اُجاگر ہونا موجِ دریا کا مضطرب رہنا کس کی عظمتوں کو نمایاں کرتا ہے، وہی خدا ہے۔

فرطِ طرب میں ابر کا جھومنا کالی گھٹاؤں کا فضا میں وارد ہونا کلی کلی کا نشہ ہستی میں مست رہنا..... زبانِ برگ سے اُس کی خاموشی کا اظہار ہونا فرازِ کوہ سے ندی کا ترنم خیز آنا، شاہدِ قدرت کو اُس کا آئینہ سا دکھانا لیلیٰ شب کا آکر اپنی زلف [illegible] آبشاروں کی صدا کا دامنِ دل کھینچنا شام کی خموشی پہ تکلم کا فدا ہونا [illegible] سماں چھانا..... کوہسار پر رنگِ شفق کا کانپتے بکھرنا گل رنگین کا تبسم خیز ہونا کس کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے، وہی خدا ہے۔

شبنم کا پھولوں کو وضو کرانا صدائے بلبل کا بانگِ اذاں ہونا درختوں کی شاخوں کا سرنگوں رہنا..... پچھلے پہر کی کوئل کا مصروفِ اذاں ہونا فرشِ زمیں پہ سجدہ [illegible]

خوابیدہ رہنا...... چمن ہست و بود کا کرشمہ ساز ہونا...... پھولوں کی انجمن میں شمع جگنو کا فروزاں ہونا...... پروانے کو تپش اور جگنو کو روشنی عطا کرنا...... مرغانِ بے زباں کو رنگین نوا بنانا ...... گل کو زبان دے کر تعلیم خاموشی مرحمت کرنا...... شجر کو سایہ اور ہوا کو قوتِ پرواز بخشنا...... پانی کو روانی اور موجوں کو بے کلی عطا کرنا...... کس کی عظمت کے نشاں ہیں، وہی خدا ہے۔

عارف کا یہ سوزِ دروں طوفان خیز موجوں کی طرح اُمڈتا چلا آتا ہے، قدرتِ کاملہ کی تخلیقات...... آفتاب کی غازت...... صحرا کی وسعت...... ثریا کی بلندی...... کہکشاں کی خوبصورتی...... ماہتاب کی چاندنی...... لہروں کے تلاطم...... باغ کی رنگینیوں...... گلہائے گونا گوں...... پھولوں کی نازک پنکھڑیوں...... مرغانِ چمن کی ہنگامہ خیزیوں اور فصل بہار کے شباب میں وہ اپنے خالق کی عظمت کو محسوس کرتا ہے۔

آفتاب کی تجلی اور ماہتاب کی دلکشی میں...... ستاروں کے طلوع اور شبنم کی اُفتاد میں...... بیابانوں کی وسعتوں اور سمندروں کے طوفانوں میں...... آگ کی حرارت اور شعلہ کی لپک میں...... پہاڑوں کے شکوہ اور پرندوں کی چہک میں...... پھولوں کی رنگینیوں اور گلاب کی خوشبو میں...... بلبل کے نغموں اور انسان کے تکلم میں...... خالقِ کائنات کی عظمت اور شانِ کبریائی کی کرشمہ سازیاں نظر پڑتی ہیں۔

کوئل کی کوک میں...... پپیہے کی ہوک میں...... بلبل کی آواز میں...... ہر اک سوز و ساز میں...... چڑیوں کی چہک میں...... پھولوں کی مہک میں...... سبزے کی لہک میں...... جواہرات کی دمک میں...... سورج کی چمک میں...... سماو سمک میں...... درختوں کے رنگ میں...... شیشہ و سنگ میں...... آہنگِ رباب و چنگ میں...... زمزم و گنگ میں...... پتھر کی سختی میں...... خوشحالی و بدبختی میں...... زمین کی نرمی میں...... آتش کی گرمی میں...... دریا کی روانی میں...... کواکبِ آسمانی میں...... پہاڑ کے اُبھار میں...... بیابان و مرغزار میں...... خزاں و بہار میں...... صحرا و کوہسار میں...... پروردگارِ عالم کی عظمتیں کارفرما دکھائی دیتی ہیں۔

نعت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وجہِ ظہورِ عالم... مقصودِ انبیاء... زینتِ کائنات... فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفی ﷺ کی عظمت، انتہائی تابناکیوں... لامتناہی ضوفشانیوں... بے پناہ نور سامانیوں... اور بے انداز ضیاء پاشیوں کی مظہر ہے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کی ذاتِ مقدسہ سینکڑوں جمال آفرینیوں ... صدہا جلال انگیزیوں... ہزاروں سیرابیوں... لاکھوں شادابیوں... ناپیدا کنار رحمتوں اور بے پایاں کرم فرمائیوں کا سرچشمہ ہے... حیات و زیست کی حریت و آزادی ... انسانیت و اخلاقیات کی عظیم قدریں...... حکمت و دانش کے خزائن ... عرفان و آگہی کا بحرِ بیکراں ... عشق و وجدان کے سرچشمے...... معرفت و روحانیت کے منبع ہائے گرانقدر حکیمِ کائنات ﷺ ہی کی جلوہ نمائی اور نگاہِ کرم کے رہینِ منت ہیں۔

اگر حضور خیر الانام ﷺ نہ ہوتے تو مشاہیرِ اسلام ... اولیائے کرام ... ملتِ اسلامیہ کے فاتحین عظام...... غوث، قطب اور ابدال کے مقام ... عظیم المرتبت علماء کے نام کیوں کر اُجاگر ہوتے۔ ملتِ اسلامیہ کا وجود کہاں ہوتا ... نہ دین ہوتا ... نہ آئین ہوتا ... نہ ہی قرآنِ حکیم میسر آتا ... بلکہ تمام تر عالمِ ہستی اور دُنیا و جہاں سراپا تاریک اور ظلمت کدہ ہوتے ... جہانِ رنگ و بو کا کہیں بھی نام و نشان نہ ہوتا۔ گویا سرکارِ دو جہاں کی ذاتِ مقدسہ رحمت کی ایک گھٹا تھی جو خشک آسمانوں پہ پھیل گئی اور تپتی ہوئی انسانیت پر برس کر نشو و نما کی افزائش کا سبب بنی یا نور کی ایک کرن تھی جو اندھیروں کو چیرتی ہوئی دنیا کے پردوں پہ پڑی اور ایک عالم کو بقعۂ نور کر گئی یا وہ روشنی کا ایک بلند مینار تھی جو طوفان خیز سمندروں سے ابھری اور تاریک فضاؤں میں بلند ہو کر انسانیت کے ظلمتوں میں گرفتار سفینے کو نشانِ راہ دکھانے لگی۔ پندرھویں صدی کا تہائی حصہ گزرنے کو ہے لیکن روشنی کا یہ مینار اپنی جگہ موجود ہے۔ یہ ہر آن نیا

پوری تابناکی اور ضوفشانی کے ساتھ دُنیا و جہاں بلکہ ساری کائنات کو منور و ضیابار کر رہا ہے۔

آج محفلِ کائنات میں کوئی شمع جلوہ فگن نہیں جو اس سراجِ منیر سے کسبِ ضیاء نہ کر رہی ہو۔ دُنیائے اِنسانیت میں آج جو کچھ قابلِ حمد و ستائش اور درخورِ تحسین و تبریک نظر آتا ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ حکیم کائنات ﷺ سے ایک نسبت رکھتا ہے اور جو انسان چاہتا ہے کہ وہ لائقِ توصیف و ستائش ہو جائے وہ شعوری یا غیر شعوری طور پر کوشش کر کے اِس راستہ پر چل نکلے' جو سردارِ دو جہاں ﷺ نے دُنیا میں متعین کر کے دکھایا۔ اِنسانیت کی معراجِ کبریٰ اور شرفِ اعلیٰ کا یہی وہ مقام ہے جس کی عظمت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ' اُس کے فرشتے اور اِنسان اس ذاتِ گرامی و اقدس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ہزار تحسین و تبریک کے گلہائے گرانقدر نچھاور کرتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کی ولادتِ مبارکہ اہلِ اسلام کے لئے ایک عظیم نعمت ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اِک گدا میں نہیں اُس گلی دا ہے گدا سب خدائی نبی دی
کوئی ہے جس دے لب تے نہ ہووے' اوکھے ویلے دوہائی نبی دی
اوہدے گھر وچ نہیں رہندے ہنیرے' اوتھے رہندے ہمیشہ سویرے
رب نے اوہدے مقدر سجائے' جہنے محفل سجائی نبی ﷺ دی

(حسن کامل ﷺ: ۲۰)

پلے بنھ لو کم دی گل میری' مصطفیٰ ﷺ دی یاد نہ چھڈیا جے
اک تے پیر اجمیر دے گیت گائیو' دوجا شہر بغداد نہ چھڈیا جے
کملی والے دی یادنوں چھڈ کے تے' دِل نوں کر برباد نہ چھڈیا جے
ناصر ہووے ناراض جے کوئی ہندا' اے خبردار میلاد نہ چھڈیا جے

(سرورِ جاوداں: ۹۹)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

فیضانِ نورِ محمدی ﷺ

آثار میں منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار ٹہنیوں والا ایک خوبصورت درخت پیدا فرمایا' جس کا نام شجر الیقین ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُس درخت پر نورِ محمد ﷺ کو ایک طاؤس کی صورت میں بٹھا دیا' تو نورِ محمد ﷺ نے وہاں ستر ہزار برس اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی۔ اُس کے بعد اللہ نے آئینہء حیا بنا کر نورِ محمد ﷺ کے مقابل رکھا۔ اپنے حسن و جمال کو دیکھ کر نورِ محمد ﷺ نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پانچ سجدے کیے جو فرض قرار پائے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی اُمت پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ٹھہرائیں۔ پھر نورِ محمد ﷺ پر جب اللہ تعالیٰ نے رحمت کی نگاہ ڈالی تو وہ شرم و حیا کے پسینہ سے شرابور ہو گیا۔

- ❖......اُس نور کے سر مبارک کا پسینہ لے کر اللہ تعالیٰ نے تمام ملائکہ پیدا فرمائے۔
- ❖......چہرۂ اَنور کے پسینہ سے عرش' کرسی' لوح' قلم' سورج' چاند' حجابات' نور' کواکب اور عجائباتِ عالم بنائے۔
- ❖......سینہء بے کینہ کے پسینہ سے اَنبیآء و مرسلین، علماء و کاملین، اور شہداء و صالحین کی پاکیزہ روحوں کو پیدا کیا۔
- ❖......پشت مبارک کے پسینہ سے بیت المعمور' بیت اللہ' بیت المقدس اور کائنات بھر کی سجدہ گاہیں تخلیق کی گئیں۔
- ❖......اَبروئے پاک کے پسینہ سے مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات پیدا کیے۔
- ❖......قدمانِ مبارک کے پسینہ سے مشرق و مغرب، شمال و جنوب اور معدنیات و عجائبات پیدا فرما کر اللہ ﷻ نے فرمایا:

''میرے محبوب محمد ﷺ کے نور چاروں طرف دیکھو!''

نورِ محمد ﷺ نے چاروں طرف دیکھا تو نور ہی نور نظر آیا۔ یہ جلوے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ' فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ' عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اور حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ کے نور کے تھے۔ آپ کا نور اس کیفیت میں ستر ہزار برس تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا رہا۔

اللہ تعالیٰ نے تمام اَنبیاء کی اَرواح کو جب نورِ محمد ﷺ سے پیدا فرمایا تو تمام اَنبیاء کی اَرواح نے یک زبان کہا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پھر اللہ نے عقیق اَحمر سے ایک قندیل بنائی اور نورِ محمد ﷺ کو صورتِ دینوی میں ڈھال کر قندیل میں رکھا۔ قندیل میں آپ ﷺ اس طرح کھڑے رہے جس طرح نماز میں قیام ہوتا ہے۔ تمام اُرواح قندیل کا طواف کرنے لگیں۔ رُوحوں کا یہ طواف ایک ہزار برس تک جاری رہا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اَرواح کو حکم دیا کہ میرے محبوب کو دیکھو۔ رُوحوں نے تعمیل کی۔ اَرواح میں سے جس جس نے ۔۔۔۔۔

❖ - سرِ اقدس کو دیکھا تو وہ دُنیا میں سُلطان اور فرماں روا بن گیا - ❖
❖ - اَبروئے مبارک کو دیکھا تو وہ اَمیر عادل بن گیا ----- ❖
❖ - آنکھ مبارک کو دیکھا تو وہ وسیع النظر اور کشادہ ظرف بن گیا - ❖
❖ - پیشانی مبارک کو دیکھا تو وہ نقاش بن گیا --------- ❖
❖ - گوش مبارک کو دیکھا تو وہ مقبول فی الانام بن گیا ----- ❖
❖ - سینۂ بے کینہ کو دیکھا تو وہ دانا اور احسان کرنے والا بن گیا - ❖
❖ - نام مبارک کو دیکھا تو وہ طبیب اور عطار بن گیا ------- ❖
❖ - ہونٹ مبارک کو دیکھا تو وہ وزیر بن گیا ---------- ❖
❖ - دہن شریف کو دیکھا تو وہ روزہ دار بن گیا -------- ❖
❖ - مبارک دانتوں کو دیکھا تو وہ حسین وجمیل بن گیا ----- ❖
❖ - زبان مبارک کو دیکھا تو وہ باشاہوں کا سفیر بن گیا ---- ❖

❖ -حلقِ انور کو دیکھا تو وہ واعظ' ناصح اور موذن بن گیا---- ❖

❖ -ریشِ مبارک کو دیکھا تو وہ مجاہد فی سبیل اللہ بن گیا----- ❖

❖ -گردن مبارک کو دیکھا تو وہ تاجر بن گیا---------- ❖

❖ -دست مبارک کو دیکھا تو وہ سخی بن گیا----------- ❖

❖ -مبارک انگلیاں دیکھیں تو وہ خطاط اور خوشنویس بن گیا-- ❖

❖ -شکمِ اطہر کو دیکھا تو وہ صابر اور قناعت پیشہ بن گیا----- ❖

❖ -کندھوں کو دیکھا تو وہ عابد و زاہد بن گیا---------- ❖

❖ -پاؤں مبارک کو دیکھا تو وہ مجاہد فی سبیل اللہ بن گیا----- ❖

❖ -ناخن مبارک کو دیکھا تو وہ قاضی' مفتی یا جج بن گیا----- ❖

لیکن جن روحوں نے آپ کو بالکل نہ دیکھا وہ یہودی' نصرانی' مجوسی اور فراعنہ ہوئے حقیقت حال کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ جامع الدرر میں اسی طرح منقول ہے

-••❖❋❋❖ جامع المعجزات:۱۰ ❖❋❋❖••-

-••❖❋ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ❋❖••-

سب تھیں اوّل حضور ﷺ دا نور بنیاں لفظ کن سی جدوں فرمایا گیا

اوہوای نور آدم علیہ السلام دے وچ رکھ جتھے ہر اک ملک اوہدے اگے جھکایا گیا

رکھ کے عالم الغیب دے کول برساں اوہو نور لکھایا پڑھایا گیا

اتھے آکھدے نے اوہنوں غیب نائیں جیہدے سامنے سب کجھ بنایا گیا

تعارف

بارہ ربیع الاول شریف

اَندر خاکیاں نور ظہور ہویا' ساری بزم نورانی نغمات بن گئی
رسماں پایاں خورشید تاں نور وچوں' رنگت زُلف وَاللیل دی رات بن گئی
منتظر دیدے ویکھاں سبز گنبد' چھم چھم اَتھروں اَشک برسات بن گئی
ہویا ذر دی گدائی دا شرف حاصل' مدتاں بعد اَج ہاتھی بات برمِ گئی

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

بارہ ربیع الاوّل شریف' بے حساب برکتوں' رحمتوں اوراَن گنت عنایات کا خزینہ ہے' یہ وہ روزِ سعید ہے جسے باعث تخلیق کائنات' حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی ولادت باسعادت سے نوازا گیا۔ یہ مقدس دِن پوری دُنیا کے مسلمانوں کے لئے باعثِ برکت و مسرت ہے۔

بارہ ربیع الاوّل شریف خوشی و شادمانی اور رحمتِ الٰہی کے حصول کا دِن ہے... مومنوں کی عید کا دِن ہے... خوشیوں اور مسرتوں کا دِن ہے... خوشیوں کے عروج کا دِن ہے... خلق عظیم کی خوشبوؤں کو پھیلانے کا دِن ہے... اللہ ربّ العزت کی بے حد و بے شمار نعمتوں کے شکرانے کا دِن ہے... اَپنے گناہ بخشوانے کا دِن ہے... یتیموں کو گلے لگانے کا دِن ہے... بے کسوں پر رحم کھانے کا دِن ہے... بے سہاروں پر ترس کھانے کا دِن ہے... ربّ ذُوالمنن کا قرب پانے کا دِن ہے... محبوبِ حقیقی کی آمد کے گیت گانے کا دِن ہے... سرورِ کائنات ﷺ کی آمد پر خوشیاں منانے کا دِن ہے... آپ ﷺ کے میلاد پر دولت لٹانے کا دِن ہے... نعتیں سننے سنانے کا دِن ہے... ہزار سالہ آتش کدہ اِیران بجھ جانے کا دِن ہے... خانہ کعبہ کا حضور ﷺ کے گھر کی طرف جھک جانے کا دِن ہے... عظیم' اَرفع' اَعلیٰ' مقدس اور بابرکت دِن ہے۔

بارہ ربیع الاوّل شریف کا دِن رُوحانی خوشیوں سے مسرور ہے... کیف و مستی میں مخمور

ہے... رحمتوں اور برکتوں سے بھرپور ہے۔

بارہ ربیع الاوّل شریف اہلِ اسلام کی مذہبی روحانی عید ہے... مسرت وخوشی کا تہوار ہے۔

بارہ ربیع الاوّل شریف کا دِن فیوض و برکات کا منبع ...انوار وتجلیات کا پیکر ...محبت و چاشنی کا مخزن ... اِحساس و اِیثار اور شفقت و پیار کا دلدادہ ...لطف و عطا اور جود وسخا کا سرچشمہ ہے۔

بارہ ربیع الاوّل شریف وہ دِن ہے جس کی نورانی اور ایمان افروز صبح کو مولائے کل... ختم الرسل...دانائے سُبل ...مرکز کائنات ...فخر موجودات ...سرورِ کائنات ... باعثِ تخلیق کائنات...فخر آدم وبنی آدم ...حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

بارہ ربیع الاوّل شریف کی نورانی صبح کو غریبوں کے حامی ...یتیموں کے والی... بے سہاروں کے سہارا... بے چاروں کے چارہ... عاصیوں کے ملجا و ماوٰی...قدرتِ کاملہ کے حسین وجمیل شہکار جلوہ گر ہوئے...تو ہر نگاہ نے دیکھا کہ

ظلمتوں کے اندھیرے سبھی چھٹ گئے
جور و اِستبداد کے دِن تھے جو کٹ گئے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو ابر کرم چھا گیا
بے کسوں ' بے بسوں کو قرار آ گیا

بارہ ربیع الاوّل شریف کے صدقے ظلم وتشدد کی چکی میں پسی ہوئی مظلوم ومعصوم روحوں کو اطمینان وسکون آ گیا... پریشان و بےقرار انسانیت کو قرار آ گیا...چاروں طرف خوشیوں کے شادیانے بجنے لگے ...لبوں پر دُرود وسلام کے سویٹ گیت آنے لگے... ہر فرد مسرور اور شادماں نظر آنے لگا... ہر سمت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی روشنی پھیل گئی۔

بارہ ربیع الاوّل شریف وہ جشن ملی ہے جس نے کائنات ہستی کو سرسبزی وشادابی کی بشارت سنائی۔ اس دِن کی یادگار ہمارے صحیفہ حیات کا پہلا ورق ہے... ہمارے عروج و اِقبال کا سُہانا نغمہ ہے... بزمِ کائنات میں حسن و شباب کا پہلا طوفان ہے جس نے کفر وضلالت کی مضبوط چٹانوں کو پاش پاش کر دیا۔ یہ تقریب سعید ہمارے لئے رحمت،

ہدایت کی وہ تجلّی اوّل ہے جس کی روشنی اُفق عالم پر نیر درخشاں بن کر نمودار ہوئی۔ دُعائے خلیل، نویدِ مسیح، نورِ مجسم بن کر لباسِ بشریت میں جلوہ گر ہوئی... اِس مقدس یومِ ولادت پر رحمت کی بدلیاں چھا گئیں، ابرِ کرم کے چھینٹے پڑے، وہ کسی خاص قبہ تک محدود نہ رہے بلکہ اُس کے فیضِ عام سے دُنیائے اِنسانیت نفع یاب ہوئی، عرب وعجم سیراب ہوا... اُس نے ہر نسل، ہر قوم اور ہر ملک، ہر ملت کو حیاتِ نو بخشی۔ چمنستانِ عالم میں وجد آفریں بہار آئی اور ہر ہر قدم پر کیف ومستی کا سیلاب اُمڈ آیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل ہر طرف کفر وشرک، ظلم وستم کی گھٹائیں چھا چکی تھیں، جوا بازی، شراب خوری، زنا کاری، بدکاری، عیاری، مکاری، چوری اور ڈکیتی لوگوں کا معمول بن گیا تھا۔ آپس میں اُلفت ومحبت، اُنس وپیار کی بو تک نہ تھی۔ جانور بھی اپنے بچوں سے محبت رکھتے ہیں مگر وہ لوگ اپنی بچیوں کو اپنے ہاتھوں سے زندہ درگور کر دیتے تھے، یہاں تک کہ امن وسلامتی کی بہار آئی اور اِسلام کا بادل رحمت خداوندی بن کر برسا، حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو عرب کے اُجڑے ہوئے دیار میں بہار آ گئی، عداوت کی جگہ محبت نے لے لی، وحشت کی جگہ اُنس نے لے لی، خودغرضی کی جگہ اخلاص وایثار نے لے لی، غرور وتکبر کی جگہ تواضع وانکساری نے لے لی، بت پرستی کی جگہ خدا پرستی نے لے لی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئے بہاروں پر بہار آئی
خوشبو جنت کی زمیں کو چومنے بار بار آئی

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مولانا کوثر نیازی اپنی تصنیف ''ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' میں فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والا صفات وجہ تکوین کائنات اور سرچشمۂ برکات ہے۔ اِس دُنیائے آب وگل میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا دِن سعادتوں اور رحمتوں کے نزول کا اور خصوصاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے لیے خوشیوں اور مسرتوں کے آغاز کا دِن ہے۔ اِس یوم مبارک پر ہم جتنی بھی خوشیاں منائیں بجا اور جتنی بھی مسرتوں کا اِظہار کریں زیبا ہے۔ چنانچہ دُنیا بھر کے مسلمان اِس یومِ سعید پر مسرت وابتہاج کا اِظہار کرتے ہیں۔ ربیع الاوّل کا مہینہ پوری دُنیا کی تاریخ

میں ایک غیر فانی اہمیت کا حامل مہینہ ہے۔

-••❊ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ❊••-

عارف باللہ علامہ السید امین کبتی المکی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''سبحان اللہ آپ کے میلاد مبارک سے پوری روئے زمین میں اپنوں اور غیروں نے بھی سعادت وشرافت حاصل کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا وہ مبارک دن کہ جس میں دُنیا نے پاکیزگی حاصل کی۔ نیز آپ کی مثل زمانے نے کبھی نہیں دیکھی''۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

''نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ظہور مبارک ہوا۔ آپ کے چمکنے والے انوار وتجلیات سے عقلیں روشن ہوگئیں۔ دُنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری خوشیوں' برکتوں اور سعادتوں کو لے کر آنے والی ہے۔

ایک مقام پر آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے پیر کی رات آپ نے کس قدر ہمہ گیر شرافت اور دولت حاصل کی۔ دنیا میں تمام روشن راتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاندنی کی چاپ ہیں۔ لیلۃ القدر' عیدین اور معراج آپ کے کمالات سے ہیں۔ جس نے آنکھوں کو روشن کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاریخ میں اعلیٰ ترین مقام پایا۔ جس کی بلندی کا اعلان زمانے نے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن نے زمانے کی آنکھ اور کانوں کو بھر دیا۔ اے ہمارے لئے باعث خوشی۔ اے وہ رات کی جس کی فضیلت والی گھڑیاں ہمارے ذہنوں میں گردش کرنے والی ہیں اور جس نے تدریجاً دُنیا کو روشن کر دیا۔ دُنیا پر گذرنے والی فضیلتوں کا اگر تیرے ساتھ موازنہ کیا جائے تو تو سب پر بھاری ہے''۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

داخل جو ہوں گے بزم میں جنت کو پائیں گے
بیشک مکان خلد میں اپنا بنائیں گے

-••❊ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ❊••-

میلاد کے لغوی معنی ہیں پیدائش' پیدائش کا وقت' پیدا ہونے کا زمانہ۔ عید میلاد کے معنی

ہیں پیدائش کی خوشی منانا' ایسا اجتماع جس میں پیدائش کے حالات و واقعات اور آثار کا ذکر کیا جائے جلسہ میلاد کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں کئی انبیائے کرام اور اپنے محبوب بندوں کا میلاد بیان فرمایا ہے۔ اصطلاحاً یہ لفظ مسلمانانِ عالم اپنے آقا و مولیٰ' حبیب خدا' حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت مبارکہ کے لئے بولتے ہیں۔ اور فی زمانہ یہ لفظ صرف اور صرف آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ کے لئے مخصوص ہو کر رہ گیا ہے۔ میلاد النبی ﷺ کی محافل کا انعقاد سارا سال عالم اسلام میں جاری رہتا ہے۔ اور ماہِ ربیع الاوّل کی آمد کے ساتھ ہی محافل کا عروج اپنی انتہائی بلندیوں کو چھونے لگتا ہے۔ بارہ ربیع الاول کو تو پوری اسلامی دُنیا کا ہر فرد اپنی پوری سج دھج کے ساتھ اپنی اپنی جگہ پر پوری کائنات کے ساتھ ہم قدم' ہم زبان اور ہم آواز ہو کر درود اور سلام کے نذرانے اور عقیدت کا خراج محبوبِ ربِ غفور ﷺ کے حضور پیش کرتا ہے اور ولادت باسعادت کے تذکرے سنے سنائے جاتے ہیں۔ مسلمان عید میلاد النبی ﷺ کی محافل کا انعقاد کر کے شرک کی جڑ کاٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ کیونکہ میلاد تو مخلوق کا منایا جاتا ہے اور میں تو یہ کہوں گا کہ کائنات کی تخلیق کا مقصد یہی میلادِ مصطفیٰ ﷺ ہے اور محشر کے انعقاد کا سبب بھی یہی ہے۔ جو شخص حضور سرکارِ دو جہاں ﷺ کے میلاد پاک کی خوشی نہیں کرتا یا اسے خوشی محسوس نہیں ہوتی وہ مومن مسلمان تو در کنار وہ انسان کہلانے کا حقدار بھی نہیں ہے۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

یوم عید میلاد النبی ﷺ ایمان اور محبت والوں کے لئے ہر عید اور خوشی سے بڑھ کر مسرت و شادمانی کا دن ہے۔ یوم میلاد رحمت عالم محسن اعظم ﷺ کی عقیدت و محبت کو زیادہ کرنے کا بہترین دن ہے۔ اس مبارک موقع پر بارگاہِ عشق میں نہایت ادب' اخلاق' محبت اور اُلفت کے ساتھ مظاہرہ کرنا ایمان و ایقان کی علامت ہے۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ماہِ ربیع الاول شریف کو رسولِ مکرم ﷺ کی ولادت مبارکہ سے ایسی نسبت ہے کہ جب یہ ماہ طلوع ہوتا ہے تو مسلمانانِ عالم کی والہانہ عقیدت میں بہار و تازگی پیدا ہو جاتی ہے۔

اس ایمانی، روحانی سچی خوشی سے ہر مسلمان ایسا مسرور ہو جاتا ہے جس کا بیان الفاظ میں نہیں ہو سکتا ہے۔ میرا خیال ہے بلکہ غالب گمان ہے کہ ہر مسلمان اُمتی کو یہی محسوس ہوتا ہے کہ اس نعمت عظمیٰ کی خوشی سب سے بڑھ کر اُسی کی حاصل ہے اس لئے کہ رشتہ ایمان ایسا قوی رابطہ ہے کہ جس کا تعلق بلا واسطہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ سے وابستہ ہے اور ہر مسلمان نعمت ایمان وعرفان کو کلمہ پڑھتے ہی سمیٹ لیتا ہے۔ اور اُسے ایمان وعرفان کے لحاظ سے تہی دامنی کا احساس بالکل نہیں رہتا۔

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

ربیع الاوّل دے ماہ دا چن چڑھیا آؤ مومنو جشن میلاد کریئے
اسے ماہ وچ نور ظہور ہویا نبی پاک لولاک ﷺ نوں یاد کریئے
شکر رب دے لکھ ہزار واری خوشی عید میلاد آباد کریئے
سدا عاشقو عید میلاد والے چرچے نبی ﷺ دے خوب دلشاد کریئے

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

یادِ نبی وچہ ہر دم رہنا چنگا لگ دا اے
ایس بہانے رل مل بہنا چنگا لگ دا اے
کیڈا سوہنا نام محمد ﷺ دا اُچیاں شاناں والا اے
ایسے ناں نوں چمدیاں رہنا چنگا لگ دا اے

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

تعارف

محفل میلاد شریف

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی محفل اہل محبت وعشق اور صاحبانِ معرفت وبصیرت کے لئے اَنمول تحفہ ہے... بلندیٔ درجات کا ذریعہ ہے... روحانی اور کمال محبت کا سرچشمہ ہے... یہ وہ سعادت ہے جو اَزل سے اہل محبت کو نصیب ہوتی چلی آئی ہے اور ہوتی رہے گی... میلادُ النبی ﷺ کا تذکرہ ہر گنہگار و طالب رحمت خداوندی کے لئے ایک انمول خزینہ ہے... محفل میلادُ النبی ﷺ کا اِنعقاد اہل اِسلام کا طریقہ ہے... میلاد شریف مسلمانوں کا محبوب عمل ہے ...محافل میلاد کا اِنعقاد مطلب پانے کے لئے خوشخبری ہے... میلاد پاک کی خوشی کرنے والے مسلمان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے اہل ہیں۔

میلادِ مصطفیٰ ﷺ ایک ایسا تذکرہ ہے جو مؤدہ دِلوں کے لئے قطرۂ رحمتِ حیات اور بے دینوں کیلئے تلوارِ الٰہی ہے جس کی ایک ہی ضرب سے ان بے دینوں کی تمام تر جرأتِ رندانہ یکسر زمین بوس ہو کر خاک میں مل جاتی ہے اور اِیمان والوں کے اِیمان کی شکستہ دیواروں کو مضبوط حصارِ الٰہی میں گھیر کر اعلیٰ وارفع نوازشاتِ الٰہی سے انہیں نوازتی ہے۔

میلادِ مصطفیٰ ﷺ ایک ایسا تذکرہ ہے جو الفاظ کا محتاج نہیں بلکہ دِل کی اَن دیکھی محسوسات کا مرہونِ منت ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت پاک کی خوشی صرف مومن مسلمانوں ہی کو ہوسکتی ہے' دشمنوں اور مخالفوں کو نہیں ہوسکتی بلکہ سخت صدمہ ہوگا جیسا کہ خاص میلاد کے دِن شیطان کو ہوا تھا۔

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی محفل کیا ہے؟ حضور پُرنور' شافع یوم النشور' سید الموجود المفقود' فخر آدم و بنی آدم' آقائے دو جہاں ﷺ کی ولادت پاک کا تذکرہ کرنا... آپ ﷺ کے والدین کریمین و اَجداد اَطہار کی شان بیان کرنا... آپ ﷺ کے بچپن مبارک کا تذکرہ کرنا... رضاعت مبارکہ کے واقعات بیان کرنا... بوقت ولادت باسعادت ظاہر ہونے والے عجائبات کا تذکرہ کرنا... کائناتِ اَرضی پر آپ ﷺ کے قدوم میمنت لزوم سے جو بہاریں

آئیں اُن کی داستان چھیڑنا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک پر خوشی مناتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا... ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں لوگوں کو کھانا کھلانا... نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سننا اور سنانا... اور میلاد شریف کا بیان سُننا اور سُنانا میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتا ہے۔

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل منعقد کرنا اس طرح ہے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک کو زندہ کرنا ہے اور ہمارے نزدیک اسلام میں محبوب و مشروع ہے۔

سچا عاشق میلاد منانے کے لیے کسی دلیل کا محتاج نہیں ہوتا ''مَنْ اَحَبَّ شَیأاً اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ ''یعنی جو کسی چیز سے محبت کرتا ہے اُسی کی یاد میں رہتا ہے۔

عارفِ کھڑی میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

جو کسے دا عاشق ہندا اُوسے دی گل کردا

سو سو مکر بہانے پا کے اُوہدے مرنے مردا

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری یعنی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو عالم کے لیے رحمت' ایمان و ایقان کی علامت ہے۔ یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پوری کائنات کے لیے نہایت ہی بابرکت ہے۔ محفل میلاد کی مجلسوں میں ذوق وشوق سے شمولیت کرنے تے دلوں میں جذبۂ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوتا ہے۔ محفل میلاد کا منعقد کرنا اہل عشق ومحبت' مومنین و مخلصین' علماء ومحدثین کی تقلید ہے۔ فرش تا عرش تمام جہان میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشیوں میں مگن ہے۔

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

جے توں چاہناں ایں مشکلاں حل ہوون' میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم دی خوشی منا کے ویکھ

سن کے نام نبی پاک دا' ورد لباں تے یار سجا کے ویکھ

پھر اُوہدی رحمت دا انت ویکھیں' میریاں گلاں تے عمل کما کے ویکھ

رب رسول دی مستانیاں خوشی چاہنا ایں' کسے یتیم دا بھار اٹھا کے ویکھ

فیضان انیس: ۱۳۴

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

باب نمبر ا

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اہل سنت و جماعت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کی خوشی منانا اور سال کے تمام ایّام میں عموماً اور ماہِ ربیع الاوّل میں خصوصاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر کرنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و خصائل کو مجالس اور محافل میں بیان کرنا اور ایصالِ ثواب کے تحائف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں پیش کرنا جائز اور مستحب ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی پاک کلام میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰہِ وَبِرَحۡمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلۡیَفۡرَحُوۡا ؕ ھُوَ خَیۡرٌ مِّمَّا یَجۡمَعُوۡنَ ۝ ﴿پ ۱۱ سورہ یونس: ۵۸﴾

ترجمہ:۔ اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں سے فرمادیجئے کہ اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت کے ملنے پر چاہئے کہ وہ خوشی کریں' یہ بہتر ہے اُس سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

اِس آیت میں فضل اور رحمت کے ملنے پر خوشی منانے اور مال خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب ہم بارگاہِ ربّ العزت میں عرض کرتے ہیں' یا اللہ! فضل اور رحمت کے متعلق مزید وضاحت فرمادے' تو بارگاہِ الٰہی سے جواب آتا ہے میری پاک کلام پڑھو......

وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَتُہٗ لَاتَّبَعۡتُمُ الشَّیۡطٰنَ اِلَّا قَلِیۡلًا ۝

﴿پ ۵' سورۃ النساء/آیت ۸۳﴾

ترجمہ:۔ اور اے (مسلمانو!) اگر اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں

سے سوائے چند کے سب شیطان کی پیروی کر لیتے۔

اِس آیت کی تشریح میں اکثر آئمہ تفسیر نے بیان فرمایا ہے کہ یہاں اللہ کے فضل اور رحمت سے مراد حقیقت میں فقط حضور نبی کریم ﷺ کی ذات پاک ہے۔ اِس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے مخاطب ہو کر اِرشاد فرما رہے ہیں کہ اگر حضور ﷺ کی ذاتِ گرامی مبعوث نہ ہوتی تو تم میں سے اکثر گمراہ ہو جاتے اور شیطان کے پیروکار بن کر تباہ و برباد ہو جاتے' یہ محض اللہ کا کرم ہے کہ اُس نے ہدایت کی راہوں سے بھٹکی ہوئی انسانیت میں اُپنا محبوب مبعوث فرمایا اور لوگ شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچ گئے۔

اُس رسولِ پاک ﷺ نے آ کر کیا کیا... اس کی تصریح بھی خود قرآن فرما رہا ہے......

هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

﴿پ ۲۸' سورۃ الجمعہ: ۲﴾

ترجمہ:- وہی (اللہ) ہے جس نے (عرب کے) ان پڑھ لوگوں میں ان ہی (کی قوم) میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن (لوگوں) کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا (اور اُن کے ظاہر و باطن کو سنوارتا) ہے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے' اگرچہ یہ لوگ اس سے قبل صریح گمراہی میں (مبتلا) تھے۔

اِس سے اگلی آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے قیامت تک آنے والی نسل انسانی کو آپ ﷺ کے اس فیض رسالت میں شامل کیا اور پھر حضور ﷺ کے اس طرح مبعوث فرمائے جانے کو اپنا فضل قرار دیتے ہوئے فرمایا...

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

﴿پ ۲۸' سورۃ الجمعہ: ۳﴾

ترجمہ: اور (اِن موجود لوگوں کے علاوہ) اُن میں سے دوسرے لوگوں کے لیے بھی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے اور وہی زبردست حکمت والا ہے' یہ محض اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو پہلے رسول ﷺ کہا اور بعد ازاں اس نعمت رسالت کو فضل سے تعبیر فرمایا جب کہ پچھلی متذکرہ آیت میں حضور ﷺ کو "رحمت اور فضل" قرار دیا ہے۔

یہ بات مسلّم ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل ہے۔ قرآنِ حکیم میں ارشادِ ربانی ہے......

بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ط

﴿ ❖ پ الاحزاب ۲۳/۴۷ ❖ ﴾

ترجمہ: مومنوں کو بشارت ہو کہ (آپ ﷺ کی ذات تم پر) اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل ہے۔

اور یہ بات بھی مسلّم ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی ساری کائنات کے لئے رحمت ہے' چنانچہ قرآنِ حکیم میں ارشادِ ربانی ہے......

"وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ط" ﴿ ❖ الانبیاء: ۲۱/۱۰۷ ❖ ﴾

ترجمہ: اے محبوب ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اور اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں' چنانچہ قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا ط ﴿ ❖ پ ۱۳ سورۃ ع ۱۸ ❖ ﴾

ترجمہ: کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے بدلا اللہ کی نعمت کو کفر کرتے ہوئے

اِس آیت کی تفسیر میں ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں 'نِعْمَةَ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ ﷺ' (اللہ کی نعمت سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں)۔

"مُحَمَّدٌ ﷺ نِعْمَةَ اللّٰهِ" ۰ ❖ بخاری شریف: ۲/۵۶۶ ❖ ﴾

ترجمہ:۔ محمد ﷺ اللہ کی نعمت ہیں۔

مندرجہ دلائل و براہین یعنی بالا آیاتِ مقدسہ اور حدیث پاک کی روشنی اور سے یہ بات اظہر من الشمس کہ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کا فضل ... رحمت ... اور نعمت ہیں۔ اور قرآنِ پاک میں ہی یہ حکم ہے "قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا" (اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت کے ملنے پر چاہئے کہ خوشی کریں) لہٰذا قرآنِ پاک سے ثابت ہوگیا کہ جب اللہ تعالیٰ کا فضل ملے' اللہ تعالیٰ کی رحمت ملے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت ملے تو اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کرنا چاہئے۔

قرآنِ پاک کی روشنی میں یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ اللہ تعالیٰ کا فضل بھی حضور ﷺ ہیں ... اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی حضور ﷺ ہیں ... اور اللہ تعالیٰ کی نعمت بھی حضور ﷺ ہیں۔ لہٰذا جب حضور نبی کریم ﷺ مل گئے تو گویا ہمیں اللہ کا فضل' رحمت اور نعمت مل گئی' اس لئے آپ ﷺ کی آمد پر خوشی کا اظہار کرنا عین منشائے خداوندی اور حکم قرآنی ہے۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری اور خداداد "سعادت عظمیٰ و نعمت کبریٰ" کے حصول پر خوشی و مسرت کا اظہار کرنا مومن کے لئے ہزار ہا دُنیوی مسرتوں اور خوشیوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور دُنیا کے عارضی' مادی' مالی اسباب سے بدرجہا بہتر اور موجب خیر و برکت ہے۔ الحمد للہ ہم اہل سنت و جماعت حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد پاک کی محفل منعقد کرکے جو خوشی کا اظہار کرتے ہیں وہ قرآن پاک پر ہی عمل کرتے ہیں۔

نیز ان آیاتِ مقدسہ میں اس طرف بھی اشارہ موجود ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُس کی رحمت نصیب ہو تو منہ بسور کر نہ بیٹھ جایا کرو' اپنی بانہیں واہ کرلیا کرو' جو چراغ جل رہا ہے اُس کو بھی نہ بجھا دیا کرو کیونکہ یہ اظہارِ تشکر نہیں بلکہ کفرانِ نعمت ہے' ایسا نہ کرو بلکہ "فَلْيَفْرَحُوْا" خوشی اور مسرت کا مظاہرہ کیا کرو اور یہ بتانے کی قطعی ضرورت نہیں کہ اظہارِ مسرت کا طریقہ کیا ہوتا ہے جب دل میں سچی خوشی کے جذبات امڈ آتے ہیں تو اپنے ظہور کے لئے وہ خود راستہ پیدا کرلیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے "فَلْيَفْرَحُوْا" فرما کر مطلق حکم دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت،

فضل ملنے پر خوشیاں مناؤ' کسی مخصوص طریقے کو ساتھ مقید نہ فرمایا کہ فلاں طریقے سے خوشی مناؤ' فلاں طریقے سے خوشی نہ مناؤ' بلکہ مطلق فرما کر اجازت دے دی کہ رب تعالیٰ کی طرف سے رحمت و فضل ملنے پر ہر جائز طریقے سے خوشی منا سکتے ہو' بلکہ حکم فرمایا کہ خوشیاں مناؤ۔

ایک اور بات بھی یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کے حصول پر شکر بجا لانا نعمت میں اضافے کا باعث ہے' لیکن اُس کی ناشکری اور عدمِ اظہارِ مسرت دعوتِ عذاب ہے۔

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

"لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ" ﴿پ ابراہیم:۷﴾

ترجمہ:۔ اگر تم (نعمتوں پر) شکر کرو گے تو تم کو اور بھی دوں گا' (اِس کے برعکس) اگر تم (میری نعمت) کی ناشکری کرو گے تو بے شک میرا عذاب سخت ہے۔

جب عام نعمتوں کے حصول پر شکر کرنا واجب ہے تو اِس نعمت (محمد مصطفیٰ ﷺ) کا شکر ادا کرنا بدرجہءِ اولیٰ واجب ٹھہرا' کیونکہ کائنات میں حضور ﷺ کی ذاتِ مبارکہ سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں' بلکہ کائنات کو وجود ہی اِسی نعمت کے توسط سے ملا۔ دُنیا و مافیہا اور آخرت کی جملہ نعمتیں حضور ﷺ کے درِ اقدس کی خیرات ہیں۔ اِس لئے اگر ہم روزانہ حضور نبی کریم ﷺ کی عید میلاد منائیں تو یہ ہمارے لئے واجب ہے' کیونکہ حضور ﷺ ہمارے لئے نعمتِ عظمیٰ ہیں اور تحدیثِ نعمت واجب ہے۔

قرآن پاک میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" ﴿پارہ ۳۰ سورۃ الضحیٰ ع ۱۸﴾

ترجمہ: (اے محبوب ﷺ) اپنے رب کی نعمت خوب بیان کرو

اس آیتِ مقدسہ میں اللہ تعالیٰ کی نعمت کا ذکر عام کرنے اور خوب چرچا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

"وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ" ﴿پارہ ۴ سورۃ ع ۲﴾

ترجمہ: اور ذکر کرو اللہ کی نعمت کا جو تم پر ہوئی۔

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا اِجتماعی یا اِنفرادی طور پر ذِکر کرنا قرآنِ حکیم سے ثابت ہوا اور اِسی عمل کا نام محفلِ میلاد ہے۔
بحمدہٖ تعالیٰ مندرجہ بالا آیاتِ مقدسہ کی روشنی میں یہ اَمر بخوبی واضح ہو گیا کہ رحمتوں اور نعمتوں کے ملنے پر اُن کا خوب چرچا کرنا چاہیئے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ رحمت ملنے پر خوشی منانا اور مال خرچ کرنا چاہیئے' نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی تمام رحمتوں میں سے بڑی رحمت اور تمام نعمتوں میں سے اَعلیٰ ترین نعمت ہیں اور اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل ہیں۔
لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا دِن منانا اور اس دِن ہر جائز خوشی کا اظہار کرنا یہ قرآنی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ آمدِ محبوبِ خدا اور ظہورِ ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جتنی بھی خوشی منائی جائے کم ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآنِ مجید کے اَحکام پر عمل کرنا بدعت نہیں' برکت ہے۔

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم

اس نور دے ظہور اُتے سارے مل کے خوشی اظہار کریئے
احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ذیشان والے جشن عید میلاد اصرار کریئے
آقا آئے تے ظلمتاں دُور ہویاں ہے تھاں چرچے وچ سنسار کریئے
لکھوار صلوٰۃ سلام تحفے ادب نال دلشاد تکرار کریئے

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم

باراں ربیع الاوّل ظہور ہویا بحر و بر وچ پے گئی دوہائی تیری
توں ہی اوّل تے آخر انجام توں ہی ہے عرش فرش تک ساری خدائی تیری
توں سردار کائنات دے سلسلے دا ہر اک چیز تھیں افضل وڈیائی تیری
ضیا نور نہ ہانجی جس تینوں منکر کجھیا نہیں مصطفائی تیری

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم

ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ایک سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنی نعمت قرار دیا' نعمت کے حصول پر خوشی اور جشن منانے کا حکم دیا' لیکن کیا اِس نعمت کی آمد پر خود بھی جشن منایا' خوشی کا کوئی اظہار فرمایا؟ اگر واقعی اتنی بڑی بات ہے تو خود بھی آپ ﷺ کی ولادت پر جشن منایا ہوتا۔

اس سلسلے میں عرض ہے کہ اللہ ربُّ العزت نے حضور نبی کریم ﷺ کی ولادتِ مقدسہ اور اس نعمتِ عظمیٰ کے حصول پر نہ صرف ہمیں خوشی منانے کا حکم دیا بلکہ سب سے پہلے اَنبیاء کرام علیہم السلام کی محفل میں (روزِ میثاق) آپ ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر خود فرمایا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ؕ ❖ پارہ نمبر۳' سورۂ اٰلِ عمران' آیت نمبر۸۱ ❖

ترجمہ:- اور (اے محبوب ﷺ! وہ وقت یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب وحکمت سے سرفراز کروں' پھر تمہارے پاس وہ رسول ﷺ تشریف لائے جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے' تو تم ضرور بالضرور اس رسول ﷺ پر ایمان لانا اور لازماً اس کی مدد کرنا۔ (مزید تاکید کے طور پر فرمایا) کیا تم سب (اَنبیاء علیہم السلام) نے اقرار کیا اور کیا میرا (یہ عہد قبول کرکے) یہ بھاری ذمہ تم نے اُٹھالیا؟ سب اَنبیاء علیہم السلام نے عرض کی کہ ہم نے اِس عہد پر ثابت قدم رہنے کا اقرار کیا۔ (اللہ تعالیٰ نے)

فرمایا تو پھر ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمہارے ساتھ گواہوں میں شامل ہوں۔

ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر فرمایا۔ معلوم ہوا کہ ذِکر مصطفیٰ ﷺ کی پہلی محفل "محفل انبیاء علیہم السلام" ہے، جس میں ذِکر میلاد کرنے والا اللہ تعالیٰ اور سننے والے انبیاء کرام علیہم السلام تھے۔

❁❖ اسلام میں عید میلاد النبی ﷺ کی حیثیت: ۸ ❖❁

سر عرشِ اعظم یہ کیا ہو رہا ہے = بیان حبیب خدا ہو رہا ہے
نبی و رسل سب بلائے گئے ہیں = کہ ذِکر شہ انبیاء ہو رہا ہے
خدا ذاکر ذکر میلاد ہے خود = مگر عہد بھی ایک نیا ہو رہا ہے
ہمیشہ رہے ذکرِ میلاد قائم = یہ منشائے رب العلیٰ ہو رہا ہے
شہنشاہِ عالم بھی ہیں جلوہ فرما = تم اک سماں نور کا ہو رہا ہے

رب نے کیسے میلاد منایا

مکے پاک دی دھرتی نوں غسل دے کے = عطر جنتاں دا پھیر چھڑکایا رب نے
کملی والے محبوب نے جیویں چاہیا = قسم رب دی تب اوہنیں بنایا رب نے
اُتے پیر نہ کسے دا آ جاوے = چین وِتا نئیں دھرتی تے سایہ رب نے
اکٹھا نبیاں دِیاں روحاں نوں کر کے تے = اُتے عرش میلاد منایا رب نے
کل نبیاں سوہنے دی تسبیح کیتی = کملی والے نوں شاہد بنایا رب نے
تنبو ستاں اسماناں دے تان کے تے = بڑا سوہنا پنڈال بنایا رب نے
دیوے بال کے تاریاں ساریاں دے = سورج روشنی لئی چمکایا رب نے
پھیر سدرہ دے اُتے اسٹیج بنیا = جبرائیل نقیب بنایا رب نے
جبرائیلا تلاوت دی آپ کر لے = جلسہ یار دا شروع کرایا رب نے
روحِ آدم نے حمد بیان کیتی = روح عیسیٰ نوں فیر بلایا رب نے
ابن مریم نوں نعت دا حکم دے کے = انج یار دا شان ودھایا رب نے
نبیو! پڑھو درود حضور ﷺ اُتے = فیر آپ خطاب فرمایا رب نے

اللہ تعالیٰ نے سارا سال خوشی منائی

سیرت اور فضائل کی تمام کتابوں میں حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت کے تفصیلی حالات کے ساتھ ساتھ اِس قسم کی روایت اکثر ملتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اَپنے محبوب کی ولادت پر خوشی منائی۔ سارا سال بطورِ جشن منایا۔ حضور ﷺ کی آمد پر زمین کو سرسبز کر دیا اور روئے زمین کے خشک اور گلے سڑے درختوں کو پھلوں سے بھر دیا' ہر سمت رحمتوں اور برکتوں کی بھرمار کر دی' قحط زدہ علاقوں میں رزق کی اِتنی کشادگی فرمادی کہ وہ سال خوشی اور فرحت والا سال کہلایا' ملاحظہ فرمائیں:

وَكَانَتْ تِلْكَ السنَةَ الَّتِيْ حَمَلَ فِيهَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ يُقَالُ لَهَا سَنَةُ الْفَتْحِ وَالِاِبْتِهَاجِ فَاِنَّ قُرَيْشٍ كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فِيْ جَذْبٍ وَّ ضِيْقٍ عَظِيْمٍ فَاخضَرَتِ الْاَرْضُ وَ حَمَلَتِ الْاَشْجَارُ وَتَاهُمُ الرَّغَدُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ فِيْ تِلْكَ السَّنَةِ ﴿❖ سیرۃ الحلبیہ جلد ا ❖ الخصائص الکبریٰ جلد ا ❖﴾

ترجمہ:- جس سال نورِ محمدی ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو ودیعت ہوا وہ فتح' نصرت' تروتازگی اور خوشحالی کا سال کہلایا۔ اہل قریش اِس سے قبل معاشی بدحالی' عسرت اور قحط سالی میں مبتلا تھے' ولادت کی برکت سے اِس سال اللہ تعالیٰ نے بے آب وگیاہ زمین کو شادابی اور ہریالی عطا فرمائی اور (سوکھے) درختوں کی پژمردہ شاخوں کو ہرا بھرا کر کے انہیں پھلوں سے لاد دیا۔ اہل قریش اِس طرح ہر طرف سے کثیر خیر آنے سے خوشحال ہو گئے۔

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے بیٹے تقسیم کیے

اللہ تعالیٰ نے اَپنے حبیب ﷺ کی ولادت کے سال اِتنا لطف وکرم فرمایا کہ دُنیا کی جس عورت کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی' اُسے بیٹا ہی عطا فرمایا' ملاحظہ فرمائیں......

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ وَكَانَ من اوعية العلم قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ وِلَادَةُ آمِنَةَ قَالَ اللّٰهتعالىٰ لِلْمَلَائِكَةِ اِفْتَحُوْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ

كُلِّهَا وَأَبْوَابَ الْجِنَانِ وَأُلْبِسَتِ الشَّمْسُ يَوْمَئِذٍ نُوْرًا عَظِيْمًا وَكَانَ قَدْ أَذِنَ اللّٰهُ تَعَالٰى تِلْكَ السَّنَةَ لِنِسَاءِ الدُّنْيَا أَنْ يَحْمِلْنَ ذُكُوْرًا كَرَامَةً لِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ❁ سیرۃ الحلبیہ جلد ۱ ❁ انوار محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۲ ❁ ٥

ترجمہ: عمرو قتیبہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا جو متبحر عالم تھے کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت باسعادت کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: تمام آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول دو۔ اس روز سورج کو عظیم نور پہنایا گیا اور اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کی عورتوں کے لئے یہ مقدر کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے لڑکے جنیں۔ (یعنی انہیں بیٹوں کی دولت سے مالا مال کر دیا)

میرے آقا کی ولادت پر ہوئے سب کو عطا بیٹے
اسے میلاد کہتے ہیں' ولادت ہو تو ایسی ہو

چراغاں کا اہتمام

پورا سال ولادتِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کے نزول کے ذریعے جشن منایا' لیکن جب ظہورِ قدسی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سعید گھڑیاں قریب آئیں جن کا صدیوں سے انتظار کیا جا رہا تھا تو خود خالقِ موجودات جل جلالہ نے اس خلاصہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر ایسی خوشی و مسرت اور محبت کا اظہار فرمایا کہ کوئی عالمِ امکان میں اس طرح کا جشن نہیں منا سکے گا اور واقعی محبِ حقیقی نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال پر دنیائے محبت میں اپنی محبت کے شایانِ شان وہ نمونہ دکھایا کہ کوئی محب اپنے محبوب کو اس طرح خوش آمدید کہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی دنیا میں آمد پر کل کائنات پست و بالا کی ہر چیز کو مزین کر دیا۔ مشرق سے مغرب تک اللہ تعالیٰ نے اتنا چراغاں کیا کہ کائنات کی ہر چیز چمک اٹھی اور نورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے جلو میں لے لیا۔ چنانچہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو ساتھ ہی ایسا نور نکلا جس سے مشرق تا مغرب سب آفاق روشن ہو گئے۔

﴾ طبقات ابن سعد جلد اول ٭ سیرۃ الحلبیہ جلد ١ ﴿

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انتقال نور کی رات کو کوئی ایسی جگہ اور مکان نہ تھا جو نور سے منور نہ ہوا ہو... اور قریش کے تمام چوپائے گویا ہو گئے تھے... اور آپس میں اس ظہور قدسی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق باتیں کرتے تھے اور بشارتیں دیتے تھے۔

﴾ زرقانی علی المواہب: ١٠٥ ﴿

قمقموں کا اہتمام

جب ہم جشن مناتے ہیں تو اپنی بساط کے مطابق روشنیاں کرتے ہیں، قمقمے جلاتے ہیں، اپنے گھروں، محلوں اور بازاروں کو ان روشن قمقموں اور چراغوں سے مزین و منور کرتے ہیں۔ لیکن وہ خالق کائنات جس کی بساط میں شرق و غرب ہے اُس نے جب چاہا کہ میں اپنے محبوب کے میلاد پر چراغاں کروں تو نہ صرف شرق سے غرب تک کی کائنات کو منور کر دیا، بلکہ آسمانی کائنات کو بھی اس خوشی میں شامل کرتے ہوئے ستاروں کو قمقمے بنا کر زمین کے قریب کر دیا۔ ملاحظہ فرمائیں......

حضرت عثمان بن ابی العاص کی والدہ فاطمہ بنت عبداللہ ثقیفہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں......

''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو میں خانہ کعبہ کے پاس تھی۔ میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے منور ہو گیا ہے اور ستارے زمین کے اتنے قریب آ گئے کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ کہیں وہ مجھ پر گر نہ پڑیں۔ ﴾ ٭ سیرۃ الحلبیہ جلد ١ ٭ خصائص الکبریٰ جلد ١ ٭ ﴿

پرچم لہرانے کا اہتمام

روشنیوں، قمقموں اور چراغوں کے علاوہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جشن میں جھنڈیاں بھی لگائی جاتی ہیں۔ ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر اللہ ربّ العزت نے جھنڈے لہرانے کا اہتمام فرمایا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں......

''اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے حجاب اُٹھا دیئے تو مشرق تا مغرب تمام روئے زمین میرے سامنے کر دی گئی، جس کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ نیز میں نے تین

جھنڈے بھی دیکھے' ایک مشرق میں گاڑا گیا تھا' دوسرا مغرب میں اور تیسرا پرچم کعبۃ اللہ کی چھت پر لہرا رہا تھا"۔ ❖ سیرۃ الحلبیہ جلد ا ❖ انوار محمدیہ ﷺ ❖

آئے نیں مہمان اَج بڑی دور دے

رب نے لگائے سوہنے جھنڈے نور دے

فرشتوں نے بھی سرکار ﷺ کی آمد پاک کی خوشی میں جھنڈے نصب کیے تو گویا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خوشی میں جھنڈے نصب کرنا ملائکہ کی سنت ہے' کیونکہ ملائکہ کا کوئی کام مشیت الٰہی عزوجل کے بغیر نہیں ہوتا تو ثابت ہوا کہ میلاد النبی ﷺ کے موقع پہ جھنڈے نصب کرنا عین مشیت الٰہی ہے۔

نعمتِ عظمیٰ ملی اے سُنیاں نوں سُنی تھاں تھا تے خوشیاں منا رہے نے

کتے جھنڈیاں بازاراں وچہ لگ رہیاں تے کتے مسجداں نوں خوب سجا رہے نے

کتے لاکھاں دا نظام سبحان اللہ' مرچاں لا کے مرچاں لا رہے نے

ساڈیاں جھنڈیاں تے کئی اعتراض کردے جبریل امین جھنڈے لا رہے نے

رب نے مستانیاں جہاں نوں نوازیا اے کملی والے دا میلاد منا رہے نے

❖ فیضان انیس صحفہ نمبر: ۱۲۷ ❖

-•❖ صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم ❖•-

مشروب کا اہتمام

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی ولادت کی خوشی میں یہاں تک اپنے کرم و انعام فرمائے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا دیگر تفصیلات کے ساتھ یہ بھی صراحت سے بیان فرماتی ہیں کہ ولادت کے وقت مجھے ایک ایسا مشروب دیا گیا جسے پی کر میں نے بے انتہا فرحت محسوس کی وہ شربت شہد سے بھی زیادہ میٹھا اور فرحت بخش تھا۔

❖ نخل البصر فی ولادت خیر البشر ﷺ، ۳۵، از محمد عاشق علی لکھنوی ❖

❖ جشن میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت ۱۲۳ ❖

عالمین کو سجایا گیا

حضرت عمرو بن قتیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے اور وہ علوم کے مخزن تھے کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا آسمانوں اور جنتوں کے تمام دروازے کھول دو۔ فرشتوں کا ارتفاع بڑھ گیا' سمندر کی سطح گہری اور روانی تیز ہو گئی' شیطان ملعون کو بہتر طوقوں میں جکڑ کر بحر عمیق میں اُلٹا کر کے ڈال دیا گیا اور اس کی ذریات و نیز سرکش جنوں کو پابہ زنجیر کر کے بند کر دیا گیا' آفتابِ عالم تاب کو نورِ عظیم کا لباس پہنایا گیا اور ستر ہزار حوریں حلاء میں اس کے سر پر استادہ کیں گئیں جو کہ ولادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہی تھیں اور اس سال سارے جہاں کی عورتوں کے لئے بہ حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اولادِ نرینہ سے حاملہ ہوں اور کوئی درخت ایسا نہ تھا جس میں پھل نہ آیا ہو۔ کسی قسم کا خوف نہ تھا دور دراز علاقوں میں عافیت تھی' جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو سعادت کی بارشیں ہونے لگیں' ظلمت اور تاریکیاں چھٹ گئیں اور سارا جہاں نزہت و نور سے معمور ہو گیا' ملائکہ آپس میں مبارکیں دینے لگے اور ہر آسمان میں ایک ستون زبرجد کا قائم کیا گیا اور ولادت باسعادت کی بدولت نور افشاں کر دیا گیا آسمانوں میں یہ ستون مشہور و معروف ہیں اور معراج کے سفر میں آسمانوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا اور فرمایا کہ یہ ستون میری ولادت کی خوشی میں قائم کئے گئے اور جس رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی اللہ نے حوضِ کوثر کے کناروں پر مشک اذفر سے معطر ستر ہزار درخت اُگائے اور ان کے پھلوں کی خوشبو کو اہل جنت کے لئے بخور بنا دیا' اس روز تمام آسمان والے اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی دُعا مانگتے رہے اور تمام بت اوندھے گر پڑے' لیکن لات و عزیٰ کا یہ حال تھا کہ وہ دونوں اپنے اپنے مقامات سے بحکم الٰہی اُٹھ کر نکل آئے تھے اور کہتے تھے قریش کا بھلا ہو ان کے یہاں امین آ گئے' ان میں صدیق تشریف لے آئے اور قریش نہیں جانتے کہ انہیں کیا مصیبت پہنچی ہے۔

خانہ کعبہ کا یہ حال تھا کہ بہت دنوں لوگوں نے اس سے یہ آواز سنی' اب اللہ تعالیٰ میرے نور کو لوٹا دے گا اور جوق در جوق توحید پرست میری زیارت کو آئیں گے' اللہ تعالیٰ مجھ کو جاہلیت سے پاک فرما دے گا' اے عزیٰ تو ہلاک ہو گیا اور تین شب و روز زلزلہ نہ رُکا۔

﴿خصائص الکبریٰ جلد اول﴾

وضاحت:- اس حدیث پاک کو پڑھ کے اگر کوئی کہے کہ میلاد منانا کس کی سنت ہے وہ پرلے درجے کا احمق انسان ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے میلاد کی خوشی میں جنتی دروازے کھول دیئے' فرشتوں کی بلندی میں اضافہ کر دیا' شیطان لعین کو بحر عمیق میں ڈال دیا گیا اور اس سال تمام عورتوں کو اولاد نرینہ عطا فرمائی' ظلمت اور تاریکیاں ختم کر دیں اور ہر آسمان پر ولادت کی خوشی میں ستون قائم کیے' کعبۃ اللہ کو قوتِ گویائی عطا فرمائی' یہ سب کا سب اللہ تعالیٰ نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی میں کیا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ میلاد شریف کی خوشی منانا اور ایک دوسرے کو ولادت کی مبارک باد دینا سنت ملائکہ ہے۔

-صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم-

روایت ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک اپنی والدہ محترمہ کی طرف منتقل ہوا تو اُس رات کو ملائکہ آسمان نے غلغلہ شادمانی زمین تک پہنچایا اور اہل زمین نے طنطنہ کامرانی ساکنین آسمان کو سنایا۔ جبرئیل علیہ السلام نے علم سبز خانہ کعبہ پر گاڑا۔ بیخ ضلالت کو تختہ ہستی سے اکھاڑا۔ دروازے بہشت کے کھل گئے۔ تمام عالم انوار قدس سے معمور ہوا۔ شیشہ دل ابلیس لعین سنگ الم سے چور ہوا۔ چالیس شبانہ روز گرفتار و نالاں رہا۔ بعد رہائی کے چالیس دن کوہ صحرا میں پنہاں و سرگرداں رہا۔ بت روئے زمین کے سرنگوں ہوئے۔ ساجد مسجود بیچون ہوئے جانور قریش کے صل علیٰ صل علیٰ بولنے لگے۔ زبان خوش الحان در د میں کھولنے لگے مغرب کے وحوش و طیور نے مشرف کے چرند و پرند کو مژدہ سنایا کہ آج ماہتاب رسالت آفتاب نبوت برج حمل آمنہ میں آیا۔ نزدیک ہے زمانہ خیر البشر ابوالقاسم کے ظہور کا۔ بخت ابلیس پھوٹ گیا دغدغہ مثا شیاطین کے فتور کا اور حق تعالیٰ نے مخلوقات معظمہ کو بخلعت خطاب سرفراز فرمایا' یوں ممتاز فرمایا:

اے عرش برقعہ نور کے پہن لے۔ اے کرسی چادریں فخر کو اوڑھ لے۔ اے ملائکہ آسمانوں کے تم کمر باندھ کے گرد عرش کے کھڑے ہو جاؤ۔ اے سدرۃ المنتہیٰ تو کھل جا اور نورانی ہو جا۔ اے حور و جنت کی تم کھل بیٹھو۔ فخر کرو تم آسمانوں بسبب صاحب بینات اور معجزات کے۔ فخر کرو تم اے زمینوں بسبب صاحب اول اور آخر کے۔ اے قبہ زم زم یہ ہے نبی اعظم۔ اے مروہ اور صفا یہ ہے۔ نبی مصطفیٰ اے پہاڑ حرا کے یہ جگہ ہے ولادت خیر الوریٰ کی۔ اے پہاڑ عرفات کے یہ نجات دینے والا ہے ہلاکتوں سے اے پہاڑ ابو قبیس کے یہ صاحب ہے مسرت اور خوشی کا۔ اے مسجد خیف کی تحقیق کہ تجھ میں آ پہنچا بزرگ مہمان۔ اے منیٰ کے لوگو تحقیق کہ حاصل ہو گئی تم کو خوشی اور مبارکباد۔

کحل البصر فی ولادت خیر البشر ﷺ ۳۲ از محمد عاشق علی لکھنوی

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

عید میلاد محمد ﷺ سے نہیں بڑھ سکتیں
لاکھ دکھلایا کریں شان و تجمل عیدیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

آج میلادِ خیر الوریٰ ہے ہر گھڑی آج لطف و عطا ہے
آج ہر لب پہ ذکر نبی ہے ہر نظر میں خلوص و وفا ہے
سج گئی ہے دو عالم کی محفل ہو رہا ہے فدا اُن پہ ہر دل
ہر جبیں جھک گئی ہے اَدب سے ہر نظر کو قرار آ گیا ہے
منشا یہی ہے سلسلہ قیل و قال کی
ہوتی رہے ثنا تیرے حسن و جمال کی

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میلاد منانا انبیاء علیہم السلام کی سنت

پچھلے صفحات میں آپ نے عالم بالا میں اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شاندار محفلوں کا تذکرہ پڑھا' لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ اگر وہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میلاد شریف کے سلسلے کو صرف اُسی عالم میں ختم فرما دیتا' اگرچہ تمام انبیاء علیہم السلام آپ کی محفل میلاد مبارک میں شریک ہو کر کتاب و حکمت کا حصہ پا چکے تھے' مگر ہم دُنیا والے مسلمان اس نعمت عظمیٰ سے قطعاً محروم رہ جاتے۔ لہٰذا قربان جایئے اُس پروردگار عالم کے' کہ اُس نے یہ چاہا کہ اپنے اُس نور کو جو سارے عالمِ بالا کو جگمگا رہا ہے۔ دُنیا میں بھی بے مثل انسانی لباس میں پیدا فرمائے تاکہ دُنیا میں بھی ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں میرے طریقے کی پیروی کریں یعنی میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ میلاد کی محفلیں خوب شان و شوکت سے منعقد کریں' ذکرِ میلاد خود پڑھیں اور دوسروں سے پڑھوائیں' خود سنیں اور دوسروں کو سنوائیں اور اس طرح سنتِ الٰہیہ اور میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور سارے انبیاء علیہم السلام کی پیروی کا شرف حاصل کریں۔

چنانچہ اس مقصد اعلیٰ کی تکمیل کے لیے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے قدرت والے ہاتھوں سے خود بنایا اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے اُن کی پیشانی کو منور فرمایا پھر اُن کو مسجودِ ملائکہ بنایا یعنی سب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں' سب نے بلا تامل سجدے کو سر جھکایا' صرف شیطان نے انکار کیا' حکم الٰہی کو نہ مانا مردود کر کے نکالا گیا' ہزاروں برس کی عبادت برباد کر دی گئی' کوئی نماز اور نماز کا سجدہ کام نہ آیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو رہنے کے لئے باغِ جنت عطا فرمایا مگر شیطان نے آخر کار ورغلایا۔ .. باغِ جنت سے نکلوایا۔ سیدنا آدم علیہ السلام نے تین سو برس تک گریہ زاری فرمائی اور دن رات توبہ و استغفار کرتے رہے مگر اللہ تعالیٰ نے معاف نہ کیا' آخر کار حضور صلی اللہ علیہ وسلم (کے ذکر میلاد) کو وسیلہ بنایا تو فوراً توبہ قبول ہوئی اور از سرِ نو عروج پایا۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ۔ ﴿پ۱ سورۃ البقرہ رکوع ۴﴾

ترجمہ:- پھر سیکھ لیں آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے چند باتیں تو رب تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول فرمائی۔

وہ چند باتیں کیا تھیں؟ وہ یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ میلادِ مبارک تھا۔

چنانچہ امیر المؤمنین قدوۃ الاصحاب حضرت عمر بن خطاب فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے دُعا کرتے وقت فرمایا تھا:

"بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ تَغْفِرَلِیْ"

ترجمہ: اے رب العالمین بطفیل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میری لغزش سے درگزر فرما۔

اے رب بے شک ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا کہ اب تک اس پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرے دربار میں وسیلہ نہیں بنایا' اب اگر اتنا بڑا زبردست وسیلہ پیش کرنے کے بعد بھی تو ہماری بخشش نہ فرمائے اور ہم پر رحم نہ کرے تو واقعی ہم بہت گھاٹے میں رہیں گے۔ پس اس وسیلے کو پیش کرنا تھا کہ دریائے رحمتِ الٰہی جوش میں آجاتا ہے اور فوراً حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول اور خطا معاف ہو جاتی ہے۔ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' خطابِ الٰہی ہوا اے آدم علیہ السلام تم نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ اور وسیلہ سے دُعا کی ہے' تم نے اُن کو کہاں سے جانا اور کس طرح پہچانا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: الٰہی جس دِن تو نے مجھے تخلیق فرمایا اور مجھ میں روح پھونکی تو جب میں نے آنکھ کھولی تو ساقِ عرش پر

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

لکھا ہوا تھا' اُس وقت مجھے احساس ہوا تھا کہ یہ تیری عظیم ترین مخلوق ہیں' کیونکہ تو نے اِن کے نام کو اپنے نام کے متصل لکھا ہے۔

فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اِنَّهٗ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ لَوْلَاهُ لَمَا خَلَقْتُكَ

پس اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے عزت وجلال کی قسم وہ ذاتِ اقدس تمہاری ذرّیت میں آخر العیبین ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو تمہیں بھی پیدا نہ کیا جاتا اور انہی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول اور تمہاری سعی مشکور ہوئی۔ (معارج النبوت: ۱/۳۶۳)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

حکم نہیں ایس شجر دا پھل کھانا کیتا نوش بس اک خطا ہوئی اے
اک نکل گیا جنت فردوس وچوں دوجا میں تھیں خوا جدا ہوئی اے
بڑیاں کٹیاں مصیبتاں جان اتے تئیں راضی ذاتِ خدا ہوئی اے
اشرف پکڑ وسیلہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھڑیا ترے سو برس دے بعد شفا ہوئی اے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

اب اگر محبت کی نگاہ سے دیکھو گے تو تمہارا دل فوراً مان لے گا کہ یہ ساری باتیں اول سے آخر تک ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میلاد ہی تو ہیں اور یہ بھی صاف ظاہر ہو گیا کہ آقائے نامدار سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کرم فرماتا ہے اپنے قہر سے نجات عطا فرماتا ہے اور ہر دلی مراد پوری کرتا ہے۔ جن لوگوں نے اس پاک وسیلے (ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑ دیا وہ طرح طرح کے مصائب میں گرفتار ہو گئے۔ یاد رکھو یہ میلاد شریف وہ وسیلہ ہے جس سے ہمیں نماز ملی روزہ ملا حج ملا قرآن ملا ایمان ملا بلکہ خود رحمان ملا۔ خدا کی قسم میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ آپ یقین مانئے کہ اگر ہمارے آقائے نامدار حبیب پروردگار احمد مختار شفیع روز شمار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاتے یعنی آپ کا میلاد شریف نہ ہوتا تو نہ نماز ہوتی نہ روزہ ہوتا نہ حج ہوتا نہ کعبہ ہوتا بلکہ کائنات کی کوئی چیز ہی نہ ہوتی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

جو منظور میلادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتا — تو اظہار شانِ الٰہی نہ ہوتا
ملک جن و انسان کوئی نہ ہوتا — کسی شے کا نام و نشاں ہی نہ ہوتا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
نہ ہوتی نمازیں نہ قرآن اترتا — نہ توحید کا کوئی اقرار کرتا

نہ نورِ محبت سے ایمان سنورتا　　نہ ہوتی شریعت نہ عرفان نکھرتا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

یہ قرآن ہے میلادِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ　　نمازیں ہیں معراجِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ
مزین ہے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کلمہ　　منور ہے نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کعبہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

عمر کون کرتا عبادت خدا کی　　کہو! کس پہ ہوتی حکومت خدا کی
کیا گھر بناتی محبت خدا کی　　محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی زینت ہیں رحمت خدا کی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

جب حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اور حضرت حوا علیہا السلام جو آپ سے جدا کردی گئی تھیں، پھر ملا دی گئیں اور سلسلہ نسلِ انسانی جاری ہوا' آپ کی اولاد کافی دُنیا میں پھیل گئی تو وہ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ کی پیشانی میں جلوہ گر تھا' منتقل ہو کر آپ علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت شیث علیہ السلام کو تفویض ہوا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

انجیل' توریت' زبور اور قرآنِ مجید چاروں آسمانی کتابوں سے ثابت ہے کہ ہر زمانے میں انبیاء علیہم السلام' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر میلاد شریف اپنے اپنے طور پر اپنی اپنی اُمت کو برابر سناتے رہے' جن میں سے چند مشہور' مشہور پیغمبروں کا ذِکر کیا جاتا ہے۔

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت آدم علیہ السلام

سیدنا آدم علیہ السلام کی عادت شریفہ تھی کہ اکثر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر مبارک اپنے صاحبزادوں کو سنایا کرتے تھے۔ خاص کر جب وقت وفات قریب آیا تو خصوصیت سے اپنے فرزندوں کو بلایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ومناقب بیان فرمائے۔ بعض فرزندوں نے دریافت کیا کہ وہ کون ہوں گے اور کب ہوں گے' بیان فرمایئے۔ سیدنا آدم علیہ السلام نے اُن کو

بتایا کہ اُس اُولوالعزم رسول ﷺ کی کیا شان بیان کروں کہ وہ...... وہ ہیں، جن کے طفیل سے میری توبہ قبول ہوئی، وہ...... وہ نور ہیں، جن کے نور سے میری پیشانی منور ہوئی تو فرشتے جیسے معصوم میرے سامنے بحکم خداوند سربسجود ہو گئے، وہ...... وہ ہیں کہ اگر خداوند تعالیٰ اُن کو نہ پیدا فرماتا تو مجھ کو بھی پیدا نہ کرتا اور بھی بہت سے فضائل بیان فرمائے اور اَپنے فرزندوں کو خبر دی کہ وہ کب اور کہاں پیدا ہوں گے اور اَپنے صاحبزادوں کو وصیت فرمائی کہ اُن کا ذِکر پاک اور اُن کی تشریف آوری کے متعلق نسلاً بعد نسل سب آگاہ کرتے رہیں اور ہر زمانے میں اُن کے نام پاک کا ڈنکا بجاتے رہیں۔ ﴿معارج النبوۃ:۱/۴۹۲ ❖ احسن المواعظ.۹﴾

﴿صلّی اللہ علٰی حبیبہٖ محمّدٍ وّآلہٖ وسلّم﴾

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے خانہ کعبہ کی تعمیر کر چکے تو بڑے خشوع وخضوع سے دُعاؤں کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے، اپنی آخری تمنا اپنے رب کے دربار میں یوں پیش فرماتے ہیں۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

﴿پ ۱ سورۃ البقرۃ ۱۲۹﴾

ترجمہ:- اے ہمارے پروردگار! پیدا فرما ہماری اولاد میں ایک پیغمبر جو پڑھے ان پر تیری آیتیں اور سکھائے ان کو کتاب وحکمت (کی باتیں) اور پاک کرے ان کو (گناہوں) سے بے شک تو ہی زبردست حکمت والا ہے۔

دیکھو! کیسے پیارے اور مبارک الفاظ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام حضور ﷺ کے میلاد شریف کی آرزو کر رہے ہیں اور آپ ﷺ کی بعثت کی دُعائیں مانگ رہے ہیں اور خداوند تعالیٰ اَپنے خلیل (علیہ السلام) کی دُعا کو قبول فرماتا ہے۔

اللہ اللہ ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ جو حضور ﷺ کے میلاد کی دعائیں مانگ

رہے ہیں اور ایک وہ لوگ ہیں جو حضور ﷺ کے ذِکر میلاد شریف کے نام سے بیزار ہیں۔ مگر اَلحمدللہ! ہمارے سنی بھائی اور بہنیں آج بھی ملت اِبراہیمی علیہ السلام پر پوری طرح قائم ہیں، یعنی اگر خلیل علیہ السلام نے سرکارِ دوعالم ﷺ کی ولادت باسعادت سے پہلے اُن کے میلاد مبارک کی آرزو کی تو آج ہم اُن کے نام لیوا بھی اُن کی اِتباع میں حضور ﷺ کی ولادتِ شریفہ کے بعد حضور ﷺ کے میلاد مبارک کی تمنائیں اَپنے دِلوں میں رکھتے ہیں اور حضور ﷺ کے میلاد شریف کو اَپنے تمام کاموں سے مقدم اور ضروری سمجھتے ہیں۔

تمہارا ذِکر میرا دین و اِیمان یارسول اللہ ﷺ
تمہارا مصحف رُخ میرا قرآں یارسول اللہ ﷺ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

توراتِ شریف کے اَٹھارہویں باب آیت کتاب استثناء میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کی پیدائش کی خوش خبری سنائی۔ جس کے متعلق مشہور عیسائی مؤرخ سرجان ڈی ون نے لکھا ہے کہ مجھے اِس میں شک نہیں کہ وہ ہستی جس کے آنے کی خبر موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے دی ہے' اُس سے مراد سوائے سید الانبیاء' نورِ مجسم' حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے کوئی دوسرا ہو ہی نہیں سکتا۔ ﴿زینت المیلاد: ۲۳﴾

حضرت ابو امامہ باھلی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ

ولد معد بن عدنان اربعین رجلاً و قعوا فی عسکر موسٰی فانتبهوه ' فدعا علیهم موسٰی فاوحی الله الیه لا تدع علیهم فان منهم النبی النذیر البشر و منهم الامة المر حومة امة محمد الذین یرضون من الله بالیسیر من الرزق و یرضی الله منهم بالقلیل من العمل فدخلهم الجنة بقول لا اله الا الله نبیهم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب المتواضع فی هینته المجتمع له اللب فی سکوته ینطق بالحکمة و یتعمل الحلم اخرجته من خیر جیل من امة قریش ثم اخرجته

صفوة من قریش فهو خیر الیٰ خیر هو و امته الی خیر یصیرون۔

۔ طبرانی خصائص الکبریٰ ج ۲

جب معد بن عدنان کی تعداد ۴۰ مردوں تک پہنچی تو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فوج پر حملہ آور ہوئے اور ان میں لوٹ مچا دی اس موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن کے لئے بد دُعا کی تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام ان کے خلاف بد دُعا نہ کرو اس لئے کہ ان لوگوں کی نسل سے نبی اُمی بشیر و نذیر پیدا ہوں گے نیز ان میں اُمت محمد یہ پیدا ہوگی یہ لوگ خدا کے تھوڑے رزق پر راضی ہوں گے وہ اُمت لا الہ الا اللہ کہتی ہوئی جنت میں داخل ہوگی۔ ان کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں جو اپنی وضع قطع میں متواضع ہوں گے ان کا سکون حکمت و دانائی کی وجہ سے ہوگا' ان کی گفتگو حکمت و حقائق پر مبنی ہوگی حلم اور سنجیدگی ان کی خصلت ہوگی۔ ❊ خصائص الکبریٰ جلد دوم صفحہ ۱۷

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ:- محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مُضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اُد بن اُدد بن یسع بن ہمیسع بن سلامان بن نبت بن قیذار بن حضرت اسماعیل علیہ السلام بن حضرت ابراہیم علیہ السلام بن تارخ بن ناحور بن ساروغ بن ارغو بن فالخ بن عیبر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن حضرت نوح علیہ السلام بن لمک بن متوشلخ اخنوخ بن یرد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث علیہ السلام بن حضرت آدم علیہ السلام۔

-•❖✻ صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم ✻❖•-

ذکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت داؤد علیہ السلام

''زبور شریف'' کے پینتالیسویں باب میں آیا ہے کہ حضرت داؤد خلیفۃ اللہ علیہ السلام نے ایک خاص محفل منعقد کی۔ سب کو جمع کر کے تمام حاضرین کو سرکار دو جہاں خلیفۃ اللہ الاعظم سیدنا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میلاد مبارک سنایا کہ اے حاضرین محفل میرے دل میں ایک

اَچھا مضمون جوش مار رہا ہے۔ لہٰذا اِن باتوں کو جو میں نے اَپنے بادشاہ کی شان میں کہی ہیں' سناتا ہوں۔ پھر حضور ﷺ کی طرف مخاطب ہو کر اِس طرح عرض پیرا ہوئے' یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ حسن و جمال میں تمام اولادِ آدم سے بہت زیادہ ہیں۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے مبارک بنایا ہے' آپ ﷺ سچائی کے دوست اور شرارت کے دُشمن ہیں۔ آپ ﷺ کے لباس اور پسینے سے خوشبو آتی ہے' میں ہمیشہ ساری پُشتوں کو آپ کا نام یاد دلاؤں گا' یعنی آپ ﷺ کا ذِکر میلاد مبارک آنے والی نسلوں کو سناؤں گا اور تمام ایمان والے قیامت تک آپ کا میلاد مبارک ایمان والوں کو سناتے رہیں گے۔

❖ زبور شریف مطبوعہ قدیم مرزاپور ب ۴۵ بحوالہ زینت المیلاد: ۲۳ ❖

❖ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❖

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک بار خاص طور سے ایک زنانہ محفل میلاد شریف منعقد فرمائی جس میں یروشلم کی بیٹیاں آکر جمع ہوئیں' اُن خواتین کے مجمع میں حضرت سلیمان علیہ السلام نے اِن الفاظ میں حضور ﷺ کا ذِکر میلاد شروع فرمایا: ''سنو! اے یروشلم کی بیٹیو سنو! میرا محبوب نورانی ہزاروں میں سردار ہے' اُس کا سر ہیرے جیسا چمکدار ہے' اُس کا چہرہ چاند کے مانند روشن وتابدار ہے' اُس کا قد مثل صنوبر ہے' اُس کا گلا شیریں ہے' غرضیکہ وہ بالکل محمد ﷺ ہے یعنی تعریف کیا ہوا میرا محبوب احمد مختار ہے''۔ (ﷺ)

❖ زبور غزل الغزلات ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام: باب ۱۵، بحوالہ زینت المیلاد: ۲۳ ❖

ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام اَپنے تخت پر جلوہ گر ہیں اور تمام اَولیاء اور علماء وقت کو تخت پر بٹھایا ہوا ہے اور تخت فضاؤں میں پرواز کر رہا ہے اور روئے زمین کی سیر ہو رہی ہے اور اچانک حضرت سلیمان علیہ السلام نے تخت کو نیچے زمین پر اُتار دیا۔ تمام لوگ جو تخت پر بیٹھے ہوئے تھے اُنہیں حکم دیا کہ تخت سے اُتر جاؤ اور زمین کے اِس ٹکڑے کو پیدل چل کر گزارو۔ چنانچہ سب نے حکم کی تعمیل کی جب اُس زمین کے ٹکڑے کو گزار لیا تو آپ علیہ السلام نے

حکم دیا کہ اب تخت پر بیٹھ جاؤ۔ سب پھر تخت پر بیٹھ گئے اور تخت ہواؤں فضاؤں میں اُڑنے لگا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا حضرت! اس معاملے کی ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ آپ نے اِس خطہ زمین کو پیدل چل کر گزارا' وہاں کیا تھا؟ جنگل تھا' وہاں ہمیں کوئی خاص بات تو نظر نہیں آئی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا بیشک وہ جنگل ہے' لیکن ایک وقت آئے گا' امام الانبیاء' سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ پر قدم رکھیں گے اور وہ اس کو آباد فرمائیں گے اور اس کا نام ''مدینہ'' رکھیں گے اور یہ جگہ تمام دُنیا کے مسلمانوں کی محبتوں کا مرکز ہوگی۔

اُن لوگوں میں ایک شخص تھا جس کا نام ''قبا'' تھا۔ اس کے دِل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہوئی اُس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے پوچھا یا نبی اللہ! یہ بتائیں وہ ہستی اس دنیا میں کب تشریف لائے گی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: تقریباً ایک ہزار سال بعد۔

وہ شخص اُٹھا اور گھر گیا' بوریا بستر باندھا اور اُس جنگل میں آکر بسیرا کر لیا' اس امید پر کہ میری عمر وفا کرے کیونکہ اُس زمانے میں لوگوں کی عمریں بہت لمبی ہوتی تھی۔ بارہ سو سال' پندرہ سو سال تک عمریں ہوتی تھیں۔ تو اس اُمید پر کہ شاید میری عمر ایک ہزار سال سے زیادہ ہو تو میں اُس ہستی کی زیارت کرلوں گا۔ جب وہ یہاں آیا تو اُس شخص نے اس جنگل کو آباد کیا اور اُس کی اولاد اور نسل وہاں آباد ہوئی۔ اس سے پتہ چلا کہ ''مدینہ منورہ'' کی تو بنیاد ہی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے۔ جونہی بھی آیا' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی دھوم مچاتا ہوا آیا۔ ❖ میلاد پر اعتراض آخر کیوں' از سید مظہر سعید کاظمی' رسائل میلاد حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ۳۰۸ ❖

--❖❊ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ❊❖--

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت یحییٰ علیہ السلام

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا: توبہ کرو' آسمان کی بادشاہت نزدیک ہے یعنی پاک وصاف ہو جاؤ کہ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے والے ہیں۔ ❖ انجیل متی باب ۳' آیت ۲' بحوالہ زینت المیلاد ۲۳ ❖

--❖❊ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ❊❖--

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

آپ نے دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی زبان سے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مبارک سنا' آیئے! اَب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان معجز بیان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر میلاد سنیں' جس کو خود اللہ تعالیٰ جلا جلالہ وعم نوالہٗ نے قرآنِ پاک میں اِس طرح بیان فرمایا ہے:

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ○ ﴿پ ۲۸' سورۃ الصف: ۶ ع ۹﴾

ترجمہ:- اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا تھا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں' تصدیق کرنے والا ہوں اُس (کتابُ اللہ) تورات کی جو مجھ سے پہلے موجود ہے اور بشارت دینے والا ہوں (اللہ کے) ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی' جو میرے بعد آنے والے ہیں' جن کا نام احمد ہوگا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اِن آیاتِ مقدسہ میں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! اُس بزم اَقدس کے منظر خاص کو یاد کرو کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اَپنی قوم بنی اسرائیل کو جمع کر کے' اُن سے پہلے تو یہ فرمایا کہ دیکھو میں خدا کا بھیجا ہوا معجزنما رسول ہوں' میری بات کو سچ ماننا' میں تصدیق کرتا ہوں اُس تورات کی جو مجھ سے پہلے آچکی ہے' اور پھر خوشخبری سنائی کہ ایک رسول میرے بعد تشریف لائیں گے' اُن کا نام مبارک احمد مجتبیٰ' محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔

تفسیر ''ضیاءُ القرآن'' میں ہے کہ ایک اور موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اَپنی قوم کے سامنے فصیح و بلیغ وعظ فرمایا' جس کے اَثر سے لوگوں کی آنکھیں اَشکبار ہوگئیں' دِلوں میں اُمید وخوف کے دریا موجیں مارنے لگے' ایک عورت خوشی میں کھڑی ہوکر بولی: مبارک ہے وہ ماں جس کی گود میں اے مسیح! تم کھیلے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک میری ماں بڑی مبارک ہے' مگر میری ماں سے بڑھ کر ایک اور ماں دُنیا میں آنے والی ہے' جس کی گود میں نبیوں کے سردار' رسولوں کے تاجدار' نبی رحمت' خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کھیلیں گے۔ اُس عورت نے

پوچھا: وہ کون ہونگے' اُن کے اَوصاف کیا ہوں گے؟۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُس کے جواب میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِسم گرامی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کے حالات بیان کیے۔

ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عجیب و غریب اَنداز میں حکیمانہ وعظ کیا تو حاضرین میں سے کسی نے پوچھا۔ اے مسیح! کیا وہ نبی آپ ہی ہیں؟ جس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خبر دی' جس کا غلغلہ دُنیا میں مچا ہوا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں وہ نہیں ہوں' بلکہ وہ تو میرے بعد آئے گا۔ تب کسی نے پوچھا کہ اُس کا نام کیا ہوگا' اُس کے اَوصاف کیا ہوں گے؟۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اُن کا نام محمد اور احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا اور میں تو فقط اسرائیل کے گھرانے کی نجات کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں' لیکن میرے بعد مسیحا تشریف لائے گا جسے اللہ تعالیٰ سارے جہان کے لئے مبعوث فرمائے گا۔ اُسی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات تخلیق کی ہے اور اُسی کی کوششوں کے باعث ساری دُنیا میں اللہ تعالیٰ کی پرستش کی جائے گی اور اس کی رحمت نصیب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے جب اُن کی روح مبارک کو پیدا کیا اور آسمانی آب تاب میں رکھا تو خود اُن کا نام رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! انتظار کرو۔ میں نے تیری خاطر جنت کو پیدا کیا ہے' ساری دُنیا کو پیدا کیا ہے اور بے شمار مخلوقات کو پیدا کیا ہے۔ جب میں تجھے دُنیا میں بھیجوں گا تو تمہیں نجات دہندہ رسول بنا کر بھیجوں گا' تیری بات سچی ہوگی۔ آسمان اور زمین فنا ہو سکتے ہیں لیکن تیرا دین کبھی فنا نہیں ہو سکتا''۔ آپ علیہ السلام نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس کا بابرکت نام ہے۔

پھر تمام سامعین نے یہ سن کر یہ کہتے ہوئے فریاد کرنی شروع کی

اے خدا! اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہماری طرف بھیج۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! دُنیا کی نجات کے لئے جلدی تشریف لے آئیں۔

❖ تفسیر ضیاء القرآن: ۵/۲۲۰ بحوالہ انجیل برنباس باب: ۸۲،۹۷ ❖

میلاد منانا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا میلاد خود منایا' حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سوموار کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے روزہ کے بارے میں جب عرض کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا......

''فِيْهِ وُلِدْتُّ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ وَحْيٌ''

❊ مشکوٰۃ شریف کتاب الصوم ☆ مسلم شریف ❊

ترجمہ: اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی کی ابتداء ہوئی

الحمدللہ! اس حدیث پاک سے چند باتیں معلوم ہوئیں......

پیر کا روزہ اِس لیے سنت ہے کہ یہ دِن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کا دِن ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کے روزے کا اہتمام فرما کر خود اپنی ولادت کی یاد منائی۔

پیر کے دِن روزہ رکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔

اُمت کے لیے یومِ ولادت کی اہمیت وفضیلت ظاہر فرمائی۔

دِن مقرر کر کے یادگار منانا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ولادت کی خوشی میں عبادت کرنا سنت ہے' عبادت خواہ بدنی ہو (جیسے روزہ اور نوافل) خواہ مالی ہو (جیسے صدقہ' خیرات' تقسیم شرینی وغیرہ) ❊ اسلام میں عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت: ۱۰ ❊

-•❊❊ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❊❊•-

علماء فرماتے ہیں کہ یہ حدیث میلاد منانے پر بہت زبردست دلیل ہے کہ سرکار کا میلاد خود سرکار سے ثابت ہے اب بھی کوئی منہ اُٹھا کر کہے کہ میلاد کس نے منایا تو اُس کا یہ کہنا مطالعہ کی کمی کی دلیل ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنا میلاد سنانا

ہمارے پیارے آقا میٹھے مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنا میلاد شریف خود سنایا۔ چونکہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جوامع الکلم ہیں یعنی مختصر الفاظ میں اس قدر وسیع باتیں بیان فرماتے کہ جن کی شرح بیان کرنے کے لیے دفتر کے دفتر بھی نہ کافی ہوں' اس لیے اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت شریفہ کا بیان مختصر فرمایا' لیکن غور سے دیکھا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت جامع بیان فرمایا' چنانچہ حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں اپنی ذات اقدس کے بارے میں آگاہ فرمائیے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سَأُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا اُمِّيَ الَّتِيْ رَأَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَآءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ ۔

☆ مشکوٰۃ شریف باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم الفصل الثانی ☆

مفہوم:- میں تم کو اپنے ابتدائی معاملات کی خبر دیتا ہوں کہ (میرے میلاد شریف کی ابتداء کیا ہے) سنو! میں دعا ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی (یعنی میرے جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ بنا کر دعا مانگی تھی کہ یا اللہ! تو ہماری اولاد میں سے ایک رسول عطا فرما' وہ دعا میں ہوں' میری ہی پیدائش کی دعا تھی) اور خوشخبری ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی (یعنی وہ میری ہی میلاد کی محفل تھی جس میں حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے یہ تقریر فرمائی تھی کہ میں اپنے بعد ایک رسول کے آنے کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام احمد ہوگا۔ ہاں ہاں وہ احمد سب سے زیادہ اپنے رب کی حمد کرنے والا میں ہی ہوں) اور اپنی والدہ محترمہ کا وہ چشم دید منظر میں ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا تھا کہ ان کے جسم پاک سے ایک ایسا نور نکلا جس کی روشنی میں انہیں شام کے محلات نظر آگئے (یعنی وہ غیب کی چیزیں مشاہدہ کرنے لگی تھیں' وہ نورِ مجسم میں ہوں' وہ اللہ کا نور میں ہی ہوں) ☆ خصائص کبریٰ جلد ۱ ص

ایک اور موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنا میلاد شریف سنانے کے لیے منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: بتاؤ میں کون ہوں؟ سب نے عرض کیا: آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے فرمایا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں' عبداللہ کا بیٹا ہوں' عبدالمطلب کا پوتا ہوں' اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے اچھے گروہ میں پیدا کیا (یعنی انسان بنایا)' انسانوں میں گروہ (عرب وعجم) پیدا کئے اور مجھے اچھے گروہ (عرب) سے بنایا' پھر عرب میں کئی قبیلے بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے قبیلے (قریش) میں بنایا' پھر قریش میں کئی خاندان بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے خاندان (بنو ہاشم) میں پیدا کیا' پس میں ذاتی طور پر بھی سب سے اچھا ہوں اور خاندانی لحاظ سے بھی سب سے اچھا ہوں۔

❁ مشکوٰۃ شریف' باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ❁

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے' گویا انہوں نے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کے متعلق) کچھ سنا تھا' پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: آپ پر سلامتی ہو آپ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں' جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے سب سے پہلے بہتر مخلوق میں رکھا' جب اُن کو دو گروہوں میں تقسیم کیا تو مجھے سب سے بہتر گروہ میں رکھا' پھر جب قبائل پیدا کیے تو مجھے سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا' جب جانیں پیدا کیں تو مجھے سب سے بہتر جان میں رکھا' پھر جب گھر پیدا کیے تو مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا۔ پس میرا گھر بھی سب سے بہتر ہے اور میری جان بھی سب سے بہتر ہے۔

❁ ترمذی: ۲۰۱/۲ ❁ مسند احمد: ۲۱۰/۱ ❁ دلائل النبوۃ للبیہقی: ۱۶۷/۱ ❁

❁ دلائل النبوۃ لابی نعیم: ۱۶/۱ ❁ مشکوٰۃ ۵۱۳ ❁ المستدرک: ۱۶۷/۳ ❁ مصنف ابن ابی شیبہ: ۴۰۹/۷ ❁

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ فدا ہوں' جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا: میں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا اور جب

مجھے کشتی میں سوار کرایا گیا تو میں اپنے باپ حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں تھا اور جب مجھے (آگ میں) ڈالا گیا تو میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں تھا' میرے والدین کبھی بدکاری پر جمع نہیں ہوئے اور اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ معزز پشتوں سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا' میری صفت مہدی ہے اور جب بھی دو شاخیں ملیں میں سب سے بہتر شاخوں میں تھا' اللہ تعالیٰ نے مجھ سے نبوت کا میثاق اور اسلام کا عہد لیا اور تورات وانجیل میں میرا ذکر پھیلایا اور ہر نبی نے میری صفت بیان کی اور زمین میرے نور سے چمک اٹھی اور بادل میرے چہرے سے برستا ہے اور مجھے اپنی کتاب کا علم دیا اور آسمانوں میں میرے شرف کو زیادہ کیا اور اپنے ناموں میں سے میرا نام بنایا' پس عرش والا محمود ہے اور میں محمد ہوں (الحدیث)......

❊ البدایۃ والنہایہ: ۲/۲۱۱ ❊

سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم سے یہ سنتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مثال ایسی ہے' جیسے کچرا کنڈی (گھوالے) میں کھجور کا درخت اگ گیا ہو' تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں کون ہوں! لوگوں نے کہا: آپ رسول اللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ راوی نے کہا ہے: ہم نے اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہرگز نہیں سنا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا پھر اس کے دو گروہ کئے اور مجھ کو ان میں سے سب سے افضل اور سب سے بہتر گروہ میں رکھا' پھر ان کے قبائل بنائے اور مجھ کو سب سے افضل اور سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا' پھر ان کے گھر بنائے اور مجھ کو سب سے افضل اور سب سے بہتر گھر میں رکھا' پس میرا گھرانا سب سے افضل اور سب سے بہتر ہے' اور میں خود سب سے افضل اور سب سے بہتر ہوں۔

❊ مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ: ۴/۱۶۵ ❊ دلائل النبوۃ للبیہقی ۱/۱۶۹ ❊ ۰

❊ سنن ابن ماجہ برقم ۱۴۰ ❊ ترمذی ۲/۲۰۱ برقم ۳۶۰۸ ❊ ۰

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم = سب سے بالا و والا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے = ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی ﷺ

-٭٭ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ٭٭-

اِمام المفسرین سید موسیٰ المبرقعی رحمۃ اللہ علیہ نے ''خزینۃ القرآن'' کے نام سے قرآنِ پاک کی تفسیر فرمائی' اُس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے خود میلاد شریف منانے کے متعلق ایک بہت پیاری حدیث نقل فرمائی ہے' چنانچہ ملاحظہ فرمائیں......

قَالَ مُوْسیٰ المبرقعی کَتَبَ جَدِّیْ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ مَجْمُوْعَۃَ الْاَحَادِیْثِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّمَا بُعِثْتُ فِیْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ مِنْ یَّوْمِ اثْنَا عَشَرَ یَا عَلِیُّ قُلْ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اِذَا جَاءَ شَھْرُ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ اُذْکُرُوْا وَامْنَ یَوْمَ اَثْنَا عَشَرَ کَمَا یَحْییٰ وَعِیْسیٰ عَلَیْھِمَا السَّلَام لَھُمَا قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَسَلَّمٌ عَلَیْہِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ بُعِثَ حَیًّا وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ ابعث وَیَوْمَ البعث حَیًّا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوْا اِذَا جَاءَ شَھْرُ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ مِنْ یَّوْمِ اثْنَا عَشَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَسَلَّمَ تفرحُوْ بِہٖ۔

صَاحِبُ خَزِیْنَۃِ الْقُرْآنِ کَانَ مِنْ سَنَدِ الْاِمَامِ الزُّھْرِیْ وَجَدِّیْ اِمَامِ جَعْفَرَ صَادِقِ رضی اللہ عنہما کَانَ مِنْ سَنَدِ وَاُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدَۃِ عَائِشَہ رضی اللہ عنہا وَیعد وَمِنْ سَنَد اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِیْق رضی اللہ عنہ۔

(٭ خزینۃ القرآن جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۲۰۵۲ زیر آیت لقد من اللہ علی المومنین ٭)

ترجمہ:- سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ربیع الاول کی ۱۲ رتاریخ کو مبعوث ہوا ہوں۔ اے علی! لوگوں کو کہو کہ تم ۱۲ رربیع الاول شریف کو جس دن میری ولادت ہوئی اور جس دن میری وفات ہوگی اور جس دن میں دوبارہ اٹھوں گا' یاد کرو جیسے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے' اُن کی پیدائش کے دِن کو سلام' اُن کی

وفات کے دِن کو (سلام) اور دوبارہ زندہ ہونے کے دن کو (سلام)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اِرشاد ہے کہ سلام مجھ پر میری پیدائش کے دن کو اور جس دن کو میری وفات ہوگی اور جس دن کو میں دوبارہ زندہ ہوں گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ربیع الاوّل کی ۱۲ تاریخ آئے تو اُس دِن خوشی مناؤ۔

۱۲ ربیع الاوّل شریف کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اِرشاد پاک سے ثابت ہوگئی اور اِس سے مزید دو فائدے نکلے۔ پہلا فائدہ:- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کا حکم خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ دوسرا فائدہ:- سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ و یحییٰ علیہما السلام کی مثال دے کر ہمیں حکم فرمایا۔

صاحب خزینۃ القرآن صفحہ ۵۸ پر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مستند ہے' امام زہری' امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اسناد سے بیان کی گئی ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: مجھ پر سلام' میری پیدائش کے دن کو' میری وفات کے دن کو' دوبارہ زندہ ہونے کے دن کو۔ اگر اس پر کوئی یہ کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قرآن کریم میں ایسا کیوں ارشاد نہیں ہوا' تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سلام سے نوازا ہے اور ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک کو سارے عالم کے لیے رحمت فرمایا۔ ❖ [illegible] ❖

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الحاوی للفتاوی'' میں اس موضوع سے متعلق ایک مکمل باب ''حسن المقصد فی عمل المولد'' کے نام سے رقم کیا ہے جس میں انہوں نے اس بات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اپنا میلاد منایا اس لئے یہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے بھی میلاد شریف کی ایک اور اصل حدیث شریف میں ملی ہے وہ یہ کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمانے کے بعد اپنی طرف سے عقیقہ کیا حالانکہ

یہ وارد ہے کہ سرکار ﷺ کے دادا عبد المطلب نے سرکار ﷺ کی طرف سے ولادت کے ساتویں روز عقیقہ کر دیا تھا اور عقیقہ دُہرایا نہیں جاتا تو اِس کو اِس حقیقت پر محمول کیا جائے گا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ اس بات کے شکرانے کے طور پر کیا کہ باری تعالیٰ نے انہیں ''رحمۃ للعالمین'' بنایا اور اِس سے اُمت کے لیے شرعی مثال قائم فرمانا بھی مقصود تھی' جیسا کہ حضور سید عالم ﷺ خود بھی اَپنے اُوپر دُرود شریف پڑھا کرتے تھے' تاکہ اِس کو اُمت کے لیے شرعی اُصول بنادیں۔ لہٰذا ہمارے لیے مستحب ہے کہ ہم میلاد شریف منعقد کر کے حضور ﷺ کی ولادت پر اِظہارِ تشکر کریں' جس میں دعوتِ طعام ہو اور اِس طرح کے دیگر اُمورِ خیر سر اَنجام دیئے جائیں اور خوشیاں منائی جائیں۔ ﴿حسن المقصد فی عمل المولد: ۲۳﴾

ثابت ہوا کہ حضورِ اَقدس ﷺ نے خود محفل میلاد منعقد فرمائی' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجتماع میں اَپنی ولادت' اَپنا حسب نسب' اَپنی خاندانی شرافت اور طہارت کا بیان فرما کر اَپنی اُمت کو بھی میلاد منانے کی ترغیب دلائی۔ لہٰذا آپ کے یومِ ولادت پر اِظہارِ مسرت کرنا اور آپ ﷺ کی مدح و توصیف بیان کرنا یقیناً سُنت نبوی ﷺ ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے یومِ میلاد پر دعوت کا اہتمام کرنا یہ آپ ﷺ کے عمل سے ثابت ہے، جب دعوت ہوئی تو اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجتماع، اکٹھے آنے جانے کی صورت میں جلوس کے ساتھ یوم میلاد النبی ﷺ پر اظہارِ خوشی و مسرت یہ تمام اُمور ثابت ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی اس دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح اکٹھے ہو کر رسول اللہ ﷺ کے یومِ میلاد پر خوشی و مسرت کا اظہار کرنا چاہیئے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حلیمہ لے لے ایس نوں گود اندر دُکھی دلاں نوں ایہو اِی شاد کرسی
ہے یتیم پر والی کونین دا ای اُجڑے ہویاں نوں ایہو آباد کرسی
اوکھے ویلے دا ہے بے مثل ساتھی روز حشر نوں نالے امداد کرسی
اُوہدے نیڑے بیتاب نہیں غم آوندے ایس سوہنے دا جیہڑا میلاد کرسی

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

جنابِ فخرِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں فتحیاب ہوئے تو سب سے پہلے مسجد نبوی شریف میں تشریف لائے، تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جشنِ مسرت منایا اور فتح و نصرت کے نعرے بلند فرمائے، اس کیف و سرور کے موقع پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل کی اور منبر پر رونق افروز ہو کر سرکارِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکرِ میلاد شریف اور فضائل و مناقب نظم میں پڑھ کر سنانا شروع کیے، یہ ایک ایسی عظیم الشان محفل تھی جس کی صدارت صدرِ بزمِ کائنات، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے، جس کے سامعین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نوری جماعت تھی اور اس جلسہ کا انعقاد مسجد نبوی شریف کے پاکیزہ صحن میں ہوا۔ ایمان کی تازگی کے لیے وہ اشعار بھی ملاحظہ فرمائیں

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِيْ = مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَابَشَرٌ = أَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَّلَا عَلَقُ

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِيْنَ وَقَدْ = أَلْجَمَ نَسْرًا وَّأَهْلَهُ الْغَرَقُ

تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ إِلَى رَحِمٍ = إِذَا مَضَى عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ

وَرَدْتَ نَارَ الْخَلِيْلِ مُسْتَتِرًا = فِيْ صُلْبِهِ أَنْتَ كَيْفَ يَحْتَرِقُ

حَتَّى احْتَوَى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ = خِنْدِفَ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ = وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْأُفُقُ

فَنَحْنُ فِيْ ذٰلِكَ الضِّيَاءِ وَفِي = النُّوْرِ وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

مفہوم: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ولادت شریفہ سے قبل جنت پاک [illegible] آدم علیہ السلام میں جلوہ فرما تھے پھر آپ زمین پر رونق افروز ہوئے اس وقت نہ آپ [illegible] تھے نہ خون کا ٹکڑا نہ جما ہوا خون بلکہ نور ہی نور تھے پھر صلب سام بن نوح [illegible] کشتی میں سوار تھے تو ڈبو دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بت اور اس کے پجاریوں کو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] رہے کئے بعد دیگرے پاک اصلاب و پاک ارحام میں جب [illegible]

دوسرا طبقہ' تو پھر آپ جلوہ اُفروز ہوئے خلیل اللہ علیہ السلام کی پشت میں چھپے ہوئے' اُس آگ میں داخل ہوئے جو خلیل اللہ علیہ السلام کے واسطے نمرود لعین نے جلائی تھی' پھر کس طرح جلتے وہ اُس آگ میں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے محافظ تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منتقل ہوتے رہے پاک صلبوں میں' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا محافظ وہ صاحب شوکت گھرانہ ہوا جو خندف (لیلیٰ خندف الیاس بن مضر کی بی بی کا نام ہے جو شرف نسب میں مشہور تھیں) جیسی رفیع المرتبت خاتون کا ہے' جس کا دامن زمین پر لوٹتا تھا' پھر جب آپ پیدا ہوئے اِس دُنیا میں تو زمین چمک گئی اور عالم منور ہو گیا اور ہم اَب اسی نور کی روشنی میں راہِ ہدایت پر چل رہے ہیں۔

جب آپ رضی اللہ عنہ یہ قصیدہ پڑھ چکے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر دُعا دی' اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سلامت رکھے...... سبحان اللہ۔

❊ مواہب الدنیہ: ۱/۵۸۷ ❊ سیرۃ حلبیہ مترجم: ۱/۱۹۱ ❊ دلائل النبوۃ للبیہقی: ۵/۲۶۸ ❊
❊ البدایہ والنہایہ: ۳/۲۶ ❊ المستدرک: ۳/۳۲۷ ❊ تفسیر قرطبی: ۱۳/۱۳۵ ❊ الخصائص الکبریٰ: ۱/۱۷ ❊

جبینِ پاکِ ابراہیم علیہ السلام پر نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا
پھر جلتے وہ کیونکر نار میں' کب نور جلتا ہے

ہم سب کے آقائے نامدار' سرکارِ ابد قرار' ہر عالم کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایسی محفل میلاد ہے' جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریک ہیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تشریف فرما ہیں' حضرت عباس سرکار کے عم نامدار رضی اللہ عنہ تقریر فرما رہے ہیں' یہی وہ باتیں جن کو آج بھی ذرا تفصیل سے میلاد شریف پڑھنے والے اہل سنت و جماعت بیان کر کے سنت اُصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہیں اور جیسے اُس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فتح کی خوشی میں محفل میلاد شریف منعقد کی اِس طرح آج بھی اہل سنت و جماعت ہر خوشی میں میلاد شریف پڑھتے اور پڑھواتے ہیں اور جیسے اُس وقت حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عالمِ ظاہر میں شریک محفل میلاد تھے' اَب عالمِ باطن میں اپنی نورانی شان سے رونق افزائے محفل ہوتے ہیں' جن کو آنکھ والے دیکھتے ہیں' جیسا کہ اکثر بزرگانِ دین کا مشاہدہ ہے۔

وہ نورِ خدا ہے جلوہ نما کس شان سے اَپنے پیاروں میں
سورج ہے چمکتے ذرّوں میں یا چاند ہے روشن تاروں میں

حیرت ہے جن کو مدح نبی آئی نہ کتاب حق میں نظر
ہم کو تو ملی نعت احمد قرآن کے تیسوں پاروں میں

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفیں سننے کے لیے بزرگ صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس جایا کرتے تھے۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نعت سناؤ جو تورات میں ہے تو انہوں نے پڑھ کر سنائی۔ (مشکوۃ شریف)

حضرت عامر انصاری اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی محافل میلاد کا ذکر "میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں" کے زیرِ عنوان تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعتیہ قصیدے لکھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پڑھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اظہارِ خوشنودی فرمایا اور ان کے لیے یوں دعا کی۔ **اَللّٰهُمَّ اَیِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ** اے اللہ (حسان) کی مدد فرما روح القدس کے ساتھ

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے ایک نعتیہ قصیدہ کے دو اشعار قیامت تک زبان زدِ خاص و عام ہیں۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ كُلِّ عَیْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

ترجمہ: یارسول اللہ میری ان آنکھوں نے آپ جیسا حسین نہیں دیکھا آپ سے زیادہ حسین و جمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں آپ ہر عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے ہیں گویا جیسے آپ نے خود چاہا ویسے ہی اللہ نے آپ کو تخلیق کیا ہے۔

رُخِ مصطفیٰ ﷺ ہے وہ آئینہ کہ اَب اَیسا کوئی اور آئینہ

نہ ہماری چشمِ خیال میں' نہ دُوکانِ آئینہ ساز میں

ان نعتیہ اَشعار میں بھی حضور ﷺ کی ذات کی توصیف ہے اور ولادت وخلقت کا ذِکر کیا گیا ہے۔ گویا یہ اَشعار بھی میلادُ النبی ﷺ ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب اَپنی ذات کی مدح وتوصیف کے سلسلے میں آپ کا اَپنا عمل اِتنا واضح ہے تو اُس کے لیے مزید سند کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ آج بھی اگر ہم میلادُ النبی ﷺ کی تقاریب منعقد کر کے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی پیروی میں آپ کے شمائل وفضائل بیان کرتے ہیں تو ہمارے اِس عمل کے جائز' پسندیدہ اور بہتر ہونے میں کون شک کر سکتا ہے؟۔

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ عمر میں بڑے ہیں یا نبی اکرم ﷺ۔ تو اُنہوں نے جواب دیا:

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَکْبَرُ مِنِّیْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِی الْمِیْلَادِ

ترجمہ: بڑے تو حضور ﷺ ہی ہیں اور میں میلادُ النبی سے پہلے ہوں۔

﴿ترمذی شریف:۲/۲۰۲﴾

اِسی طرح دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی وقتاً فوقتاً ذِکرِ مصطفیٰ ﷺ کرتے رہتے تھے' اِسی چیز کا نام محفل میلاد ہے۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی سے واضح ہوا کہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا ذِکرِ خیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔ اگر ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کا ذِکر کرنا منع ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کبھی انہیں روایت نہ فرماتے اور نہ ہی اَحادیث کا وسیع ذخیرہ' مرویات سے پُر ہوتا اور نہ محدثین باب مولد النبی ﷺ باندھتے' اَحادیث کی ترکیب وتبویب اِس اَمر کی دلیل کافی ہے کہ حضور ﷺ کا ذِکرِ خیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا محمود ومرغوب عمل رہا ہے۔

محفل نعت سجانے والے اچھے لگتے ہیں

اِس محفل میں آنے والے اچھے لگتے ہیں

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آئمہ دین رحمۃ اللہ علیہم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منانا اُمورِ حسنہ میں سے ہے' کیونکہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر خوشی و مسرت کا اظہار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں ذِکرِ الٰہی اور درود و سلام کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں' جو باعثِ اجر و ثواب ہے' اس محفل میں صدقات و خیرات وغیرہ بہت سے دوسرے نیک عمل بھی انجام پاتے ہیں۔

مشرق و مغرب کے تمام ملکوں کے علمائے کرام نے میلاد شریف کے عمل کو مستحسن قرار دیا ہے اور متعدد علماء نے اس موضوع پر کتابیں بھی تصنیف کی ہیں' جن میں کچھ منظوم اور کچھ نثری تصنیفات ہیں۔

اُمتِ اسلامیہ صدیوں سے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے حصول پر اپنے جذبات تشکر و امتنان کا اظہار کرتی رہی ہے۔ ہر سال ہر اسلامی ملک کے ہر چھوٹے بڑے گاؤں اور شہر میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان راتوں دنوں میں ذِکر و فکر کی محفلیں منعقد کی جاتی ہیں' جن میں اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی اور اس کے محبوب مکرم شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفعت و دلربائی کے تذکرے کئے جاتے ہیں۔ سامعین کو اس دین قیم کے احکامات سے آگاہ کیا جاتا ہے' علماء تقریریں کرتے ہیں' ادباء مقالے پڑھتے ہیں' شعراء اپنے منظوم کلام سے اظہارِ عقیدت و محبت کرتے ہیں' صلوٰۃ و سلام کی روح پرور صداؤں سے ساری فضا معطر اور منور ہو جاتی ہے' اہل خیر کھانے پکا کر غرباء و مساکین میں تقسیم کرتے ہیں۔ صدقات و خیرات سے ضرورت مندوں کی جھولیاں بھر دیتے ہیں' یوں محسوس ہوتا ہے کہ گلشن اسلام میں از سر نو بہار آ گئی ہے۔

نورِ مجسم' سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک ایسی عظیم نعمت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا تذکرہ (یعنی میلاد شریف) ایسا عظیم عمل ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے بھی منایا' اس

کے مقرب فرشتوں نے بھی منایا' گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی منایا' خود تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنا میلاد منایا' تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی میلاد منایا' اُمت مسلمہ کے بڑے بڑے مفسرین' محدثین' فقہاء عظام نے بھی محفل میلاد کا انعقاد کیا' اہل عرب نے بھی اس پاک محفل میلاد کو سجایا اور پوری دُنیا کے جمہور مسلمانوں نے بھی میلاد کا جشن منایا۔

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر ایسی سعادتِ عظمیٰ ہے۔ جسے ہر دور میں جمہور اہل اسلام سوادِ اعظم کرتے چلے آئے ہیں۔ اَب ہم ذیل میں آئمہ اسلام کے چند اقتباسات درج کرتے ہیں' جن سے بخوبی معلوم ہوگا کہ میلاد شریف کارِ ثواب اور اَمر مندوب ہے جس کی جلیل القدر متکلمین' محدثین' مفسرین' مورخین' فقہاء' علماء' صوفیہ نے تائید کی ہے اور جس پر صدیوں سے جمہور اسلام کا عمل چلا آرہا ہے اور یہ کوئی ایسی بدعت نہیں جسے برصغیر پاک و ہند کے کسی عالمِ دین نے ایجاد کیا ہو۔

امام المفسرین سید موسیٰ البرقعی رحمۃ اللہ علیہ صاحب خزینۃ القرآن ہر ماہ کی بارہویں کو بڑی دھوم دھام سے میلاد مناتے تھے۔ یہ شہرت ہر طرف پھیل گئی اور تمام محدثین آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی میں ایسا کیا کرتے تھے جن میں صحاح ستہ کے محدثین بھی شامل ہیں۔

ذکر خیر الانام: ۳۰

حدیث شریف میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان کہ جس دِن میری ولادت ہوئی سارے عالم نے خوشی منائی' اور شیطان رو دیا۔ تفسیر کبیر کے حاشیہ پر سید حامد ثانی نے یہ حدیث لکھی ہے' فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دِن اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے خوشی منائی۔ ❖ ذکر خیر الانام: ۳۰ ❖

صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم

تفسیر طبری اور تفسیر خزینۃ القرآن میں ہے کہ حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ' امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت مناتے تھے اور فرماتے کہ اِس مبارک تاریخ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خیر و برکت کے

ساتھ تشریف لے آئے اور صاحب تفسیر خزینۃ القرآن سید موسیٰ البرقعی رحمۃ اللہ علیہ اس دن کو ستو اور کھجوریں تقسیم کرتے تھے۔ امام مالک رضی اللہ عنہ بھی اس دن کو مناتے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف مناتے تھے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے املا میں ہے کہ آپ سترہ ربیع الاول کو نوافل پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ سترہ ربیع الاول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا دن ہے۔

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے تھے۔

❖ ذکر خیر الانام:۲۲ ❖

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

شارح بخاری حضرت شیخ شہاب الدین احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۲۳ھ) فرماتے ہیں۔

اہل اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینہ میں ہمیشہ محفلیں کرتے ہیں اور اہتمام کرتے ہیں اور کھانے کھلاتے اور انواع صدقات ولادت کی راتوں میں صدقہ کرتے ہیں اور اظہار سرور کرتے ہیں اور مبرات کی زیادتی کرتے ہیں اور آپ کے مولد کریم کے قصہ کے پڑھنے میں توجہ کرتے ہیں اور ان مسلمانوں پر آپ کے اس مولد شریف کے برکات سے ہر ایک فضل عمیم ظاہر ہوتا ہے۔ آپ کے مولد شریف کے خواص سے جو چیزیں آزمائی گئی ہیں ان میں سے یہ ہے کہ جس سال مولد شریف پڑھا جاتا ہے تو وہ مولد مسلمانوں کے لئے آفات زمانی سے امان ہوتا ہے اور مطلوب اور دلی خواہشات کے پانے میں وہ مولد شریف عاجل بشارت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم کرے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مبارک مہینہ کی راتوں کو عیدین اختیار کیا ہے تاکہ اس کا یہ اختیار کرنا اس شخص پر سخت تر بیماری ہو جن کے دلوں میں سخت مرض ہے اور عاجز کرنے والی بیماری آپ کے مولد شریف کے سبب ہے۔ مولد شریف کرنے کے وقت آدمیوں نے بدعتوں اور ہوائے نفسانی اور آلات محرمہ جیسے طنبور اور عود سے۔ ان کے ساتھ گانے اور بجانے میں جو امور نئے پیدا کئے ہیں ابن الحاج نے اپنی کتاب (المدخل) میں کلام کو طول دیا ہے اللہ تعالیٰ ابن الحاج کو ان کے قصد جمیل پر ثواب عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو راہ سنت پر

چلائے اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے اور اچھا وکیل ہے۔ ❊ مواہب الدنیہ مترجم: ۱/۱۵۹ ❊

-•❊ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❊•-

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (۹۱۱ھ) سے کسی نے سوال کیا کہ حضور نبی مکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف منانے کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے، کیا یہ شرعی نقطہ نظر سے محمود ہے یا مذموم ہے، اور کیا ان کا اہتمام کرنے والے کو ثواب ملے گا یا نہیں؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک اس کا جواب یہ ہے کہ میلاد شریف دراصل ایک ایسی تقریب مسرت ہوتی ہے جس میں لوگ جمع ہو کر بقدر سہولت قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سراپا نور کے سلسلے میں جو خوشخبریاں احادیث و آثار میں آئی ہیں اور خوارقِ عادات اور نشانیاں ظاہر ہوئی ہیں انہیں بیان کرتے ہیں، پھر شرکائے محفل کے آگے دستر خوان بچھایا جاتا ہے اور بقدر کفایت ماحضر تناول کرتے ہیں اور دُعائے خیر کر کے اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں منعقد کی جانے والی یہ تقریب عید بدعت حسنہ ہے، جس کا اہتمام کرنے والے کو ثواب ملے گا، اس لیے کہ اس میں حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم شان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت پر فرحت و انبساط کا اظہار پایا جاتا ہے۔ ❊ حسن المقصد فی عمل المولد: ۵ ❊

-•❊ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❊•-

امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۳۴ھ) فرماتے ہیں کہ مجلس میلاد میں اگر اچھی آواز سے تلاوتِ قرآنِ پاک کی جائے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پاک اور صحابہ کرام، اہل بیت عظام اور اولیائے اعلام رضی اللہ عنہم کی عظمتوں کے قصیدے پڑھے جائیں تو اس میں کیا حرج ہے؟ ناجائز تو یہ چیز ہے کہ قرآنِ مجید کے حروف میں تغیر و تحریف کر دی جائے، راگ اور موسیقی کے قواعد کی پابندی کی جائے اور تالیاں بجائی جائیں۔ ❊ مکتوبات شریفہ دفتر سوم مکتوب ۷۲ ❊

-•❊ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❊•-

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے کہ جس دن اللہ تعالیٰ نعمت دے کر احسان کرے

اُس دن شکر کرنا چاہئے۔

حافظ سید غلام حسین مصطفیٰ رضا اپنی تصنیف لطیف ''ذکر خیر الانام ﷺ'' میں رقمطراز ہیں کہ ''صاحب تفسیر طبری فرماتے ہیں کہ میں صاحب تفسیر خزینۃ القرآن' امام المفسرین' سند المحدثین' حضرت العلام سید موسیٰ المبرقعی ابن امام محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد ہوں اور امام محمد ابن اسماعیل بخاری بھی آپ کے شاگرد ہیں۔ ہم دونوں اپنے اُستاد صاحب خزینۃ القرآن کے ہمراہ ہر سال ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو مکہ مکرمہ میں سرکار دو عالم ﷺ کی جائے ولادت پر جایا کرتے تھے' وہاں جھوم جھوم کر وعظ فرمایا کرتے تھے اور سید الانبیاء ﷺ کو کبھی کبھی ہم اس محفل پاک میں دیکھا کرتے تھے' اور ہم یہ کہتے کہ کیا خوب بات ہے کہ میلاد نبی ﷺ کا ہے اور منانے والا آپ ﷺ کا نواسہ ہے۔

یہی قول امام بخاری نے ''اَسماء الرجال'' کے صفحہ ۵۲ جلد نمبر ۳ کے حاشیہ پر بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب سے مجھے روایت ابولہب والی ملی ہے۔ تو اس وقت سے میں ہر سال صاحب تفسیر خزینۃ القرآن سید موسیٰ المبرقعی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کی جائے ولادت پر جاتا ہوں۔ (ذکر خیر الانام: ۲۴)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت امام محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ (م)

لَازَالَ اَھْلُ الْعَرَبِ شَرْقًا وَّ غَرْبًا وَاَھْلُ الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ یَحْتَفِلُوْنَ بِمَجْلِسِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ ﷺ وَ یَفْرَحُوْنَ بِقُدُوْمِ ھِلَالِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ وَیَلْبَسُوْنَ الثِّیَابَ الْفَاخِرَۃَ وَیَتَزَیَّنُوْنَ بِاَنْوَاعِ الزِّیْنَۃِ وَیَتَطَیَّبُوْنَ وَ یَکْتَحِلُوْنَ وَیَاْتُوْنَ بِالسُّرُوْرِ فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ وَیَبْذِلُوْنَ مَا کَانَ عِنْدَھُمْ وَیَھْتَمُّوْنَ اِھْتِمَامًا بَلِیْغًا عَلٰی سِمَاعِ الْقِرَاءَۃِ لِمَوْلِدِ النَّبِیِّ ﷺ وَیَنَالُوْنَ بِذٰلِكَ فَوْزًا وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۔ وَ مِمَّا جُرِّبَ اَنَّہٗ وُجِدَ فِیْ تِلْكَ الْاَیَّامِ کَثْرَۃُ الْخَیْرِ وَالْبَرَکَۃِ مَعَ السَّلَامَۃِ وَالْعَافِیَۃِ وَ وُسْعَۃ

الرِّزْقِ وَازْدِيَادِ الْمَالِ وَالْاَوْلَادِ وَلْاَمْنِ وَالْاَمَانِ فِي الْبِلَادِ وَالْاَمْصَارِ وَالسُّكُوْنِ وَالْقَرَارِ فِي الْبُيُوْتِ وَالدِّيَارِ بِبَرَكَةِ النَّبِيِّ ﷺ۔

ترجمہ: عرب کے شرق و غرب (مصر، شام، یمن وغیرہ) اور تمام بلادِ عرب بالخصوص حرمین شریفین (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) کے باشندے میلاد النبی ﷺ کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں۔ جب ربیع الاول شریف کا چاند دیکھتے ہیں تو اُن کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی۔ قیمتی لباس پہنتے ہیں...... قسم قسم کی زینت کا اظہار کرتے ہیں...... خوشبو لگاتے ہیں اور ان دنوں میں خوشیاں مناتے ہیں اور میلاد النبی ﷺ سننے ہی بڑی سعی بلیغ کو کام میں لاتے ہیں تو اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی کامیابی اور خیر و برکت حاصل کرتے ہیں اور یہ تجربہ شدہ اُمر ہے کہ اِن دِنوں میں کثرت سے خیر و برکت پائی جاتی ہے۔ اِس کے علاوہ سلامتی اور عافیت، رِزق میں وُسعت، مال و اَولاد میں برکت، تمام ملک میں اَمن و اَمان پایا جاتا ہے اور تمام گھروں میں سکون اور آرام حاصل ہوتا ہے، بلکہ رسول اللہ ﷺ کے صدقے سب کچھ حاصل ہوتا ہے۔ ﴿المولد النبوی ﷺ: ۵۸﴾

-٠❖✻﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾✻❖٠-

حضرت علامہ مولانا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۱۴ھ) اِرشاد فرماتے ہیں کہ

''تمام ممالک کے علماء اور مشائخ محفل میلاد اور اُس کے اجتماع کی اس قدر تعظیم کرتے ہیں کہ کوئی ایک بھی اِس کی شرکت سے اِنکار نہیں کرتا، ان کی شرکت سے مقصد اِس مبارک محفل کی برکات کا حصول ہوتا ہے''۔ ﴿المورد الروی فی المولد النبی ﷺ: ۹﴾

-٠❖✻﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾✻❖٠-

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ

''آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینہ میں محفل میلاد کا اِنعقاد تمام عالمِ اِسلام کا ہمیشہ سے معمول رہا ہے۔ اِس کی راتوں میں صدقہ، خوشی کا اِظہار اور اِس موقعہ پر خصوصاً آپ ﷺ کی ولادت پر ظاہر ہونے والے واقعات کا تذکرہ مسلمانوں کا خصوصی معمول

ہے۔ ❊ ما ثبت بالسنۃ: ۱۵۵ ❊

ایک موقعہ پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں ''اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں، میرے تمام اعمال فسادِ نیت کا شکار ہیں، البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض آپ ہی کی عنایت سے اس قابل (اور لائق التفات) ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقعہ پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی وانکساری، محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہوں۔ اے اللہ! وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر وبرکت کا نزول ہوتا ہے۔ اس لئے اے ارحم الراحمین! مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود وسلام پڑھے اور اس کے ذریعہ دعا کرے وہ کبھی رد نہیں ہوسکتی۔'' ❊ اخبار الاخیار ۶۲۴ ❊

❊ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❊

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م) فرماتے ہیں کہ

وَكُنْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ الْمُعَظَّمَةِ فِيْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ يَوْمِ وِلَادَتِهٖ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَيَذْكُرُوْنَ إِرْهَاصَاتِهِ الَّتِيْ ظَهَرَتْ فِيْ وِلَادَتِهٖ وَمُشَاهَدِهٖ قَبْلَ بِعْثَتِهٖ فَرَأَيْتُ أَنْوَارًا سَطَعَتْ دَفْعَةً وَّاحِدَةً لَا أَقُوْلُ إِنِّيْ أَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الْجَسَدِ وَلَا أَقُوْلُ أَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الرُّوْحِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ كَيْفَ الْأَمْرُ بَيْنَ هٰذَا وَذٰلِكَ فَتَأَمَّلْتُ تِلْكَ الْأَنْوَارَ فَوَجَدْتُّهَا مِنْ قِبَلِ الْمَلَائِكَةِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِأَمْثَالِ هٰذِهِ الْمُشَاهَدِ وَرَأَيْتُ يُخَالِطُ أَنْوَارُ الْمَلَائِكَةِ أَنْوَارَ الرَّحْمِ۔ ❊ فیوض الحرمین ❊

ایک مرتبہ ماہِ ربیع الاول شریف کی بارہویں تاریخ کو مکہ معظمہ میں اس مکان میں جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تھی میلاد شریف کی محفل ہو رہی تھی، اُس محفل میں ہم بھی حاضر تھے، جس وقت میلاد شریف پڑھا جا رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن

معجزات کا ذکر ہو رہا تھا جو آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ محفل پاک سے روشنی بلند ہوئی' جب غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ روشنی اُن فرشتوں کی تھی جو محفل میلاد شریف میں حاضر تھے۔ پھر جب مزید غور کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اَنوارِ ملائکہ اور اَنوارِ رحمت آپس میں ملے ہوئے تھے۔

﴿ فیوض الحرمین: ۲۷ ❖ اسلام میں عید میلاد النبی ﷺ کی حیثیت: ۱۸ ﴾

-•❖ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❖•-

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۰ھ) فرماتے ہیں:

'فقیر کے مکان پر سال میں دو مجلسیں ہوتی ہیں۔ ایک محفل میلاد دوسری ذکر شہادت حسین رضی اللہ عنہ۔ سینکڑوں آدمی جمع ہوتے ہیں' درود شریف' قرآن شریف پڑھا جاتا ہے' وعظ ہوتا ہے' پھر سلام پڑھا جاتا ہے' بعد ازاں کھانے پر ختم شریف پڑھ کر حاضرین کو کھلایا جاتا ہے اور یہ سب باتیں فقیر کے نزدیک ناجائز ہوتیں تو فقیر کبھی نہ کرتا۔

﴿ فتاویٰ عزیزی جلد اول ﴾

-•❖ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❖•-

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۱۷) فرماتے ہیں کہ

''ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں' تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔ جب صورت جواز کی موجود ہے' پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اِتباع حرمین کافی ہے' البتہ قیام کے وقت اِعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے۔ اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جاوے مضائقہ نہیں' کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے۔ لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے' پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔

﴿ شمائم امدادیہ: ۹۳ ﴾

ایک اور جگہ فرماتے ہیں ''مولد شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں اِسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ ﷺ کا ذِکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے' البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں' نہ چاہئیں۔ ﴿ شمائم امدادیہ: ۸۷ ﴾

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک تصنیف میں اپنا معمول بیان فرمایا کہ ''فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں''۔ ❖ فیصلہ ہفت مسئلہ: ۹ ❖

-•❖ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❖•-

امام کمال الدین الادفوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الطالع السعید'' میں ''قوص'' میں محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیے جانے کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ

''ہمارے ایک مہربان دوست حضرت ناصر الدین محمود بن العماد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطیب محمد بن ابراہیم السبتی مالکی رحمۃ اللہ علیہ ''قوص'' کے رہنے والے تھے' عالم باعمل تھے۔ اپنے دار العلوم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت کے دن محفل منعقد کرتے اور مدرسے میں چھٹی کرتے۔ استاذ سے کہتے: اے فقیہ! آج خوشی و مسرت کا دن ہے۔ بچوں کو چھوڑ دو۔ پس ہمیں چھوڑ دیا جاتا' ان کا یہ عمل ان کے نزدیک میلاد کے اثبات اور اس کے جائز ہونے پر دلیل وتائید ہے۔ یہ شخص (محمد بن ابراہیم) مالکیوں کے بہت بڑے فقیہ اور ماہر فن ہوگزرے ہیں۔ بڑے زہد وورع کے مالک تھے۔ علامہ ابوحیان اور دیگر علماء نے آپ سے ہی اکتساب فیض کیا۔ آپ نے ۶۹۵ھ میں وفات پائی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت (۱۲ ربیع الاول شریف) کو مدرسہ کے پاس سے گزرتے تو کہا کرتے' اے فقیہ! یہ روز عید ہے' بچوں کو چھٹی کرادو اور اپنے گھر واپس بھیج دو تو وہ ہمیں چھٹی کر کے گھروں میں بھیج دیتے۔ ❖ الحاوی للفتاوی: ۱ر۱۹۷ ❖

-•❖ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❖•-

مولوی دلپذیر اپنی تصنیف ''مولد دلپذیر'' میں فرماتے ہیں کہ محفل میلاد شریف میں ملائکہ کا حاضر ہونا ثابت ہے' اس کے جواز پر شک لانا اور ایسی محفل پاک سے انکار کرنا نعوذ باللہ بہت بری بات ہے۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے سب کو اس انکار سے بچائے۔...... آمین ❖ مولد دلپذیر: ۷ ❖

-•❖ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❖•-

مولوی صدیق حسن بھوپالی فرماتے ہیں کہ "اِس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ میں التزام اس کا کہ کسی نہ کسی دِن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت دسمت ودِل وہدی وولادت وصفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کریں۔ پھر ایام ماہِ ربیع الاوّل کو بھی خالی نہ چھوڑیں...... نیز لکھتے ہیں "جس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں"۔

❖ الشمامۃ العنبریہ: ۸ اور ۱۲ ❖

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی ازہری "رسائل میلادِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم" میں "تقدیم" کے تحت رقمطراز ہیں کہ "مکہ مکرمہ سے تعلق رکھنے والے دورِ حاضر کے عظیم محقق اور عالم دین، علامہ محمد علوی مالکی حسنی دامت برکاتہم العالیہ نے اہل سنت کے عقائد پر "مفاھیم یجب ان تصحح" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے، جس کا ایک باب "مفہوم المولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم" ہے، اُس میں آپ فرماتے ہیں "بعض کے ذہنوں میں یہ فاسد تصورات پائے جاتے ہیں کہ اُن کے خیال کے مطابق ہم سال بھر میں صرف ایک مخصوص رات میں میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل منعقد کرتے ہیں، اُس غافل شخص کو معلوم نہیں کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں سال بھر ایسے اِجتماعات منعقد ہوتے ہیں، جو بے مثال ہوتے ہیں۔

حرمین شریفین میں جب بھی کوئی خوشی کا موقعہ آتا ہے محفل میلاد منعقد کی جاتی ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ ہم صرف ایک رات میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر کرتے ہیں اور تین سو انسٹھ راتوں سے غافل ہو جاتے ہیں، وہ ہم پر افترا پردازی کر رہا ہے اور واضح جھوٹ بولتا ہے، یہ "مجالس میلاد" اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دِن رات منعقد ہوتی ہیں اور یہ اجتماعات دعوتِ الی اللہ کا سب سے بڑا وسیلہ ہیں، مبلغین اور علماء کا فرض ہے کہ وہ اِن اِجتماعات کے ذریعے اُمت مسلمہ کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وآداب، احوال وسیرت اور معاملات وعبادات سے آگاہ کرتے رہیں، انہیں نصیحت کریں اور خیر وفلاح کی طرف بلائیں۔ محمد علوی مالکی۔ ❖ مفاھیم یجب ان تصحح ص ۲۲۴، ۲۲۵ ❖

علامہ علوی مالکی کے اِس بیان سے بخوبی واضح ہوا کہ حرمین شریفین میں نہ صرف ربیع الاوّل شریف' بلکہ سال بھر' بالخصوص ہر خوشی کے موقع پر محفل میلاد النبی ﷺ منعقد کی جاتی ہے۔

-•❖❋ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❋❖•-

عرب امارات کے کثیر الاشاعتی اخبار البیان میں ۱۲ ربیع الاوّل شریف ۱۴۲۰ھ/ ۲۵ جون ۱۹۹۹ء کو ابوظہبی حکومت کے مشیر سید علی ہاشمی کا بڑا محبت بھرا اور جامع مضمون شائع ہوا انہوں نے لکھا......

"كَانَ الْاِحْتِفَالُ بِذِكْرِى مَوْلِدِ الرَّسُوْلِ الْاَعْظَمِ والسنيد الْمُصْطَفٰى الْمُكَرَّمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ سَمَاتِ اَهْلِ الْفَضْلِ وَالْخَيْرِ وَالْفَلَاحِ وَقَدْ حَرَصَ اَهْلُ الْعِلْمِ مَنْ اَصْلَحَ اللّٰهُ بَوَاطِنَهُمْ قَبْلَ ظَوَاهِرِهِمْ اَشَدَّ الْحِرْصِ عَلٰى اِظْهَارِ مَشَاعِرِ الْوِدِّ وَالتَّقْدِيْرِ وَالْاِحْتِرَامِ لِذِكْرٰى مَوْلِدِهٖ ﷺ وَقَدْ تَظَافَرَ السَّلَفُ الصَّالِحُ وَمَا زَالَ الْخَلَفُ الَّذِيْنَ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ يَتَسَابَقُوْنَ لِاِحْيَاءِ هٰذِهِ الذِّكْرٰى ذٰلِكَ لِاَنَّ مَوْلِدَهٗ ﷺ هُوَ اِيْذَانٌ بِالْقَضَاءِ عَلٰى لَيْلِ الشِّرْكِ وَالْجَهَالَةِ وَبِمَوْلِدِهٖ آنَ اَوَانُ بُزُوْغِ فَجْرِ الْعِلْمِ وَالْخَيْرِ وَالْهِدَايَةِ۔

ترجمہ:۔ رسول اعظم حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا میلاد منانا اصحاب فضیلت اور اہل خیر، فلاح لوگوں کی علامات میں سے ہے۔ وہ اہل علم اللہ تعالیٰ نے جن کے ظاہر سے پہلے اُن کے باطن کی اصلاح فرمائی ہے' وہ آپ ﷺ کا میلاد شریف منانے کے لئے اپنے جذبات محبت وعقیدت کا اظہار کرنے کے بڑے خواہاں ہوتے ہیں۔ سلف صالحین اور اُن کے نقش قدم پر چلنے والے لوگ ہمیشہ سے عید میلاد شریف میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے آئے ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف ہی نے شرک وجہالت کی رات کا خاتمہ کیا اور آپ کی ولادت ہی سے علم خیر اور ہدایت کی فجر طلوع ہونے کا وقت آن پہنچا۔

محترم سید علی ہاشمی صاحب نے مزید لکھا......

وَاِذَا کَانَ الْمُسْلِمُوْنَ الْیَوْمَ فِی مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا یَحْتَفِلُوْنَ بِذِکْرِی مَوْلِدِهٖ ﷺ یَحْتَفِلُوْنَ بِذِکْرِی مَوْلِدِ کَرَائِمِ الْاَخْلَاقِ ۔

ترجمہ:۔آج دُنیا کے مشرق و مغرب میں مسلمان جو سید عالم ﷺ کا یومِ میلاد منا رہے ہیں تو وہ اِس سے صرف آپ ہی کا نہیں بلکہ اخلاقِ عظیمہ کا میلاد بھی منا رہے ہیں۔

سید ہاشمی صاحب نے اپنے طویل آرٹیکل کے آخر میں لکھا......

اَحَقُّ النَّاسِ بِالْاِحْتِفَالِ بِهٰذِهِ الذِّکْرِی الْعَظِیْمَةِ هٰذِهٖ الْبِلَادُ الْاَمَارَاتِ الْعَرَبِیَّةِ الْمُتَّحِدَةِ

ترجمہ:۔عید میلادُ النبی ﷺ منانے کا سب سے زیادہ حق متحدہ عرب امارات کا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

عارف باللہ سید امین المکی الخی کے قصیدہ کے چند اشعار

یَا لَیْلَةَ الْاِثْنَیْنِ مَاذَا صَافَحَتْ ☆یُمْنَاكَ مِنْ شَرْفٍ اشمٍ وَمِنْ غِنٰی

کُلُّ اللَّیَالِی الْبِیْضِ فِی الدُّنْیَا لَهَا ☆نَسَبَ اِلَیْكَ فَاَنْتَ مِفْتَاحُ السَّنَا

فالقدر والا عباد والمعراج من ☆حسناتك اللاتی بهرن الا عینا

ترجمہ:۔اے پیر کی رات تیرے دائیں ہاتھ میں کتنی گراں قدر شرافتیں اور کس قدر سرمایہ ہے۔دُنیا میں جتنی راتوں کے دامن میں بھی جو نور ہے وہ تمہاری نسبت سے ہے' چنانچہ تم ہر چاندنی کی کلید ہو' لیلۃ القدر' عید الفطر' عید الاضحیٰ اور شبِ معراج کی آنکھوں میں آپ ہی کا نور ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حالت نماز میں میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بہت سی آیات ایسی ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک کا ذکر فرمایا گیا' اس سے معلوم ہوا کہ میلاد کا ذکر سنتِ الٰہیہ ہے۔ اَب اگر جماعت کی نماز میں امام وہی آیاتِ تلاوت کرے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا ذِکر ہے تو عین حالت نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد ہوتا ہے۔ غور کرو! امام کے پیچھے مجمع بھی ہے اور قیام بھی ہو رہا ہے' پھر آمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر بھی ہے۔

-•❖❉ صلّی اللّٰہ علٰی حبیبہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ وسلّم ❉❖•-

﴿مزید محدثین کے فرمودات ''برکات میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' کے زیرِ عنوان درج ہیں﴾

یادِ محبوب میں آج دیکھو ہم نے محفل سجائی ہوئی ہے
ضبطِ غم ہے مگر آنسوؤں نے' آگ دل میں لگائی ہوئی ہے

﴿❖ راحتِ العاشقین: ۱۱۴ ❖﴾

-•❖❉ صلّی اللّٰہ علٰی حبیبہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ وسلّم ❉❖•-

وہ عیسیٰ علیہ السلام کا یومِ ولادت دھوم دھام سے منائیں
بچوں کے ذہنوں میں بھی اس کا نقشہ بٹھائیں
کیوں نہ مسلمان عظمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک تصور جگائیں
سب ملکر بااحسن طور عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منائیں

-•❖❉ صلّی اللّٰہ علٰی حبیبہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ وسلّم ❉❖•-

قدیم وجدید معمولات کا ربط

محافل میلاد اور جشن میلاد کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے مخالفین صرف اِس لیے ناجائز اور (نعوذ باللہ) حرام قرار دیتے ہیں کہ اِس قسم کی محفلیں اور جشن کی تقریبات ابتدائے اِسلام میں منعقد نہیں ہوئیں۔ یاد رہے میلادِ رسول ﷺ کی خوشی اور محافل میلاد کی موجودہ صورتوں کی اصل خود عہد رسالت مآب ﷺ سے ملتی ہے کہ اِن محفلوں کا منعقد کرنا اُصلاً جائز ہے۔
بات صرف اِتنی ہے کہ ہر دور میں ہر چیز کی ہیئت اور صورت حالات کے مطابق مختلف ہو جاتی ہے۔ فریضۂ حج کو ہی لیجئے اِس کی ادائیگی کے اَنداز ذرائع آمد و رفت بتدریج بدلتے رہتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ آج بھی لوگ پیدل چل کر یا اونٹوں' گھوڑوں وغیرہ پر سوار ہو کر وہ فاصلے طے کرنے کے لئے جواَب گھنٹوں میں طے ہو جاتے ہیں کئی کئی مہینے اور سال لگا دیں۔ جیسے جیسے زمانہ ترقی کرتا جاتا ہے' ویسے ویسے سہولیات سے اِستفادہ ہوتا رہتا ہے۔
اِسلامی حکومت کے قیام کا مسئلہ لے لیجئے اِس کے لیے شریعت نے یہ تو ضروری قرار دیا کہ مسلمانوں کی نمائندہ حکومت ہونی چاہئے لیکن اِس کا اِنتخاب کس طرح ہو' حکومت کی تشکیل کس ڈھب پر کی جائے اور اِس کے ادارے کس طرح وجود میں آئیں' پھر اِن میں اِختیارات کی تقسیم کس اُسلوب پر ہو۔ اِن تفصیلات کے متعلق بالعموم خاموشی اِختیار کی گئی ہے۔

خطبہ جمعہ سے قبل تقاریر کا رواج نہیں تھا' قرآن بھی تیس پاروں میں تقسیم نہیں تھا' کسی پارہ پر ربع' نصف' ثلث' کا نشان نہیں تھا' اِبتدائے اِسلام میں اِن کا نام و نشان تک نہیں تھا' دِینی مدارس کی ہیئت کذائی' تعلیمی نصاب کی تدوین' دِینی علوم کی سندات کا اجراء نہیں تھا' حفاظِ کرام کی دستار بندی اور سالانہ اجتماعات کا اہتمام نہیں تھا' کسی اصحابی رضی اللہ عنہ یا تابعی رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی رسالہ یا اخبار نکالا نہیں تھا۔

اِسی طرح قرآن ہی کو لیجیے ہر زبان میں اس کی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے ضروری تھا کہ اِس کے تراجم اور تفاسیر بھی مختلف ممالک کے لوگوں کے زبان اور فہم کے مطابق ہوں۔ لیکن دین کے بارے میں ظاہری الفاظ پر نظر رکھنے والا پختہ اور سخت ذہن ہر دور میں ہونے والے نئے کام کے مقابلے میں صف آراء رہا ہے۔

چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان میں جب پہلی مرتبہ ضرورت کے پیش نظر قرآنِ حکیم کا ترجمہ فارسی میں کیا تو یہاں کے ظاہر بین علماء نے اُن کے خلاف شور مچا دیا' کفر و بدعت کے فتوے صادر کیے کہ قرآن کو عربی زبان سے فارسی میں منتقل کیا جا رہا ہے' لیکن آنے والے وقت نے ثابت کر دیا کہ یہ نئی بدعت مصلحت وقت اور عین تقاضائے تبلیغ دین تھی۔ جب کہ فتویٰ لگانے والے اُس وقت اس مصلحت سے نا آشنا تھے۔

اوائل اِسلام میں پختہ مکانات بنانا ناپسند کیا جاتا تھا۔ لہٰذا مسجد کو بھی از روئے شرع پختہ بنانا ناجائز تصور کیا جاتا رہا۔ پھر ایک وقت آیا جب اسلامی سلطنت کی حدیں شرق و غرب تک پھیل گئیں' تہذیب و ثقافت اور رہن سہن کے طریقوں میں تبدیلیاں آئیں۔ لوگوں نے اپنی رہائش کے لیے بڑے بڑے کشادہ مکانات بنانا شروع کر دیے تو علماء نے وقت کے تقاضوں کے مطابق اللہ کے گھروں کی تعمیر کو بھی اسی طرح نہ صرف جائز کہا بلکہ عظمت اِسلام کے پیش نظر ضروری قرار دیا۔

اِسی طرح نمازِ جمعہ سے پہلے مساجد میں دوسری اذان جو خطبہ سے پہلے پڑھی جاتی ہے' یہ عہدِ عثمان رضی اللہ عنہ میں شروع کی گئی۔

اسی طرح جہاد کو لیجیے پہلے تیر تلوار سے گھوڑے پر بیٹھ کر جہاد کیا جاتا تھا' اب بندوق ہوائی جہاز، ٹینک بلکہ ایٹم بم تک استعمال ہوتے ہیں۔ اب اگر کوئی کہے کہ ان چیزوں سے جہاد بدعت ہے تو یہ اُس کی کم عقلی اور دین سے دوری کا نتیجہ ہے وہ دین کی روح کو سمجھ ہی نہیں سکا۔ یہی بات میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے' اسی پس منظر میں اگر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودہ صورتِ حال دیکھیں تو یہ اپنی اصل کے اِعتبار سے بالکل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی سنت

ہے' جس طرح ہم محفل میلاد میں حضور ﷺ کی نعت سنتے ہیں' آپ ﷺ کے فضائل وکمالات اور مختلف انداز میں سیرت طیبہ کے تذکرے ہوتے ہیں اور یہی ہمارے جشن میلاد کا مقصد ہے' اسی طرح کی محفلیں جن میں حضور ﷺ کے فضائل وکمالات کا ذِکر ہوتا' حضور ﷺ کے زمانے میں بھی منعقد ہوتی تھیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جدید سہولتوں کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔

❖ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محافل میلاد کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ ❖

❖ ''برکات میلادِ مصطفیٰ ﷺ'' کے زیرِعنوان ملاحظہ فرمائیں ❖

-•❖❃ صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❃❖•-

تاریخ وسیرت کی کتابوں میں حضور ﷺ کی ولادتِ مقدسہ کا ذِکر بڑی تفصیل سے آیا ہے' تمام محدثین اور آئمہ مجتہدین اپنی مبارک زندگیوں میں زبانی اور قلمی طور پر حضور ﷺ کے مبارک ذکر کو ولادت سے وصال تک نظماً ونثراً بیان فرماتے رہے

جشن عید میلاد النبی ﷺ پر کئے جانے والے سب جائز اُمور عہد رسالت ﷺ میں الگ الگ کئے جاتے تھے' لہٰذا اب بھی یہ جلوس' محافل نعت خوانی اور تقاریت از رُوئے شرع جائز اور دُرست ہیں۔

میلادِ مصطفیٰ ﷺ منانے کی اصل زمانہ پاک رسول ﷺ میں موجود ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے ذِکرِ میلاد خود منایا اور حضور ﷺ کے سامنے منایا اور حضور ﷺ نے خود سنا اور یہ نہیں کہا کہ تم یہ بدعت کر رہے ہو اور بدعت بھی ایسی جو ضلالت ہو اور ضلالت کی وجہ سے فی النار ہو جاؤ گے' نہیں نہیں!

بلکہ آپ ﷺ نے کہیں پر فرمایا: اے نعت مصطفیٰ ﷺ پڑھنے والے ''اللہ تمہارے منہ کو سلامت رکھے''

کہیں فرمایا: اے میلادِ مصطفیٰ ﷺ منانے والے ''اللہ کی رحمت کے دروازے تم پر کھل گئے اور سب فرشتے تمہارے لیے رحمت وبخشش کی دعا مانگتے ہیں'' کہیں فرمایا: اے نعت رسولِ مصطفیٰ ﷺ پڑھنے والے ''اللہ تیری جبرائیل امین علیہ السلام سے مدد فرمائے''

اور کہیں میلادُ النبی ﷺ منعقد کرنے پر فرمایا: ''تمہارے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی''

اور یہ تمام اِنعامات واِکرامات صرف اُن لوگوں کے لیے ہی مخصوص نہیں فرمادیئے' جو عہدِ نبوی میں میلادُ النبی ﷺ کے جلسے وجلوس منعقد کرتے تھے' بلکہ ہر اُس شخص کو اس کا حقدار قرار دے دیا جو رہتی دُنیا تک یہ عمل کرتا رہے۔

ہم میلاد شریف اِس لیے کرتے ہیں کہ بار بار ذِکرِ مصطفیٰ ﷺ سے ہمارے دِلوں میں آپ ﷺ کی لگن پیدا ہو جائے۔

محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ محبت رسول ﷺ کی ٹوٹی ہوئی ڈور کو جوڑنے کے لئے بہت اکسیر نسخہ ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس انداز سے ہم آج میلاد منا رہے ہیں اس کی کوئی دلیل قرآن وحدیث میں بھی ہے؟

اس سلسلے میں عرض ہے کہ سرکارِ دو عالم' نورِ مجسم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں مسجد نبوی شریف کچی مٹی کی بنی ہوئی تھی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بھی بظاہر کچی ہی رہی۔ لیکن جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد کو شہید کروا کر پختہ بنوانے کا اِرادہ کیا تو اعتراض اُٹھا کہ نبی پاک ﷺ کے مبارک دور میں تو کچی ہی تھی آپ رضی اللہ عنہ اس کو پختہ بنوا رہے ہیں؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ کے مبارک زمانے میں بظاہر تمہارے گھر بھی تو کچے تھے۔ اب تمہارے گھر تو پختہ بنے اور اللہ تعالیٰ کا گھر کچا رہے' یہ مناسب نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد کو شہید کیا اور پختہ بنیادوں پر بنوائی اور آج کل جو مساجد میں سہولتیں حاصل ہیں اس کی مثال پچھلے زمانے میں نہیں ملتی۔ مثلاً اے سی' ہیٹر' کارپٹ اور سپیکر وغیرہ تو اس کا جواب ظاہر ہے کہ یہی ہوگا کہ حالات کے بدلنے کے ساتھ ساتھ مساجد کا اہتمام بھی جدید طریقے سے کرنا پڑتا ہے' تاکہ لوگوں کا رجحان مساجد کی طرف رہے' کہیں کچی مسجد سمجھ کر دِل سے اہمیت نہ جاتی رہے۔ باقی نماز میں تو تبدیلی نہیں ہوئی' وہ تو ویسی ہی ہے' البتہ اس کو ادا کرنے کے لئے

جدید سہولتوں سے فائدہ اُٹھایا گیا ہے' تاکہ بندہ سکون سے نماز اَدا کر سکے۔ تو بھائی اِس کا بھی یہی جواب ہے کہ نبی پاک ﷺ کا میلاد بیان کرنا تو قرآن وحدیث سے ثابت ہوگیا اور بزرگانِ دین کے عمل سے بھی ثابت ہوگیا۔ رہا طریقے کا معاملہ تو اِس میں جیسے جدید سہولتیں میسر آتی جاتی ہیں اِس سے اِستفادہ حاصل کیا جاتا ہے' تاکہ لوگوں کے دِلوں میں اس محفل کی عظمت پیدا ہو۔ لوگ اِس محفل میں شریک ہوں گے تو محبت رسول ﷺ بڑھے گی' جب محبت رسول ﷺ میں اَضافہ ہوگا تو آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنا آسان ہوجائے گا۔ اگر پھر دِل مطمئن نہیں ہوتا تو آئیں قرآن مجید کے حوالے سے عرض کرتا ہوں' یہ تو مانتے ہیں کہ پہلے اتنا اِہتمام نہیں ہوا تھا جتنا اَب ہونے لگا ہے تو یہ بھی قرآن مجید سے ہی ثابت ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ......

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۔(پ۳۰'الضحیٰ:۴)

ترجمہ: اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔

اے میرے پیارے محبوب ﷺ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اِنسانوں کا فکر بھی کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن تو میرا محبوب ہے' تیری شان یہ ہے کہ ہر آنے والی گھڑی میں تیرا ذکر پہلے سے بلند ہوتا جائے گا۔ اِس لئے کہ......

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿پ۳۰'الانشراح:۴﴾

ترجمہ: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذِکر بلند کردیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے محبوب ﷺ تیرا ذِکر بلند کرنے والا میں ہوں' اِس میں کبھی کمی نہیں آسکتی

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا
رہے گا یوں ہی اُن کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اِس سے محفل میلاد کے اِنعقاد کا معنی ظاہر ہوتا ہے ہاں اَلبتہ اِس کی شکلیں اور صورتیں مختلف ہوسکتی ہیں مگر پھر بھی اسکی حقیقت اور معنی ہر شکل وصورت میں ضرور موجود ہے' خواہ وہ روزہ کی شکل میں ہو یا کھانا اور شرینی کھلانے کی شکل میں۔ ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل اِجتماع اور جلسے کی شکل میں ہو' خواہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اَقدس پر درود شریف پڑھنے کی شکل میں یا پھر آپ کی عادات وخصائل اور سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل تقاریر اور بیانات سننے کی شکل میں۔

-•❖✻ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ✻❖•-

عاشق سن سن جھوم رہے ہیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد
گیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گانے والے اچھے لگتے ہیں
سفری پہ بھی خاص کرم ہے کملی والے کا
سب میلاد منانے والے اچھے لگتے ہیں

❖ راحت العاشقین: ۱۱۱ ❖

اللہ تعالیٰ ہمیں سرکارِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی پکی سچی محبت عطا فرمائے۔ اور جس طرح عقیدت واحترام سے ہم میلادِ پاک کا انعقاد کرتے ہیں اس عقیدت واحترام سے اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

-•❖✻ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ✻❖•-

بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اَپنے یومِ ولادت کو عظمت بخشتے تھے اور اس دن اللہ تعالیٰ کی اُن نعمتوں کا شکر ادا فرماتے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کی گئیں خاص طور پر یہ۔ اللہ تعالیٰ نے اس دِن کو اُن کے وجودِ مسعود کے ظہور کی فضیلت عطا فرمائی اور پھر اس ذات بابرکات کے صدقے تمام موجودات کو شرف اور سعادت بخشی اور اس دن وہ روزہ رکھ کر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کی فضیلت کا اظہار فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حضرت ابی قتادہ کی روایت سے ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے دن روزہ رکھنے کی بابت سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں میری ولادت ہوئی تھی اور اسی روز

میں مجھ پر وحی نازل ہوئی تھی۔ ﴿ صحیح مسلم کتاب الصیام ﴾

-صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ-

میلاد پاک کے جلسوں میں آپ کی فضیلتوں اور سعادتوں کو اور لازوال معجزات وکمالات کو بیان کیا جاتا ہے۔ نیز آپ ﷺ کی محبت وعظمت کو دلائل کی روشنی میں واضح کرنا' آپ ﷺ کی سیرت مقدسہ واخلاق حسنہ کو بیان کرنا مراد ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کی رحمت کاملہ' رسالتِ عامہ کو ظاہر کرنا اور آپ ﷺ کی شانِ ختمِ نبوت اور آپ ﷺ کا نعمت عظمٰی ہونا اور آپ ﷺ کی شان باعث ایجاد دو عالم کو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔ جشن میلاد پاک میں یہ اہم مقاصد شامل ہوتے ہیں۔ اور یہ وہ مقاصد حسنہ ہیں جن کی اصل قرآن وسنت سے ثابت ہے۔

-صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ-

دِن میثاق دے رب سچے نے آپ میلاد منایا
سب نبیاں دیاں روحاں دا سی مجمع خوب سجایا
سوہنے دے میلاد دا مڑ کے سب نوں ذکر سنایا
صائم پھر میلاد منان دا سب نوں حکم لگایا

﴿ رحمت دا خزانہ: ۹۵ ﴾

-صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ-

محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور بدعت

محفل میلاد کے جواز پر ہر عہد کے اکابر علماء اُمت کا اِتفاق و اجماع چلا آرہا ہے۔
محفل میلاد کیا ہے؟ ذکر میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام اور یہ اہتمام ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔ علماء اور اُولیاء ہر زمانے میں ذکرِ میلاد کو جائز ٹھہراتے' اُسے پسند فرماتے اور خود اِہتمام کرتے رہے ہیں۔ محفل میلاد کی موجودہ ہیئت کذائی' جن عناصر و اجزاء پر محیط ہے' وہ سب شریعت کی رُو سے جائز و مباح ہیں اور ولادتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی منانا قرآن کا مطلق حکم ہے' جو اِس ہیئت کذائی کو شامل ہے اور جب سے یہ موجودہ ہیئت کذائی رائج ہوئی' ہر زمانے کے اکابر علماء اُمت اور اَولیائے عظام برابر اس کی تحسین کر رہے ہیں۔ پس محفل میلاد کے جواز پر علماء کا اِتفاق و اِجماع ہے اور اس کا منکر بدعتی اور قابلِ مذمت ہے جیسا کہ بیسیوں علماء کے متفقہ فتویٰ میں کہا گیا۔

فَالْمُنْكِرُ لِهٰذَا مُبْتَدِعٌ بِدْعَةٍ سَيِّئَةٍ مَذْمُوْمَةٍ لِاِنْكَارِهٖ عَلٰى شَيْءٍ حَسَنٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْمُسْلِمِيْنَ كَمَا جَاءَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا رَآهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَالْمُرَادُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ هٰهُنَا الَّذِيْنَ كَمَلُوا الْاِسْلَامَ كَالْعُلَمَاءِ الْعَامِلِيْنَ وَعُلَمَاءِ الْعَرَبِ وَالْمِصْرِ وَالشَّامِ وَالرُّوْمِ وَالْاَنْدَلُسِ كُلُّهُمْ رَاَوْهُ حَسَنًا مِنْ زَمَانِ السَّلَفِ اِلَى الْاٰنِ فَصَارَ الْاِجْمَاعُ۔ وَالْاَمْرُ الَّذِيْ ثَبَتَ بِاِجْمَاعِ الْاُمَّةِ فَهُوَ حَقٌّ لَيْسَ بِضَلَالٍ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِيْ عَلَى الضَّلَالَةِ۔ فَعَلٰى حَاكِمِ الشَّرِيْعَةِ تَعْزِيْرُ الْمُنْكِرِ

ترجمہ:۔ پس محفل میلاد اور قیام کا انکار کرنے والا بدعتی ہے' یہ انکار ایک بدعت سیئہ

ومذمومہ ہے کہ اُس نے ایسی چیز سے اِنکار کیا جو اللہ تعالیٰ اور اَہلِ اِسلام کے نزدیک نیک تھی جیسا کہ حدیث اِبن مسعود رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ جس چیز کو مسلمان نیک اِعتقاد کریں وہ خدا کے نزدیک نیک ہے۔ یہاں مسلمانوں سے کامل مسلمان مراد ہیں' جیسے علمائے باعمل' چنانچہ مجلس میلاد و قیام کو علمائے عرب' مصر' شام' روم اور اُندلس نے سلف سے آج تک مستحسن جانا تو اجماع ہو گیا اور جو اَمر اجماعِ اُمت سے ثابت ہو وہ حق ہے' گمراہی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری اُمت گمراہی پر اِتفاق نہیں کرتی پس حاکمِ شرع پر لازم ہے کہ منکر کو سزا دے۔ ﴿❖ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۰۵/از سید عبدالرحمٰن بخاری ❖﴾

-•❖✻﴿صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم﴾✻❖•-

خود اَہلِ حدیث عالم میاں نذیر حسین دہلوی کے ایک مصدقہ فتویٰ میں اِس کی وضاحت اِن اَلفاظ میں کی گئی ہے۔

خدا اور سول کا کسی چیز کو جائز نہ کہنا اور بات ہے اور ناجائز کہنا دوسری بات' تم جو ناجائز کہتے ہو تو ذرا یہ بتاؤ کہ خدا و رسول نے ناجائز کہاں کہا ہے (ملخصاً)۔

پس مجلس میلاد و قیام اور دیگر بہت سے اُمور متنازع فیہا کے جواز پر ہمیں کوئی دلیل قائم کرنے کی کوئی حاجت نہیں' شرع سے ممانعت نہ ثابت ہونا ہی ہمارے لیے دلیل ہے' ہم سے اُس کی سند مانگنا سخت نادانی ہے' ہاں! تم جو ناجائز و ممنوع کہتے ہو تم ثبوت دو کہ خدا و رسول نے اِن چیزوں کو کہاں ناجائز فرمایا ہے اور اِن شاء اللہ تعالیٰ ہرگز اِس کا ثبوت نہ دے سکو گے (فتاویٰ: ۲۶/۴۲۸)۔ ﴿❖ جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۹۲/از سید عبدالرحمٰن بخاری ❖﴾

-•❖✻﴿صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم﴾✻❖•-

حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف لطیف ''ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' میں رقمطراز ہیں کہ

بعض متشددین' محفل میلاد کے اِنعقاد کو بدعت کہتے ہیں اور بدعت بھی وہ جو مذمومہ ہے اور ضلالت ہے۔ بیشک حدیث پاک میں بدعت سے اِجتناب اور پرہیز کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ غور طلب اَمر یہ ہے کہ بدعت کا مفہوم کیا ہے' اگر بدعت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ عمل جو

عہدِ رسالت میں اور عہدِ خلافت راشدہ میں نہ تھا اور اس کے بعد ظہور پذیر ہوا وہ بدعت ہے اور بدعت مذمومہ ہے اور اس پر عمل کرنے والا گمراہ ہے اور دوزخ کا ایندھن ہے تو پھر اس کی زد صرف محفل میلاد پر ہی نہ پڑے گی بلکہ اُمت کا کوئی فرد بھی اس کی زد سے بچ نہیں سکے گا۔ یہ علوم جن کی تدریس کے لئے بڑے بڑے مدارس اور جامعات اور یونیورسٹیاں قائم کی گئی ہیں اور جن پر کروڑ ہا روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے ان علوم میں سے بیشتر وہ علوم ہیں جن کا خیر القرون میں یا تو نام ونشان ہی نہ تھا اور اگر تھا تو اس کی موجودہ صورت کا کہیں وجود نہ تھا۔ صرف' نحو' معانی' بلاغت' اصول الفقہ' اصول حدیث' یہ تمام علوم بعد کی پیداوار ہیں۔ کیا جن علماء وفضلاء نے ان علوم کو مدون کیا اور اپنی گراں قدر زندگیاں' اپنی قیمتی صلاحیتیں اور اوقات ان کو معراج کمال تک پہنچانے کے لئے اور ان کی نوک پلک سنوارنے کے لئے صرف کئے کیا وہ سب بدعتی تھے اور اس بدعت کے ارتکاب کے باعث وہ سب ان حضرات کے فتویٰ کے مطابق جہنم کا ایندھن ہے پھر گزشتہ چودہ صدیوں میں اسلام کے دامن میں کون رہ جاتا ہے جسے جنت کا مستحق قرار دیا جائے۔ اسی طرح علوم قرآن وسنت اور فقہ کی تدوین تو خیر القرون میں نہیں کی گئی تھی یہ بھی بعد میں آنے والے علماء وفضلاء کی شبانہ روز جگر کاویوں اور کاوشوں کا ثمر ہیں۔ پھر یہ علوم جن کا وجود ہی مجسمہ بدعت ہے' کی تدریس کے لئے جو جامعات اور یونیورسٹیاں آج تک تعمیر کی گئیں یا اب بھی تعمیر کی جا رہی ہیں اور ان پر کروڑ ہا روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے کیا یہ سب تعلیماتِ دین کی خلاف ورزی ہے اور غضب الٰہی کو دعوت دینے کا باعث ہے۔ یہ عظیم الشان مسجدیں اور ان کے فلک بوس مینار اور ان کے مزین محراب' عہد رسالت میں کہاں تھے' کیا ان سب کو آپ گرا دینے کا حکم دیں گے۔ کیا آپ قاطع بدعت کہلانے کے جنون میں اپنی فوج سے توپیں' ٹینک' بمبار طیارے سب چھین لیں گے اور اس کے بجائے اُنہیں تیر کمان دے کر میدانِ جنگ میں جھونک دیں گے۔ جو بدعت کی آپ نے تعریف کی ہے وہ تو ان تمام چیزوں کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے' کیا اسلام جو دین فطرت ہے اس کی ہمہ گیر تعلیمات اور اس کی جہاں پرور روح کو آپ اپنے ذہن کے تنگ زنداں میں بند کرنے کی ناکام کوشش میں اپنا وقت ضائع کرتے رہیں

گے۔ ہم اِن حضرات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ علماء اِسلام نے بدعت کی جو وضاحت اور تشریح کی ہے اُس کو پیش نظر رکھا جائے تو اِس قسم کے توہمات سے اِنسان کو واسطہ ہی نہیں پڑتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں۔

واجب......مستحب......مکروہ......مباح......حرام

۱﴾ واجب:- اِس نئی چیز میں کوئی مصلحت ہو تو وہ واجب ہے۔ جیسے علوم صرف ونحو وغیرہ کی تعلیم وتدریس اور اہل زیغ وباطل کا رد۔ اگرچہ یہ علوم عہدِ رسالت میں موجود نہ تھے لیکن قرآن وسنت اور دین کو سمجھنے کے لئے اب اِن کی تعلیم اور تدریس واجبات دینیہ میں سے ہے۔ اِسی طرح جو باطل فرقے اس زمانہ میں ظاہر نہیں ہوئے تھے بلکہ بعد میں موجود ہوئے اُن کی تردید آج کل کے علماء پر فرض ہے۔

۲﴾ مستحب:- وہ چیزیں جس میں لوگوں کی بھلائی' بہتری اور فائدہ ہے وہ مستحب ہیں جیسے سراؤں کی تعمیر تاکہ مسافر وہاں آرام سے رات بسر کر سکیں یا میناروں پر چڑھ کر اذان دینا تاکہ مؤذن کی آواز دور دور تک پہنچ سکے یا عام مدارس کا قیام تاکہ علم کی روشنی ہر سو پھیلے۔ یہ مستحبات اور مندوبات میں سے ہے۔

۳﴾ مباح:- جیسے کھانے پینے میں وسعت اور فراخی' اچھا لباس پہننا' آٹا چھان کر اِستعمال کرنا یہ مباحاتِ شرعیہ ہیں۔ اگرچہ عہد رسالت میں اَن چھنے آٹے کی روٹی اِستعمال ہوتی تھی' سرکارِ دو عالم ﷺ خود بھی اَن چھنے آٹے کی روٹی تناول فرمایا کرتے لیکن اگر کوئی آٹا چھان کر روٹی پکاتا ہے تو یہ اُس کے لئے مباح ہے۔ بدعت اور گمراہی نہیں تاکہ اُس کو دوزخی ہونے کی یہ حضرات بشارت سنائیں۔

۴﴾ مکروہ:- وہ کام جس میں اسراف ہو وہ مکروہ ہیں۔ اِس طرح مساجد اور مصاحف کی غیر ضروری زیب وزینت

۵﴾ حرام:- ایسا فعل جو کسی سنت کے خلاف ہو اور اُس میں کوئی شرعی مصلحت نہ ہو۔

محفل میلاد کے اِنعقاد میں نہ کسی سنت ثابتہ کی خلاف ورزی ہے اور نہ کسی فعل حرام کا اِرتکاب ہے' بلکہ یہ نعمت خداوندی پر شکر ہے اور شکر کا ادا کرنا کثیر آیات سے ثابت ہے' اِسی

طرح آیت ''فلیفرحوا'' سے اِس فضل ونعمت خداوندی پر اِظہارِ مسرت کرنا حکم الٰہی ہے

علامہ اِبن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے معترضین کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ محفل میلاد کا اِنعقاد بے اصل نہیں ہے بلکہ اِس کے لئے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اصل موجود ہے۔ اِس ضمن میں اُنہوں نے یہ حدیث تحریر فرمائی جو صحیحین میں موجود ہے۔

''کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں تشریف فرما ہوئے تو یہودیوں کو پایا کہ وہ عاشوراء کے دِن روزہ رکھا کرتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے اس کی وجہ پوچھی تو اُنہوں نے کہا یہ وہ دِن ہے جس دِن فرعون غرق ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نجات پائی' ہم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکرادا کرنے کے لئے روزہ رکھتے ہیں۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تم سے زیادہ ہم اس بات کے حق دار ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نجات پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کریں۔''

(چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور اپنی اُمت کو بھی ایک دن کے بجائے دودِن کا روزہ رکھنے کی ہدایت فرمائی)

اس لئے ہم بصد ادب اور از راہ جذبہ خیر اندیشی ان حضرات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس تشدد کو ترک کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب کی ولادت باسعادت سب اُمتوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان احسان ہے۔ آیئے اس روز مل کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ شکرادا کیا کریں۔ سب مل کر اس کی تسبیح وتہلیل کے نغمے الاپا کریں۔ اظہارِ مسرت کے ہر جائز طریقہ کو شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے بروئے کار لائیں۔ ایسی محفلوں کا انعقاد کریں جن میں اُمت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افراد جمع ہوں اور ان کے علماء اور حکماء سیرت محمدیہ سے انہیں آگاہ کریں' اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ جمال وکمال میں عقیدت ومحبت سے صلوٰۃ وسلام کے رنگین پھول پیش کیا کریں اور یہ اہتمام بہر حال ملحوظ خاطر رہے کہ کوئی ایسی حرکت نہ ہونے پائے جس میں کسی فرمانِ الٰہی کی نافرمانی ہو یا سنت نبوی کے خلاف ورزی ہو۔

اس سلسلہ میں ہم سب متفق ہیں اور ہمارا غیر مشروط تعاون ان مصلحین اُمت کو میسر

رہے گا جو اس نیک مقصد کے لئے کوشاں ہیں۔

ولادتِ مصطفیٰ ﷺ ابدی مسرتوں اور سچی خوشیوں کی پیغامبر بن کر آئی تھی جس سے کائنات کی ہر چیز شاداں و فرحاں تھی۔ فرشتے شکر ایزدی بجا رہے تھے' عرش اور فرش میں بہار کا سماں تھا۔ لیکن ایک ذات تھی جو فریاد کناں تھی جو مصروف آہ و فغاں تھی جو چیخ چلا رہی تھی۔ اور اپنی بدبختی اور حرماں نصیبی پر اشک فشاں تھی اور وہ ملعون ابلیس کی ذات تھی۔

علامہ ابوالقاسم سہیلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف لطیف ''روض الانف'' میں لکھتے ہیں کہ ''ابلیس ملعون زندگی میں چار مرتبہ چیخ مار کر رویا۔ پہلی مرتبہ جب اس کو ملعون قرار دیا گیا' دوسری مرتبہ جب اُسے بلندی سے پستی کی طرف دھکیلا گیا' تیسری مرتبہ جب سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی' چوتھی مرتبہ جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔''

❖ ضیاء النبی ﷺ ۱:۵۱ از پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ ❖

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

میلادِ مصطفیٰ ﷺ یہ ایک مستحب عمل ہے جس کو جمہور محدثین' مفسرین اور اہل اسلام دُنیا بھر میں کرتے آرہے ہیں' اس لئے اِس پاکیزہ محفل کو شرک و بدعت کہنا قرآن و حدیث سے ناواقف ہونے کی دلیل ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

میلاد کے جواز کا انکار کرنا بدعت اور قابل تعزیر ہے۔ جب یہ معلوم ہو گیا کہ محفل میلاد کا جواز اکابرین اُمت اور علماء کرام پسندیدہ عمل ٹھہراتے ہیں اور نہایت شوق و محبت سے اس کا اہتمام کرتے ہیں تو کمربستہ رہے وہ یقیناً اجماع علماء کے انکار کی بدعت میں مبتلا ہے پس یہ شخص بدعتی اور مستحق تعزیر ہے۔

❖ جشن میلاد النبی ﷺ ۲۱۴: از سید عبدالرحمٰن بخاری ❖

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

خوشی منانے کے مروّجہ طریقے

ہمارے ہاں خوشی منانے کے مروجہ جائز طریقے کیا ہیں؟ وہ یہ ہیں کہ ہم خوشی منانے کے لئے جسم ولباس کو پاک کرتے ہیں' مکان وُدکان کو پاک کرتے ہیں' گھر کو اچھے طریقے سے سجاتے ہیں' تزئین وآرائش کرتے ہیں' جھنڈیاں اور لائیٹیں وغیرہ لگاتے ہیں' دوست اَحباب کی ضیافت کا اِہتمام کرتے ہیں اور اَپنے چہرے پر خوشی کا اِظہار کرتے ہیں۔ اَب تم ہی بتاؤ کہ اگر کسی کے گھر شادی کا موقع ہو یا کوئی اور خوشی کا موقع ہو تو وہ کپڑے میلے کچیلے پہن لے اَپنے گھر کو گندا کرلے' مکان میں اَندھیرا کرلے اور چہرے پر تیوری چڑھالے تو کون سمجھدار اُس کے اِس عمل کو اَچھا کہے گا۔ سب اُس کو بے وقوف ہی کہیں گے' تو پھر ظاہر ہے کہ خوشی کے جتنے جائز طریقے ہیں وہ سب عید میلاد کو استعمال ہوں گے۔

اِسی لئے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق بارہویں ربیع الاوّل شریف کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی مناتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود وسلام بھیجتے ہیں' اَپنے گھروں اور مساجد وغیرہ کو سجاتے ہیں' چراغاں کرتے ہیں اور مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں۔ جو خوشی کے جائز طریقے ہیں ان سے اہل ایمان اَپنی ایمانی بشاشت اور رُوحانی شادمانی کا اظہار کرتے ہیں۔ اہل ایمان اَللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کی تشریف آوری پر خوشیاں مناکر قرآن کے مدعاء اور منشاء حکمِ الٰہی پر عمل کر کے مزید رحمتیں سمیٹتے ہیں۔

اَب جن لوگوں کے لئے رسول اَکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد خوشی کا باعث نہیں' وہ چاہے اپنے گھروں کو گندا رکھیں اور اپنے ماتھے پر تیوریاں چڑھائیں' ہمیں ان سے کیا؟ ہمیں تو سارے جہاں سے بڑھ کر خوشی ہی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی ہے' اس لئے ہم تو یہ خوشیاں مناتے رہیں گے۔

عید میلاد النبی ﷺ عیدوں کی عید

بہ نظر غائر دیکھا جائے تو عید میلاد النبی ﷺ ہی تمام عیدوں کا مبداء ہے۔

حضور سرورِ کائنات ﷺ کا ظہور پُرنور ہوا تو خلقِ خدا کو خدائے تبارک وتعالیٰ کی ہستی کا شعور حاصل ہوا۔ توحید کا اِدراک' وحدانیت کا اِقرار' اَحکامِ خداوندی کی تعلیم' عبادات کی تفہیم سب حضور سرورِ کائنات ﷺ کی ذاتِ مقدس کی مرہونِ منت ہیں۔ رمضان شریف اور اِس کی فضیلتیں حضور سرورِ کائنات ﷺ کی وجہ سے ہم پر ظاہر ہوئیں اور اِنہی فضیلتوں سے متمتع ہونے کے بعد ہم عید الفطر کی مسرتوں کے مستحق ہوئے۔ اِسی طرح آنحضور ﷺ نے ہی ہمیں حج اور قربانی کے طریقے سکھائے جن کی بنا پر ہمیں عید الاضحیٰ کی خوشیاں نصیب ہوئیں۔ پس جو یوم مبارک عیدین سعیدین کی تقریبات کا مبداء ہے' وہ تو کہیں زیادہ مسرت وابتہاج کا دِن ہے اور وہی تو ایسا دِن ہے جسے ہم سب سے بڑی عید کا دِن کہہ سکتے ہیں۔

﴿ ذکرِ رسول ﷺ: ۲۳ از مولانا کوثر نیازی رحمۃ اللہ علیہ ﴾

-- صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ --

حضور نبی کریم ﷺ کی آمد سے کائنات میں بہار آئی' آپ ﷺ کی ولادت پاک سے اِنسان تو درکنار چوپائے بھی خوش ہیں' ایک دوسرے کو مبارکیں دیتے ہیں' اِس لیے کہ رحمۃ للعالمین نے اَپنی چادرِ رحمت کے سائے میں نہ صرف اِنسانوں بلکہ جملہ حیوانات اور پرندوں تک کو جگہ عطا فرمائی۔ اِس لئے میلادُ النبی ﷺ کی خوشی منانا اور ولادت باسعادت کے دِن کو عید قرار دینا یقیناً اِنسانی فطرت کا تقاضا ہے اور تمام سلیم الفطرت اِنسان عید میلادُ النبی ﷺ کو تمام عیدوں سے بڑھ کر عید قرار دیتے ہیں اور اِسے جوش وخروش سے مناتے ہیں۔

-- صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ --

مفہوم و مقصود محافل میلاد النبی ﷺ

ہم میلاد شریف کے بارے میں اِس بات کے قائل ہیں کہ اِس سے ہمارا مقصد سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان، دُرود و سلام کا پیش کرنا، آپ ﷺ کے محامد و محاسن کا سننا سنانا، حاضرین محفل کو کھانا کھلانا، اور اُمت مصطفیٰ ﷺ کے دِل کو فرحت و انبساط سے شادکام کرنا ہے۔

ہم اِس بات کے قطعاً قائل نہیں کہ میلاد شریف کی محفل صرف اسی مخصوص رات میں ہی کی جاسکتی ہے، بلکہ جو بھی ایسا اِعتقاد رکھتا ہے وہ ہمارے نزدیک بدعتی ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ سے تعلق رکھنا ہر ساعت میں لازم ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ تمام ازمان آپ کے تعلق و ربط اور ذِکر سے معمور ہوں، ہاں نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے ماہِ مقدس میں میلاد شریف کی محفل منعقد کرنے والا، لوگوں کو اس کی طرف بلانے والا، اُن کے شعور و آگہی کو بیدار کرنے والا، حصولِ فیضان کے لحاظ سے قوی اور مضبوط ہوتا ہے، کیونکہ وہ ایک زمانے کی کڑیاں دوسرے زمانے سے ملاتا ہے۔ چنانچہ اس ماہِ مبارک میں عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کو زمانہ، حال سے ماضی کے ساتھ مرتبط کرتے ہوئے حاضر سے غائب کی طرف منتقل کرتا ہے۔ محافل میلاد النبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا عظیم وسیلہ ہیں اور یہ سنہری موقع قطعاً ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ مبلغ علماء پر واجب ہے کہ وہ اُمت محمدیہ ﷺ کو حضور ﷺ کے اَخلاقِ حسنہ، آدابِ جمیلہ، اَحوال و اَعمالِ جلیلہ، سیرتِ مقدسہ، معاملاتِ حسینہ اور آپ کی عباداتِ عظیمہ سے آگاہ کریں، نیز خطباء و واعظین پر یہ بھی واجب ہے کہ لوگوں کو وعظ و نصائح کے ذریعے خیر و فلاح کی طرف رہنمائی فرمائیں، بدعت سیئہ اور بد اعتقادی کے شر اور فتنوں سے بچائیں۔

ہم بفضلہٖ تعالیٰ اَپنے فرضِ منصبی کو پورا کرتے ہوئے اس کی طرف دعوت دیتے رہیں گے، اور میلاد النبی ﷺ کی مبارک محفلوں میں شرکت کرتے رہیں گے۔ ایسے اِجتماعات سے محض لوگوں کو جمع کرنا مقصود نہیں بلکہ ایسی محافل عظیم ترین مقاصد کے حصول کے لئے وسیلہ کبریٰ ہیں۔ پھر ایسے مبارک اجتماعات سے جس شخص نے اپنے دین کے

لئے کوئی فائدہ نہ اُٹھایا تو وہ برکاتِ میلاد سے محروم رہے گا۔﴿نور سے ظہور تک: ۱۹۲﴾

--•❖❋﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❋❖•--

بلا شبہ محفلِ میلاد مبارک لوگوں کو صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی رغبت دلاتی ہے اور یہ دونوں کام اللہ تعالیٰ کے اِس قول کی روشنی میں مطلوب ومحبوب ہیں کہ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝ ﴿پ ۲۲ سورۃ الاحزاب' آیت نمبر ۵۶﴾

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے سارے فرشتے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں' اے ایمان والو! تم بھی حضور ﷺ پر درود بھیجا کرو اور اندازِ تسلیم و نیاز کے ساتھ حضور ﷺ کی بارگاہ میں سلام بھیجا کرو۔

اور جو چیز یا کام کسی شرعی طلب پر آدمی کو اُبھارے اور آمادہ کرے وہ چیز اور کام خود شرعاً مطلوب ومحبوب بن جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اَقدس پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے نہ جانے کتنے فوائد ہیں' جو نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے ہم کو پہنچتے ہیں اور ذاتِ محمدیہ ﷺ کی بہت ساری امدادیں حاصل ہوتی ہیں' صلوٰۃ وسلام کے آثار اور اِس کے انوار وتجلیات کے مظاہر کی تعداد بیان کرنے سے قلم قاصر ہو کر محرابِ بیان میں سجدہ ریز ہے۔

--•❖❋﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❋❖•--

بلاشبہ محفل میلاد شریف حضور سرورِ کائنات ﷺ کے تذکارِ ولادت' معجزاتِ نبوی ﷺ' سیرتِ طیبہ اور ثناء ونعتِ نبوی ﷺ پر مشتمل ہوتی ہے' کیا ہمیں یہ حکم نہیں دیا گیا کہ ہم آپ ﷺ کی ذاتِ پاک کا عرفان حاصل کریں اور کیا آپ ﷺ کی اِتباع اور اِقتداء کا ہم سے مطالبہ نہیں کیا گیا اور آپ کے اعمال وافعال کی پیروی پر ہمیں نجات کی اُمید نہیں دلائی گئی اور کیا ہمیں آپ ﷺ کے معجزات پر ایمان لانے کو اور آپکے ظہور کی نشانیوں اور آپ پر نازل ہونے والی آیات کی تصدیق کے لئے کہا گیا؟ اور میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر مشتمل کتب ورسائل یہ تمام مقاصد ومطالب پورا کرتے ہیں۔

میلاد کی محافل منعقد کرنے سے آنحضرت ﷺ کے اِن حقوق کی قدرے اَدائیگی کا

اِمکان ہے جو آپ کے اوصافِ کاملہ اور اخلاقِ فاضلہ بیان کرنے اور لوگوں تک پہنچانے کے سلسلے میں ہم پر فرض ہیں' چنانچہ شعرائے اِسلام آنحضرت ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں اَپنے نعتیہ قصائد بطورِ ہدیہ پیش کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ اُن کے اِس کام کو بہت پسند فرماتے تھے اور اُن شعراء کو آپ ﷺ تحائف اور دُعاؤں کی صورت میں بدلہ یا صلہ دیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ اَپنے مدح نگاروں سے خوش ہو کر اُن کے کلام کو پسند فرماتے تھے تو پھر اُن لوگوں سے کیونکر خوش نہیں ہونگے جو آپکے شمائل شریف اور سیرتِ طیبہ کو جمع کرتے اور لوگوں تک پہونچاتے ہیں۔ اس کارِ خیر کے ذریعے آنحضرت ﷺ کی محبت اور خوشنودی حاصل کر کے آپ کے قرب اور حضوری تک رسائی ممکن ہے۔

بلا شبہ آنحضرت ﷺ کی عادات وخصائل (سیرتِ طیبہ) اور آپ ﷺ کے معجزات اور خرقِ عادات کو بخوبی جاننے سے ایک طرف تو آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ایمانِ کامل اور پختہ ہوگا اور دوسری طرف آپ ﷺ کی ذات سے محبت میں بھی اضافہ ہوگا' اس لئے کہ انسان طبعاً اور فطرتاً کسی ایسی ہی ذات سے محبت کا دم بھرتا ہے جو عادات وخصائل کے لحاظ سے' تخلیق کے لحاظ سے' علم وعمل کے لحاظ سے' احوال واعتقادات کے لحاظ سے حسین وجمیل ہو۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ذاتِ اقدس سے زیادہ کامل' حسین وجمیل اور آپ ﷺ کے اخلاق وعادات سے زیادہ بہتر اور کوئی نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ اِنتہائی محبت اور آپ ﷺ پر کامل ایمان یہ دونوں شریعت حقہ کا تقاضا اور مطلوب ہیں اور جو کام ان دونوں اُمور کی طرف ہدایت کرے' خود وہ کام بھی مطلوب ومقصودِ شریعت ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی تعظیم ایک شرعی حکم ہے اور یومِ ولادت کے موقع پر خوشی کا اِظہار کرنا اور غرباء کے سامنے مختلف کھانے رکھنا' ذکرِ جمیل کے اجتماعات منعقد کرنا اور فقراء ومساکین کی اعزاز واکرام کے ساتھ خدمت کرنا' تعظیم رسول ﷺ اور مسرّت وانبساط اور شکر واِمتنان کے واضح مظاہر میں سے ہے۔ عاشقانِ رسول ﷺ یہ سب کچھ اس لئے کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہماری دینِ حق کی طرف رہنمائی فرمائی اور دوسرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث فرما کر ہم پر بہت بڑا احسان فرمایا۔

محفلِ میلاد شریف اِجتماعِ اہلِ اِسلام' ذکر' صدقہ و خیرات اور آنحضرت ﷺ کی مدحت و تعظیم پر مشتمل ہوتی ہے جو خود سُنّت ہے اور یہ تمام اُمور شرعاً مقصود اور مطلوب بلکہ لائقِ تحسین و تعریف ہیں اور اِن اُمور کے اَنجام دینے اور اِن اُمور پر دوسرے مسلمانوں کو اُبھارنے کے سلسلے میں کئی صحیح احادیث و روایات منقول ہیں۔

محفل میلاد شریف کا منعقد کرنا گویا ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کو زندہ کرنے کے مترادف ہے اور اِسلام میں یہ عین مقصودِ شریعت ہے' اِسی لئے تو اکثر اعمالِ حج محض تاریخ میں دیکھے جانے والے واقعات اور بابرکت مقامات کی یادوں اور تذکار کو زندہ کرنے پر مشتمل ہیں' چنانچہ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا' جمرات کو کنکریاں مارنا اور منیٰ کے مقام پر قربانی کے جانور کو ذبح کرنا یہ سب کے سب ماضی کے حوادث اور واقعات ہیں۔ اہلِ اِسلام اِن حوادث و واقعات کو انکی اصل شکل میں ادا کر کے اُس کی یاد کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ اِسی پر دلیل خود اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ "وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ"۔ (یعنی اے ابراہیم لوگوں کو حج کرنے کی منادی کر دے) اللہ تعالیٰ کا یہ قول حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہم السلام کا قصہ بیان کرتے ہوئے آیا ہے۔ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا (الآیۃ)۔

تو محافلِ میلاد النبی ﷺ کی تعظیم کرنا اور اِسے ہر سال وقتِ مقرر پر منانا جن لوگوں کا فعل و عمل بن چکا ہے' اُن کے لئے اِس میں بہت بڑا اجر و ثواب ہے' اُن کے حُسنِ نیت اور تعظیمِ رسول ﷺ کی وجہ سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

محفل میلاد میں لوگوں کو اِس کی برکات سے محظوظ ہونے لے لئے دعوت دی جاتی ہے اور شیرینی تقسیم ہوتی ہے' قیام و صلوٰۃ و سلام پڑھا جاتا ہے' صاف ستھری جگہ' معقول حد تک روشنی کی جاتی ہے اور مسلمانوں کو پر تکلف کھانا کھلایا جاتا' تلاوت قرآن پاک ہوتی ہے' لوگوں کی ایک بڑی تعداد بڑے ذوق و شوق اور محبت سے با وضو ہو کر' صاف ستھرا لباس پہن کر ادب و احترام سے شریک مجلس ہوتی ہے لوگ دُرود شریف پڑھتے ہیں اور نعت خواں حضرات کا نعتیہ کلام سنتے ہیں' جیسے علماء کرام جو کتاب و سنت کی روشنی میں روایات صحیحہ

پڑھتے ہیں اور مقررین حضرات اَپنے نبی کے محامد اور اَوصاف بیان کرتے ہیں' اکابرین علماء کرام سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وعظ فرماتے ہیں اور کچھ علماء کرام ولادت رسول کے واقعات پر سیر حاصل تقاریر فرما کر اُمت مسلمہ کی دِینی اور اَخلاقی اِصلاح فرماتے ہیں اور بعض مجالس میں زُعَماء اور سیاسی جماعتوں کے لیڈران کرام اور کالجوں اور یونیورسٹیوں کے پروفیسر اور اُستاذ' صحافی اَپنے اَپنے گلہائے عقیدت ومحبت پیش کرتے ہیں اور دیگر قلمکار اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے عشاق اَپنے نبی کا اُسوۂ حسنہ بیان کرتے ہیں اور آپ کی زندگی کے مختلف اَدوار کی روشنی میں اَپنے اَپنے خیالات اور جذبات کا اِظہار کرتے ہیں اور کوئی اَپنی نگارشات کے ذِریعہ بارگاہِ رسالت میں اَپنی عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں' یہ سبھی لوگ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی اور فدا کار ہوتے ہیں' اُن کے متنوع بیانات' تقریر اور مواعظ حسنہ کو سن کر سامعین پر بڑا گہرا اثر مرتب ہوتا ہے اور وہ لوگ ایسی مجالس و محافل سے خالی ہاتھ نہیں جاتے' بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح اتباع و پیروی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زِندگی کے جہاتِ ستہ پر غور وفکر کرتے ہیں اور عملی زندگی میں ایک باعمل و باکردار مسلمان بننے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور نہ صرف اَپنی کمزوریوں کے ازالہ کی فکر وتدبیر اور اِصلاحِ احوال کی سعی بلیغ کرتے ہیں بلکہ پورے معاشرہ اور سوسائٹی کو اسلامی اور دِینی رنگ میں ڈھالنے کی مقدور بھر کوشش کرتے ہیں۔ غرضیکہ ہر مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت لے کر گھر جاتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد مجموعہ' خیر وجانِ ایمان ہے۔ اور دِینی' روحانی' ذہنی وفکری ضیا وجلا اور باطنی اصلاح کا بہترین ذریعہ ہے۔

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

عید میلاد کے موقع پر قوم نفسیاتی طور پر سیرتِ پاک کے تمام اَثرات قبول کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہوتی ہے' بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اس موقعہ پر ہر فرد کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ علمائے اُمت اُسے سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کچھ بتائیں اور نیکی کی راہ پر ڈالیں۔ اِس موقع پر اگر ہم اِس نفسیاتی کیفیت کے اَچھے پہلوؤں کو مثبت طریقوں سے استعمال کرنے کے بجائے اِس نفسیاتی کیفیت کی بعض کوتاہیوں اور خامیوں کو گنانے میں مصروف

ہو جائیں اور اس کی مذمت کرنے پر اپنا اور ملت کا وقت ضائع کرنے میں لگے رہیں تو یہ چیز غلط ہے۔ ﴿ ❖ ذکرِ رسول ﷺ ۳۳ از مولانا کوثر نیازی رحمۃ اللہ علیہ ❖ ﴾

-•❖✼ صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ✼❖•-

آج اِنسانیت پر پھر وہی عالم طاری ہے جو رسول اللہ ﷺ کی ولادت اور بعثت کے وقت طاری تھا۔ دُنیا پھر ضلالت اور گمراہی کے اَندھیاروں میں کھو چکی ہے۔ اِنسان، اِنسان کا پھر خدا بن چکا ہے اور اجتماعی و اِخلاقی اَمراض پھر اُسی دور کی طرح اِنسانی معاشرے کی رگ و پے میں سرایت کر چکے ہیں۔ جو بیڑیاں رسول اللہ ﷺ نے آکر کاٹی تھیں اِنسانیت کے پاؤں میں پھر ڈال دی گئی ہیں اور جو بوجھ آپ ﷺ نے اِنسانیت کی پشت سے اُتارے تھے وہ اُس پر پھر لادے جا چکے ہیں۔ اِنسان پھر دُکھی ہے اور اُسے اَپنے دکھ درد کے مداوا کی تلاش ہے۔ لیکن وہ اُمت جس کے پاس یہ مداوا رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور اپنے اللہ کی جانب سے لائے ہوئے نظامِ حیات کی شکل میں ہے اور جس کے ایمان اور رسول اللہ ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے کہ وہ اِس مداوا سے دُکھی دُنیا کا علاج کرے۔ ہر سال یوم میلادُ النبی ﷺ منا کر مطمئن ہو جاتی ہے حالانکہ یومِ میلادُ النبی ﷺ اَپنے عمل و کردار کا جائزہ لینے اور یہ سوچنے کا دن ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو دعوت دے کر مبعوث فرمایا تھا اُس پر وہ خود کس حد تک عمل پیرا ہے۔ ﴿ ❖ ذکرِ رسول ﷺ ۷ از کوثر نیازی ❖ ﴾

-•❖✼ صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ✼❖•-

اِیمان کی بنیاد محبت مصطفیٰ ﷺ ہے اور محبت مصطفیٰ ﷺ کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ عید میلادُ النبی ﷺ کے موقعوں پر مٹھایاں تقسیم کرنے سے، جلوس نکالنے سے، بازاروں اور گلیوں کو رنگا رنگ جھنڈیوں سے سجانے سے، مرد و زن، چھوٹے بڑے مسلمانوں کے دِلوں میں پیارے رسول، محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت خود بخود گھر کر جاتی ہے، جب میلاد شریف کی محفلوں میں نبی کریم ﷺ کی عظمتوں، رفعتوں اور آپ ﷺ کے حسن و جمال کا بیان ہوتا ہے، تو یہ محبت اَپنے عروج کو پہنچ جاتی ہے۔

میلاد شریف منانے کا مقصد یہی ہے کہ یادِ مصطفیٰ ﷺ کو بار بار تازہ کیا جائے، اِسے

بار بار منایا جائے' تاکہ یہ ہماری پہچان بن جائے اور ہماری نسل کی محبت کا مرکز و محور اور کوئی دوسری ذات نہ ہو جائے اور محبت رسول ﷺ اپنے عروج کی انتہا کو پہنچ جائے۔

-•❖❄ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❄❖•-

حب یا محبت کے لفظی معنی دِل و ذہن یا طبیعت کے کسی جانب مائل ہونے کے ہیں۔ یعنی کسی شئے یا شخص کو اِس قدر چاہا جائے کہ وہ دِل و دماغ پر مکمل طور پر چھا جائے۔ اس کیفیت کو محبت کہتے ہیں۔ اگر اِس کیفیت میں بہت زیادہ شدت پیدا ہو جائے تو اسے عشق کہتے ہیں۔ ایمان والوں کے لئے دُنیا کی سب سے بڑی دولت حب الٰہی یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت اور حُبِ رسول ﷺ یعنی آقائے کُل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت ہے۔ نورِ ایمان اور حُبِ رسول ﷺ جب یک جا ہوتے ہیں تو پھر نعتوں کے اشعار اور سیرتِ نبوی ﷺ کے مضامین جھوم جھوم کر نکلتے ہیں۔

-•❖❄ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❄❖•-

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین نقشبندی حفظ اللہ تعالیٰ (فیصل آباد) اپنی تصنیف لطیف ''میلاد شریف کے تاریخی واقعات'' میں رقمطراز ہیں کہ۔

میاں عبدالرشد ''روزنامہ نوائے وقت'' کے کالم نویس نے ایک کالم بنام ''عقلمند اُلو'' لکھا تھا' فرماتے ہیں آغازِ بہار تھا' شگوفے چمک رہے تھے' پھول کھلکھلا رہے تھے' ہوا میں کیف و سرمستی کی کیفیت تھی' مگر عقلمند اُلو ایک ویران جگہ اُداس بیٹھا تھا۔ کسی نے پوچھا حضرت آپ کیوں خوشی نہیں مناتے۔ وہ آہ بھر کر بولا' مجھے خزاں کے جانے کا غم کھائے جا رہا ہے۔

عید میلادُ النبی ﷺ کا دِن تھا' فرش سے عرش تک خوشی کے ترانے گائے جا رہے تھے' صلوٰۃ وسلام کے تحفے نچھاور کئے جا رہے تھے' فضا توپوں کی سلامی سے گونج رہی تھی۔ عین حضور ﷺ کی ولادت کے وقت ایک صاحب منہ بسور کر تقریر کر رہے تھے کہ یہ سوگ کا دن ہے' آج نبی کی وفات ہوئی تھی (از میاں عبدالرشید روزنامہ نوائے وقت)۔

❖ رسائل میلادُ الرسول ﷺ، ۳۲۹ ❖

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہونے کے اِدراک وشعور کے مظاہرہ کا وقت ویسے تو زندگی کے ہر گوشے میں موجود رہتا ہے' لیکن اِس کے اظہار کا اَصل موقع وہ ہوتا ہے جب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا دِن قریب ہو تو محبت والے اُمتی کا شوق دیدنی ہوتا ہے۔ دیکھنے والا دیکھتا ہے اور بے اختیار بول اُٹھتا ہے کہ اِس کے تو پاؤں ہی زمین پر نہیں لگ رہے' اِس کا لباس' اِس کی چال' لوگوں سے ملنے کا رنگ ڈھنگ' اَنداز اور میل میلاپ ہر چیز میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ ہر محبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ مجھے اُمتی ہونے کا حق ادا کرنا ہے' مجھے اِس یوم میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس اَنداز میں منانا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اَقدس سے غلامی کی مہر لگوانی ہے' تاکہ مَیں اِس اِنعام پر ناز کروں اور اَپنے دو جہان چمکا لوں' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا حاصل کرلوں۔ بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اُمتی تو اللہ پاک جل شانہٗ کے حکم کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی خوشی میں محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے میلاد پاک منائے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہ ہوں۔ یہ بھی واضح رہے کہ یہ سارا پروگرام اخلاص سے سر انجام دیں اور یہ لایعنی سوچ بھی آپ کو تنگ نہ کرے کہ میں نے اِس کو میلادِ پاک کے پروگرام کے لئے اِتنا دیا ہے مگر کسی نے میرا شکریہ بھی اَدا نہیں کیا' ذہن یہ سوچ کر بھی اِنتشار کا شکار نہ ہو کہ مجھے محفل میں عزت نہیں دی گئی۔ جس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم اُمتی ہیں' ہم اگر اُن کا تصور رکھ کر' مخلص ہو کر' پورے ذوق وشوق سے' اَدب واحترام کے ساتھ' سراپاء عجز ونیاز بن کر' غلامِ محبوب بن کر' اُن کا میلاد منائیں گے تو وہ ضرور نگاہ میں رکھیں گے' اِن شاء اللہ۔ آئیں اُن کی نظرِ اِلتفات کے حصول کے لئے دِل وجان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یومِ میلاد منائیں۔ اگر ہو سکے تو اَپنے اَپنے گھروں پر چراغاں کریں' دوسروں کو بھی ترغیب دیں... گھروں' محلوں' مساجد میں محافل میلاد کا اِہتمام کریں... مجالس صلوٰۃ وسلام کا خصوصی اِہتمام کریں... بچوں کو یومِ میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت سے آگاہ کریں تاکہ وہ اِس دِن کو ہر اعتبار سے اہم سمجھیں...

میلاد و سیرت کوئز مقابلوں کا اہتمام کریں... ایک دوسرے کو مبارک دیں... کیبل آپریٹرز کو محافل میلاد کی سی ڈیز فراہم کریں... یومِ میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رات اگر رات بھر کا پروگرام نہ رکھ سکیں تو سحری کے وقت (جو کہ اصل سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی دُنیا میں تشریف آوری کا وقت ہے) محفل صلوٰۃ وسلام کا خصوصی اہتمام کریں خواہ اَپنے گھر کی حد تک ہو بلکہ بہتر تو یہ ہے ہر مسجد میں اُس وقت ایسی محفل کا اِنتظام ہونا چاہئے' نمازِ فجر جماعت کے ساتھ ادا کریں' اُس کے بعد قرآنِ پاک کی تلاوت کریں۔ پھر گھر آ کر غسل کریں' بہترین' صاف ستھرا لباس پہنیں' خوشبو لگائیں' مسواک کریں۔ عیدین کی طرح گھر میں میٹھی چیز پکائیں' خود کھانے کے ساتھ ساتھ اپنے ہمسایوں کے ہاں بھی بھیجیں' بھرپور خوشی کا اظہار کریں۔ اُس کے بعد عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس میں شرکت کریں۔ یومِ میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو آمدِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں صدقہ وخیرات کا بھی اہتمام کریں' نوافل پڑھیں' کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھیں یہ ایسی خوشی ہوگی جو ہمارے من سے گناہوں کی سیاہی کو دھو کر نور پیدا کر دے گی اور ہمارے اعمال کی بھی اِصلاح ہو جائے گی۔

-•❖❋ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❋❖•-

بچوں کو صاف ستھرے یا نئے کپڑے بنا کر دیں اور اُن کو بتائیں کہ یہ عید دوسرے تہواروں یا عیدوں سے کیسے منفرد ہے... رشتہ دار' دوست اَحباب کو عید کارڈز اَرسال کریں ...میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چاند دیکھتے ہی بذریعہ فون' ایس ایم ایس' انٹرنیٹ وغیرہ پر مبارک باد دینا معمولات میں شامل کریں... نعت خوانی' سیرت کوئز' میلاد کوئز و دیگر حوالے سے پروگرامز کروائیں... اَلغرض مدنی کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کی نیت سے جو بھی کر سکتے ہیں کریں اور اگر کوئی بھی یہ سوال کر دے' کوئی پوچھ لے' کوئی استفسار کرے کہ یہ کیا کر رہے ہو تو اُس کو جواب دینے کے لئے یہ الفاظ یاد کر لیں:

"خوشی ہے آمنہ رضی اللہ عنہا کے لال صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی"

-•❖❋ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❋❖•-

محفل میلاد کے تقاضے

محفل میلاد کا اِنعقاد کرنے والوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ میلاد شریف کے جائز ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اِسے اپنی مرضی سے جس طرح چاہے منایا جائے یا اِس کے اِنعقاد میں شریعت کے تقاضوں کو فراموش کر دیا جائے' بلکہ اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اِس پاکیزہ اور روحانی محفل کے تقدس واحترام کا ایسا خیال رکھیں جو صاحب میلاد' حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے شایانِ شان ہو۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

محافل میلاد کا اِنعقاد کرانے والوں کے لئے یہ اَمر بھی ملحوظِ خاطر رہنا چاہیئے کہ سامعین یا شرکت کرنے والے لوگوں کے لئے وقت کا خیال رکھیں جبکہ بعض اوقات ایسا ہو جاتا ہے کہ محافل میلاد رات بھر جاری رہتی ہیں اور صبح کی نماز بھی جاتی رہتی ہے' یاد رکھیں اگر اُن میں سے کسی کی بھی نماز رہ گئی تو محفل میلاد کا وہ فائدہ نہیں ہوگا جو ہونا چاہیئے' کیونکہ یہی محافل تو تحفظ نماز کا حکم دیتی ہیں' اگر نماز ہی رہ گئی تو برکاتِ میلاد سے محرومی ہوگی' لہٰذا اہل میلاد کو بھی چاہیئے کہ وہ رات بھر محفل میلاد سننے کے بعد نماز فجر ضرور پابندی کے ساتھ ادا کریں۔ بلکہ محفل میلاد کا اِہتمام کرنے والوں کو چاہیئے ٹائم ہی اِس طریقے کا مقرر کریں کہ محفل بھی ہو جائے اور نمازوں کے ضائع ہونے کا سبب بھی نہ بنیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

محفل میلاد کے تقاضوں میں خلوص وتقویٰ کے علاوہ ظاہری و باطنی طہارت بھی ضروری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خود صفائی کو پسند فرماتے تھے' جس طرحِ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہری حیات مبارکہ میں ہر طرح کی صفائی' طہارت اور پاکیزگی کا خیال رکھا تھا اُسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے منعقد ہونے والی محافل ومجالس میں بھی اِس بارے میں کمال درجہ اِحتیاط کی ضرورت ہے۔

حضرت علامہ فرید الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اِسی موقع کی مناسبت سے ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی حقہ پیتے تھے۔ ایک دفعہ محفل میلاد منعقد تھی' حقہ پی کر جلدی سے بغیر کلی کئے محفل میں چلے آئے' بیٹھے بیٹھے آنکھ لگ گئی' خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمانے لگے "عبدالحی تمہیں اِحساس نہیں کہ ہماری محفل میں حقہ پی کر اُسی بدبودار منہ کے ساتھ آ گئے ہو"۔ ❖ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین تصور: ۸۳ ❖

-•❖ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❖•-

میلاد شریف کی محفل اِنتہائی پاکیزہ اور مقدس محفل ہے' اس میں ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم، تلاوتِ قرآن' دُرود شریف اور دیگر وظائف کا اہتمام ہوتا ہے' اس لئے تمباکو' پان یا لہسن وغیرہ کھا کر اس میں شامل نہ ہوں۔ اگر اِن چیزوں کے اِستعمال سے منہ میں بو آنے لگے تو اس حالت میں کوئی وظیفہ نہ کرنا چاہیئے' بلکہ منہ اچھی طرح صاف کرنے کے بعد کرنا چاہیے۔ ہاں! جب منہ میں بدبو نہ ہو تو دُرود شریف اور دیگر وظائف پڑھ سکتے ہیں' لیکن قرآنِ عظیم کی تلاوت کے وقت ضرور منہ بالکل صاف کر لیں۔ محفل میلاد میں جتنے کام ہوتے ہیں سب شعائرِ دین کی تعظیم میں داخل ہیں اور تعظیم شعائر کی محفل میں انتہائی پاکیزہ حالت اور زیب و زینت کا اِہتمام چاہیے۔

❖ احکام شریعت: ۱۱۹ ❖ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۱۴۸، از سید عبدالرحمن بخاری ❖

-•❖ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❖•-

محافل میلاد میں علمائے کرام کے بیانات ضرور ہونے چاہئیں' کیونکہ یہ مسلمہ اُصول ہے کہ کسی بھی مسلک کا اصل تحفظ اُن کے علمائے کرام کے ہاتھ میں ہوتا ہے' اگر لوگ علمائے کرام سے ہی دور ہٹ گئے تو اصل عقائد سے عوام بالکل دور ہو جائیں گے

-•❖ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❖•-

اگر کسی واعظ نے مجلس خوانی' خصوصاً راگ سے پڑھنے کی اُجرت مقرر کر رکھی ہے تو یہ ناجائز و حرام ہے' اُس کا لینا اُسے ہرگز جائز نہیں' اُس کا کھانا صراحۃً حرام کھانا ہے۔
اُس پر واجب ہے کہ جن جن سے پہلے فیس لی ہے' یاد کر کے سب کو واپس کر دے' وہ

نہ رہے ہوں تو اُن کے وارثوں کو پھیرے، پتا نہ چلے تو اِتنا مال فقیروں پر صدقہ کرے اور آئندہ اِس حرام خوری سے توبہ کرے، تو گناہ سے پاک ہو۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک اعلیٰ طاعات و عبادات سے ہے اور طاعت و عبادت پر فیس لینی حرام۔ مبسوط، خلاصہ اور عالمگیری میں ہے۔

لَا یَجُوْزُ الْاِسْتِیْجَارُ عَلَی الطَّاعَةِ کَالتَّذْکِیْرِ وَلَا یَجِبُ الْاَجْرُ

نیک کاموں میں اُجرت لینا جائز نہیں جیسے وعظ کرنا اور اُجرت واجب نہیں ہوگی

''خلاصہ تتارخانیہ'' اور ''ہندیہ'' میں ہے......

اَلْوَاعِظُ اِذَا سَاَلَ النَّاسَ شَیْئًا فِی الْمَجْلِسِ لِنَفْسِہٖ لَا یَحِلُّ لَہٗ ذٰلِکَ لِاَنَّہٗ اِکْتِسَابُ الدُّنْیَا بِالْعِلْمِ

جب وعظ کرنے والا مجلس میں اپنے لئے کچھ مانگے تو اُس کے لئے ایسا کرنا حلال نہیں کیونکہ اس میں علم کے ساتھ دُنیا کا حصول ہے۔

﴿جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۴۷ از سید عبدالرحمٰن بخاری﴾

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

محفل میلاد شریف پڑھنے کیلئے پیشتر ٹھہرالینا کہ اِتنے پیسے دو، ہم پڑھیں گے اور اِس سے کم پر نہیں پڑھیں گے، نیز اِس سلسلہ میں کچھ پیشگی لے لینا یہ سب ممنوع ہے اور ثواب عظیم سے مطلق محرومی۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ''لَاتَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا'' اور ذکرِ ولادت شریفہ کا اُجر و ثواب ضائع کردینا کس قدر بدنصیبی ہے۔ ﴿اَحکام شریعت: ۱۴۶﴾

جو شخص اَحکام شرعیہ اور آداب محفل میلاد کو علم و اِطلاع کے باوجود نہ مانے اور نامناسب اَفعال (جیسے مجلس پڑھنے کے لئے معاوضہ کی شرط رکھنا وغیرہ) پر مصر رہے وہ گمراہ ہے۔ اس سے مجلس شریف پڑھوانا، اُس کا سننا، اُس سے اُمید ثواب رکھنا اور اُس کی تعظیم کرنا سب ناجائز ہے، جب تک وہ توبہ نہ کرے ﴿اَحکام شریعت: ۱۴۶﴾۔

﴿جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۵۰ از سید عبدالرحمٰن بخاری﴾

-•❖❁﴾صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴿❁❖•-

اگر کوئی خود محفل پاک کے بعد خدمت کرے تو اسے علماء نے جائز ٹھہرایا ہے' یہ بھی یاد رہے علماء کی خدمت کرنا حق اور باعثِ ثواب ہے۔ ناجائز صرف یہ ہے کہ پہلے نہ ٹھہرالیا جائے کہ میں اِتنے روپے لوں گا پھر میلاد پڑھوں گا' ایسا فعل ناجائز ہے اور اِس قسم کے واعظ سے میلاد پڑھوانا بھی نہ چاہیے۔

-•❖❁﴾صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴿❁❖•-

محافل میلاد میں غفلت کی بناء پر شریک نہ ہونا اِسی طرح ہوگا جس طرح کوئی دوسرے اَچھے اَعمال میں غفلت کرنا غیر مناسب سمجھا جاتا ہے۔

اگر کوئی شخص میلاد کی محافل میں شریک بھی نہیں ہوتا بلکہ اُن پر تنقید کرتا ہے یا طعنہ کرتا ہے تو اُسے یاد رہے کہ ہر وہ چیز جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ سے ہو اُس پر طعنہ کرنا کفر ہے اور میلاد تو خاص رسول اللہ ﷺ کی ولادت کا ذکر ہے۔

-•❖❁﴾صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴿❁❖•-

کرم ہوا خدا کا جن پر وہ اُن کی محفل سجا رہے ہیں
بلایا جن کو میرے نبی ﷺ نے وہی تو محفل میں آرہے ہیں
یہ نور چاروں طرف ہے چھایا دِلوں پہ ذِکر نبی سمایا
یہ سارے دیوانے آج مل کر نبی ﷺ کی نعتیں سنا رہے ہیں
یہاں تو رحمت کی بارشیں ہیں ہماری اُن سے گزارشیں ہیں
بلا لیں اُن کو مدینے آقا یہاں جو آنسو بہا رہے ہیں
جہاں ہے ذکر نبی ﷺ کی محفل وہاں ملائک بھی آرہے ہیں
جو مانگنا ہے انہی سے مانگو وہ آج رحمت لٹا رہے ہیں

﴾لکیاں نیں موجاں: ۸۵﴿

-•❖❁﴾صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴿❁❖•-

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معترضین کو دعوتِ فکر

جو حضرات بلا وجہ میلاد شریف کے موقع پر اَپنے سادہ لوح مسلمانوں پر کفر و شرک اور بدعت کے فتوے لگاتے ہیں اور ہر ہر بات پر قرآن و سنت سے دلیلیں طلب کرتے ہیں' میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دِل افروز منظر دیکھ کر اُن کے دِل گھٹنے لگتے ہیں' خفتی سی لگ جاتی ہے' سوچتے پھرتے ہیں کہ آیا اِس کا کوئی ثبوت بھی ہے یا نہیں؟ اُن سے بس اِتنا ہی کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ سے دِل کی روشنی بھی مانگ لیا کرو' صرف آنکھ کی روشنی کام نہیں دے گی ۔

دِل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور ۔ دِل کا نور نہیں

اَرے اِتنی عظیم نعمت پر شکر اَدا کرنے کا ثبوت طلب کرنے والو! تم زندگی میں بے شمار خوشیاں مناتے ہو' کبھی اُس وقت بھی قرآن و حدیث کو اُٹھا کر دیکھا کہ اِس کا ثبوت ہے یا نہیں؟ خدارا! ذرا سوچو تو سہی! کہ جب مدت دراز کے بعد تمہارے ہاں نرینہ اَولاد پیدا ہوتی ہے تو تم مٹھائیاں بانٹتے ہو' پارٹیاں کرتے ہو' ہر سال سالگرہ پر ضیافتیں کرتے اور کیک کاٹتے ہوئے ہزاروں روپے خرچ کر دیتے ہو۔ کیا اُس وقت بھی حدیث کی کتاب اُٹھا کر کبھی یہ ثبوت تلاش کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے اَپنے بیٹوں کی پیدائش پر مٹھائی بانٹی تھی یا کیک کاٹے تھے؟

شادی کی تیاریوں میں بڑے بڑے اِہتمام کئے جاتے ہیں' دعوتی کارڈ چھپتے ہیں' مہندی' بینڈ باجے' ناچ گانے کی فضول رسمیں ہوتی ہیں۔ خویش و اقارب اور دوست واحباب کی دعوت پر طرح طرح کے کھانے پکا کر لاکھوں روپے لگا دیتے ہیں' کیا اس موقع پر بھی کبھی قرآن و حدیث سے دلیل تلاش کی کہ شادیوں پر میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے غلاموں نے ایسی خوشیاں منائی تھیں یا نہیں' اُنہوں نے بھی اِتنے مہنگے اور پر تکلف کھانے

تیار کرائے تھے۔ یہاں ثبوت کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کی' کیونکہ بیٹے اور بیٹی کی شادی کا معاملہ تھا' مگر میلاد النبی ﷺ پر ثبوت یاد آ گیا' کیونکہ یہ محسن انسانیت ﷺ کی ولادت کا معاملہ ہے' شرم آنی چاہیے۔

تحریک آزادی کی قیادت کرنے والے رہنماؤں کا جب یوم ولادت آتا ہے' پورے ملک میں عید کا سماں ہوتا ہے' دفاتر' تعلیمی اور صنعتی ادارے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ جگہ جگہ جلسوں کا انعقاد ہوتا ہے' اُن کی زندگیوں کے پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے دور دور سے دانشوروں کو بڑے اہتمام سے دعوتیں دے کر بلایا جاتا ہے' اُن کی شان میں منقبتیں پڑھی جاتی ہیں' لیکن یہاں بھی قرآن وحدیث اور اُسوۂ صحابہ سے کسی ثبوت کی ضرورت محسوس نہ ہوئی' اس لئے کہ یہ ہماری قوم کے محسنین کا حق ہے کہ اُن کی خدمات کو اس طرح سراہا جائے' لیکن جب پوری انسانیت' بلکہ کائناتِ ہست وبود کا محسن اعظم ﷺ اس دُنیا کے ہر خاص وعام کو رحمتیں' نعمتیں اور شرف وبزرگی عطا کرنے کے لیے منصۂ شہود پر آئے تو اُن کی یاد میں محافل میلاد اور خوشی کرنے پر ہمیں آج ثبوت یاد آ جائیں اور دلیلیں طلب کرنا شروع کر دیں بڑی حیران کن بات ہے۔

جب ریاست کا یوم تاسیس آئے یا بیرونِ ملک کا کوئی مہمان آئے (خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم) اُسے توپوں کی سلامی دی جائے' گل پاشی کی جائے' لیکن اُس وقت حدیث سے جواز تلاش نہ کیا جائے' افسوس صد افسوس! حتیٰ کہ اپنے ملک کے صدر' سربراہ یا بہت بڑے لیڈر کا انتقال ہو تو کس اعزاز کے ساتھ اُس کی تدفین ہوتی ہے' اُس کی مرگ پر سوگ کے جلوس نکلتے ہیں' میت پر ماتمی دھنوں کے بینڈ بجتے ہیں' توپوں کی سلامی دی جاتی ہے' پھولوں کی چادریں چڑھتی ہیں' گل پاشیاں ہوتی ہیں' علماء اور غیر علماء سب شریک ہوتے ہیں' مگر اُس وقت کسی کو کوئی فتویٰ یاد نہیں رہتا اور نہ ہی سنت رسول ﷺ اور اُسوۂ صحابہ رضی اللہ عنہم سے سند تلاش کی جاتی ہے' کیونکہ اِس میں ملک کا اعزاز ہوتا ہے' مرحوم لیڈر کی خدمات کا اعتراف ہوتا ہے' اپنی جذباتی وابستگی کا ثبوت دیا جاتا ہے اور اقوامِ عالم کے سامنے اپنی قومی عزت کا مسئلہ پیش کیا جاتا ہے' یہ سب کچھ ٹھیک ہے' بجا ہے' ایسا ہونا چاہیے' مگر بات یہ ہو رہی ہے کہ

کسی صدرِ مملکت کے لیے ایسے اہتمام ہوں اور ثبوت نہ مانگے جائیں اور صدرِ کائنات ﷺ کی ولادت کا یوم ہو تو دلیلیں اور فتوے؟ غرضیکہ زندگی کی ساری خوشیاں خواہ ذاتی ہوں یا خاندانی' ملکی ہوں یا قومی' ہر موقع پر جتنی مرضی ہو خوشیاں مناتے ہیں اور کسی کو اِس وقت ثبوت طلب کرنے کی نہ تو ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی جرأت' لیکن اگر آقائے ہر جہان' فخرِ کون و مکاں' رحمۃ اللعالمین ﷺ کی آمد کا دِن آئے تو خوشی مناتے وقت دلائل و براہین اور ثبوت مانگے جائیں تو اِس کا صاف اور واضح مطلب ہے کہ باقی ہر موقع پر خوشی تھی بس حضور ﷺ کی آمد کے معاملے پر دِل میں گھٹن اور تنگی پیدا ہوگئی' "فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ" سے اللہ پاک اُن کے اِس گھٹن و دِلی کیفیت اور ہٹ دھرمی کے رویے کو بھی واضح فرما رہے ہیں' تاکہ اَعمالِ حسنہ اور عبادت و ریاضت میں کثرت پر فخر و غرور اور اس پر بھروسہ کرنے والوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اُن کی اِن خشک عبادتوں کے ذخیرہ سے حضور ﷺ کی آمد پر خوشی کرنا اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں افضل ہے' اللہ تعالیٰ یہاں اَپنے محبوب کی زبان سے یہ اِعلان فرما رہا ہے کہ اگر میرے محبوب کی آمد پر تم نے خوشی نہ کی اور نیکیوں کے انبار لگاتے رہے' مجھے اِن نیکیوں کی کوئی ضرورت نہیں' تم نے اَپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی خوشیوں پر لاکھوں روپے خرچ کر دیئے تو تمہیں کوئی چیز رکاوٹ نہ بنی' لیکن جب میرے محبوب کی آمد پر خوشی میں خرچ کرنے کی باری آئی تو تمہارے دِل نے تنگی محسوس کی اور بجائے خود خرچ کرنے کے دوسروں کو بھی اِس سے منع کرتے رہے' میں نے تمہارے اِن جمع کیے ہوئے لاکھوں روپوں کو آگ میں ڈالنا ہے' مجھے اُن سے کیا غرض' میں تو اُس وقت خوش ہوں گا جب تمہاری دولت میرے محبوب ﷺ کی آمد کی خوشی پر خرچ ہو۔ اگر تم نے میرے محبوب ﷺ کی خوشی نہ کی' تو میں نے تمہاری دوسری خوشیوں کو کیا کرنا ہے' مجھے تو اَپنے محبوب ﷺ کی خوشی میں خوشی ہے۔

جو بچہ ہو پیدا تو خوشیاں منائیں...... مٹھائی بٹے اور لڈو بھی آئیں
مبارک کی ہر سو سے آئیں صدائیں

مگر

محمد ﷺ کا جب یومِ میلاد آئے = تو بدعت کے فتوے اُنہیں یاد آئے
تم جو بھی کرو بدعت و ایجاد رَوا ہے = اور ہم جو کریں محفل میلاد! بُرا ہے

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمدٍ وآلہٖ وسلم

لڑکا جے تے گھر اپنا تو سجاندا رہندا
شادیاں اندر بجلی لا کے شان دکھاندا رہندا

وچ دیاہاں بے حد بجلی توں لگاندا ڈِٹھا
گلی مکان دیواراں چھتاں تو سجاندا ڈِٹھا

اپنیاں جلسیاں اندر ویکھیا جھنڈیاں بہت لگاویں
بے حد ٹوپاں رنگ برنگی بانساں نال لگاویں

میلاد نبی دی ویکھ کے زینت توں کیوں جل جاندا
فضول خرچی دے لوکاں تائیں فتوے پیا لگاندا

میلاد نبی دی خوشی وہابی کدے نہ ہرگز کردا
ویکھ جلوس میلاد نبی دا اینویں سڑ سڑ مردا

میلاد نبی تے سی اپنیاں مسجداں بہت سجاندے
وہابی ویکھے میلاد نبی نوں ہرگز نہیں مناندے

خوشی میلاد دی ابولہب نوں جد آرام پہنچاوے
مسلمان میلاد منا کے کیوں نہ فیض اُٹھاوے

ہر قوم اپنے وڈیاں دے دِن مناندی رہندی
ویکھ میلاد نبی سرور ﷺ دا پیڑ تینوں کیوں پیندی

کہے معصوم میلاد نبی دا رہو ہمیشہ کردے
ویکھ میلاد نبی دا بھاویں رہن وہابی سڑدے

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمدٍ وآلہٖ وسلم

میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت

پروفیسر احمد رفیق اختر اپنی تصنیف ''بست وکشاد'' میں فرماتے ہیں کہ میں نے قرآن وحدیث میں کسی مقررہ دن جمع ہونے کی کوئی مخالفت نہیں دیکھی' آج کل کے زمانے میں کوئی کہے کہ میں میلاد منانا چاہتا ہوں اور وہ میلاد منائے اور لوگ بکھرے ہوئے ہوں۔ سوشل سیٹ اپ بڑا عجیب وغریب ہو چکا ہے' لوگ کام کرتے ہیں' کوئی چھٹیاں نہیں ہیں۔ آپ میلاد منانا تو رہا ایک طرف' سالگرہ ہی مناتے ہیں تو سب سے بڑا گلہ جو سالگرہ میں شریک نہ ہونے والوں کا ہوتا ہے کہ بروقت اطلاع نہ ملی' پتہ نہیں تھا۔ کسی دن کو کسی فنکشن کے لیے مخصوص کر لینا یا کر دینا اس میں قطعاً کوئی حرج نہیں' اگر مخصوص نہ کیا جائے تو آپ کبھی پاکستان ڈے نہ منا سکیں' حج کا دن نہیں منا سکتے۔ یہ دنوں کا مخصوص کرنا کسی طور پر بھی بدعت ہے نہ موجب عذاب ہے۔ طریق کار میں اختلاف ہو سکتا ہے' اگر آپ مسلمان ہیں اور اپنی سب سے مقدس' متبرک' مہربان اور شفیق ہستی کی یاد منانا چاہئے ہیں تو انداز بھی تو کچھ بہتر ہونے چاہئیں' کچھ با اخلاق طریقے ہونے چاہئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن اخلاق سب سے زیادہ پسند تھا اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کھانا کھلانا پسند ہے۔ مسلم شریف کی حدیث ہے کہ جنت میں ایک شخص کا درجہ بلند کر دیا گیا۔ صبح حضرت سراسیمہ اٹھے اور کہا میرے مولا! میں نے کون سا ایسا کام کیا کہ تو نے جنت میں میرا درجہ بلند کر دیا' فرمایا تو نے پیچھے ایک نیک بیٹا چھوڑا تھا' وہ تیرے لیے استغفار کرتا تھا' ہم نے اس استغفار کی وجہ سے تیرا درجہ بلند کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک ارب بیٹے پیچھے چھوڑے ہیں کیا آپ ان کے بیٹے نہیں لگتے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں موت کے بعد کام آئیں گی۔ ایک صدقہ جاریہ' وہ چیز جسے آپ نے خلق کے لیے چھوڑ دیا اور اس کے استعمال میں آپ کے لیے ثواب ہے۔ دوسرا علم' کسی عالم نے تربیت علم دی اور ہدایت اس نے بخشی' اس سے مخلوقات کو نفع اور فائدہ ہے اور بہترین نیک اولاد' کیا غضب ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھی

اولاد بننے کی کوشش ہی نہیں کر رہے ہیں؟ اگر رسول اللہ ﷺ کی بیویاں اُمہات المومنین ہیں تو رسول ﷺ کیا ٹھہریں گے؟ آپ کو تو اس بات پر فخر ہونا چاہیئے کہ آپ کا رسول' رسول ہونے کے علاوہ آپ کا (روحانی) باپ بھی ہے۔ ایسا باپ جو ہر قسم کی خوبی کا حامل ہے۔ کہاں رسل' کانسٹائن' نپولین' سیزرز اور کہاں یہ ہنی بال! کیا بڑے بڑے لوگ دُنیا میں آئے اور گزر گئے۔ ان میں سے کس کا کردار مثالی بن کے رہ گیا؟ کس کی خوبصورت ذات ابھی تک ہمارے دلوں میں چٹکیاں لیتی ہے؟ ہمیں ناخلف بیٹا بننے کی کیا ضرورت ہے؟ باپ کا دن نہ منائیں تو کس کا دن منائیں گے۔

مگر طریق کار میں اختلاف ہوتا ہے' یہ خیرات اور صدقات کا دن ہے' محبت اور انس کا دن ہے' یتیم کی نگہداشت اور جانوروں کی پرداخت کا دن ہے۔ یہ تمام دن نیکیوں کا' محبت تمام کا دن ہے۔ عہد استوار کرنے' سنت رسول ﷺ اور اخلاق رسول ﷺ کی متابعت کا دن ہے۔ آپ اس دن کو منا کر کتنے خوش نصیب ہو سکتے ہیں! یہ تو وہ جانے جس کو ان سے سب سے زیادہ محبت ہے۔ آپ نے کیا محمد رسول اللہ کا مقام پہچانا ہے؟ کیا آپ کے پاس ان کی کوئی شناخت ہے؟ کیا بات کہی تھی غالب نے:

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتم

میرے خیال میں غالب کو تو یہی شعر جنت میں لے جائے گا کہ

غالب ثنائے خوجہ بہ یزداں گزاشتم

کہ اے غالب میں نے اپنے خواجہ اپنے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کی تعریف اللہ پر چھوڑ دی

کہ آں ذات پاک مرتبہ دانِ محمد ﷺ است

کہ وہی ذات پاک محمد رسول اللہ ﷺ کا مرتبہ جانتی ہے

آپ کس کا دن منائیں گے؟ اپنے بیٹے کی سالگرہ منائیں گے؟ اپنے باپوں اور فقیروں کے عرس منائیں گے؟ اور نہ مناؤ گے تو کیا آقا اور رسول ﷺ کا دن نہ منائیں گے؟ یہ تو یوم تشکر ہے۔ مگر انداز وہ ہوں جو آقا کو پسندیدہ ہوں۔ طریق یا وہ ہو جو رسول اللہ ﷺ

کو پسند آئے۔ اللہ کو سارے انسانوں کی تعریف تو پسند نہیں آئی۔ اس نے وضاحت سے کہا میں صرف محمد کو محمد سمجھتا ہوں۔ اگر کسی شخص نے میرے شانِ شایاں تعریف کی ہے تو یہ محمد ہیں۔ اس لیے زمین پر آپ کا اسم گرامی محمد ہے تو آسمانوں پر احمد ہے۔ ہم نے پسند کیا کہ ساری کائنات میری تعریف کرنے والے کی تعریف کرے۔ سوزمین پر اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوا۔ آپ تو صرف اپنا حصہ ہی ڈال سکتے ہیں۔ درود سے' سلام سے' خیرات اور صدقات سے' علم محبت اور غریب کی پرورش سے' یتیم کی نگہداشت سے۔ اس سے زیادہ بڑھ کر آپ میلاد کو کیا کر سکتے ہیں۔ ناچ' رنگ' گانا......؟

میں نے میلاد کو حج کے ساتھ بالکل نہیں ملایا' بلکہ میں نے یہ کہا کہ کسی دن کو مقرر کر لینا کوئی خلافِ فطرت اور شرع نہیں ہے۔ حج کو چھوڑ دیجئے' حج کے پیچھے آپ یہ دیکھئے' کچھ روز مقرر ہیں کسی رسم و عبادت کے لیے۔ جیسے نویں محرم کو اگر قوم موسیٰ نیل سے گزرنے کا دن مناتی تھی تو رسول اللہ نے اسے ناپسند نہیں فرمایا۔ اس زمانے میں عیسائی موجود تھے اور قوم عیسیٰ باقاعدہ اپنے نبی کا یوم ولادت بھی مناتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہمیں ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ یہ طریقہ ناپسندیدہ یا غلط ہے۔

اب رہا آپ کے پہلے سوال کا جواب کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی مبارکہ میں یہ دن نہیں منایا۔ اس کی بنیادی وجہ بالکل سمجھ میں آتی ہے کہ جتنا عرصہ بھی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے اور جتنا عرصہ بھی اس سوسائٹی میں رہے' ان کے لیے اُمت مسلمہ کے بڑے بڑے کام پیش نظر تھے کہ ان کا کوئی سسٹم ابھی واضح طور پر تخلیق نہیں ہوا تھا۔ جیسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہلی مرتبہ ایران سے جو لوگ آئے انہوں نے کہا کہ آپ صدقات اور زکوٰۃ کے علاوہ بھی ٹیکس لگائیں تو انہوں نے کہا کیسے لگاؤں؟ انہوں نے کہا: ایران میں ہم گھوڑے داغتے ہیں اور راہداری لیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے' ہم بھی ایسا کریں گے۔ انہوں نے سرکاری گھوڑوں کو داغنا شروع کر دیا اور راہدری لینی شروع کی۔

آپ کو یہ خیال ہونا چاہیے کہ ابتدائے اسلام سے تمام سسٹم ترتیب پا رہے تھے اور

میلاد سسٹم میں نہیں۔ میلاد انفرادی بھی ہے اور اجتماعی بھی۔ میلاد کا ہمیں یہ قطعاً پتہ نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب یوم ولادت مصطفی ﷺ پر کیا طرزِ عمل رکھتے تھے مگر ہمیں ایک بات کا یقینی علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ہر روز کو یوم میلاد سمجھتے تھے' ہر روز وہ سنت رسول اللہ کی مطابقت کی کوشش کرتے تھے۔ وہ ہمہ تن رسول اللہ ﷺ کے پیغام اور ان کے طریقہ کار کو مخلوق میں پھیلانے کے لیے جدوجہد کرتے تھے۔ چونکہ یہ ایک انفرادی عمل تھا' تمام اصحاب رسول ﷺ اس وقت یہ کوشش کر رہے تھے کہ بحیثیت ایک حکومتی اور عملی نظام کے اسلام کی عملی صورت ہو جائے۔ اس میں ایک انفرادی اور ذاتی چیز اتنی نمایاں نہیں ہو سکتی۔

باقی مسلمان یوم ولادت مصطفے ﷺ کو اور اصحاب رسول اسے کیا سمجھتے تھے؟ اگر آپ احادیث غور سے پڑھیں تو آپ کو احساس ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہر دن کی روداد' ہر لمحے کی بات اور ایک ایک انداز کسی صحابی کو عمر بھر نہیں بھولا۔ اب وہاں اتنی بڑی یاد کے عالم میں آپ میلاد نہیں ڈھونڈ سکتے۔ یہ تو آپ کی بات ہے کہ جب آپ اللہ کی یاد سے بھی غفلت کریں اور رسول اللہ ﷺ کے عادات و خصائل سے بھی ہماری غفلت ہو تو آج ہمیں زبردستی یاد کرانا پڑتا ہے۔

سارے مسئلے کو چھوڑ دیجیے' دل پر صرف ایک بات کو رکھئے کہ اگر آپ کو یہ پتہ ہو کہ آج رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کا دن ہے تو آپ کیسا محسوس کریں گے؟ بس اتنا ہی!

آپ کو صرف اتنا پتہ ہو کہ آج رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کا دن ہے اور آپ یہ بھی جانتے ہوں کہ آج ہے' تو منانا کس کو کہتے ہیں؟ کچھ نہ کچھ تو آپ کا احساسِ زیاں جاگے گا' کچھ تو آپ کو خیال آئے گا کہ آج تھوڑا سا زیادہ پرہیزگار ہو جاؤں۔ تھوڑے سے عمل نیک اور کرلوں۔

اگر ہم نے اچھے دنوں کو یاد نہ رکھا تو برے دنوں کو ضرور یاد رکھیں گے۔ ہمیں ہر ایک دن یاد ہے۔ ہر دُنیا والے کا دن مناتے ہوئے ہمیں ایک ذرہ برابر بھی افسوس نہیں ہوتا۔ آج قائداعظم ڈے منا رہے ہیں کل اقبال ڈے منا رہے ہیں اس میں کوئی اخلاقی حرج نہیں ہے'

کوئی بدعت نہیں ہے کہ اقبال کا دن منائیں۔ چھٹی لے کے ہم سب خوش ہوتے ہیں اور کوئی فائدہ ہو نہ ہو اقبال ڈے کی چھٹی تو ہوتی ہے۔ اس چھٹی کے لیے ہم اس دن کی آرزو کرتے ہیں اور جو دن ہمارے گناہوں کی برأت کا اور شافع محشر ﷺ کا دن ہو اس کی محبت کو یاد کرنے کا دن ہو اور اپنے نقائص سے فروگزاشت کرنے کا دن ہو اسے بدعت کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ انسان کبھی گنہگار نہیں ہوتا جو پشیمانی محسوس کرے اور توبہ کرے۔ اگر آپ کے دل میں یوم پیدائش رسول ﷺ ایک ذرا برابر اللہ کا شکر پیدا کر جائے کہ اے میرے مالک و کریم! آج تو نے میرے آقا اور رسول کو پیدا کر کے مجھے کتنی جہالتوں سے نجات بخشی ہے۔ مجھے اپنے ساتھ کتنی اُمیدیں بخشی ہیں' تو شاید اسی میں آپ کی نجات ہو جائے۔

میلاد کوئی مخصوص اور کوئی نرالی چیز نہیں ہے۔ یہ بدعت بھی نہیں ہے۔ بدعت تو تب ہوتی حضور ﷺ نہ پیدا ہوئے ہوتے اور آپؐ مناتے۔ یہ تو رسول اللہ ﷺ کی سالگرہ ہے۔ ہوسکتا ہے سالگرہ منانا آپ کو پسند نہ ہو۔ میں تو بڑا خوش ہوتا ہوں۔ کیوں کہ مجھے میرے رسول ﷺ نے یہ بتایا کہ اللہ کو دو چیزیں سب سے زیادہ پسند ہیں۔ ایک حسن کلام' اچھا اخلاق اور دوسرا احسن طعام' یعنی اچھا کھانا کھلانا۔ اتفاق دیکھیں کہ سالگرہ کے موقع پر آپ کو بڑی مہمان نوازی کا موقع ملتا ہے۔ آپ رشتہ دار اور دیگر لوگ بلاتے ہیں۔ اچھا اخلاق برتتے اور کھانا کھلاتے ہیں' مٹھائیاں بانٹتے ہیں۔ مجھے تو سالگرہ بری نہیں لگتی۔

اسی طرح یوم ولادت رسول ﷺ ہے۔ میں نے اپنا ثواب اس میں جانا کہ اپنے باپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کیا' کچھ پکایا' کچھ پڑھا' کچھ ذکر کیا اور اس کا ثواب ان کو بخشا۔ بیشتر باپوں کی اولاد جنت میں صرف اس لئے چلی گئی کہ جب اللہ نے باپ سے پوچھا تو بے چین کیوں ہے؟ اس نے کہا' میں تو جنت میں بھی آ کے پریشان ہوں۔ انہوں نے کہا کیوں پریشان ہو؟ کہا تم نے میرے بچے اللہ میاں جہنم میں پھینک دیئے' میں کیسے خوش ہو سکتا ہوں؟ یار ٹھیک ہے' اس کی وجہ سے اس کے بچے بھی لے آؤ۔ تو یہ تو نسبتوں کے سوال ہیں۔

ہم اپنے باپ کے لیے درجات کی بلندی مانگ لیں' تو درجات تو ان کے اتنے بلند ہیں کہ ہمارے ذہن سے ہی بالاتر ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا' جب تم نماز کی اذان سن لو تو میرے لئے دُعا کرنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک مقام ہے۔ یہ بخاری اور مسلم کی حدیث ہے۔ اس مقام کا نام مقام وسیلہ ہے۔ جس وسیلے سے آپ سب انکار کرتے ہیں۔ میں خدا سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ مقام مجھے عطا کیا جائے گا۔ تم بھی میرے لیے مقام وسیلہ کی دُعا کیا کرو۔ جب اذان کے بعد آپ دُعا کرتے ہیں۔ چاہے کسی بھی مکتبہ فکر والے ہوں تو وہ مقام محمود' مقام شفاعت اور مقام وسیلہ کی دُعا کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ تو میلاد کچھ نہیں۔

یہ میں آپ کو بتادوں' یہ ایک ذاتی معاملہ ہے۔ کوئی کسی کو زبردستی نہیں یاد رکھ سکتا۔ اگر آپ کو یاد آتے ہیں' تو آئیں گے۔ نہیں یاد آتے' تو نہ آئیں گے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ خیرات میں بھلائی ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے اچھے بندے ہیں۔ رسول ﷺ کے اچھے تابع ہیں' تو پھر آپ کو اس دن کا خیال کرنا پڑے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی بہتر کام کروں' جس سے میرا خدا اور میرا رسول ﷺ راضی ہو۔ اس سے زیادہ میلاد کی کوئی حیثیت نہیں۔ اجماع تو اسی وقت اس کو منائے گا' جب اخلاق باختگی سے پرہیز کرے گا۔ جب اپنے بھائیوں کی مدد کرے گا اور ان کی خدمت سرانجام دے گا۔ یہ میں نے نہیں دیکھا کہ میلاد والے دن لوگ اٹھیں۔ یتیموں کے گھر ڈھونڈیں۔ کپڑے سئیں اور بے لباس کو لباس دیں۔ میں نے نہیں دیکھا کہ لوگ قرض داروں کے قرض اُتاریں جو کہ ہونا چاہیے۔ ﴿بست وکشاد: ۱۸۴' از پروفیسر احمد رفیق اختر' اقدار ملت پبلی کیشنز' اسلام آباد﴾

-•❖✻﴿صلی اللہ علٰی حبیبہٖ محمد وّ آلہٖ وسلّم﴾✻❖•-

بہارِ ربیع الاوّل

میلاد شریف منانا ایک عظیم سعادت اور بہترین عبادت ہے' اس سے محرومی سراسر بدبختی اور ازلی شقاوت ہے۔ ہر سال ماہِ نور ربیع الاوّل شریف اپنی تمام تر عظمتوں

رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے اور خوش نصیب اُمتی اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس کے فیوض و برکات کو سمیٹتے ہیں۔

یاد رکھئے! ربیع الاوّل کوئی عام سا مہینہ نہیں ہے کہ جس کو سرسری طور پر گزار لیا جائے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں دینِ اسلام کا سنگ بنیاد رکھا گیا' رب کائنات نے اپنی محبوب ترین ہستی کو عالم رنگ و بو میں انوار و تجلیات کے ساتھ روانہ فرمایا' سسکتی انسانیت نے انگڑائی لی اور عالم کا رنگ نرالا ہوا' علم کے خزاں رسیدہ چمن میں بہار آئی' عمل کی پژمردہ کلیوں کو شگفتگی ملی' سیاست کے خشک پتوں کو تازگی نصیب ہوئی' معیشت کے بندھن آزادی سے ہمکنار ہوئے۔ آسمانی ہدایات کے دروازے پھر کشادہ ہوئے۔ مشرق و مغرب اور عرب و عجم میں غلبہ حق کا پروانہ جاری ہوا اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو ان کا ربّ مل گیا۔ الغرض ربیع الاوّل میں رنگ و نور کا ایسا سیلاب آیا کہ جس کا احاطہ کرنے سے دُنیا بھر کے قلم عاجز آ گئے۔

جب سراجاً منیرا کی تنویرؐ سے ریگزار عرب ضوفشاں بن گیا
ساری دُنیا کی تاریکیاں چھٹ گئیں خار زار جہاں گلستاں بن گیا

کتنی احسان فراموش ہیں وہ طبیعتیں جواب بھی آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تواریخ میں جشن مسرت پر سیخ پا ہو جاتی ہیں' کتنے بدنصیب ہیں وہ قلم جواب بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں کے اظہار پر مسلمانانِ عالم پہ شرک و بدعت کے فتوے لگاتے ہیں' کتنی بے لگام ہیں وہ زبانیں جواب بھی ثنائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتی ہیں۔ کتنی سیاہ بخت ہیں وہ روحیں جواب بھی محفل میلاد سجانے پر تلملا اُٹھتی ہیں۔ کتنے تنگ دل ہیں وہ اُمتی جن کے سینے اب بھی ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھٹن کا شکار ہو جاتے ہیں' کتنے بے ضمیر ہیں وہ لوگ جو اپنے اکابر اور مدارس کے ایام منانے کو تو سراسر سنت اور سالارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد منانے کو سرتاپا بدعت بتاتے ہیں۔

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ دُنیا جہان کی ہر تاریخ کو یاد رکھا جائے لیکن میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ کو بھلا دیا جائے جبکہ دُنیا نورٌ علیٰ نور ہو گئی۔ جو لوگ ماہِ ربیع الاوّل میں حضورِ اکرم

ﷺ کی یاد منانے سے روکتے ہیں' دراصل وہ یہ چاہتے ہیں کہ حسن و جمالِ مصطفیٰ ﷺ کا تذکرہ بند کر دیا جائے' فضائل مصطفیٰ ﷺ کا بیان روک دیا جائے' رفعت و شان مصطفیٰ ﷺ کی بات ختم کر دی جائے' محبت و عشق مصطفیٰ ﷺ کا چرچا نہ کیا جائے۔ نعت و ثنائے مصطفیٰ ﷺ کا خاتمہ کر دیا جائے' درود و سلام کے تحفے بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں پیش نہ کئے جائیں' لیکن وہ لوگ یاد رکھیں ذکر مصطفیٰ ﷺ نہ رکے گا اور نہ کبھی بند ہو گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب سے فرمادیا ہے "ورفعنا لك ذكرك" اور ہم نے آپ ﷺ کے ذکر کو آپ ﷺ کے لئے بلند کر دیا ہے۔ اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کے غلاموں کی ڈیوٹی لگا دی' یہی وجہ ہے ہر سال محافل میلاد میں اضافہ ہو رہا ہے اور میلاد شریف منانے کے خوبصورت ترین انداز سامنے آ رہے ہیں' کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی جنہیں سُن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا اہل سنت کو آباد رکھے نبی کا میلاد ہوتا رہے گا

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

میلاد ہم منائیں گے جھوم جھوم کے
اپنے یہ گھر سجائیں گے جھوم جھوم کے

میلاد کے صدقے آقا طیبہ بلائیں گے
شہر مدینہ جائیں گے جھوم جھوم کے

یہ عیدیں جس کے صدقے ہم کو نصیب ہیں
وہ عید ہم منائیں گے جھوم جھوم کے

جشن ولادت آپ ﷺ کا' تم کو مبارک ہو
یہ جشن ہم منائیں گے جھوم جھوم کے

لکیاں نیں موجاں: ۲۹

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر چراغاں

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قندیلیں پھونکوں سے نہیں بجھتی

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین نقشبندی حفظہ اللہ تعالیٰ (فیصل آباد) اپنی تصنیف لطیف ''میلاد شریف کے تاریخی واقعات'' میں رقمطراز ہیں کہ

سیدی محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے واقعہ بیان کیا کہ حضرت مولانا فضل الرحمان گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی دُھوم دَھام اور بڑے ذَوق وشَوق سے عقیدت مندوں کو حکم دیا کہ مسجد کی دِیواروں پر سلیقہ اور طریقہ سے قندیلیں لگائی جائیں۔ جب وہ اَحباب قندیلیں لگا چکے، تو وہاں پر ایک بدعقیدہ شخص آ دھمکے اور بولنا شروع کر دیا، ساتھ ہی یہ آیت مبارکہ پڑھ دی:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ

(حوالہ.......)

یعنی فضول خرچی مت کرو کیونکہ فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں

حضرت خواجہ فضل الرحمان گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سن لیا اور بدعقیدہ کو پاس بلا کر فرمایا: آپ کیا کہہ رہے ہیں، وہ بولے جناب ایک قندیل کافی ہے، اِتنی قندیلیں لگائی جاری ہیں، یہ فضول خرچی نہیں تو اور کیا ہے؟۔

حضرت خواجہ فضل الرحمان گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اچھا اگر یہ فضول خرچی ہے، تو اِن کو بجھا دو، یہ سن کر وہ بڑے خوش ہوئے اور دیوار پر چڑھ کر ایک قندیل کو پھونک لگائی، تو وہ بجھ گئی پھر دوسری قندیل کے پاس جا کر پھونک لگائی تو وہ بھی بجھ گئی، لیکن پہلی قندیل خود بخود روشن ہوگئی۔ وہ پھونکیں مار مار کر قندیلوں کو بجھائے جا رہے ہیں اور پیچھے سے قندیلیں

خود بخود روشن ہو رہی ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت مسکرائے اور فرمایا: یہ عشقِ رسول ﷺ کی قندیلیں ہیں، یہ پھونکوں سے نہیں بجھ سکتیں۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

❁ میلادِ مصطفیٰ ﷺ: ۴۷ ❁ رسائل میلاد الرسول: ۳۲۱ ❁

❁ ماہنامہ نوائے انوار مدینہ لاہور، مارچ ۲۰۰۹ء / میلاد النبی ﷺ نمبر: ۴۵ ❁

-•❁ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ❁•-

محترم بھائیو اور بزرگو! دیکھا آپ نے آقا کے جشنِ ولادت پر چراغاں کرنا طریقۂ سلف صالحین ہے۔ لہٰذا آپ بھی ماہِ ربیع الاول میں بالخصوص بارہویں شریف کو اپنے گھروں، مسجدوں، گلی محلوں، دکانوں اور بازاروں میں خوب خوب چراغاں کیجئے اور حسب توفیق سرکار ﷺ کے نام پر لنگر تقسیم فرما کر سرکار ﷺ کی خوشنودی اور سعادت سے بہرہ مند ہوئیے۔

❁ ذکرِ ولادتِ مصطفیٰ ﷺ: ۲۰ از محمد ابراہیم عاجز قادری امیر تبلیغ اسلام ❁

حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ''احیاء العلوم شریف'' میں حضرت سیدنا ابوعلی رودباری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک بندۂ صالح نے محفل میلاد شریف کا انعقاد کیا اور اس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں۔ ایک ظاہر بین شخص وہاں پہنچا اور یہ منظر دیکھ کر (بدظن ہو گیا) واپس جانے لگا۔ بانیِ محفل نے اُسے روکا اور اپنے ہمراہ مکان کے اندر لے گیا اور فرمایا کہ جو شمع میں نے غیرِ خدا کے لیے روشن کی ہو بجھا دیجئے۔ اُس نے بہت کوشش کی مگر کوئی شمع بجھ نہ سکی۔

-•❁ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ❁•-

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف لطیف ''تذکرۃ الاولیاء'' میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کوئی بزرگ، حضرت احمد حضرویہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے از راہِ مہمان نوازی اُس دن سات شمعیں روشن کیں، یہ دیکھ کر اُن بزرگوں

نے اِعتراض کیا کہ مجھے تمہارا یہ طریقہ اچھا نہیں لگا کیونکہ یہ تکلفات تو تصوف کے منافی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے تو یہ تمام شمعیں صرف اللہ تعالیٰ کے واسطے روشن کی ہیں اور اگر آپ غلط سمجھتے ہیں تو پھر اِن میں سے جو شمع اللہ تعالیٰ کے لیے روشن نہ ہو اُس کو بجھادیں۔ یہ سن کر وہ بزرگ مٹی اور پانی کے ذریعے اُن شمعوں کو بجھانے لگے' لیکن اُن سے ایک شمع بھی نہ بجھ سکی۔ پھر صبح کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے ساتھ چلو' میں تمہیں قدرت کے عجائبات کا نظارہ کرانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ جب ایک گرجا کے دروازے پر پہنچے تو وہاں ایک کافر بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتے ہی بہت تعظیم کے ساتھ دستر خوان بچھوایا اور کھانا چن کر عرض کیا کہ آیئے ہم دونوں کھانا کھائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدا کے دوست' خدا کے غنیم کے ساتھ کیسے کھا سکتے ہیں۔ یہ سُن کر وہ ایمان لے آیا اور اُس کے ہمراہ مزید ۷۰ افراد مسلمان ہو گئے اور اِسی شب آپ نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو یہ فرماتے دیکھا کہ اے احمد تو نے ہمارے لیے سات شمعیں روشن کیں اور اِس کے صلہ میں ہم نے تیرے ہی وسیلے سے ستر قلوب کو نورِ ایمانی سے منور کر دیا۔ (تذکرۃ الاولیاء:۱۶۹)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے کرم ہی کرم ہو گیا
سب کے دِل جگمگائے کرم ہو گیا
محفل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ میں جاؤں فدا
جو بھی محفل میں آئے کرم ہو گیا
جن کی محفل ہو محفل میں آتے ہی ہیں
وہ جو محفل میں آئے کرم ہو گیا
کملی والے کی آمد پہ جس نے جہاں
گلیاں کوچے سجائے کرم ہو گیا

(لکیاں نیں موجاں:۵۸)

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب

اللہ اللہ کس کی عظمت کا تذکرہ ہے' کس کی رفعت کا بیان کہ سرفرطِ ادب واحترام سے جھکا جا رہا ہے... نگاہیں وفورِ تعظیم وتکریم سے سرنگوں ہیں... قلب عجز ونیاز کے جذبات سے معمور ہے... عرفان وآگہی کا بحر تلاطم خیز ہے... عشق وایمان کے جذبات رفعت پذیر ہیں... جذبۂ عشق کی تپش فزوں تر ہے... قلبِ نیاز جذبہ ہائے عقیدت سے لبریز ہے... خیالات بادل کی طرح اُمڈے چلے آتے ہیں... اِحساسات میں طوفان اُٹھ رہا ہے... آنکھوں میں آنسو مچل رہے ہیں... قلم نے اپنا سر جھکا دیا ہے... دست وپا تشکر کے باعث تھر تھرا رہے ہیں... جسدِ ناتواں' عشق تپاں کے سبب لرز رہا ہے... کہاں مجھ جیسا حقیر، خطا کار، فقیر راہ نشیں اور کہاں حکیمِ کائنات اور تاجدارِ رسل صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی جن کی توصیف میں خود خالق رَطبُ اللسان ہے، جو صرف عالمِ اِنسانی کے لئے ہی رحمت نہیں بلکہ تمام عالموں کے لئے رحمت ہیں، جن پر خود خالق کو ناز ہے۔ وہ اور اس کے فرشتے اُن پر درود بھیجتے ہیں۔ اسی لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا فرض ہے اور عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔ جن کے ساتھ آشفتگی عشق اور شیفتگی محبت حق تعالیٰ کی محبوبیت کے بلند ترین مقام پر پہنچا دیتی ہے۔ جن کی نگاہِ اِلتفات قطرے کو گوہر میں منتقل کر دیتی ہے... جن کے جلوے زمین سے فلک تک محیط ہیں... جو اَزل سے اَبد تک درخشاں ہیں... جن کے نام سے بزمِ عالم کی رونق قائم ودائم ہے... جن کے نور سے شمع ہستی فروزاں ہے... جن کے دم سے رنگ وبو کا سلسلہ جاری وساری ہے... جن کی جستجو کیف ومستی کی حاصل اور جن کی آرزو دردِ پنہاں کا چارہ ہے... جن کا ذکرِ خیر سعادت کا مخزن اور جن کی یاد دین وایمان کا سرچشمہ ہے... جنہوں نے نوعِ اِنسانی کو خرافات واوہام کی تاریکیوں' کفر وباطل کی ظلمتوں اور شرک والحاد کی اتھاہ گہرائیوں سے نکال کر عظمت ورفعت کی منازل سے ہمکنار کیا' دُکھی دُنیا کو امن وسکون کا پیغام بخشا' اِس کے مصائب وآلام کا مداوا کیا... سسکتی ہوئی انسانیت کی پشت پر سے وہ تمام

بوجھ اُتارے جن کے نیچے یہ قرن ہا قرن سے دبی چلی آرہی تھی اور اِس کی بیڑیوں کو کاٹا جس میں یہ صدیوں سے اَسیر و گرفتار تھی... سعادت کی راہوں سے بھٹکی ہوئی اِنسانیت اور اِنحراف شدہ آدمیت کو راہِ راست اور صراطِ مستقیم پر گامزن فرمایا... تمام تخیلاتِ باطلہ اور تصوراتِ رذیلہ کو ناپید کر کے انسانی معاشرہ کو حق وصداقت کا درس دیا۔ محکوموں' زیردستوں اور حلقہ بگوشوں کو حریت وآزادی جیسی عظیم نعمت سے سرفراز فرمایا اور انہیں آقاؤں کی مسند عطا فرمائی... جنہوں نے نئے زمانوں کے دروازے کھولے... نئے اِنسان بنائے... اُن کی ترقی کے اَمکانات کو نئی وسعتیں عطا فرمائیں... انسانیت کو عظمت کی اُس معراج تک پہنچادیا کہ فرشتے اُن کی مجالسِ ذِکر میں بیٹھنا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے ہیں، جسے وہ خون بہانے والا کہتے تھے، بدر و اُحد اور دیگر غزوات میں اُس کے ساتھ ہو کر خون بہایا۔

حضور ہادیٔ کائنات ﷺ ایک جلوۂ تاباں بن کر سینۂ فطرت سے ہویدا ہوئے... حضور ﷺ کی نگاہوں نے رازِ ہستی کو روزِ روشن کی طرح عیاں کر دیا۔ اگر حضور سرورِ کائنات ﷺ کی ذاتِ مقدسہ نہ ہوتی تو باغِ اِنسانیت میں ہر سو خزاں ہی خزاں مسلط ہوتی ...تمام تر عالمِ جہاں سراپا تاریک اور ظلمت کدہ ہوتے' جہانِ رنگ و بو کا کہیں بھی نام ونشاں نہ ہوتا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

جس جگہ محفل مولود شریف کا منعقد کرنا مقصود ہو اُس جگہ کو خوب صفائی اور پاکیزگی سے آراستہ کرنا چاہئے' وہاں پر نہایت صاف ستھرے' پاکیزہ کپڑے اور دَری وغیرہ بچھانے چاہئیں' محفل کے دَرمیان کچھ جگہ خالی رَکھی جائے' وہاں پر ایک صاف چوبی تخت رکھ کر اُس کے اُوپر اُجلی چادر یا کپڑا بچھادیا جائے جس پر مذہبی نعتیہ یا دیگر مقدس کتب بھی رکھی جاسکتی ہیں' اُس تخت کو خوشبودار عمدہ پھولوں' نفیس عطریات اور مصفا الائچی خورد سے معطر ومزین کیا جائے غرض یہ کہ......

فخرِ موجودات' سرورِ کائنات' شفیع المذنبین' ختم المرسلین' محبوبِ رَبُّ العالمین' راحت العاشقین' شہنشاہِ کونین' نبی الحرمین ﷺ کی محفل پاک کے اِحترام اور خوشنودی کے لئے ہر

ممکن تکلف اور کوشش کرنا عین عبادت ہے۔

جب سے سنا ہے آبر کہ وہ آئیں گے ضرور
آنکھوں کو فرشِ راہ کیے جا رہا ہوں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حاضرین کو باوضو اور با ادب محفل پاک میں شامل ہونا چاہیے

با ادب داخل ہوا ے محفل میلاد میں = خود بدولت خود ہیں شامل محفل میلاد میں
ہیں بشر جس طرح داخل محفل میلاد میں = ہیں ملک بھی یوں ہی شامل محفل میلاد میں
سال بھر آئیں گے اس گھر کی زیارت کے لئے = ہیں فرشتے جو کہ داخل محفل میلاد میں
اُس مسلماں کی زیارت روز کرتے ہیں ملک = دیکھتے ہیں جس کو داخل محفل میلاد میں
آویں محفل میں ملائک چرخ سے افسوس ہے = اور بشر ہوویں نہ شامل محفل میلاد میں

مولود دلپذیر:۱۰

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

آج محبوب کا یومِ میلاد ہے دونوں عالم سجائے سنوارے گئے
مہک اُٹھا جہاں آگیا باغباں باغِ جنت زمین پہ اُتارے گئے
کیف میں ہے فضا سب خوشی جاری غیب سے ہے یہ صائم صدا آرہی ہے
ہے خوشی جن کو آقا کے میلاد کی آج بخشے وہ سارے کے سارے گئے

ارمغان مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم:۴۱

آیئے اپنے آقا کی باتیں کریں = خود بخود زندگانی سنور جائے گی
ذکر خیر الوریٰ سے کریں دوستی = ہر کلی آرزو نکھر جائے گی
ان کے میلاد کی ہیں یہ سب برکتیں = آپ آئے تو ہم کو ملی راحتیں
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت منائیں گے جو = چل کے رحمت غلاموں کے گھر جائے گی

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

محفل میلاد میں قیام

ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی منانا' محفل میلاد کا اہتمام کرنا' ذکرِ ولادتِ اقدس کے وقت قیام یعنی کھڑا ہونا' حاضرینِ مجلس کو کھانا دینا اور ان کے سوا نیکی کی دوسری باتیں جو مسلمانوں میں رائج ہیں' سب نبی اکرم ﷺ کی تعظیم سے ہیں اور تعظیم رسول ﷺ کی تمام صورتیں مستحسن ہیں۔ ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا' تشریف آوری کی تعظیم ہے اور تعظیم ذکر مانند تعظیم ذات ہے ﴿اقامۃ القیامۃ: ۸۷﴾۔

منکرینِ میلاد عام طور پر اہلسنت کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ محفل میلاد میں قیام اس خیال سے ہوتا ہے کہ حضور ﷺ محفل میں تشریف فرما ہیں' یہ منکرین کا محض اعتراض ہے' ہم اس بات کے مدعی نہیں ہیں کہ ہر مجلس مبارک میں تشریف آوری ضروری ہوتی ہے' لیکن ہاں! ہوتی ہے۔ اولیاء واکابر نے بارہا مشاہدہ کیا ہے۔ جیسا کہ ''بہجۃ الاسرار'' امام ابوالحسن لخمی شطنونی اور ''تنویر الملک'' امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نیز تصانیف شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ میں مذکور ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قَدْ اَخْبَرَنِی الثِّقَاتُ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاحِ اِنَّهُمْ شَاهِدُوْهُ ﷺ مِرَارًا عِنْدَ قِرَاءَةِ الْمَوْلُوْدِ الشَّرِیْفِ وَ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ وَ بَعْضِ الْاَحَادِیْثِ

ترجمہ:۔ مجھے ثقہ صالحین نے خبر دی کہ اُنہوں نے بارہا حضور پرنور ﷺ کو مجلس میلاد شریف وجلسہ ختم قرآن عظیم وبعض مواقع میں مشاہدہ کیا

﴿جشنِ میلاد النبی ﷺ ۱۳۰/از سید عبدالرحمٰن بخاری﴾

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

عرفِ عام میں قیام کے معنی کھڑے ہو کر سلام بھیجنا ہے' اس سلام میں پیارے رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ہے' جو بندۂ مومن کا شعار ہے' چند اکابرین کے فرمانِ عالی شان پیشِ خدمت ہیں:

علامہ علی بن برہان الدین حلبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

قَدْ وُجِدَالْقِیَامُ عِنْدَ ذِکْرِ اِسْمِہٖ ﷺ مِنْ عَالِمِ الْاُمَّۃِ وَ مُقْتَدَی الْاَئِمَّۃِ دِیْنًا وورعا الْاِمَامِ تَقِیِّ الدِّیْنِ السُّبْکِیْ وَتَابِعِہٖ عَلٰی ذٰلِکَ مَشَائِخُ الْاِسْلَامِ فِیْ عَصْرِہٖ (سیرت حلبی جلد اول)

ترجمہ: ''بے شک نبی کریم ﷺ کے نام مبارک کے ذکر کے وقت ایسے عالم اُمت اور پیشوائے آئمہ سے قیام ثابت ہے جو دین اور پرہیزگاری میں مشہور ہیں' جن کا نام امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ اس قیام میں بڑے بڑے مشائخ اسلام نے اُن کے زمانے میں اتباع کی ہے''۔

-•❖❋ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❋❖•-

مفتی مکہ علامہ سید احمد زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۰۳) لکھتے ہیں کہ

جَرَتِ الْعَادَۃُ اَنَّ النَّاسَ اِذَا سَمِعُوْا ذِکْرَ وَضْعِہٖ ﷺ یَقُوْلُوْنَ تَعْظِیْمًا کہ ﷺ وَھٰذَا الْقِیَامُ مُسْتَحْسَنٌ لِمَا فِیْہِ مِنْ تَعْظِیْمِ النَّبِیِّ ﷺ وَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِکَ کَثِیْرٌ مِّنْ عُلَمَاءِ الْاُمَّۃِ الَّذِیْنَ یُقْتَدٰی بِھِمْ

❖ سیرت نبویہ ۱ ۱۵۱ ❖

ترجمہ: لوگوں کا یہ معمول ہے کہ میلاد النبی ﷺ کا ذکر سنتے ہیں تو آپ ﷺ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں' یہ قیام بہت اچھا ہے کیونکہ اس میں نبی کریم ﷺ کی تعظیم پائی جاتی ہے' اُمت کے علماء اس پر عمل پیرا ہیں۔

-•❖❋ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❋❖•-

حضرت تقی الدین امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا قیام کے لئے کھڑے ہونا

پیشوائے دین امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا قیام بیان کرتے ہیں کہ آپ نے کس محبت و تعظیم سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام و مدح سن کر قیام۔

حَکٰی بَعْضُھُمْ اَنَّ الْاِمَامَ السُّبْکِی اِجْتَمَعَ عِنْدَہٗ جَمْعٌ کَثِیْرٌ مِّنْ عُلَمَاءِ عَصْرِہٖ فَاَنْشَدَ مُنْشِدًا قَوْلَ الصَّرْصَرِیِّ فِیْ مَدْحِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم قلیل لِمَدْحِ الْمُصْطَفٰی الْخَطَّ بِالذَّھَبِ عَلٰی وَرَقٍ مِّنْ خَطٍّ اَحْسَنَ مِنْ کَاتِبٍ اِنْ تَنْھَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَ سِمَاعِہٖ قِیَامًا صُفُوْفًا اَوْ جِثْیًا عَلَی الرُّکَبِ فَعِنْدَ ذٰلِکَ قَامَ الْاِمَامُ السُّبْکِیُّ رحمۃ اللہ علیہ وَجَمِیْعُ مَنْ فِی الْمَجْلِسِ فَحَصَلَ انس کَبِیْرٌ بِذٰلِکَ الْمَجْلِسِ وَیَکْفِیْ مِثْلَ ذٰلِکَ فِی الْاِقْتِدَآءِ۔ ❊ سیرت حلبی جلد اول ❊ سیرت نبوی ❊

ترجمہ: ''بعض حضرات نے بیان کیا کہ حضرت امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اُن کے زمانہ میں ایک بڑی جماعت علماء کی حاضر تھی کہ ایک نعت خوان نے ابوذکریا یحیٰی صرصری رحمۃ اللہ علیہ کے وہ اَشعار جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح شریف میں تھے' پڑھے کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کے لئے اچھے کاتب کے خط سے سنہری خط چاند پر لکھوایا جائے تو بھی کم ہے' اگر شریف انسان اُن کا ذکر سنتے ہی کھڑے ہو جائیں' حالت قیام میں صف بستہ یا گھٹنوں کے بل یہ سنتے ہی امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے اور سب مجلس والوں نے بھی قیام کیا اور مجلس میں ایک وجد طاری ہو گیا' ایسے امام اور علماء کا قیام کرنا ہمارے لئے کافی ہے۔

--❊❊ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❊❊--

حضرت علامہ شیخ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

اَلْقِیَامُ عِنْدَ ولدته صلی اللہ علیہ وسلم لَا اِنْکَارَ فِیْہِ فَاِنَّہٗ مِنَ الْبِدْعِ الْمُسْتَحْسَنَةِ

وَ قَدْ اَفْتٰی جَمَاعَةٌ بِاسْتِحْبَابِهٖ عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَتِهٖ وَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِکْرَامِ التَّعْظِیْمِ لَهٗ ﷺ اِکْرَامُهٗ وَتَعْظِیْمُهٗ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَلَا شَكَّ اَنَّ الْقِیَامَ لَهٗ عِنْدَ الْوِلَادَةِ مِنَ التَّعْظِیْمِ وَالْاِکْرَامِ قَالَ مؤلفه رحمة اللعلمین لَوِ اسْتَطَعْتُ الْقِیَامَ عَلٰی رَأْسِیْ لَفَعَلْتُ اَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ الزُّلْفٰی عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ ﴿نزہۃ المجالس﴾

ترجمہ: سرکارِ دوعالم ﷺ کے ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنے میں کوئی انکار نہیں کیونکہ یہ بدعت حسنہ ہے اور بیشک ایک جماعت علماء نے آپ ﷺ کی ولادت پاک کے ذکر کے وقت استحبابِ قیام کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ اس میں نبی کریم ﷺ کا اکرام و تعظیم ہے اور آپ ﷺ کا اکرام اور تعظیم ہر مومن پر واجب ہے' اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ وقت ذکرِ ولادت میں حضور نبی کریم ﷺ کی تعظیم اکرام ہے

نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے اپنے حبیب ﷺ و دونوں جہان کی رحمت بنا کر بھیجا ہے' اگر میں سر کے بل کھڑا ہو سکتا تو بھی قیام کرتا محفل بارگاہِ الٰہی میں قرب حاصل کرنے کیلئے۔ ○ نزہۃ المجالس ۱۹۱/۲ ○

-○ صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وّ آلہٖ وسلّم ○-

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں' بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

-○ صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وّ آلہٖ وسلّم ○-

محفل میلاد کا منعقد کرنا اہل عشق و محبت' مومنین' مخلصین' علماء' محدثین کی تقلید ہے۔

-○ صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وّ آلہٖ وسلّم ○-

جشنِ میلاد النبی ﷺ منانے سے پیارے نبی ﷺ خوش ہوتے ہیں۔ مسلمان کی زندگی کا اوّلین مقصد اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی خوشی ہے جو دونوں جہاں کی سعادت ہے۔

صَلَّى اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کی خوشی میں محفل میلاد کا انعقاد ایک عظیم عبادت ہے لہٰذا اس کا ضرور اہتمام کرنا چاہیے اکثر ایسی محافل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری بھی ہوتی ہے

صَلَّى اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

روتوں کو رلائیں گے جلتوں کو جلائیں گے
سنی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منائیں گے

سرکار کے دیوانو سرکار کے پروانو
سرکار کا ذکر کرو سرکار بھی آئیں گے

کھل جائیں گے رحمت کے دروازے بھی اُن پر
جو پیار سے آقا کی محفل کو سجائیں گے

سنتا ہے سنے کوئی جاتا ہے چلا جائے
ہم نعرہ رسالت کا ہر حال لگائیں گے

میلادِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشیاں جو مناتے ہیں
اِک روز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار پہ جائیں گے

اللہ کی سنت پر ان کا عمل صائمؔ
سلطان مدینہ کی جو نعت سنائیں گے

جانِ بہار: ۲۲

محفل میلاد میں شیرینی بانٹنا

محفل میلاد شریف میں شیرینی بانٹنے کا بہت بڑا اجر وثواب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا......

"اِنَّ الْمُؤْمِنَ حَلْوٌ وَیُحِبُّ الْحَلَاوَۃَ"

ترجمہ: بے شک مومن میٹھا ہے اور مٹھائی کو دوست رکھتا ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

"فِیْ بَطْنِ الْمُؤْمِنِ زَاوِیَۃٌ لَایَمْلَاءُ ھَا اِلَّا الْحَلْوَاء"

ایمان والے کے پیٹ میں ایک ایسا گوشہ ہے جو سوائے مٹھائی کے اور کسی شئے سے نہیں بھرتا

﴿خزانۃ الروایات فصل ضیافت ❖ تفسیر روح البیان جلد ۲ ❖ انوار الساطعہ: ۳۱۵﴾

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

"کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُحِبُّ الْحَلْوَاوَالْعَسَلَ"

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہد بہت پسند فرماتے تھے

چونکہ ان حدیثوں میں حلوے یعنی شیرینی کا ذکر آیا ہے اس لیے اہل ایمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے بھی شیرینی اور حلوے کو دوست رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے

"لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْ مِمَّا تُحِبُّوْنَ"

﴿پ ۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! تم نیکی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے جب تک وہ

چیز (اللہ کی راہ میں) نہ خرچ کرو جس کو تم دوست رکھتے ہو۔

معلوم ہوا کہ نیکی کے درجہ کو ایمان والا تب ہی پہنچتا ہے جب اپنی پسندیدہ چیز اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت میں خرچ کرے اور پسندیدہ چیزوں میں شیرینی بھی شامل ہے۔ لہٰذا اس کا محفل میلاد شریف میں بانٹنا یقیناً بڑا ثواب اور نیکی کے درجے کو حاصل کرنا ہے۔

۔۔ ❖ ❋ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ❋ ❖ ۔۔

سید عبدالرحمٰن بخاری فرماتے ہیں کہ شیرینی تقسیم کرنے والا ایمان والوں (مردوں، عورتوں اور بچوں) کے اُس گوشۂ بطن (پیٹ کے اُس کونے) کو بھرنے کا ثواب پاتا ہے جس کی غذا اللہ تعالیٰ نے صرف مٹھائی ہی رکھی ہے۔

محفل میلاد میں کھانا کھلانا یا شیرینی بانٹنا سب موجب خیر و برکت ہے اور شیرینی کی تخصیص میں فوائد ہیں۔

ایک تو یہ کہ "قَلْبُ الْمُؤْمِنِ حَلْوٌ يُحِبُّ الْحَلْوٰ" (مسلمان کا دل میٹھا ہے، وہ مٹھاس کو دوست رکھتا ہے)

دوسرے یہ کہ شیرینی روزانہ عام لوگوں کے استعمال میں نہیں آتی وَكُلُّ جَدِيْدٍ لَذِيْذٌ وَمَنْ وَافَقَ مِنْ اَخِيْهِ شَهْوَةً غُفِرَلَهٗ یعنی ہر نئی چیز ذائقہ دار ہوتی ہے اور جو کوئی اپنے بھائی سے اس کی چاہت میں موافقت کرے تو اس کے گناہ بخش دیئے گئے۔

اور جو کوئی اپنے بھائی سے اُس کی چاہت میں موافقت کرے تو اُس کے گناہ بخش دیئے گئے۔

تیسرے یہ کہ حسب عرف اغنیا کو بھی اس کے لینے میں باک نہیں ہوتا، بخلاف اس کے کہ روٹی بانٹی جائے۔

چوتھے یہ کہ جو چیز محبوبانِ خدا سے منسوب ہو جائے سزاوارِ تعظیم ہو جاتی ہے۔ شیرینی اس لئے بھی زیادہ مناسب ہے کہ اُس میں کوئی چیز پھینکنے والی نہیں ہوتی۔

محفل میلاد میں حاضرین کے لئے طعام یا شیرینی کا انتظام ضرور ہونا چاہیئے۔ کھانا

کھلانا تو ہر وقت مستحب ہے پھر اِس موقع کا کیا پوچھنا جب اُس کے ساتھ ماہِ مبارک ربیع الاوّل میں ظہورِ نورِ نبوت کی خوشی مل جائے' نیز شیرینی تقسیم کرنا مسلمانوں کے ساتھ احسان ہے اور اکٹھے مل کر کھانے پینے میں برکت ہے' قرآنِ کریم نے اِس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ (مشعل ہدایت: ۴۰) ﴿جشنِ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۵۰ اور ۱۵۹ از سید عبدالرحمٰن بخاری﴾

-صلّی اللّٰہ علٰی حبیبہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ وسلّم-

ایک مرتبہ حضرت سید حمزہ قادری برکاتی قدس سرہ کو خواب میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صاحبزادے تم نے بیروں کے اچھے اچھے درخت لگائے ہیں اور ہر ایک کی تواضع کرتے ہو لیکن ہم کو کبھی ایک بیر بھی نہیں کھلاتے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے صبح ہوتے ہی ایک محفل مولود شریف منعقد کی اور اُس میں حاضرین کو عمدہ عمدہ بیر تقسیم کیے۔

﴿سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱/۲۴۱ برکات مارہرہ ۱۴۹﴾

-صلّی اللّٰہ علٰی حبیبہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ وسلّم-

حضرت شیخ زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ ہر جمعہ کی رات چند من چاول پکا کر بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نذرانہ پیش کرتے' لطف یہ کہ چاول کے ہر دانہ پر تین مرتبہ سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ اَحد) شریف پڑھا ہوتا تھا اور رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایام مولد میں ہر روز ایک ہزار تنکہ (ایک بڑا پیمانہ) زیادہ کرتے رہتے حتیٰ کہ بارہ ربیع الاول شریف کی رات بارہ ہزار تنکہ خرچ فرماتے۔ ﴿اَخبارُ الاخیار: ۲۲۷﴾

-صلّی اللّٰہ علٰی حبیبہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ وسلّم-

ایک مرتبہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ دہلوی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ پُرفتوح کے ایصالِ ثواب کے لئے عمدہ کھانے پکوائے۔ جب خادم نے کھانا تقسیم کرنے کی اجازت چاہی تو خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ٹھہر جاؤ۔ کچھ دیر بعد پھر اجازت طلب کرنے پر یہی جواب ملا۔ خادم نے انتظار کی وجہ دریافت کی تو خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! ''میں کیسے اجازت دیتا کہ اس وقت میرے بھائی علی احمد صابر نے بھی رسول اللہ

ﷺ کی روح پُرفتوح کو ثواب کے لئے بھنے ہوئے چنے پیش کئے تھے تو میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ ہمہ تن اُدھر متوجہ ہیں۔ پس ایسی حالت میں کھانا تقسیم کرنا میں نے پسند نہ کیا بلکہ یہ چاہا کہ آپ ﷺ توجہ شریف اِدھر فرمائیں تو پھر کھانا تقسیم کروں گا۔ ﴿مقیاس المیلاد:۱۵۷﴾

-•❖✻﴿صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴾✻❖•-

ایک مرتبہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بارہویں ربیع الاول شریف کو جب دستورِ قدیم کے مطابق میں نے قرآن پڑھا اور آنحضرت ﷺ کی نیاز تقسیم کی اور موئے مبارک کی زیارت کی' اثنائے تلاوت ملاءِ اعلیٰ حاضر ہوئے اور آنحضرت ﷺ کی روح پُرفتوح نے اِس فقیر نیز فقیر کے دوستوں کی طرف نہایت اِلتفات فرمایا۔ اُس وقت میں نے دیکھا کہ ملاءِ اعلیٰ اور مسلمانوں کی ایک جماعت کا دائرہ ہے کہ ان ہی کے ناز و نیاز اُس سے عروج کررہی ہیں اور برکات و نفحات اس سے نزول کررہے ہیں۔ تم وثم۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار فرمایا: کہ مجھے ایک آگ کا دریا نظر آرہا ہے' جو عالمِ ناسوت میں داخل ہوچکا ہے' (اب) بڑے بڑے حادثات رونما ہوں گے۔ اگرچہ حقیقت میں فتح و ظفر ملتِ محمدیہ ﷺ ہی کے مقدر میں ہے' جو دم بہ دم مثل فوارہ جوش زن ہے اور حقیقتاً اسی قسم کے فتنے ملت و حکومت کے اُمور میں پیدا ہوئے' جن کا تدارک بجز تائیدِ غیبی ممکن نہ ہوا۔

حضرتِ اقدس نے فرمایا کہ ایک بار میں نے واقعہ میں حضرت قبلہ گاہی قدس سرہٗ کو دیکھا کہ فقیر کے غریب خانہ پر تشریف فرما ہیں اور مجلسِ توجہ قائم ہے اور آپ کے مقابل میاں نور اللہ بیٹھے ہیں۔ لیکن اپنی دونوں آنکھیں کھلی چھوڑ دی ہیں اور ادنیٰ تاثیر جو اُن پر ظاہر ہوتی ہے حرکت کرتے ہیں اور سر ہلاتے ہیں۔ جب مجلسِ توجہ قریب ختم کے پہنچی یہ فقیر اندر آیا اور ختم کے بعد اُن سے سوال کیا کہ کیا آنکھ نہ بند کرنا اور سر ہلانا حضرت کے حکم سے تھا۔ کہنے لگے کہ میں نے یہ تو نہیں کہا تھا' اُس وقت رنج و ملال کرنے لگے۔ اِس فقیر نے جو حضرت کے متبعین سے ہے' کہا کہ ان کے حال پر توجہ ضروری ہے اور حضرتِ اقدس کی اِس فقیر کے حال پر توجہ ہے کہ حدِ بیان سے باہر ہے۔ یقین ہے کہ تھوڑی دیر بعد مُبدّل بہ رحمت ہوجائے گا۔ اُس وقت میں نے فاتحہ کے لئے عرض کیا' آپ نے فاتحہ پڑھ کر دُعا کی۔

اَثنائے فاتحہ میں نے کہا کہ "عبدالنبی" کے حق میں بھی۔ پھر میں نے کہا بلکہ عبدالنبی کو۔ گویا ان کے ہمراہ کوئی دوسرا بھی بیٹھا ہے' اُس وقت ایک شخص پر جو مجلس توجہ میں ذکر زبانی میں مشغول تھا' بے حد عتاب فرمایا: اِس فقیر نے ہر چند اُس کو منع کیا' لیکن نہ مانا' اُس وقت آپ گھر گئے اور جب اندر لوٹے تو اُس مبارک جگہ سے جہاں آپ بیٹھے تھے' نور اللہ پر دوبارہ توجہ فرمائی۔ اِس بار اُنہوں نے اَپنی آنکھیں بند کر لیں اور سر جھکا لیا اور سکون سے بیٹھ گئے۔ یہ فقیر عین مجلسِ توجہ میں آیا۔ انہوں نے چاہا کہ بہ تواضع اٹھیں یا کچھ حرکت کریں میں نے ہاتھ اور سر سے اشارہ کیا کہ حرکت نہ کرو۔ ❁ اَلْقَوْلُ الْجَلِیّ فِیْ ذِکْرِ آثَارِ الْوَلِی: ۱۸۲ ❁

-•❖❁ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❁❖•-

حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوش ہونا اور جشن منانا ایمان کی علامت اور اَپنے آقا' نبی محتشم ﷺ کے ساتھ قلبی تعلق کا آئینہ دار ہے۔

محفل میلاد کی مجلسوں میں ذوق وشوق سے شمولیت کرنے سے دلوں میں جذبہ عشق رسول ﷺ بیدار ہوتا ہے۔

-•❖❁ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❁❖•-

جشن عید ماہ ربیع الاوّل ہے۔ سرکارِ مدینہ ﷺ کی ولادت میلادُ النبی ﷺ ہر دو عالم کے لئے رحمت ایمان وایقان کی علامت ہے۔ یوم میلادُ النبی ﷺ نہایت ہی بابرکت پوری کائنات کے لئے ہے' باعثِ سعادت ہے۔

روشنی کا ہر طرف امکان پیدا ہو گیا
عرش سے اللہ کا مہمان پیدا ہو گیا
عرشیوں نے بھی منایا جشن میلادُ النبی ﷺ
آمنہ کے گھر میں جب ذیشان پیدا ہو گیا

اِس محفل وچ جہڑی رونق نظر اوندی سارا جلوہ میرے حضور ﷺ دا اے
حاضر وناظر نے میرے حضور ﷺ بیشک بنیاں سماں کیف سرور دا اے

اِس محفل وچ جہڑی رونق نظر اوندی سارا جلوہ میرے حضور ﷺ دا اے
حاضر و ناظر نے میرے حضور ﷺ بیشک بنیاں سماں کیف سرور دا اے
جلوہ اُس نوں مستانیاں نظر اوندا جس سینے وچ چانن نور دا اے
اوہدے نصیباں وچ بھلا جمال کتھے جہڑا کھاندا اے نال گھور دا اے

-•❖✻ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ✻❖•-

میلاد سوہنے نبی ﷺ دا مناوندے رہنا چاہی دا
سوہنے توں نہ واری جاوے فائدہ کیہ کمائی دا

-•❖✻ فیضانِ انیس:۴۴ ✻❖•-

ایہہ محفل سجائی جہناں آقا تیرے نام دی...... رحمتاں دا اوہناں تے نزول ہونا چاہی دا
نعتاں لکھے تیریاں مستانہ تیرا سوہنیاں ...... مستانے دا سلام وی قبول ہونا چاہی دا

-•❖✻ فیضانِ انیس:۷۸ ✻❖•-

بزمِ نبی میں آؤ تو دیکھو کیسا لگتا ہے
نامِ محمد ﷺ چومنا کتنا میٹھا لگتا ہے

-•❖✻ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ✻❖•-

ذکرِ حضور ﷺ بامُراد کرن والیو
یاداں نال یاد ہوندی یاد کرن والیو

رَب آکھے تُساں دیاں مَن لیاں ساریاں ...... صدقہ حضور ﷺ فریاد کرن والیو
رحمتاں تے عزتاں تے دولتاں دے سائے نے...... گھراں وچہ محفلِ میلاد کرن والیو

-•❖✻ دُھخد ادُھواں:۶۵ ✻❖•-

جلوسِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

خوشی، مسرت اور جشن کے اظہار کا ایک طریقہ جلوس نکالنا بھی ہے، لہٰذا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک کی خوشی میں جلوس بھی نکالا جاتا ہے، جس کے اندر وقفے وقفے کے بعد بیانات، تلاوتِ قرآنِ پاک، نعت شریف اور خصوصاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں صلوٰۃ و سلام کے تحفے پیش کیے جاتے ہیں۔

جلوس عربی اور اردو زبان کا لفظ ہے، بطور مذکر استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی ہیں کہ بہت سے لوگوں کا کسی خاص موقع پر اکٹھے ہو کر بازاروں سے گزرنا۔ شاہانہ جاہ و حشم کے ساتھ بادشاہ یا امیروں کی سواری کا نکلنا، بیٹھنا، شاہی تخت نشینی، موجودہ زمانے میں مختلف قسم کے جلوس نکالے جاتے ہیں۔ مثلاً دولہے کی برات کا جلوس، احتجاجی جلوس، ماتمی جلوس اور جلوسِ میلاد وغیرہ۔ ''جلوس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' دنیائے اسلام کا ایک اجتماعی عمل ہے۔ یہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس شہنشاہ ہر دو عالم، محبوب خدا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شاہی کے عمل ظہور اور اس عالم دنیا میں تشریف آوری کے دن بارہ ربیع الاول شریف ہر سال نکالا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم، رؤف و الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں جہانوں پر حاکمیت کے چوبدار اپنے فرائض غلامی و پاسبانی ادا کرتے ہوئے جلوس میں شامل گدایانِ درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت کرتے ہیں اور انہیں دربارِ مصطفائی صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب سکھاتے ہیں۔ اور اس نعمت عظمیٰ کی عطا پر اپنے رب ذوالجلال کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں جلوس نکالنا نئی بات نہیں بلکہ اس کی ابتداء تو اسی وقت ہو گئی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کرۂ ارضی کو رونق بخشی اور یہ سعادت اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق فرشتوں نے حاصل کی تھی۔ تسلسل سے جلوس

میلاد کے روح پرور مناظر ملاحظہ فرمائیں اور اپنے ایمان کو تازہ کریں......

حضور نبی کریم ﷺ کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ علیہا السلام فرماتی ہیں کہ

وَاِذَا قَائِلٌ یَقُوْلُ خُذُوْہُ عَنْ اَعْیُنِ النَّاسِ قَالَتْ وَ رَأَیْتُ رِجَالاً قَدْ وَقَفُوْا فِی الْھَوَا بِاَیْدِیْھِمْ اَبَارِیْقُ مِنْ فِضَّۃٍ

﴿ مواہب الدنیہ: ۱/۱۲۵ ❖ مدارج النبوۃ: ۲/۱۶ ﴾

اور اچانک ایک کہنے والا کہہ رہا تھا (فرشتو!) انہیں (محمد رسول اللہ ﷺ) کو پکڑ کر لوگوں کی آنکھوں سے دُور لے جاؤ' آپ فرماتی ہیں میں نے کچھ لوگ (فرشتے اور حوریں) دیکھے کہ ہوا میں (تعظیم کے لئے) کھڑے ہیں اور اُن کے ہاتھوں میں چاندی کی صُراحیاں ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ مجھے ہاتف غیبی سے آواز آئی کہ آمنہ! اِن پر تین دِن تک دروازہ نہ کھولنا حتیٰ کہ سات آسمانوں کے فرشتے اِن کی زیارت نہ کرلیں۔ میں نے اُن کے لئے حجرہ میں ایک بچھونا بچھایا اور دروازہ بند کرلیا اور میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ آپ کے پاس قطار در قطار اور فوج در فوج حاضر ہو رہے تھے۔ ﴿ مولد العروس: ۷۹ ﴾

ایک اور روایت علامہ ابن حجر ہیتمی سے ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے آپ کی آمد کا اِعلان جنت میں فرمایا' جسے سن کر تمام فرشتے خدا کی حمد و ثناء میں رطب اللسان ہو گئے اور ایک دوسرے کو آپ کی آمد کی خوشخبریاں دینے لگے۔ حضرت جبریل اہل آسمان سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حکم دیا کہ ایک لاکھ فرشتوں کو لے کر زمین پر اُتریئے اور زمین کے تمام گوشوں' پہاڑوں' جزیروں' سمندروں اور تمام اطراف و اکنافِ عالم میں پھیل جائیں اور وہاں کے رہنے والوں کو آپ کی آمد کی بشارت دو۔ ﴿ النعمۃ الکبریٰ: ۳۰ ﴾

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ جب ایمان لانے کے لئے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے' کلمہ شہادت پڑھا پھر آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا ہم حق پر نہیں؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں' ہم حق پر ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی پھر

چھپنا کیسا؟ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دو صفیں بنا کر جلوس کی شکل میں نکلے' ایک صف کے آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے اور دوسری کے آگے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تھے' یہ عظیم الشان جلوس جب کفار کے گروہ کے قریب سے گزرا تو انہیں سخت صدمہ پہنچا۔ پس یہی وہ موقعہ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فاروق کا لقب عطا فرمایا۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے اسلام کو غلبہ اور حق و باطل میں فرق واضح ہوا۔ ❖ تاریخ الخلفاء: ۱۱۴ ❖

جب اللہ رب العزت نے اپنے پیارے محبوب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو لامکاں کی سیر کرائی تو اُس وقت بھی جلوس کے مظاہرے ہوئے' حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ......

فَنَزَلَ جِبْرَائِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ اِسْرَافِيلَ علیہم السلام و مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ

❖ تفسیر روح البیان شریف: ۹/۱۰۶ ❖

پس جبرائیل' میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لینے کے لئے) اُترے اور اُن میں ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے تھے

❖ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ❖

"مسلم شریف باب الہجرت" میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر کے جانے کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے نقل کیا گیا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے سفر ہجرت کا آغاز فرمایا تو اس کی خبر اہل عشق و وفا انصار مدینہ صحابہ کرام کو پہنچی کہ آپ مدینہ کو تشریف لا رہے ہیں۔ مدینہ کے انصار صحابہ کرام کی قسمتیں جاگ اُٹھیں اور محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء کی تشریف آوری کیلئے جشن استقبال کی تیاریاں شروع کر دیں۔ ہر بوڑھے جوان' بچے' مرد و عورتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے لئے بے چین تھیں۔ روز صبح سویرے شہر سے نکل کر حرہ میں جمع ہوتے۔ انتظار کرتے کرتے جب دوپہر ہو جاتی تو واپس چلے جاتے۔

اُدھر نبی کریم ﷺ جب مدینہ کے قریب موضع غمیم میں پہنچے تو بریدہ اسلمی قبیلہ بنی سہم کے ستر سوار ساتھ لے کر حصولِ انعام کی اُمید پر آنحضرت ﷺ کو گرفتار کرنے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بریدہ اسلمی اور اسکے قبیلہ اور خاندان کے بارے میں چند باتیں ارشاد فرمائیں۔

بعد میں بریدہ اسلمی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول محمد بن عبداللہ ہوں۔ بریدہ نے نام مبارک سن کر کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہوگیا اور جو سوار بریدہ کے ساتھ تھے وہ بھی مشرف باسلام ہوئے۔ بریدہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مدینہ میں آپ کا داخلہ جھنڈے کے ساتھ ہونا چاہئے۔ محبت وتعظیم کے طریقے اور تقاضے بھی نرالے ہوتے ہیں۔ بریدہ نے اپنا عمامہ سر سے اُتار کر نیزہ پر باندھ لیا اور محبوبِ خدا کے آگے آگے روانہ ہوا۔ یہ واقعہ بتا رہا ہے کہ مدینہ میں تشریف آوری پر جشن استقبال کو جلوس وجھنڈے کے ساتھ منظم کیا گیا اور حضور نبی کریم ﷺ نے بریدہ اسلمی اور ان کے ستر ساتھیوں کے جلوس وجھنڈے کو برقرار رکھ کر واضح فرمادیا کہ محبت و تعظیم کی خاطر جلوس بنانا اور جھنڈوں کو سجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کی عقیدت ومحبت کا مظاہرہ تھا۔ اِدھر محبوب خدا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھ جلوس کی صورت میں مدینہ کی طرف پیش قدمی فرمارہے ہیں۔ اُدھر انصارِ مدینہ استقبال کے لئے صبح سے حرہ کے مقام پر سراپا انتظار ہیں۔ ایک دن انتظار کر کے گھروں میں واپس جاچکے تھے کہ ایک یہودی کی نظر محبوب خدا ﷺ کے قافلہ عشق ومحبت پر پڑی تو نہایت زور سے پکار اُٹھا' تو تمہارا مقصد ومقصود جس کا تم انتظار کر رہے تھے وہ آگیا''۔ یہ سن کر مسلمانوں نے فوراً ہتھیار لگا کر حرہ قباء کے عقب میں رسول اللہ ﷺ کا والہانہ استقبال کیا۔ اور اظہارِ مسرت کے لئے نعرہ تکبیر بلند کیا۔

بس سب ہی دیوانہ وار اس مہمان گرامی کی طرف لپکتے ہیں سب پکارتے جارہے ہیں مرحبا! مرحبا! خوشی سے ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے جارہے تھے۔ اور اپنی آنکھوں کی پیاس بجھارہے تھے اور حضورِ اقدس ﷺ کی تشریف آوری سے جو خوشی مدینہ میں مسلمانوں کو

ہوئی اُس کا بیان نہیں ہو سکتا۔

حضور ﷺ کی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ میں آمد کا یہ ایسا پر جوش جلوس تھا' جس کا عصر حاضر میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جب لوگ اجتماعی صورت میں حضور ﷺ کا استقبال کر رہے تھے' تو

فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخُدَّامُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ' يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(صحیح مسلم شریف)

مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے' خدام راستوں میں پھیل گئے' (یہ لوگ با آواز بلند) کہہ رہے تھے' یا محمد... یارسول اللہ۔ یا محمد... یارسول اللہ ﷺ

حضور نبی کریم ﷺ کی مدینہ پاک تشریف آوری پر حبشیوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے نیزوں سے کھیل کھیلا تھا چنانچہ ملاحظہ فرمائیں

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ پاک تشریف لائے تو حبشیوں نے آپ ﷺ کی تشریف آوری پر فرحت (جشن) کے طور پر چھوٹے چھوٹے نیزوں کے ذریعے کھیل کھیلا۔ ☆ ابوداؤد شریف ❖ مشکوۃ شریف ❖ ص ۲۵۲

آمد مصطفےٰ ﷺ پر جوش و جذبہ کا اظہار کرتا انصار مدینہ کے عظیم کردار سے ثابت ہے۔ انہوں نے اپنے خوش نصیب بچوں کو مدحت رسول ﷺ کے ترانے یاد کروائے اور آپ ﷺ کے استقبال کی تیاریاں کیں۔ یہ ترانے آپ بھی پڑھیں' کتنے ایمان افروز ہیں:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا ❖ مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعْ

وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا ❖ مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعْ

اَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا ❖ جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعْ

اَنْتَ شَرَّفْتَ الْمَدِيْنَةَ ❖ مَرْحَبًا يَا خَيْرَ دَاعْ

فَلَبِسْنَا ثَوْبَ يَمَنٍ ❖ بَعْدَ تَلْفِيْقِ الرِّقَاعْ

فَعَلَیْکَ اللّٰہُ صَلّٰی .... مَا سَعٰی لِلّٰہِ سَاعٍ

ترجمہ:۔وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر چودھویں کا چاند نکل آیا' جب تک ایک بھی اللہ تعالیٰ کی دعوت دینے والا (مسلمان) باقی ہے' آپ ﷺ کا شکر ہم پر واجب ہے۔اے ہمارے درمیان بھیجے گئے (محبوب!) آپ امر مطاع کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔آپ نے مدینہ کو شرف بخشا ہے' خوش آمدید! اے خیر کی دعوت دینے والے' پس ہم نے پھٹے کپڑوں کو چپکانے کے بعد' یمن (برکت) کا لباس پہن لیا ہے' پس اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ بھیجے' جب تک اللہ کے لئے کوئی کوشش کرنے والا کوشش کرے۔

❁ فتح الباری ۷/۲۶۱ ❖ دلائل النبوۃ للبیہقی: ۲/۵۰۷ ❖ البدایہ والنہایہ: ۳/۱۹۵ ❖ الوفا: ۲۵۲ ❖

چڑھیا چن وداع دیاں گھاٹیاں تھیں' ہوسی کفر اندھیر فنا ساڈا

سچیا مالکا شکر ہزار تیرے' ڈٹھا دیس کمال وسا ساڈا

بچیاں گا ندیاں' دَف کھڑکا ندیاں نے' آقا آگیا زلف سجا ساڈا

لاتاں جاندیاں پئیاں جبیں وچوں' آقا رہیا لوکو جگمگا ساڈا

آپ ﷺ کی اونٹنی جب ایک مقام پر بیٹھ گئی تو بنونجار کی لڑکیاں دف بجاتی ہوئی نکلیں اور یوں گانے لگیں۔

نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِیْ نَجَّارٍ یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارٍ

ترجمہ: ہم نجار کی لڑکیاں ہیں۔اے نجاریو! محمد ﷺ کیسا اچھا ہمسایہ ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اس سارے واقعہ کو برقرار رکھا' کسی ایک محبت و تعظیم کا رد نہیں فرمایا تھا بلکہ آپ ﷺ نے یہ سن کر ان لڑکیوں سے پوچھا! کیا تم مجھ کو دوست رکھتی ہو؟ اُنہوں نے کہا ہاں۔آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی تم کو دوست رکھتا ہوں۔"

اس خوشی میں مرد اور عورتیں چھوٹے بڑے گلی کوچوں میں پکار رہے تھے!

جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ .... جَاءَ نَبِیُّ اللّٰہِ

اللہ کے رسول ﷺ تشریف لائے...... اللہ کے نبی تشریف لائے!

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنا چشم دید واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر ایک عظیم الشان جلوس کی صورت میں جب مسلمان، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما باآواز بلند اللہ کی شان وشوکت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بیان کررہے تھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے موقع پر بھی فرشتوں نے ایک عظیم الشان جلوس کا اہتمام کیا جیسا کہ اُس وقت جبریل علیہ السلام نے عرض کی یا حبیب اللہ! میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے) تمام آسمانوں کے دروازوں کو کھلا چھوڑ آیا ہوں اور وہاں تمام فرشتے آپ کو سلامی دینے کے لئے اور آپ کو مرحبا اور خوش آمدید کہنے کے لئے صف باندھے کھڑے ہیں اور میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! تمام جنتوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور تمام دریا جاری کر دیئے ہیں اور تمام درخت جھوم رہے ہیں اور یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے لیے حوریں مزین ہو چکی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے رب کی رضاجوئی کے لئے اُس کی حمد کرتا ہوں۔

المعجم الکبیر: ۳/۶۳ ❖ حلیۃ الاولیاء: ۴/۷۶

فرشتوں کے جلوس کا اہتمام تو ابھی تک جاری ہے

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر روز دن نکلتے ہی ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ عرض کرتے ہیں حتیٰ کہ جب شام کر لیتے ہیں تو اوپر چلے جاتے ہیں اور اُن کی مثل (ستر ہزار) اُتر آتے ہیں، وہ بھی ان کی مثل ہی کرتے ہیں (قیامت تک اسی طرح ہوتا رہے گا) حتیٰ کہ جب زمین شق ہو جائے گی تو آپ ستر ہزار فرشتوں (کے جھرمٹ) میں باہر تشریف لائیں گے، وہ فرشتے آپ کی خدمت میں نیازمندی کا مظاہرہ کریں گے۔

مشکوٰۃ شریف ❖ دارمی شریف ۱/۵۷ ❖ حلیۃ الاولیاء: ۵/۳۹۰

شعب الایمان ❖ القول البدیع ۵۲

اور پھر میدانِ حشر کے جلوس کا منظر ہی دِیدنی ہوگا' اُس دِن تو تمام مخلوق آپ کے اُس جلوس میں شامل ہوگی حتیٰ کہ نبی و رسول بھی اُس دِن اُس جلوس میں شامل ہوں گے

﴿ ترمذی شریف: ۲۰۲/۲ ❖ مشکوٰۃ شریف ❖ دارمی شریف ❖ ﴾

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا مومن کی پہچان ہے اور اِس موقعہ پر خوشی کے اِظہار کا ایک ذریعہ جلوس بھی ہیں' اِس موقع پر جلسوں میں مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر یا گشت کر کے درودوں کے نذرانے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں' جو قابل تحسین اور مقبول بارگاہِ رِسالت ہوتے ہیں۔

لیکن جلوس میلاد کو ڈھول' تاشے اور رقص کی ملاوٹ سے پاک رکھنا چاہیے۔ اِس لیے کہ ہم جن کے میلاد کی خوشی میں یہ نیکیاں کررہے ہیں اُنہوں نے ڈھول' تاشے اور باجوں کو شیطانی کھیل قرار دیا ہے' پھر اگر اُن کے میلاد میں ہم یہ آلات اِستعمال کریں گے تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں گے' عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سوچیں' یقیناً ایسے فعل کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوں گے' لہٰذا جن کاموں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل نہ ہو ایسے فعل مسلمانوں کو نہیں کرنے چاہیئے' کوشش کر کے اَیسے کام کریں جن سے مقصد بھی پورا ہو اور حقیقی عید بھی ہو سکے۔ مثلاً جلوس میں شامل ہر شخص پاک وصاف باوضو ہو...... لباس ہو سکے تو نیا ورنہ دُھلا ہوا اور اُجلا ہو...... چلنے میں وقار اور اطمینان ظاہر ہو' بدنظمی یا عجلت نہ کی جائے...... سب کا مقصد اِجتماعی طور پر شکر کا اِظہار ہو' لہٰذا آگے اور پیچھے ہونے میں اِختلاف نہ کیا جائے..... سگریٹ وغیرہ سے پرہیز کیا جائے..... نعت خوانی' دُرودوسلام کا وِرد رکھا جائے' خوشُ الحانی سے ہو تو زیادہ بہتر ہے تاکہ ایک دوسرے کی برائی اور فضول گفتگو سے بچا جائے...... ڈھول' باجے قطعاً اِستعمال نہ کیے جائیں' رقص وسرود سے پرہیز کیا جائے..... خوشبو اور عطریات کا استعمال کیا جائے...... علماء اور بزرگوں کو آگے رکھا جائے...... جھنڈے اور بینر ایسے اِستعمال کیے جائیں جن پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف نمایاں لکھی ہو...... ایک دوسرے کو مبارکباد دی جائے اور مصافحہ ومعانقہ کیا جائے...... مٹھائی اور دیگر اَشیاء طعام اِس طرح تقسیم کی جائیں کہ رزق کی بے حرمتی نہ ہو..... عورت اور مرد اِس طرح جمع نہ ہوں کہ پردہ ہی نہ رہے...... جلوس یا

محافل کی وجہ سے نماز کو ہرگز نہ چھوڑا جائے۔

جلوس کا رواج

جلوس کی اِبتداء تو اُسی وقت سے ہے کہ جب بنونجار کی بچیاں اور بچے نعت مصطفیٰ ﷺ کے گیت گاتے ہوئے حضور ﷺ کے اِستقبال کو مدینہ منورہ کے راستہ میں چل رہے تھے۔ اہل مدینہ کی پیروی کرتے ہوئے آج تک تمام عالمِ اسلام اور خصوصاً ملک عزیز پاکستان میں حضور نبی کریم ﷺ کی خوشی میں قریہ قریہ' شہر شہر جلوس نکالے جاتے ہیں اور یہ بھی ایک خوشی کے اِظہار کا ذریعہ ہے۔ چند مقامات کے جلوس کے خوبصورت اور ایمان پرور مناظر کا ذِکر پیش خدمت ہے۔

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

صاحب تفسیر خزینۃ القرآن سید موسیٰ البرقعی رحمۃ اللہ علیہ جلوس کی شکل میں قم سے مکہ شریف نبی کریم ﷺ کی جائے ولادت جایا کرتے تھے۔

''فتاویٰ شامی'' میں ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو شامی لوگ مکہ شریف جائے ولادت نبی کریم ﷺ جایا کرتے تھے۔ (ذکر خیر الانام ۲۸، از حافظ سید غلام حسین مصطفیٰ رضا)

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

علامہ محمد رضا مصری اپنی کتاب ''محمد رسول اللہ ﷺ'' میں رقمطراز ہیں۔ خاص شہر قاہرہ میں اس روز ایک جلوس بعد ظہر پاپیادہ ہوتا ہے جو پولیس کے حفاظتی دستوں کے ساتھ سڑکوں سے گذرتا ہے۔ دونوں طرف فوج کے افسر ہوتے ہیں اور وزراء اور حکام کے لئے شامیانے نصب کیے جاتے ہیں' فوج سلامی دیتی ہے' شیرینی تقسیم کی جاتی ہے' شربت پلایا جاتا ہے' پھر توپوں کی گونج میں شاہانہ سواری واپس جاتی ہے۔ (تنویر برکات ۲۱)

عظیم الشان مشعل بردار جلوس

امام قطب الدین الحنفی جو کہ عرب کے مشہور محدث' اہل مکہ کے جشن میلاد النبی ﷺ کے بارے میں رقم طراز ہیں کہ اہل مکہ صدیوں سے جشن میلاد النبی ﷺ مناتے آرہے

ہیں' آپ فرماتے ہیں کہ

''۱۲ ربیع الاوّل شریف کی رات ہر سال باقاعدہ مسجد حرام میں اجتماع کا اعلان ہوتا تھا' تمام علاقوں کے علماء' فقہاء' گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے ہو جاتے' نماز کی ادائیگی کے بعد تمام لوگ ''سوق اللیل'' سے گزرتے ہوئے مولد النبی ﷺ (مقام ولادت رسولِ اکرم ﷺ) کی زیارت کے لئے جاتے' اُن کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں' فانوس اور مشعلیں ہوتیں' وہاں لوگوں کا اِس قدر اجتماع ہوتا کہ جگہ نہ ملتی' پھر ایک آدمی (خطیب' مقرر) وہاں خطاب کرتا' دُعا ہوتی اور تمام لوگ مسجد حرام میں لوٹ آتے اور مسجد کے درمیان میں دروازہ شریف کی طرف رُخ کر کے صفیں بنا کر بیٹھ جاتے' بادشاہ وقت محفل کے منتظمین کی دستار بندی کرتا' پھر عشاء کی اذان اور جماعت ہوتی' اُس کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے' یہ اِتنا بڑا اِجتماع ہوتا کہ دُور دراز' دیہاتوں' شہروں حتیٰ کہ جدہ کے لوگ بھی اِس میں شرکت کرتے اور آپ کی ولادت مقدسہ پر خوشی کا اظہار کرتے۔

﴿الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام: ۱۹۶﴾

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

راقم الحروف کے شیخ طریقت' سراج العارفین' سعید الاولیاء' شارحِ مکتوباتِ امامِ ربانی' حضرت علامہ مولانا ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ خوبصورت محافل میلاد اور جلوس کا اہتمام فرمایا کرتے تھے خصوصاً ربیع الاوّل شریف کی بارہویں رات کو درود شریف کی محفل پاک کا انتظام فرماتے اور اب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین ابوالحبیب صاحبزادہ محمد رفیق احمد مجددی زیب سجادہ درگاہ حضرت ابوالبیان رحمۃ اللہ علیہ نے تو کمال کر دیا ہے' جدید سہولتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے' آپ نے مشعل بردار موٹر سائیکل جلوس کا اہتمام کیا ہے' جو کہ بارہ ربیع الاوّل شریف سے پہلے جمعۃ المبارک کو نمازِ مغرب کے بعد نکالا جاتا ہے۔

نمازِ مغرب کے بعد جانشین حضرت ابوالبیان' صاحبزادہ والا شان' خوبصورت گھڑ سواروں کے ہمراہ سفید بگھیوں اور الیکٹرک مشعل بردار ہزاروں موٹر سائیکلوں سمیت

جب درگاہ حضرت ابوالبیان رحمۃ اللہ علیہ' مرکزی جامع مسجد نقشبندیہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ سے ادارہ کے سبز پرچم لہراتے ہوئے... سنہری مشعلیں جلاتے ہوئے.......اور درُود وسلام کے ترانے گاتے ہوئے سوئے منزل رواں ہوتے ہیں تو اِک عجیب پرکیف اور روح پرور منظر ہوتا ہے' سواروں کے علاوہ بے شمار پیدل لوگ بھی نہایت فرحاں وشاداں قدم بہ قدم چلتے ہیں اور کئی صاحبان رکشوں اور کاروں پر بھی سوار ہو کر غلامی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔

جلوس کے آگے آگے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف عنوانات پر مشتمل بینر اور کتبے شرکائے جلوس نے اُٹھا رکھے ہوتے ہیں۔

مین جی ٹی روڈ کی دونوں اطراف میں زندہ دِلانِ گوجرانوالہ کے تاجروں' صنعتکاروں' دوکانداروں' مختلف سیاسی وسماجی شخصیات اور عالمی اِدارہ تنظیم الاسلام کی طرف سے خوبصورت' بڑے بڑے بینرز آویزاں کیے جاتے ہیں' یہ بینرز ایک خوش کن منظر پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ جی ٹی روڈ کے درمیان کھمبوں پر آویزاں مرکزی سیکرٹریٹ عالمی ادارہ تنظیم الاسلام کے خوبصورت میلادی بینرز راورلاری اڈا سے لے کر نگار پھاٹک تک جا بجا خوبصورت برقی قمقمے زبانِ حال سے عالمِ اسلام کو جشن میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارکباد پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ بالفاظ دِگر یہ منظر کچھ یوں ہوتا ہے کہ اُس روز شہر کے درودیوار نے

اُودھے' اُودھے...... نیلے' نیلے...... پیلے' پیلے...... پیرہن

اوڑھ رکھے ہیں اور خوبصورت برقی قمقموں کے ذریعے انکی مانگ میں ستارے بھر دیئے گئے ہیں۔

فکری' شعوری' اور نظری افتراق کے باوجود زندہ دِلانِ گوجرانوالہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مرکز پر جمع ہو جاتے ہیں۔ ہر کوئی اپنی گوناگوں مصروفیات کو فراموش کر کے فرحاں و شاداں' اِردگرد سے بے نیاز ہو کر عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترانے گاتا جا رہا ہوتا ہے۔ تنظیم الاسلام فورس کے باوردی نوجوان پورے ماحول پر کڑی نظر رکھتے ہیں اور ہر قسم کی ہنگامی صورتحال سے نبرد آزما ہونے کے لئے پوری طرح مستعد اور چاک وچوبند ہوتے ہیں۔ ہر

کوئی محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے مسرور سوئے منزل رواں دواں رہتا ہے' آخر کار یہ عظیم الشان جلوس نگار پھاٹک سے واپس ہوتے ہوئے جی ٹی روڈ پر سے ہی درگاہ حضرت ابوالبیان رحمۃ اللہ علیہ ماڈل ٹاؤن واپس پہنچ جاتا ہے جہاں شرکاء کرام باجماعت نماز ادا کرتے ہیں' خصوصی دُعا ہوتی ہے' پھر شرکاء جلوس کی خدمت میں لنگر شریف پیش کیا جاتا ہے' اِس طرح یہ عظیم الشان جلوس بخیر وخوبی اختتام کو پہنچ جاتا ہے۔

❖ ماہنامہ دعوتِ تنظیم الاسلام: مارچ ۲۰۰۹ء ❖

میلاد شریف کا جلوس دیکھنے پر مسرت کا اظہار

نواب مشتاق احمد خان راولپنڈی میں میلاد شریف کے جلوس کا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں۔ ''جنوری ۱۹۴۸ء میں پاکستان کی پہلی عید میلاد تھی' خون کے دریاؤں کو پار کر کے اور عزیزوں اور دوستوں کی نعشوں کی چھوٹی بڑی پہاڑیوں کو عبور کر کے مہاجرین کو سر زمین پاکستان میں وارد ہوئے کچھ زیادہ مدت نہیں ہوئی تھی' ایک نظریۂ حیات کے لئے اتنی بڑی قربانی دینے کے بعد جذبہ میں فراوانی اور ایمان میں تازگی تھی۔ اِس لیے پہلی عید میلاد کے موقع پر بڑا جوش اور جذبہ تھا' فوجوں کے جلوس شہر کے بازاروں میں گزر رہے تھے' جلوس کو دیکھنے کے لئے مَیں بھی ایک جگہ کھڑا ہو گیا' میرے پاس ہی ایک سفید پوش بزرگ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے' جیسے ہی فوج کا ایک دستہ اللہ اکبر کے نعرے بلند کرتا ہوا اور درود وسلام پڑھتا ہوا پاس سے گزرا' اُن کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے' یہ سماں دیکھ کر ایک شوخ نوجوان جو پاس ہی کھڑا تھا' اُن سے مخاطب ہو کر بولا بھائی صاحب یہ تو خوشی کا موقعہ ہے' آپ روئے کیوں ہیں۔ سفید پوش بزرگ نے اُمڈتے ہوئے آنسوؤں کے سیلاب میں بہتے ہوئے جواب دیا: ''عزیز من! یہ رنج کے آنسو نہیں' یہ خوشی اور مسرت کے آنسو ہیں۔ ورنہ وحدہٗ لاشریک کی قسم! رنج کے آنسو بہانے کے لیے میرے پاس کافی وجوہ موجود ہیں۔ یہ ناچیز گنہگار جو آپ کے سامنے کھڑا ہے' بھک منگا نہیں ہے' وہ چاندنی چوک دہلی کا ایک خوشحال سوداگر تھا' اب اِس کے پاس اِن چیتھڑوں کے سوا کچھ نہیں' جو اِس

کے جسم کی ستر پوشی کر رہے ہیں' اِس کی دُوکان کو نذرِ آتش کر دیا گیا' اِس کے مکان اور ساری متاعِ حیات کو ملیامیٹ کر دیا گیا' اِس کی گھر والی کو ظالموں نے اِس کے سامنے قیمہ قیمہ کر ڈالا' اِس کی جوان بیٹی کو اِس کی آنکھوں کے سامنے پکڑ کر لے گئے اور وہ بے بس کھڑا دیکھتا رہا' اِس کے دودھ پیتے بچے کا وہ حشر کیا جس کے بیان کرنے کی بھی اس کی زُبان میں طاقت نہیں' اِس کے بھائی بندوں کو بلالحاظ عمر وجنس تہ تیغ کر دیا گیا۔

عزیزِ من! میں ضرور تمند ہوں' مظلوم ہوں' اللہ کی اس وسیع دُنیا میں تنہا اور بے یارو مددگار ہوں' لیکن باوجود اس کے میں خوش ہوں اور خوشی کے آنسو بہا رہا ہوں' اس لیے کہ سب کچھ کھونے کے بعد میں اپنی آنکھوں سے یہ روح پرور منظر دیکھ رہا ہوں' اپنے کانوں سے میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود وسلام سن رہا ہوں' عساکرِ اسلامیہ کے گھوڑوں کے ٹاپوں کی ایمان اَفروز آواز سن رہا ہوں۔ الحمد اللہ کہ سب کچھ کھونے کے بعد بھی میں راضی برضا ہوں اور میرا ایمان سلامت ہے اور میں اُپنے کو خسارہ میں نہیں پاتا۔

سوال کرنے والا یہ سن کر بے اختیار ہو کر اُس فرشتہ سیرت انسان اور صاحب ایمان بزرگ سے لپٹ گیا۔ آس پاس جتنے لوگ تھے اُن میں سے جس نے بھی یہ ساری گفتگو سنی اُس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔ اللہ اللہ! کیسا ایمان افروز اور دل ہلا دینے والا منظر تھا۔ (❖ ضیائے حرم' عید میلادالنبی نمبر:۳۴ ❖)

میلادُالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس سے حزن وغم میں تخفیف

اس دور کے معروف بین الاقوامی عالم حسن البنا شہید مصری بانی جماعت ''اخوان المسلمون'' مصر۔ عید میلادُالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس میں شمولیت کا ایک نہایت ہی پرسوز اور پرور' ایمان افروز واقعہ اپنی ڈائری میں درج کرتے ہوئے رقم طراز ہیں (نئے پاکستان میں ابوالاعلیٰ مودودی کے دست راست جناب خلیل احمد حامدی نے عربی سے اُردو میں ترجمہ کیا اور اسلامک پبلی کیشنز لاہور نے ''حسن البنا شہید کی ڈائری'' کے نام سے کتاب کو شائع کیا ایک مثالی کردار کے عنوان کے تحت (۱۹۶،۱۹۷پر یوں) بیان کرتے ہیں)'' مجھے یاد ہے

کہ جب ربیع الاول شریف کا مہینہ آتا ہے تو یکم ربیع الاول سے لے کر ۱۲ ربیع الاول تک معمولاً ہر رات ہم حصافی اخوان میں سے کسی ایک کے مکان پر محفل ذکر منعقد کرتے اور میلاد النبی ﷺ کا جلوس بنا کر باہر نکلتے' اتفاق سے ایک رات برادرم شیخ شبلی الرجال کے مکان پر جمع ہونے کی باری آگئی' ہم عادۃً عشاء کے بعد اُن کے مکان پر حاضر ہوئے' دیکھا پورا مکان خوب روشنیوں سے جگمگا رہا ہے' اُسے خوب صاف وشفاف اور آراستہ و پیراستہ کیا جا چکا ہے۔ شیخ شبلی الرجال نے رواج کے مطابق حاضرین کو شربت' قہوہ اور خوشبو پیش کی۔ اُس کے بعد ہم جلوس بن کر نکلے اور بڑی مسرت وانبساط کے ساتھ مروجہ مناقب اور نظمیں (میلادیہ نعتیں) پڑھتے رہے۔ جلوس ختم کرنے کے بعد ہم شیخ شبلی الرجال کے مکان پر واپس آگئے اور چند لمحات اُن کے پاس بیٹھے رہے' جب اُٹھنے لگے تو شیخ شبلی الرجال نے بڑے لطافت آمیز اور ہلکے پھلکے تبسم کے ساتھ اچانک اعلان کیا کہ اِن شاء اللہ کل آپ حضرات میرے ہاں علی الصبح تشریف لے آئیں تاکہ روحیہ کی تدفین کرلی جائے (روحیہ شیخ شبلی کی اکلوتی بچی ہے' شادی کے تقریباً گیارہ سال بعد اللہ تعالیٰ نے شیخ کو عطا کی ہے' اُس بچی کے ساتھ ہمیں اِس قدر شدید محبت و وابستگی ہے کہ دورانِ کام بھی اُسے جدا نہیں کرتے' یہ بچی نشوونما پا کر اَب جوانی کی حدود میں داخل ہو چکی ہے' شیخ نے اِس کا نام روحیہ تجویز کر رکھا ہے' کیونکہ شیخ کے دِل میں اِسے وہی مقام حاصل ہے' جو جسم میں روح کو حاصل ہے) شیخ کی اِس اِطلاع پر ہم بھونچکے رہ گئے' ہم نے عرض کیا: روحیہ کا کب اِنتقال ہوا۔ فرمانے لگے آج ہی مغرب سے تھوڑی دیر پہلے۔ ہم نے کہا: آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہ اطلاع کر دی' کم از کم میلاد النبی ﷺ کا جلوس کسی اور دوست کے گھر سے نکالتے۔ کہنے لگے "جو کچھ ہوا بہتر تھا' اِس سے ہمارے حُزن وغم میں تخفیف ہوگئی اور سوگ مسرت میں تبدیل ہوگیا' اِس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی کوئی اور نعمت درکار ہے"۔ ❖ حسن البناء شہید کی ڈائری: ۱۹۶ ❖

سچ فرمایا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے

اُنکے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو ...... جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

❖ نور سے ظہور تک: ۲۹۸ ❖

-•❖✻﴾صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴿✻❖•-

اللہ تعالیٰ ہماری اِس کوشش کو قبول فرمائے' میلاد شریف کرنے والوں کے لیے یہ کلمات طمانیت کا موجب ہوں اور جو لوگ محفل میلاد میں بے اعتدالی کرتے ہیں اور اس کارِ خیر میں لہو ولعب کا آمیزہ ملاتے ہیں' وہ لوگ جو سرے سے اس کارِ خیر کے انعقاد کی مخالفت کرتے ہیں' اِن دونوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے اور ہمارے لیے توشہء آخرت اور نجات کا وسیلہ بنا دے ..... امین

-•❖✻﴾صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴿✻❖•-

جدوں تیک کائنات دی بزم اندر دَور چلدا صبح تے شام رہناں
تدوں تیک حسان رضی اللہ عنہ دے میخانے جاری نعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم دا جام رہناں
جھومن محفلاں ذِکرِ میلاد دیاں پختہ عاشقاں عشق مدام رہناں
دست بستہ کھلو سردار سائیاں سُنی پڑھدا صلوٰۃ و سلام رہناں

-•❖✻﴾صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴿✻❖•-

-•❖✻﴾ڈھخداڈھواں:۲۶/ازسائیں سردار علی سردار﴿✻❖•-

باب نمبر۲

برکاتِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُنیا میں تشریف آوری تمام جن وانس، فرشتوں، جانوروں، چرند وپرند، ارضی وسماوی مخلوقات، حشرات الارض حتیٰ کہ بَرّ وبحر کی پوری کائنات کے لئے باعث رحمت ونجات ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور کُل کائنات کے لئے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہی ہمیں شبِ براءت اور شبِ قدر ملی... جہاد ونماز جیسی نعمتیں ملیں... قرآن ملا... ایمان ملا... رحمٰن ملا۔

ذکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمِ ارواح، عالمِ دُنیا، عالمِ برزخ اور عالمِ آخرت میں برکتیں ہی برکتیں ہیں، جن کا قدرے تفصیل سے آئندہ صفحات میں تذکرہ آرہا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اے سامعین! باتمکین وثنا بیانِ دِین متین فضائل میلاد بے حد وحساب ہیں، اِستعدادِ بشری کی کیا مجال کہ اُن کا عشر عشیر بیان کر سکے، بہت مشتاقانِ رسول کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے محفل پاک کے سجانے سے عالی مراتب پائے۔ اے عاشقانِ سیّد الثقلین، یہ محفل ایک سعادت دارین ہے، جس سے اَیّامِ پیدائش، خواجۂ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تا حال علمائے کرام واولیائے عظام ہر بلاد وقریہ میں مرتب کر کے حسناتِ اَبدی وسعادت سرمدی سے مستفیض ہوتے رہے ہیں اور اَسنادِ حدیث سے ثابت ہے کہ مکان محفل میلاد شریف میں اَبر رحمت برستا ہے، جس کے دِیدار کو عرش عظیم بھی ترستا ہے۔ بنابریں اہل عرب تجدید وتعمیر مکان سے فراغت پا کر اوّلاً اُس مکان مجددہ معمرہ میں محفل موصوف کو بنا کرتے اور تاجران ممالک عرب شریف بھی علیٰ ہذہ القیاس ایسا ہی مال منافع سے اَوّلاً اِسی محفل کی بنا پر صرف کرتے تا کہ وہ مکان ومال محل

نورِ الٰہی ہو کر آبادی و ترقی پائے۔

-•❖❊ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❊❖•-

دُنیا کے رئیس کے ہاں خوشی ہو رہی ہو تو وہ اُس خوشی کی تقریب پر اپنے خادموں کو انعام تقسیم کرتا ہے' ہم شہنشاہِ کون ومکاں' سردارِ دارین' تاجدارِ کونین' احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منائیں گے تو کیا ہم عطاء سے محروم رہیں گے نہیں۔ بلکہ سرکارِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تو وہ عالی شان دربار ہے کہ جہاں مانگنے سے سوا ملتا ہے۔

راقم الحروف کے شیخ طریقت' سراج العارفین' سعید الاولیاء' شارحِ مکتوبات امامِ ربانی' حضرت علامہ مولانا ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ میرے حدیث پاک کے اُستادِ محترم' غزالی زماں' رازی دوراں' حضرت علامہ پیر سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کے کسی شہر میں تقریر فرما رہے تھے' دورانِ تقریر کسی نے رقعہ بھیجا' اُس میں لکھا تھا' حاتم طائی اتنا سخی تھا کہ اُس نے اپنی حویلی کے آٹھ دروازے بنا رکھے تھے' اگر ایک ہی سائل آٹھوں دروازوں پر آتا تو اُسے ہر دروازے سے خیرات دی جاتی' کیا آپ کے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کی کوئی ایسی مثال ہے؟ تو اس کو جو جواب علامہ کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دیا' اُسے میرے شیخ طریقت عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ہو کر یوں فرمایا کرتے: اے سوال کرنے والے سن تیرے سوال سے پتہ چلا کہ حاتم طائی کی سخاوت ناقص تھی۔ اس لئے کہ جب سوالی ایک دروازے پر آیا تو اس کی ضرورت پوری نہ ہوئی تو اُسے دوسرے دروازے پر جانا پڑا' پھر تیسرے پر حتیٰ کہ اُسے آٹھوں دروازے پھرائے گئے' لیکن اُس کی ضرورت پوری نہ ہوئی' اُس کی جھولی نہ بھری' اگر اور دروازے بھی ہوتے تو وہ اُن پر بھی جاتا' اس سے پتہ چلا کہ حاتم طائی کی سخاوت میں کمی تھی' تبھی تو سائل کو در در پھرنا پڑا۔

لیکن آ تجھے میں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا منظر دکھاؤں' جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عطا فرما دیا' اُسے دوبارہ مانگنے کی حاجت ہی نہ رہی اور نہ ہی در در پھرنا پڑا۔

جیسا کہ ایک مرتبہ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے حضور سرورِ کائنات' نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اتنے خوش

ہوئے' اتنے خوش ہوئے' فرمایا: اے ربیعہ! کچھ مانگ لو۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی' حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں جنت میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا' ٹھیک ہے' کچھ اور بھی مانگو: تین دفعہ تکرار کی' تینوں دفعہ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم! بس میں یہی چاہتا ہوں۔ یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی مرتبہ مانگنے پر اتنا عطا فرمایا کہ دوبارہ مانگنے کی حاجت ہی نہ رہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بار بار فرماتے رہے اور مانگ لو' اور مانگ لو' اور مانگ لو...... لیکن حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے رہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرا دامن بھر گیا' میری ضرورت پوری ہو گئی...... بس!

بلکہ یہاں تو بن مانگے مل رہا ہے' جھولیاں بھری جا رہی ہیں

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
ایک دینے والا ہے اور سارا جگ سوالی ہے

ایک اور شاعر یوں عرض کرتا ہے

آقا دے چوفیرے نیں غلاماں دیاں ٹولیاں
اک پیا بھر دا کروڑاں دیاں جھولیاں

اور کوئی یوں پکار اُٹھا......

خیر ہووے سفینے دی
جگ پیا کھاندا اے خیرات مدینے دی

حاتم طائی دا بڑا مشہور قصہ' سنیا منگتیاں نال سی بڑا پیار کردا
اُوہدے اُٹھ دروازے دربار دے سن' منگتا ہر بوہے جا سوال کردا
تھوڑا تھوڑا دے کے اوہ ہر بوہے چوں' منگتیاں نوں جا خوشحال کردا
ناصر اکو دروازے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تے رہو' لکھاں منگتیاں نوں مالا مال کردا

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالم دنیا میں برکتیں

سارا سال برکت اور امن وامان

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شارح "مشکوٰۃ شریف" اپنی مشہور و معروف تصنیف لطیف "المورد الروی فی المولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم" میں رقمطراز ہیں کہ

لَازَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ فِی سَائِرِ الْاَقْطَارِ وَالْمُدُنِ الْعِظَامِ يَحْتَفِلُوْنَ فِیْ شَهْرِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِعَمَلِ الْوَلَائِمِ الْبَدِيْعَةِ وَالْمَطَاعِمِ الْمُشْتَمِلَةِ عَلَی الْاُمُوْرِ الْبَهِيْجَةِ الرَّفِيْعَةِ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِیْ لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ الْمَسَرَّاتِ وَيَزِيْدُوْنَ فِی الْمَبَرَّاتِ بَلْ يَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَظِيْمٍ حَيْثُ كَانَ وَمِمَّا جُرِّبَ كَمَا قَالَ شَمْسُ الدِّيْنِ اِبْنِ الْجَزْرِیْ الْمُقْرِیْ الْمُقَرَّبُ مِنْ خَوَاصِهٖ اَنَّهٗ اَمَانٌ تَامٌّ فِیْ ذٰلِكَ الْعَامِ وَبُشْرٰی تُعَجِّلُ بِنَيْلِ مَا يَنْبَغِیْ وَيُرَامُ۔

اہل اسلام تمام اطراف عالم میں بڑے بڑے شہروں کے باشندے ماہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ربیع الاول شریف) میں جلسے کرتے ہیں اور پر لطف دعوتیں کرتے ہیں اور ایسے کھانے تیار کرتے ہیں، جن میں عالیشان اور خوشنما شان دکھائی جاتی ہے اور اس مہینے کی راتوں میں قسم قسم کی زکوتیں، خیرات تقسیم کرتے ہیں اور تحفہ تحائف حد سے زیادہ کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر کمال اہتمام کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد شریف پڑھنے میں اہمیت ظاہر کرتے ہیں تو اس کی برکت سے اُن پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ظاہر ہوتا ہے اور یہ تجربہ کیا گیا

ہے (جیسا کہ شمس الدین ابن جزری معلم قرآن اور مقرب بارگاہِ رسالت فرماتے ہیں) کہ مجلس میلاد اس سال میں مکمل حفاظت ہوتی ہے اور جو چیزیں کہ اِنسان کے موافق ہیں یا جن کا حصول اِنسان کیلئے ضروری ہے اُن کے حاصل کرنے میں بہت جلدی بشارت حاصل ہوتی ہے۔

-•❖✻ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ✻❖•-

حضرت علامہ اِسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تفسیر ''روح البیان'' میں زیرِ آیت ''محمد رسول اللہ'' رقمطراز ہیں کہ ''علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر طرف اور ہر شہر کے مسلمان مولود شریف کرتے ہیں' طرح طرح کے صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پڑھنے کا اِہتمام کرتے ہیں۔ اِس مقدس محفل کی برکتوں سے اُن پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے۔ امام محدث اِبن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کی تاثیر یہ ہے کہ سال بھر اُس گھر میں امان رہتی ہے اور حصولِ مقاصد کے لئے میلاد منانے والے کو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں۔ (❖ تفسیر روح البیان مترجم پارہ ۲۶: ۳۵۱ ❖)

-•❖✻ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ✻❖•-

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت یہ ہے کہ میلاد شریف پڑھوانے والا سال بھر امن و اَمان میں رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کی مرادیں پوری کرتا ہے۔ (❖ مولود دلپذیر: ۶ ❖)

روح کی پاکیزگی اور قلبی سکون

بندگانِ دین کا اِرشاد ہے کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل مولود شریف میں محبت اور خلوصِ دِل سے ایک بار شامل ہو کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد و ثناء خوانی میں حصہ لیتا ہے' ربُّ العزت اُس شخص کے سال بھر کے صغیرہ گناہ معاف فرما دیتا ہے' نیز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فیض سے اُس کی رُوح پاکیزہ اور منور ہو جاتی ہے' اُس پر بخشش کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اُسے تسکین قلب نصیب ہوتی ہے' اُس کی دِینی اور دُنیاوی حاجتیں پوری ہوتی ہیں' سب سے بڑھ کر یہ کہ اُسے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب ہوتی ہے' جو

دِین و دُنیا کا سرمایہ اور افضل ترین نعمت ہے۔ ﴿ بہارِ اولیاء کرام: ۵۲ ﴾

حصولِ مراد... و... رحمت الٰہی

حضرت امام احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آرہے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانا پکاتے اور دعوتیں کرتے، راتوں میں قسم قسم کے صدقے اور خیرات بانٹتے، خوشی کا اظہار کرتے، نیک کاموں میں حصہ لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھنے کا خاص انتظام کرتے آرہے ہیں۔ چنانچہ اُن پر اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ میلاد شریف کے خواص میں آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کے لیے حفظ و امان کا سال ہوتا ہے۔ ذکر میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس پر رحمتیں نازل کرے جس نے ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی کی عیدیں بنالیا کہ یہ میلاد کی عیدیں سخت مصیبت ہوجائیں اُس شخص کے لئے جس کے دل میں مرض و عناد ہے۔ ﴿ مواہب الدنیہ مترجم ۱/۱۵۹ ﴾

اجتماعیت کا فائدہ

فطرت انسانی کا یہ خاص امتیاز ہے کہ انسان ملی اور قومی تقریبات کو اجتماعی طور پر مناتے آرہے ہیں۔ تہواروں کو منانے کا طریقہ تاریخ انسانیت میں جاری رہا ہے۔ آج بھی اقوامِ عالم تقریبات کو ذوق و شوق سے مناتی ہیں۔ اسلامی تقریبات کو منانے سے اجتماعی اتحاد کا احساس بیدار ہوتا ہے اور اجتماعی محافل سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ نصب العین اور نصب العین میں تازگی و استحکام پیدا ہوتا ہے۔ یہ بات حساس ذہن سے اوجھل نہیں ہے کہ ہر قوم ہر ملت اپنے تہواروں کا باقاعدہ اہتمام کرتی ہے۔

باعث حصولِ رحمت و نعمت

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے حبیب پاک کا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے میں

اُس کا ذِکر اپنے دِل میں کرتا ہوں اور جو بندہ میرے حبیب کا ذِکر مجمع میں کرتا ہے میں اُس کا ذِکر فرشتوں میں کرتا ہوں۔ ستّر ہزار نعمتوں کا اُس پر نزول ہوتا ہے۔

پس غور کرنے کا مقام ہے کہ جب اَولیاءاللہ کے اَذکار سے رحمت نازل ہوتی ہے تو اُس کے حبیب پاک سلطانُ الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ذِکر کرنے سے کیوں نہ دَر و دِیوار مجلّی ہوں' کیونکہ دوسرے اَنبیاء کرام علیہم السلام ستارے ہیں اور ہمارے بادشاہ والا جاہ' احمد مجتبیٰ' محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ہیں اور لقب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

زہے نصیب کہ پروردگارِ عالم نے ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں ہونے کا شرف بخشا ہے۔ پس جس طرح کسی عاشق کا کلام ہے۔

سب سے اعلیٰ واَولیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم........سب سے بالا واعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

❖ میلادِ گوہر: ۷راز منشی گوہر علی خاں گوہر ❖

مسلم اور غیر مسلم کا فرق

یہ الگ بحث ہے کہ دوسرے غیر مُسلم اقوام کی تقریبات ومحافل میں عمدہ تہذیبی، اخلاقی ضابطوں کی پابندی نظر نہیں آتی ہے' کیونکہ غیر مسلم اقوام جن مذاہب اور نظریات کے حامل ہیں ان میں تہواروں کو منانے کے لئے کوئی اصلاحی یا اخلاقی رہنمائی نہیں پائی جاتی ہے۔

اسلام چونکہ کامل دین ہے' انسانیت کے ہر دور کے لئے ہدایت وقوانین لے کر آیا ہے۔ لہٰذا مسلمان جب بھی قومی وملی تہواروں اور محافل کی تیاریاں کرتے ہیں تو ان کے ہاں اسلام کی ہدایتیں بھی پیش نظر ہوتی ہیں اور اسلامی ہدایتوں کو پیش نظر رکھنا اور اُن پر عمل کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہوتا ہے بلکہ مسلمان کا چلنا' پھرنا' اٹھنا' بیٹھنا' کھانا' پینا' پہننا' سونا' جاگنا' لین دین' انفرادی' اجتماعی' معاشرتی زندگی' حقوق العباد' حقوق اللہ' معاملات' عبادات وغیرہ غرض زندگی کے تمام شعبے قرآن وسنت کے موافق ہونے چاہئیں۔ مسلمان جن مصلحتوں اور مقاصد کے حصول کے لئے اسلامی تہواروں کو مناتے ہیں اُن کا

تقاضا ہے کہ ان کو کوئی ایسا قدم نہیں اُٹھانا چاہیئے جس کی اسلامی شریعت اجازت نہیں دیتی۔

حصولِ دولت اِیمان

حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مَنْ حَضَرَ مَوْلِدَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وَعَظَّمَ قَدْرَہٗ فَقَدْ فَازَ بِالْاِیْمَانِ

(النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۸)

ترجمہ: جو کوئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی محفل میں حاضر ہو اور اُس کی تعظیم و تکریم کرے تو وہ ایمان کے ساتھ کامیاب ہوگا۔

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "جمع الجوامع" میں لکھا ہے۔ نزہت آباد شہر بغداد شریف میں ایک سوداگر بڑا مالدار عاشق جبار رہا کرتا تھا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محبت تھی کہ جو کچھ منافع اُس کو سوداگری کے مال میں ہوتا اس کو سال بھر تک جمع کرتا اور سال کے بعد محفل میلاد بڑے شوق سے کرتا۔ اس کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا۔ ایک مرتبہ محفل میلاد شریف کے موقع پر اس یہودی کی بیوی نے اپنے شوہر سے پوچھا کہ آج سوداگر کے گھر اس قدر ہجوم کیوں ہو رہا ہے۔ یہودی نے کہا آج ان کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دن ہے۔ اس وجہ سے سوداگر کے گھر مجمع عام ہے ہر ایک شخص حالت شوق، ذوق اور جوش و خروش میں ہے اور فرط محبت سے وجد میں ہے۔

اس مہینے ربیع الاول نبی انہاندے آئے [illegible] اس لئے ہر مومن خوشیوں اپنا شوق [illegible]
سنن میلاد نبی اپنے دا بہت خوش دل یاوان = [illegible] خیال ہے خوشی تھی اس جا پہ [illegible]

یہ باتیں سن کر یہودن کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت موجیں مارنے لگی وہ تصور رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی سو گئی۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ سوداگر کا مکان نور سے معمور ہے۔ پھر یکایک کیا دیکھتی ہے کہ ایک سواری اس شان سے آئی کہ دیکھنے والے حیران ہوتے۔ فرشتوں کا پرا کا پرا جلو میں تھا اور اصحاب ہم رکاب تھے اور چلتے جاتے تھے۔

شانِ حق نورِ خدا قدرتِ باری دیکھو = آؤ محبوبِ الٰہی کی سواری دیکھو

یہودی کی بیوی کہتی ہے کہ جس دم اُس صاحب سواری نے اپنا مبارک قدم اُس محفل میں اُتارا، تمام فرشِ زمین عرشِ بریں ہوگیا' سارا مکان سوداگر کا مثل آفتاب چمکنے لگا۔ جس وقت محفلِ میلاد ختم ہوئی تو وہ نورانی چہرے والے محبوبِ خدا ﷺ میرے مکان کی طرف سے روانہ ہوئے' میں نے اُن اصحاب میں کسی سے دریافت کیا کہ یہ کون بزرگ ہیں' ان کا کیا نام ہے؟ تو ایک شخص نے آگے بڑھ کر کہا......

پاک محمد کملی والا ﷺ ہے تشریف لیایا
پڑوس تساندے اِک مومن نے پاک میلاد کرایا
خرچ کیتا اُس خوشیوں اُپنا' خوشی نبی دی یاروں
برکت دیون' ملن خوشی تھیں' آیا نبی ﷺ پیاروں

صلِ علیٰ' خیر الوریٰ' نورُ الہدیٰ یہ ہی تو ہیں = جن کا ہے شیدا کبریا' وہ دِل رُبا یہ ہی تو ہیں
پیدا کیے جن کے لئے' رب نے یہ سب ارض و سماں = وہ حق کے پیارے مصطفیٰ' نورِ خدا یہ ہی تو ہیں
اُمت پہ تھا جس نے کیا سب آل کو فِدا = حامی ہمارے پیشوا' خیر الوریٰ یہ ہی تو ہیں۔
وہ دلربائے عالمین' حاجت روائے مسلمین = بے شک حبیب کبریا' اَبر سخا یہ ہی تو ہیں
جس گل کا میں دیوانہ ہوں' جس شمع کا پروانہ ہوں = وہ چہرہ نورِ خدا 'صلِ علیٰ' یہ ہی تو ہیں
لولاک جن کی شان میں' اللہ نے فرمایا = سر تا پا نورِ خدا وہ دِل رُبا یہ ہی تو ہیں
یوں حور وغلماں نے کہا آپس میں احمد کو بتا = وہ حق کے پیارے مصطفیٰ صلِ علیٰ یہ ہی تو ہیں
یہ ہیں فدائے کبریا' عاشق خدا اُن پر ہوا = چرچا ہے جن کا جابجا' وہ دِل رُبا یہ ہی تو ہیں
کر اُن سے گو ہر اِلتجا مقبول ہوگی اَب دُعا = دیتا ہوں تجھ کو میں بتا' مشکل کشا یہ ہی تو ہیں

جس وقت یہودی کی بیوی نے ہمارے نبی پاک ﷺ کا نامِ نامی اِسمِ گرامی سنا' فرطِ عقیدت سے بے قرار ہوگئی' نہایت اَدب سے سلام عرض کیا اور رونے لگی اور عرض کی حضور اگر چہ میرا دین غیر ہے' مگر اے خاتم المرسلین ﷺ بے شک آپ رحمۃ اللعالمین ﷺ ہیں۔ آج حضور کہاں تشریف لے گئے تھے۔ فرمایا: تیرے پڑوس میں جو سوداگر رہتا ہے' آج ہم

اُس کے یہاں مہمان تھے۔ یہودی کی بیوی نے اِلتجا کی کہ حضور مجھ پر بھی کرم فرمائیں، مجھے بھی اُپنی غلامی میں قبول فرمائیں، مجھے شرف بااسلام فرمائیں۔ ہمارے پیارے رسول سلطانُ الانبیاء، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کلمہ شریف "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" پڑھایا اور وہ مسلمان ہوگئی۔

پاک محمد سرور صلی اللہ علیہ وسلم، سوہنا رسول حقانی = لاشریک خداوند عالم، دساں بول زبانی
پڑھ کلمہ اُس پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم دا صدق ایمان لیائی = "تذکرۃ الواعظین" کتاب دے اندر ایہہ روایت آئی

جب صبح کے وقت یہودی کی بیوی خوابِ استراحت سے بیدار ہوئی تو بہت خوش تھی اور محفل میلاد کروانے کے لئے بڑی بیتاب تھی، فوراً میلاد شریف کا سامان کیا۔

یہودی نے بیوی سے...... پوچھا...... یہ کیسی خوشی ہے؟

اُس یہودی کی بیوی نے جو جواب دیا وہ ایک شاعر کی زبانی سُنئے اور ایمان تازہ کیجئے

نبی پیارے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ اپنا دکھا گئے = وہ مہک تھی پیارے لباس میں کہ مکان و در بسا گئے
ہمیں داغِ غم سے چھڑا گئے، ہمیں جلوہ اپنا دکھا گئے = وہ نبی احمد دل ربا، کبھی بگڑے کام بنا گئے
یہ حلیمہ بھید کھلا نہیں، یہ مقام چون و چراں نہیں = تو خدا سے پوچھ وہ کون تھے تری بکریوں کو چرا گئے
کہیں خار بن کے ببول میں، کہیں رنگ بن کے پھول میں = کہیں نور بن کے رسول میں وہ تماشا اپنا دکھا گئے
ہو درود تم پہ ہزار ہا، مرے مہ رہنما، مرے ناخدا = مرا بیڑا پار لگا گئے، مری ڈوبی کشتی ترا گئے

یہودی کہنے لگا: اے میری بیوی! سچ سچ بتا دے کہ یہ تجھے کیا ہو گیا ہے کہ کل تم تو اچھی بھلی تھی، شب کو کسے خواب میں دیکھ لیا، جو صبح سے اس قدر بے قرار اور مضطرب ہو رہی ہو۔

اُس کی بیوی نے ایک آہ سرد دِل پُر درد سے بھری اور کہا......

جان و دل سے میں رخ روشن پہ قربان ہوگئی = پڑھ لیا کلمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا میں مسلمان ہوگئی
مثل سوداگر کے میں نے مول سودا لے لیا = عشق احمد سے مری معمور دوکان ہوگئی
کفر اُٹھا دِل سے، باندھا لام اَب اسلام کا = دیکھ تو فضل خدا ہے کیا مری شان ہوگئی

یہودی نے کہا: اے بی بی! تو سچ کہتی ہے شب کو میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں

دیکھا کہ آپ ﷺ تجھ کو کلمہ توحید و رسالت پڑھا رہے ہیں اور پھر مجھ کو بھی اپنے قریب بلا رہے ہیں' پس میں بھی قدم بوس ہوا' اور کلمہ " لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ " پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

تو تُو پڑھ کلمہء محمد ﷺ مسلمان ہو گئی
صدقے اُس نورِ خدا پر' میری بھی جان ہو گئی

پھر دونوں میاں بیوی ذوق وشوق اور محبت رسول ﷺ میں محو ہو کر یوں عرض کرنے لگے۔

نگاہِ لطف کے اُمیدوار' ہم بھی ہیں = لیے ہوئے یہ دِل بے قرار' ہم بھی ہیں
ہمارے دست تمنا کی لاج بھی رکھنا = ترے فقیروں میں اے تاجدار! ہم بھی ہیں
کھلا دو غنچہء دِل' صدقہ بادِ دامن کا = اُمیدوار نسیم بہار' ہم بھی ہیں
تمہارے ایک نگاہِ کرم میں سب کچھ ہے = پڑے ہوئے تو سرِ رہ گزار' ہم بھی ہیں
یہ کس شہنشاہِ عالی کا صدقہ بٹتا ہے = کہ خسرؤں میں پڑی ہے پکار' ہم بھی ہیں

﴿ بیانُ المیلادُ النبوی ﷺ: ۳۵ / از محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ﴾
﴿ میلادِ گوہر: ۸ / از منشی گوہر علی خان گوہر رامپوری ❖ تذکرۃُ الواعظین: ۳۱۹ ﴾

-•❖ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم ❖•-

اسی واقعہ کو ترجمانِ تصوف میاں دائم اقبال دائم قادری رحمۃ اللہ علیہ آف واسو ضلع منڈی بہاؤالدین نے اپنی زبان پنجابی میں اِس طرح رقم کیا ہے' ملاحظہ فرمائیں اور اپنے ایمان کو تازہ کریں۔

تاجر مرد اِک شہر بغداد پاسے' عاشق زار رسول ﷺ مختار دا اے
سالوں سال میلاد شریف والی' محفل عشق دے نال سنگار دا اے
دھوم دھام کنوں جلسہ سوہنیاں دا' رحمت نور ظہور کھلار دا اے
تے اک گھر سی گواہنڈ یہودیاں دا' جنت کول دوزخ بھائیں مار دا اے
سنگ گوہراندے جویں سنگ ہووے' پھل نال جیونکر واسا خار دا اے

اِس گھر نویں یہودن اک پرن گھتی' کرناں رب سچے کرنہار دا اے
آگئی گھڑی میلاد شریف والی' جج عاشقاں روز سنوار دا اے
تاجر مرد پریم دا مار ڈنکہ' گلی گلی بازار پکار دا اے
آؤ مومنو! پڑھو مولود اکمل' جلسہ جنم پر نور سردار دا اے
پے گئی دھوم گواہنڈ یہودیاں دے' وجیا ساز طنبور ستار دا اے
گاوَن صَلِّ علیٰ دے گیت مٹھے' پرتاثیر آواز اسرار دا اے
وہٹی نویں دی پیا پریم کنیں' عین عشق تجلیاں مار دا اے
جاگی طلب اَنوکھڑی قلب اَندر' قلب وجد اندر بیقرار دا اے
جلدی اُٹھ کے خاوندتھیں پچھدی اے' رونق رنگ ایہہ کیہڑی بہار دا اے
جُڑیاں خلقتاں وجدے پئے واجے' شان وکھرا راج دربار دا اے
جسدی ایہہ براَت اوہ کون لاڑا' بھاگاں والڑا شاہ سنسار دا اے
جِسدی ہستی تے ساری قربان بستی' مستی وچہ ہر گل گلزار دا اے
یہودی کہیا ایہہ جنم دِن پیاریئے!' مسلماناں دے ہادی سچیار دا اے
مرسل نبی پیغمبر اسلام والا' مَنن والیاں شوق اُبھار دا اے
نعتاں پڑھن قوالیاں سُنن اَدبوں' پیر حق دا کاج سنوار دا اے
دُنیا وچہ نہ چھڈدا کمی کائی' نالے حشر نوں بیڑیاں تار دا اے
سوہنا نام محمد رسول عربی ﷺ' جانی یار سرکار غفار دا اے
بی بی سُندیاں سیج تے جھٹری یکدم' خنجر وجیا پریم پیار دا اے
واہ واہ سُتی یہودن دے بھاگ جاگے' جلوہ چمکیا عین انوار دا اے
پئی ویکھ دی باغ آفاق اندر' پھیرا پیا براق اسوار دا اے
شمع نور تے جلی پتنگ سُتیاں' ایڈا بخت نہ کسے بیدار دا اے
اَدبوں پچھدی آئے سرکار کتھوں' اگوں کرے خیال رفتار دا اے
کملی والا اُسوار فرمان لگا' دلبر عاشقاں لئی سدھار دا اے

تیرے تاجر ہمسائے ول جاوناں میں' طلبگار جو میرے دیدار دا اے
لاواں دید جمال دی آپ پٹی' سینے پھٹ جس نوں اِنتظار دا اے
اِک پلک نہ اُونہوں وسارناں ہاں' جہیڑا پلک نہ مینوں وسار دا اے
کلمہ پڑھدیاں بی بی دی اکھ کھلی' عشق سچ تے کوڑ نتار دا اے
ساقی رحمت دا گیا پلا کاسہ' بخت جاگیا کل پروار دا اے
شوقوں مجلس میلاد وچہ آن بیٹھے' سچا دین رسول غمخوار دا اے
کلمہ پڑھن تے ہون قربان سارے' ہویا کرم کریم داتار دا اے
جہیڑا کافراں نوں صاف کری جاندا' مسلماناں نوں کدوں درکار دا اے
دائم برکتاں عید میلاد دیاں' پھیرا عاشقاندی گھریں یار دا اے

❁ کمبل پوش ﷺ ۳۸ راز دائم اقبال دائم ❁

-❁ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❁-

حضرت میاں حافظ عبد الخالق قادری مرکزی امیر' مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان' سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ بھرچونڈی شریف (سندھ) ''رسائل میلاد الرسول'' (ترتیب وتدوین، صلاح الدین سعیدی' ڈائریکٹر' تاریخ اِسلام فاؤنڈیشن لاہور) پر تقریظ لکھتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں کہ

جشن عید میلاد النبی ﷺ کفار اور مشرکین کے دِلوں میں اِسلام کی برتری اور پیغمبر اِسلام کی عظمت وبزرگی پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ہمارے ہاں باب الاسلام سندھ میں قدیم سے جشن میلاد مصطفی ﷺ بڑے وسیع پیمانے پر منایا جاتا ہے اور اسکی وجہ سے خطہ میں بہت سے غیر مسلم دولت اسلام سے سرفراز ہوتے ہیں (۷ر جنوری ۲۰۰۹ء)۔

❁ رسائل میلاد الرسول ﷺ ۷ ❁

وباؤں سے نجات

میاں عبد الرحمٰن نسیم ڈپٹی اسسٹنٹ کنٹرولر آف اکاؤنٹس (ایئر فورس) فرماتے ہیں کہ

ساٹھ سال قبل کا واقعہ ہے کہ اِس علاقہ جلالپور پیروالا ملتان میں کچھ ایسی وبا پھیلی' سینکڑوں جانور روزانہ مرنے لگے' حاجی واحد بخش مرحوم (موضع جانبھوکے) کے یہاں بھی اچھی خاصی تعداد میں جانور زیرِ پرورش تھے' انہیں اپنے جانوروں کے بارے میں سخت تشویش ہوئی اور اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں منت مانی کہ اگر میرے جانور وبا سے بچ گئے تو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب مناؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی منت قبول فرمائی اور وبا کا زمانہ ختم ہوگیا۔ اُن کے جانور صحیح وسالم بچ گئے۔ کہتے ہیں کہ جب وبا کا پُرآفات زمانہ گزر گیا تو ایک عالم باعمل جناب حافظ غلام محمد صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں والے تبلیغ دین کے لئے گھر سے نکلے اور موضع جھانبو کی پہنچے' میاں موسیٰ کے گھر قیام تھا' گاؤں کے لوگ حافظ صاحب سے محو گفتگو تھے' دورانِ گفتگو حاجی واحد بخش صاحب مرحوم نے عرض کی کہ میں نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کی منت مانی تھی اور بارگاہِ الٰہ العالمین میں قبولیت سے سرفراز ہو گئی۔ حافظ صاحب نے فرمایا کل ماہ ربیع الاول کا پہلا سوموار ہے' تم پورے علاقہ میں اعلان کردو کہ کل ظہر کی نماز کے بعد ہمارے ہاں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب ہے۔ دوسرے دِن ظہر کی اذان ہوچکی تھی' کچھ سنتیں پڑھ چکے تھے اور کچھ ابھی پڑھنے میں مصروف تھے' کسی نے آواز دی کہ جناب حافظ صاحب اس وقت گرمی کی شدت کمال درجہ پر ہے' دُعا فرمایئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بارش برسا دے۔ حافظ صاب نے فرمایا کہ آؤ ہم سب مل کر دُعا کریں' جونہی دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے آسمان پر کالی گھٹائیں چھانی شروع ہو گئیں' نمازِ ظہر ادا کی گئی اور ابھی دُعا بھی نہ مانگنے پائے تھے کہ موسلا دھار بارش ہونی شروع ہوگئی۔ کہتے ہیں بارش رُک جانے کے بعد آپ جناب حافظ غلام محمد صاحب نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر جو نورانی خطاب فرمایا تو ایسا معلوم ہوتا تھا' جیسے آسمان سے نور برس رہا ہے۔

بوقت رخصت آپ نے حاجی واحد بخش مرحوم کو مشورہ دیا کہ وہ اس تقریب سعیدہ اہتمام ہر سال کیا کریں۔ اُس وقت سے اب تک عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب کو بڑے تزک واحتشام سے منارہے ہیں۔ ❖ تذکرہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۳۲ ❖

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اپنی تصنیف لطیف ''نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ'' کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں کہ اس کتاب کی تالیف کی اس وجہ سے زیادہ آمادگی ہوئی کہ آج کل فتن ظاہری جیسے طاعون او زلزلہ وگرانی وتشویشات مختلفہ کے حوادث سے عام لوگ اور فتن باطنی جیسے شیوع' بدعات والحاد وکثرتِ فسق وفجور سے خاص لوگ پریشان خاطر اور مشوش رہتے ہیں۔ ایسے آفات کے اوقات میں علماء اُمت ہمیشہ جناب رسول ﷺ کی تلاوت وتالیف روایات اور نظم مدائح ومعجزات اور تکثیر سلام وصلوٰۃ سے توسل کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ ''بخاری شریف کے ختم'' کا معمول اور ''حصن حصین کی تالیف'' اور ''قصیدہ بردہ شریف'' کی تصنیف کی وجہ مشہور معروف ہے (قصیدہ بردہ شریف کی وجہ یہ ہے کہ صاحب قصیدہ کو مرض فالج کا عارضہ ہو گیا تھا' جب کوئی تدبیر مؤثر نہ ہوئی تو یہ قصیدہ بقصدِ برکت تالیف کیا اور حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے کہ آپ ﷺ نے دست مبارک پھیر دیا اور فوراً شفاء ہو گئی) میرے قلب پر بھی یہ بات وارد ہوئی کہ اس رسالہ میں حضور ﷺ کے حالات وروایات بھی ہوں گے' جا بجا اس میں دُرود بھی لکھا ہو گا' پڑھنے سننے والے بھی اس کی کثرت کریں گے' کیا عجب ہے کہ حق تعالیٰ اِن تشویشات سے نجات دیں (چنانچہ ابتداء رسالہ سے اِس وقت تک کہ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ ہے' بفضلہٖ تعالیٰ یہ قصبہ ہر بلا سے محفوظ ہے' کیونکہ اَب تک یہ رسالہ شائع نہیں ہوا' بالخصوص امسال تمام بلاد وامصار وقریٰ میں طاعون کا اشتداد اور اِمتداد رہا۔ اکثر جگہ رمضان کے بعد سے شروع ہوا اور اِس وقت تک ساتواں مہینہ ہے امن نہیں ہوا' مگر بفضلہٖ تعالیٰ یہاں خود کچھ بھی نہیں ہوا۔ میرا یقین پہلے سے تھا کہ یہاں طاعون نہ ہو گا' مگر اَب بعد مشاہدہ کے ظاہر کرتا ہوں کہ وہ خیال میرا کہ اس کی یہ برکت ہو گی' صحیح ہوا۔ سو میں یہ بھی اُمید کرتا ہوں کہ اگر یہ رسالہ شائع ہوا تو جہاں جہاں اس کا بطریق سنت مشغلہ ہو گا اِن شاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کا امن وسکون میسر ہو گا۔

غلامی سے آزادی' دولت کی فراوانی اور وسیلۂ بخشش

ایک دفعہ حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ کسی جگہ پر میلاد شریف بیان فرما رہے تھے کہ دورانِ وعظ ایک سوالی نے سوال کیا کہ میں غریب ہوں' مجھے خدا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر چار درہم مل جائیں' مجھے ضرورت ہے۔ تو حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو شخص اس سائل کو چار درہم دے گا' میں اُس کے لیے خداوند کریم سے حضور نبی کریم' رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے چار دُعائیں کروں گا۔ اُس وقت اس مجلس میں ایک یہودی کا مسلمان غلام موجود تھا' وہ اُٹھا اور چار درہم خدا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر دے دیئے اور منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا' حضور! آپ میرے لیے چار دُعائیں کریں۔ اوّل یہ کہ میں غلام ہوں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے مجھے آزاد کر دے' دوم یہ کہ میرا مالک یہودی ہے اللہ تعالیٰ اُسے نورِ ایمان سے منور فرمائے' سوم یہ کہ غریب ہوں خداوند کریم مجھے غنی کر دے' چہارم یہ کہ ہم گنہگار ہیں' اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میری اور میرے مالک کی مغفرت فرما دے۔ تو اُس وقت حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لیے چار دعائیں کیں' اور مجلس میلاد شریف ختم ہو گئی۔ جب وہ مسلمان غلام اپنے یہودی مالک کے پاس گیا تو وہ کہنے لگا' آج تم نے دیر کیوں کی ہے۔ غلام نے بتایا کہ آج میں حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بیٹھ گیا اور وہاں پر خدا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر چار درہم دے کر چار دُعائیں کرائی ہیں۔

دِتے دِرم میلاد نبی پر اُس نے آکھ سنایا

عوض اونہاں دے چار دُعائیں منظور کرایا

اس لیے دیر ہو گئی ہے۔ مالک نے پوچھا: وہ کونسی دعائیں ہیں جو تم نے حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ سے کرائی ہیں؟ وہ کہنے لگا: پہلی دُعا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے نام سے تم مجھے آزاد کر دو۔ یہ سنتے ہی اُس کا مالک کہنے لگا' جا میں نے تجھے خدا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر آزاد کیا۔ مالک نے کہا: دوسری دُعا کیا تھی؟ وہ غلام بولا دوسری دُعا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جل

شانہٗ میرے مالک کو دولت ایمانی عطا کرے اور مسلمان ہو جائے' یہ سنتے ہی وہ مالک یہودی پکار اٹھا'' لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ' کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

کلمہ بول زبانوں جلدی صدق ایمان لیایا

جا آزاد کیتا میں تینوں اُس نوں آکھ سنایا

مالک نے پوچھا تیسری دُعا کیا تھی؟ غلام نے بتایا کہ تیسری دُعا یہ تھی کہ میں غریب ہوں' اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ سے مجھے غنی کر دے۔ یہ سنتے ہی مالک نے اُسے اپنی جیب سے چار ہزار درہم دے کر غنی بھی کر دیا۔ پھر مالک نے کہا چوتھی دُعا کونسی تھی؟ غلام نے عرض کی حضور چوتھی دُعا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اَپنے محبوب ﷺ کے صدقے سے میرے اور میرے مالک کے گناہ معاف فرما کر ہماری مغفرت کر دے۔ یہ سن کر مالک کہنے لگا کہ اے اللہ تعالیٰ کے نیک بندے یہ میرے بس کی بات نہیں ہے' گناہوں کو معاف فرمانا اور مغفرت کرنا' خداوند کریم کا کام ہے اور پھر یوں کہنے لگا۔

جو کم وس میرے وچ آہا' میں اوہ کر دیکھایا

گنہگاراں دی بخشش کرنی' ربدا کم سنایا

اُس کے بعد جب رات آئی تو وہ دونوں سو گئے۔ مالک نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے' اے مالک جو کام تیرے کرنے کا تھا' وہ تو نے کر دیا' اَب جو کام میری قدرت میں ہے وہ میں کرتا ہوں۔ اے مالک سُن! چونکہ میں رَبّ غفار ہوں اور میری ذات کریم ہے' میں نے اَپنے محبوب مصطفیٰ ﷺ کے صدقہ سے تجھے... تیرے غلام... واعظ اور حاضرین جلسہ کو بخش دیا۔ ایک پنجابی شاعر کی زبان میں کچھ اِس طرح آواز آئی......

اے مالک جو وس تیرے وچہ' تو اوہ کر دکھلایا

گنہگاراں دی بخشش کرنی' ذمے ساڈے لایا

تینوں تے غلام تیرے نوں' نالے جس نے وعظ سنایا

بخش دِتی اَساں مجلس ساری' غیب آوازہ آیا

❖ میلادِ اکبر:۱۴ ❖ شانِ خطابت:۲۲۲ ❖

میلادِ مصطفیٰ ﷺ مخزنِ برکات

وحید العصر، فرید الدہر، حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

مَا مِنْ شَخْصٍ قَرَأَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى مِلْحٍ اَوْ بُرًّا وَشَيْءٍ آخَر مِنَ الْمَاكُوْلَاتِ اِلَّا ظَهَرَتْ فِيْهِ الْبَرَكَةُ وَفِيْ كُلِّ شَيْءٍ ○ وَصَلَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ كُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَضْطَرِبُ وَلَا يَسْتَقِرُّ حَتّٰى يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاٰكِلِهٖ ○ وَاِنْ قُرِئَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى مَاءٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْ ذَالِكَ الْمَاءِ دَخَلَ قَلْبَهٗ اَلْفُ نُوْرٍ وَّرَحْمَةٍ ○ وَخَرَجَ مِنْهُ اَلْفُ غِلٍّ وَعِلَّةٍ وَلَا يَمُوْتُ ذٰلِكَ الْقَلْبُ يَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ ○ وَمَنْ قَرَاءَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى دَرَاهِمَ مَسْكُوْكَةٍ فِضَّةٍ كَانَتْ اَوْ ذَهَبًا وَخَاطَ تِلْكَ الدَّرَاهِمَ بِغَيْرِهَا وَقَعَتْ فِيْهَا الْبَرَكَةُ وَلَا يَفْتَقِرُ صَاحِبُهَا وَلَا تَفْرُغُ يَدُهٗ بِبَرَكَةِ النَّبِيِّ ﷺ ○ ﴿النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۱۰﴾

ترجمہ:۔ جس شخص نے بھی نمک، گیہوں یا کھانے کی ایسی ہی کسی اور چیز پر حضور ﷺ کا میلاد شریف پڑھا تو اُس میں اور ہر اُس شئے میں برکت ہوگی جو اُس کھانے میں ملا دی جائے اور یہ کھانا اُس وقت تک مضطرب اور بے قرار رہے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اُس کے کھانے والے کو بخش نہیں دے گا اور اگر حضور ﷺ کا میلاد شریف پانی پر پڑھا جائے تو جو شخص اُس پانی کو پیئے گا اُس کے قلب میں ہزار نور اور رحمتیں بھر جائیں گی اور ہزار بیماریاں نکل جائیں گی جس دن دِل بھی مر جائیں گے اُس کا دل نہیں مرے گا۔ جتنا مال میلاد شریف پر خرچ کرے گا اُس میں اُتنی ہی زیادہ برکت ہوگی۔ محفل میلاد شریف کرنے والا کبھی محتاج نہیں ہوگا اور حضور ﷺ کی برکت سے کبھی تہی دست نہیں ہوگا۔

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

امام نووی محی الدین کے اُستاذ الحدیث محترم امام ابو شامہ مقدسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب

''الباعث علیٰ انکار البدع والحوادث'' میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

وَمِنْ اَحْسَنِ مَاابْتُدِعَ فِیْ زَمَانِنَا مَا یُفْعَلُ کُلَّ عَامٍ فِی الْیَوْمِ الْمُوَافِقِ لِیَوْمِ مَوْلِدِہٖ ﷺ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْمَعْرُوْفِ وَ اِظْھَارِ الزِّیْنَۃِ وَالسُّرُوْرِ، فَاِنَّ ذٰلِکَ مَعَ مَا فِیْہِ مِنَ الْاِحْسَانِ لِلْفُقَرَآءِ مُشْعِرٌ بِمُحَبَّۃِ النَّبِیِّ ﷺ وَتَعْظِیْمِہٖ فِیْ قَلْبِ فَاعِلِ ذٰلِکَ، وَشُکْرًا لِلّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی مَا مَنَّ بِہٖ مِنْ اِیْجَادِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَلَّذِیْ اَرْسَلَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○

ترجمہ:- ہمارے زمانہ میں جو بہترین نیا کام کیا جاتا ہے' وہ یہ ہے کہ لوگ ہر سال حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کے دِن صدقات اور خیرات کرتے ہیں اور اِظہارِ مسرت کے لئے اُپنے گھروں اور کوچوں کو آراستہ کرتے ہیں' کیونکہ اِس میں کئی فائدے ہیں' فقراء مساکین کے ساتھ اِحسان اور مروت کا برتاؤ ہوتا ہے نیز جو شخص یہ کام کرتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے دِل میں اللہ تعالیٰ کے محبوب کی محبت اور عظمت کا چراغ ضیاء بار ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کو پیدا فرما کر اور رحمت للعالمینی کی خلعت فاخرہ پہنا کر مبعوث فرمایا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بہت بڑا اِحسان ہے' جس کا شکر یہ اُدا کرنے کے لئے اِس بہجت ومسرت کا اِظہار کیا جارہا ہے۔

❖ سیرۃ الحلبیہ: ۸۰/۱ ❖ ضیاء النبی ﷺ ۴/۷ جلد ۲ ❖ شرح صحیح مسلم: ۱۸۳/۳ ❖

حضرت علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کس قدر خوش قسمت وخوش نصیب ہے وہ شخص کہ حضور احمد مجتبیٰ' محمد مصطفیٰ ﷺ کے میلاد شریف کو بطورِ عید مناتا اور جلسوں کا انعقاد کرتا ہے' یوں وہ اپنے لیے بے انتہا خوشیاں اور فرحتیں سمیٹ لیتا ہے' بے پناہ عزت ووقار اور منزلت حاصل کرتا ہے' خیر کثیر حاصل کرتا ہے' یوں وہ جناتِ عدن کا بجا طور پر استحقاق پاتا ہے اور عمدہ باغوں میں ایسا تاج پہن کر وارد ہوتا ہے کہ جو موتیوں سے بنا ہوا ہوتا ہے' اُن موتیوں کے نیچے سر سبز وشاداب عمدہ خلعتیں ہوتی ہیں' اُس کو اِتنی مقدار میں محلات اور

شاندار مقامات بخش دیئے جاتے ہیں کہ جو واصف کے بیانِ وصف سے زائد! جب کہ ہر ایک محفل میں ایک پاکباز' نیک طینت' خوبصورت ترین حور ہوتی ہے' پس سب بکثرت بارگاہِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم میں صلوٰۃ وسلام پیش کرو' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے باعث نیکیاں حسنیٰ اور اچھائیاں وبھلائیاں پھیلائی گئی ہیں اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں ایک مرتبہ صلوٰۃ وسلام پیش کرتا ہے' اللہ اُس کا اجر دس گنا زائد عطا فرماتا ہے۔

❁❖ مولد العروس ۳۵ ❖❁

-•❖❁ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❁❖•-

علامہ ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ بعض لوگ جو محفل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں اُن کا یا تو مقصد عیسائیوں کے ساتھ مشابہت ہے کہ جس طرح وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دِن مناتے ہیں یا مقصد فقط رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے عمل پر ثواب عطا فرمائیگا' اگر محفل میلاد کے انعقاد کا مقصد تعظیم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے تو اس کے کرنے والے کے لیے اَجرِ عظیم ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے عمل پر ثواب عطا فرمائے گا اور صاف ظاہر ہے کہ مسلمان ممالک میں محافل میلاد کے انعقاد میں سوائے تعظیم ومحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی بھی مقصد پیش نظر نہیں ہوسکتا۔ ❁❖ اقتضاء الصراط المستقیم ۲۹۷، بحوالہ میلاد النبی کی شرعی حیثیت ۱۹۰ ❖

سال بھر فرشتوں کا پہرہ

علماء فرماتے ہیں جس نے اپنے گھر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد شریف منعقد کی فرشتے اُس مکان کو سال بھر کے لیے اُس دن تک گھیرے رہتے ہیں جس دن کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد خوانی اُس وقت میں ہوئی تھی۔ ❖ النعمۃ الکبری ۴۴ ❖

اللہ تعالیٰ کا اَپنے فرشتوں پر فخر فرمانا

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ انور سے باہر تشریف لائے' صحابہ کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر ارشاد فرمایا: آج کیسے بیٹھے ہو۔ انہوں

نے عرض کیا ہم بیٹھ کر اُس رب کریم کی حمد و ثناء کر رہے ہیں جس نے فقط اپنے فضل و کرم سے دین اسلام قبول کرنے کی ہدایت عطا فرمائی اور اپنا پیارا حبیب ہمیں عطا فرمایا: آپ ﷺ نے اُن کے کلمات کو سن کر ارشاد فرمایا: ''تمہارے اِس عمل پر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں پر فخر فرما رہا ہے''۔ ﴿محفل میلاد پر اعتراضات کا عملی محاسبہ: ۴۴﴾

میلاد شریف کی برکت سے مقبول عوام/ چرچا عام

کتاب ''ذکر الصالحین'' (مطبوعہ لکھنو دہلی) کے صفحہ نمبر ۲۰ پر لکھا ہے کہ سیدنا غوثِ اعظم، شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ ہر مہینے کی ۱۲ تاریخ کو سرکار دو عالم ﷺ کا میلاد کیا کرتے تھے۔ ۱۲ ربیع الاول شریف کو بڑی دھوم دھام سے مناتے تھے۔

یہی چرچا ہر سو پھیل گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کی برکت سے بڑی بڑی مشکلیں حل ہو جاتی ہیں، فرمایا کرتے تھے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو مجھے یاد کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے فرشتوں میں یاد کرے گا، وہ جنت الفردوس کا مالک ہوگا، فرمایا میرے میلاد کی برکت سے گیارہ تاریخ کو تیری یاد منائی جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر جگہ حضور غوثِ پاک کی گیارہویں منائی جاتی ہے۔ ﴿ذکر خیر الانام: ۲۹﴾

باعث تقویت ایمان

اسلامی تقریبات میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کو شایانِ شان طریقے سے منانے میں بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ میلاد کی تقریب سے رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ سے شانِ عقیدت و محبت استحکام پذیر ہوتی ہے۔ اور عوام الناس میں آپ ﷺ کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔

حضور ﷺ کی سچی محبت ایمان کی روح ہے، آپ ﷺ کی محبت سے ایمان نصیب ہوتا ہے اور کمال محبت سے ایمان میں کمال حاصل ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے ''تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اُس کے باپ اور بیٹے اور سب لوگوں سے

اور اس کی اپنی جان سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"۔

(بخاری شریف)

معلوم ہوا کہ ایمان کی بنیاد حب رسول ﷺ ذوق محبت کا تقاضا ہوتا ہے کہ محبوبِ خدا کے تذکرے اور چرچے ہوتے رہیں۔ دل میں بھی سرمایہ محبت موجزن ہو اور ظاہر میں بھی محبت کے تقاضے پورے ہوتے رہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص جس چیز سے محبت کرتا ہے وہ اُس کا ذکر بھی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "**وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ بکرۃ واصیلا**" (سورۂ فتح) یعنی اے مسلمانو! تم اللہ تعالیٰ کے رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کرو۔ اس آیت کریمہ میں اہل ایمان سے خطاب ہے اہلِ نفاق سے نہیں' میں حد امتیاز' رسول اللہ ﷺ کی محبت اور تعظیم وتوقیر ہے۔ اطاعت واتباع رسول کے معنے بھی یہی ہیں کہ جذبہ محبت میں ڈوب کر محبوب کی اداؤں اور سیرت وسنت پر عمل کیا جائے۔ محبت کے بغیر رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل کے مطابق عمل کرنا صرف نقالی ہے حقیقی اتباع نہیں۔ اور تعظیم رسول ﷺ کے بغیر دعویٰ ایمان تو کیا جا سکتا ہے لیکن جوہر ایمان دستیاب نہیں ہوگا۔ ظاہر ہے کہ جو مسلمان بھی میلاد شریف کا اہتمام کرتا ہے وہ عظیم رسول کی محبت اور تعظیم ہی کی نیت سے کرتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ "**ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب**" اور جس نے اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کی بے شک وہ دلی نیکی ہے۔"

اللہ پاک کی علامتوں اور نشانیوں میں ساری مخلوق شامل ہے جو وجود باری تعالیٰ اور قدرتِ خداوندی کی شہادت دے رہی ہے لیکن ساری مخلوق سے بڑھ کر ہمارے نبی کریم آخری رسول ﷺ اللہ کی ذات وصفات کے مظہر اتم اور آئینہ کامل ہیں۔ اس اعتبار سے آپ ﷺ کی تعظیم قطعی ہے۔ عام حالات میں تعظیم کا اظہار فرض تو نہیں ہے لیکن مروجہ آپ ﷺ کی عظمتوں کا اظہار کارِ خیر اور مستحسن امر ضرور ہے اور میلاد پاک منانے سے ایمان کو تقویت ملتی ہے اور عظمت رسول ﷺ کی تبلیغ بھی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے

ڈاکٹر عبدالغفور طہٰ القیسی وائس چانسلر صدر صدام حسین اسلام یونیورسٹی بغداد اور خطیب امام جامع مسجد ابوحنیفہ فرماتے ہیں "میلاد شریف منانے والے خوش نصیب ہیں' جو مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں محفل میلاد کا انعقاد کرے گا تو اُس پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوگا۔

❁ ماہنامہ معارفِ رضا کراچی مارچ ۲۰۰۱ء ❁

شیخ جمیل الحریری لبنان فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام' عظمت' مدحت اور محبت کے اظہار پر مبنی میلاد کی محفلیں باعث برکت ہیں اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشی کا اظہار ایک نیکی کا کام ہے' جو بندے کو اللہ سے قریب کرتا ہے۔

❁ ماہنامہ معارفِ رضا کراچی مارچ ۲۰۰۱ء ❁

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت......پانی مل گیا

حضرت خواجہ حسن نظامی نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت میلاد پر ایک رسالہ لکھا ہے' اُس کے صفحہ ۱۰ پر یہ واقعہ تحریر کرتے ہیں کہ

ایک گاؤں میں کھیتی باڑی بارش سے ہوتی تھی' ایک سال بارش نہ ہوئی اور بیچارے گاؤں والے بھوکے مرنے لگے' اُن کا گاؤں دریا سے تین میل دور تھا' اُنہوں نے سوچا کہ کوئی صورت ایسی نکلے کہ ہم دریا سے پانی لے لیں' مگر کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آئی۔ آخر سب مایوس ہو گئے۔ اُن میں سے ایک شخص نے کہا بھائی گھبرانے کی ضرورت کیا' اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو اور بارش کی نماز (یعنی نمازِ استسقاء) پڑھو۔ چنانچہ سب لوگ جمع ہو گئے نماز پڑھی' دُعائیں مانگیں' ایک آدمی نے کھڑے ہو کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف واقعات کا ذِکر شروع کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بتائے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی بارش کے لیے نماز پڑھتے تھے۔ لوگوں نے جب رسول پاک کی عظمت وشان سنی تو لطف اندوز ہو گئے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہوا ہو اُس کا ذِکر اگر دل میں عشق پیدا نہیں کرتا' ایمان میں

فرحت اور روح میں تازگی پیدا نہیں ہوتی تو یہ آپ کا اپنا قصور ہے ورنہ

جو آج بھی ہو ابراہیم علیہ السلام کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا (اقبال)

اِسی کو ایک اور عاشق نے یوں کہا......

فضائے بدر پیدا کر، فرشتے تیری نصرت کو
اُتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اَب بھی

تو حضرات اُن لوگوں کے دِلوں میں "عظمت رسول ﷺ کے واقعات نے لذت پیدا کر دی تب اُنہوں نے اُس شخص سے مزید رسول پاک ﷺ کے فضائل بیان کرنے کی درخواست کی۔ جب اُس نے رسول پاک ﷺ کا اُسوۂ حسنہ خوبیاں اور صفات و کمالات کا ذکر کیا تو وہ سب لوگ رونے لگے اور عرض کی اے مولیٰ! ہمیں بھی ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہم قیامت کے دِن تیرے اور تیرے رسول پاک ﷺ کے سامنے سرخرو ہو کر جائیں، ہمیں شرمندگی نہ ہو، ہمیں ندامت نہ ہو۔ ابھی رسول پاک ﷺ کا ذکر ہو ہی رہا تھا کہ شور مچ گیا۔ پانی آ گیا۔ پانی آ گیا۔ دریا آ گیا۔ خلقت کھڑی ہوئی دیکھنے لگی تو معلوم ہوا، واقعی دریا کا سیلاب ہے جو اُن کے گاؤں کے قریب تک پھیل گیا۔ اُنہیں تعجب ہوا کہ بارش کے بغیر یہ سیلاب کیسے آ گیا۔ دوسرے دن وہ سیلاب اتر گیا تو معلوم ہوا کہ پہاڑوں پر بارش ہوئی تھی۔ اب تو اُن کی کھیتی خوب ہوئی اور سب ذکر رسول ﷺ کی برکت سے مالا مال ہو گئے۔

یہ شان ہے رسولِ پاک ﷺ کی اور آپ ﷺ کے حضور محفل میلاد کی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کا ذکر بھی مشکلات کو آسان کرتا ہے اور محفل میلاد سے امت کی مشکلیں حل ہوتی ہیں۔ ﴿ عظمت اسلام: ۱۵۵ ﴾

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت...... بارش تھم گئی

خواجہ شاہ محمد فاروق الملقب خواجہ محبوب رحمانی قادری رحمۃ اللہ علیہ (آف کراچی) فرماتے

ہیں کہ ایک دفعہ یہ فقیر چوہا خالصہ میں میجر سجاول رحمانی کے ہاں مقیم تھا۔ کھلے میدان میں میلاد شریف کی محفل کا اہتمام کیا گیا' بڑی مخلوق اکٹھی ہوگئی' اِتنے میں گھر کر بادِل آگئے۔ میجر سجاول رحمانی نے کہا' حضرت! اگر بارش ہوگئی تو مکان کے اَندر اِتنے آدمیوں کی گنجائش نہیں۔ میں نے کہا: بھئی اِتنے جنات یہاں اِس محفل میں شریک ہیں' اُنہیں نظر نہیں آرہا کہ یہ فقیر کہاں سے آکر یہاں بیٹھا ہے اور یہ کس ذاتِ اَقدس ﷺ کی محفل ہو رہی ہے۔ اُن سے کہو بادلوں کو پنڈی کی طرف دھکیل دیں۔ تھوڑی دیر میں بادِل صاف ہو گئے بعد میں معلوم ہوا کہ پنڈی میں غضب کی بارش ہوئی ہے۔ ❖ ملفوظات خواجہ محبوب رحمانی: ۱۵۰ ❖

محفل میلاد شریف کے لئے غیبی امداد

صوفی نسیم احمد نقشبندی مجددی عزیزی (محلّہ انصاریاں چنیوٹ) اَپنی تصنیف لطیف ''تاجدارِ وادیٔ عزیز شریف'' میں رقمطراز ہیں:.....

یہ اپریل ۱۹۶۹ء کا واقعہ ہے کہ ''میرے آقا و مولا' شیخ کامل و اکمل' حضور قبلہ عالم' حضرت خواجہ صوفی محمد علی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۱۸ء تا ۱۹۸۲ء)'' تبلیغی سفر پر تھے گوجرہ میں حضور کا پروگرام محترم حسین احمد بھٹی صاحب جو کہ گورنمنٹ کالج گوجرہ میں لیکچرار تھے' اَب تو وہ حضور کی دُعاؤں سے ڈویژنل آفیسر ایجوکیشن ہیں' اُنکے ہاں پروگرام تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ پروگرام تو میں نے رکھ لیا' لیکن پروگرام سے ایک ہفتہ پہلے طبیعت میں فکر لاحق ہوا۔ حضور قبلہ عالم کی تشریف آوری پر سینکڑوں کی تعداد میں لوگ اکھٹے ہو جاتے ہیں اور سب کے لئے لنگر کا انتظام کرنا ہے' تنخواہ بھی قلیل ہے' کچھ فکر مند ہونے لگا۔ ایک دن کالج سے فارغ ہو کر گھر پہنچا تو بیوی نے کہا کہ آٹا تو گھر میں پہلے ہی کافی موجود تھا' آپ نے ایک بوری آٹے کی پھر بھجوادی ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے تو کوئی آٹا نہیں بھجوایا۔ وہ کہنے لگی کہ باہر دروازہ پر دستک ہوئی تھی' میں نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی کہ حسین احمد بھٹی کا یہی مکان ہے۔ میں نے کہا ہاں: یہی ہے۔ تو اُنہوں نے کہا کہ آٹا اندر رکھوالیں۔ میں نے بیٹھک کا دروازہ کھول دیا' وہ رکھ کر چلے گئے۔ میں نے دیکھا تو ایک بوری آٹے کی تھی۔ حسین احمد بھٹی

صاجب سن کر حیران ہوئے، پورے شہر میں مسجدوں کے سپیکر پر اعلان کرایا گیا کہ کسی کی آٹے کی بوری بھول کر حسین احمد بھٹی کے گھر آ گئی ہے، جس کی ہو لے جائے، مگر کوئی لینے والا نہیں آیا۔ لہٰذا حضور کا پروگرام محفل ذکر ہوا۔ بعد میں بندہ نے یہ سارا واقعہ حضور قبلہ عالم کی خدمت میں عرض کیا تو حضور قبلہ عالم سن کر فرمانے لگے کہ اصل بات یہ ہے کہ ہمارا اور آپکا تعلق صرف خدا کی رضا کے لئے ہے اور خدا کے ذکر پر اکٹھے ہونے والے سارے لوگ خدا کے ہی مہمان ہوتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کے محبوب پاک کے میلاد پاک کی محفلیں سجایا کرتے ہیں، خداوند کریم انکی غائبانہ مدد فرماتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ شعر پڑھا ؎

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں

جو سرورِ عالم ﷺ کا میلاد مناتے ہیں

جونہی حضور قبلہ عالم نے یہ شعر پڑھا تو محفل میں ایک عجیب سرور طاری ہو گیا اور ہر سنگی کی کیفیت بدل گئی آپ نے سب کو فرمایا کہ تمام دوست مل کر پڑھیں کہ

تیرا کھاواں تے تیرے گیت گاواں یا رسول اللہ ﷺ

تیرا میلاد میں کیوں نہ مناواں یا رسول اللہ ﷺ

سارے دوستوں نے جب حضور کے ساتھ مل کر یہ شعر بار بار پڑھا تو عجیب سماں تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ حضور آقائے نامدار مدنی تاجدار محبوب خدا شب اسراء کے دولہا محمد مصطفیٰ ﷺ کی تشریف آوری ہو چکی ہے اور ہر طرف رحمت ہی رحمت برس رہی ہے۔ (سبحان اللہ سبحان اللہ)۔ ❊ تاجدار وادیٔ عزیز شریف ۱۷۹ ❊

محافل میلاد دعوتِ الی اللہ کا ذریعہ

شیخ الحرم النبوی، امام اہلسنت، فخر العلماء، زبدۃ الاولیاء الشیخ السید محمد ابن علوی المالکی الحسنی دامت برکاتہم وزید فیوضاتہم کی تصنیف لطیف ''حول الاحتفال بذکریٰ المولد النبوی الشریف'' مترجم علامہ میر حسان الحیدری السہروردی ''بنام ذکر میلاد النبی ﷺ کی مقدس

محفلیں'' ناشر حافظ الملت اکیڈمی بھر چونڈی شریف ڈہر کی ضلع سکھر سندھ، ۱۹۹۳ء'' سے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

بلا شبہ ہم اس بات کے قائل ہیں کہ محافلِ میلاد شریف اور سیرت النبی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا سننا اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و مدحت سننے سنانے کے لئے جلسہ و جلوس کا اہتمام و انعقاد غریبوں کو کھانا کھلانا اور اہلِ اسلام کے دلوں کو (ان اعمال و افعال کے ذریعے) خوشی اور مسرت پہنچانا جائز اور مستحسن ہے۔

بلا شبہ ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ محافلِ میلاد شریف کا انعقاد اس ایک مخصوص رات یعنی ۱۲ ربیع الاول میں فعلِ مسنون ہے۔ بلکہ جو مسلمان ایسا اعتقاد رکھتے ہیں ہم ان کو دین میں بدعت پیدا کرنے والے سمجھتے ہیں' اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ مبارک' بمع اپنے تمام لوازمات کے' نیز آپ کی ذاتِ اقدس کے ساتھ تعلق اور نسبتِ کاملہ رکھنا' ہر لمحے اور ہر آن ہم پر واجب ہے اور یہ بھی واجبات میں سے ہے کہ ہماری جانیں اور ہمارے نفوس ہر وقت اس ذکر سے معمور رہیں۔

ہاں البتہ، ماہِ ولادتِ باسعادت (ربیع الاول) میں ذکرِ جمیل کے اسباب زیادہ قوی اور مضبوط ہو جاتے ہیں کیونکہ اس مناسبت سے لوگ ایسی محفلوں میں خود بخود کھنچے چلے آتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ جاتے ہیں۔ کیونکہ لوگوں کو اس بات کا قوی شعور ہے کہ کچھ لمحات و اوقات کو بعض دوسرے اوقات و لمحات پر کسی خاص وجہ اور مناسبت سے زیادہ شان اور شرف حاصل ہوتا ہے اور اس طرح لوگ حاضر یعنی حال کو ماضی کے ساتھ ملا کر اور موجود کو غائب کی طرف منتقل اور تبدیل کر کے یادوں کی لذت اور ذکر کا سرور حاصل کرتے ہیں گویا ۔

باز گو از نجد و از یارانِ نجد ...... تا در و دیوار را آری بہ وجد

یہ کہ محافلِ میلاد کے اجتماعات اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں اور یہ لمحات درحقیقت فرصت کے زریں اور قیمتی لمحات ہوتے ہیں جنہیں ہرگز ضائع نہیں کرنا چاہیے' بلکہ مبلغین اور اہل علم حضرات کے لئے تو لازمی ہے کہ وہ ان محافل کے ذریعے اُمت

مصطفیٰ ﷺ کو اخلاق و آدابِ نبوی، سیرتِ طیبہ، معاملات عباداتِ نبوی، جیسے اہم اُمور یاد دلایا کریں اور لوگوں کو بھلائی نیکی اور خیر و فلاح کی تلقین کیا کریں۔ اور پھر ان کو اُمتِ مسلمہ پر نازل ہونے والی مصیبتوں اور اُمتِ محمدیہ کو کمزور اور بے جان بنا دینے والی بدعتوں، اسلام میں پیدا ہونے والے نئے نئے فتنوں اور یار و اغیار کے اُٹھائے ہوئے نئے شرور اور فتور سے دور رہنے اور ان سے خوف کھانے کی ہدایت کیا کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم ہمیشہ اس بات کی دعوت دیتے رہتے ہیں اور محافلِ میلاد میں شریک ہو کر لوگوں سے کہتے رہتے ہیں کہ "ان اجتماعات کا مقصد محض اکٹھے ہونا اور لوگوں کو دکھانا نہیں ہونا چاہیے، بلکہ یہ مقدس اجتماعات اعلیٰ مقاصد کے حصول کا ذریعہ اور وسیلہ ہیں اور جو شخص ان اجتماعات سے کوئی دینی فائدہ نہ حاصل کر سکا وہ میلاد شریف کی خیر و برکت سے گویا محروم رہا۔ (ذکر میلاد النبی ﷺ کی مقدس محفلیں ۲۰)

سعادتِ کامل

مفتی رشید احمد گنگوہی کے اُستاد شاہ عبدالغنی صاحب دہلوی فرماتے ہیں۔

وحق آنست کہ نفس ذکر ولادت آنحضرت ﷺ و سرور فاتحہ نمودن یعنی ایصالِ ثواب بروحِ پُرفتوح سید الثقلین از کمالِ سعادت انسان است (شفاء السائل)

ترجمہ: اور حق یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت کے ذکر کرنے میں اور فاتحہ پڑھ کر روحِ پُرفتوح کو ثواب پہنچانے میں اور میلاد شریف کی خوشی کرنے میں ہی انسان کی کامل سعادت ہے۔ (برکاتِ میلاد ۹۰ ☆ جشن میلاد النبی ﷺ پر اعتراضات کا علمی محاسبہ ❖ اثباتِ میلاد ۱۰۵)

ترغیب میلادِ مصطفیٰ ﷺ

مسلمانوں کی محبتوں اور تشکر کے اظہار کے لئے کئی مواقع اللہ تعالیٰ مرحمت فرماتا ہے، کسی کے گھر میں بچہ پیدا ہو جائے تو انسان صرف زبانی نہیں بلکہ دل سے شکریہ ادا کرنے لگتا ہے۔ لڑکے کے لئے دو بکرے اور لڑکی کے لئے ایک بکرا یا بکری عقیقہ کے تشکر کے طور پر

ذبح کئے جاتے ہیں' یہ تشکر اپنے تک محدود نہیں ہوتا بلکہ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں تک عقیقہ کا گوشت ہدیہ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اولاد کے بارے میں یہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مستقبل میں رحمت ثابت ہوگی یا زحمت۔

نبی کریم ﷺ تو ظاہر و باطن' اوّل و آخر سراپا ایمان اور رحمت ہیں۔ آپ ﷺ پر ایمان لائے بغیر نہ ایمان مل سکتا ہے نہ نجات ہو سکتی ہے تو یوم میلاد پر تشکر کے طور پر جشن کا اہتمام کیا جاتا ہے جو مستحسن امر ہے۔ دنیاوی نعمتیں فانی ہوتی ہیں۔ اولاد' مال و دولت فانی اور عارضی نعمتیں ہوتی ہیں۔ امارات و اقتدار سب فانی اور عارضی نعمتیں ہوتی ہیں۔ تھوڑے وقتوں اور معمولی ضرورتوں تک محدود ہوتی ہیں۔ ان فانی اور عارضی نعمتوں پر تو ہر طرح سے اظہارِ مسرت ہوتا ہے اور خوشیوں کے مواقع پر مجالس و محافل کے انعقاد پر پورے اہتمام کئے جاتے ہیں۔ جس طرح ان عارضی نعمتوں کے ملنے پر اظہارِ مسرت ہوتا ہے ان سے بڑھ کر آخری رسول رحمت دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی پر جلسے جلوس کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایک سو ایک ضرب الا اللہ کی سلامی دو۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے ہیں۔ آنکھیں مژگان کی سنان اور ابرو کی تیغ سنبھالے' ادب سے پتلیاں جھکائے کھڑی ہیں۔ زبان درود کا نغمہ بجائے۔ بدن کی سب رگوں کو حکم دو کہ نغمہ صلواتی میں یک جان ہو کر ہم صدا ہوں۔ یہاں تک کہ ہر بن مو سے نغمہ **صل علی محمد** نکلنے لگے۔ روزے کی عید... حج کی عید دونوں دست بستہ آئیں اور عید میلاد کا خیر مقدم کریں۔

آج عید ولادت ہے۔ آج وہ پیدا ہوئے جن پر کائنات کی پیدائش کا حصر ہے۔ چاند کا رخِ انور سے شرمانے .... والا ہے۔ شاہِ گدا نواز۔ رسول العرب والعجم۔ جن کی ولادت سے تاریکی باطل دور ہوگئی۔ حق کی روشنی چاروں طرف پھیل گئی۔ خود سر بے سر ہوئے۔ بے تاج تاجور بنے۔ جنہوں نے ہونٹوں کو ہلا کر ساری زمین زلزلے میں ڈالی۔

غریبوں مظلوموں کے غمگسار۔ سرکشوں، ظالموں کے زیر کرنے والے۔ وہی جن کا نام لینے سے ہمارے خون میں حرارت اور دل میں جوش پیدا ہوتا ہے۔

ایسے برگزیدہ و پاکیزہ وجود کے ظاہر ہونے کا وقت ہے کہ آسمان، زمین، شجر، حجر کیف میں ہیں۔ پھر تم کیوں مسلمان یومِ ولادت کو قومی تہوار نہیں مناتے۔ یہ وہ خوشی ہے جس میں ہر فرقے اور عقیدے کے مسلمان کو یکساں حصہ لینا چاہئے۔ یہاں شیعہ، سنی، مقلد، صوفی، وہابی کی قید نہیں۔ سب یکدلی و اتفاق سے میلاد کا تہوار مقرر کریں۔ اور دُنیا کو دکھائیں کہ جس طرح رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت سے محبت تھی اسی طرح اُمت بھی اُن کے نام پر قربان ہے اور ان کی یادگار میں دل و جان سے حصہ لینا چاہتی ہے۔ دوسری قومیں فرضی اور خیالی تہوار مناتی ہیں تاکہ قوم میں زندگی کے جذبات پیدا ہوں۔ تمہارے سامنے ایک اصلی اور شاندار موقع موجود ہے اس سے کیوں نہیں فائدہ اُٹھاتے؟

اسلامی ممالک میں جہاں ہمارے خوش قسمت بھائی تاج و تخت کے مالک ہیں۔ میلاد شریف کے موقع پر بڑے جوش و خروش کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ہم بدنصیب سہی۔ بے تاج سہی۔ ہیں تو حلقہ بگوشانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر کیوں اپنے تاجدار بھائیوں سے حبِ رسول میں پیچھے رہیں؟ یہ وقت اس بات کے دیکھنے کا نہیں ہے کہ از روئے فقہ میلاد جائز ہے یا نہیں۔ بلکہ یہ سوچنے کا وقت ہے کہ میلاد کے جلسوں کو کس طرح پر بارونق اور شاندار منایا جائے۔

یاد رکھو۔ کہ ہم سب کی دینی و دنیاوی زندگی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی الفت ہی میں مخفی ہے۔ اگر ہم دُنیا میں اپنی عزت محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو لازم و ضرورت ہے کہ ہم آقائے نامدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی عیدین سے زیادہ خوشی منایا کریں۔ بلکہ میلاد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک علیحدہ عید مقرر کریں۔ جس میں دھوم دھام سے شریک ہوں۔ اور ہر عقیدہ کا مسلمان اپنے کلمہ کے شریک بھائیوں کے ساتھ عید منائے اور کہے: ''آج اُس کے نام کی عید ہے جس نے دُنیا کے پردہ کو شرک و کفر کے غم و الم سے پاک و صاف کر کے وحدت کے سرور سے آراستہ کر دیا''۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن۔

(حسن نظامی (نظام المشائخ) تہذیب۔ ۲۵ مارچ ۱۹۱۱ء)

میلاد ہر زمانہ میں اچھا سمجھا جاتا رہا ہے۔

حضور سرورِ کائنات ﷺ کی ولادت پاک کی خوشی میں محافل میلاد کو ہر زمانہ میں بنظر استحسان دیکھا جاتا رہا ہے۔ ان محافل میلاد میں قاری صاحبان' علماء کرام اور نیک راہ پر چلنے والے تمام لوگ جمع ہوتے چلے آرہے ہیں۔ بہت سے اجتماعات آپ کی محبت میں جمع ہوئے۔ بہت سے لوگوں نے شہروں اور آبادیوں کو میلاد النبی ﷺ کی نسبت سے خوبصورت کیا۔ بکثرت شمعیں اور روشنیاں کیں۔ اور تمام حاضرین نایاب خوشبو سے معطر ہوتے رہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ذکر پاک سے فرحت پاتے رہے' خوشی محسوس کرتے رہے' اور آپ کے نام پاک پر کھایا بھی اور پیا بھی۔ اپنے رب سے گڑگڑا کر دعائیں کیں' اُس سے مانگا' اُس کی بارگاہ میں آپ ﷺ کو شفیع لائے' آپ ﷺ کی طرف انتساب کیا۔ اور یہ اعتقاد رکھا کہ اس محفل کی برکت سے ہر مقصد برآئے گا۔ ان محافل کی برکات سے اللہ تعالیٰ نے بہت سے شہر آباد کیے اور خوشی اور فارغ بالی مرحمت فرمائی۔ ان شہروں کے باسیوں نے درہم و دینار ایسی محافل پر خرچ کیے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب و مختار ﷺ کا ذکر کیا' نمازیں پڑھیں' دعائیں مانگیں اور حمد و ثناء کہی۔

اے شخص! یہ کبھی نہ سوچنا کہ ان محافل سے حضور ﷺ برا منائیں گے یا اللہ تعالیٰ اس سے راضی نہیں ہوگا؟ تجھ پر میری جان نثار! محفل میلاد منعقد کر اور کسی قسم کی پریشانی اور ہلاکت کا خوف نہ کر۔ محفل میلاد کر اور بار بار کر۔ تیری زندگی سعادت میں بسر ہوگی۔ اور تیری موت بھی سعید ہوگی۔

محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ...... اعظم عبادت

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ''شرح المولد ابن حجر بحوالہ جواہر البحار'' میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے میلاد شریف کے سننے کے لئے جمع ہونا' اعظم عبادات میں سے ہے۔ کیونکہ میلاد شریف سے رسول اللہ ﷺ پر بکثرت درود و سلام پڑھا جاتا ہے اور اللہ

تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر بار بار ہوتا ہے اور آپ کے ذِکر سے محبت آپ کے قرب کا ذریعہ ہے اور جلیل القدر علماء نے تصریح کی ہے کہ جس سال میلاد شریف کیا جائے' اس سال امان رہتی ہے اور مقصود میں کامیابی کی جلد بشارت ملتی ہے جیسا کہ ابن الجذری نے تصریح کی ہے اور اس کو علامہ حلبی نے اپنی سیرت میں نقل کیا ہے اسی طرح علامہ ابن حجر ہیتمی مکی نے رسالہ مولد میں اور علامہ قسطلانی نے مواہب میں ذکر کیا ہے اور ہر وہ شخص جو آپ کی محبت میں صادق ہے اس کے لیے مناسب ہے کہ وہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مہینہ میں خوشی منائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے لئے محفل منعقد کرے جس میں احادیث صحیحہ سے آپ کے میلاد کے واقعات بیان کئے جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُمید ہے کہ ایسا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے صالحین کے زمرہ میں داخل ہوگا اور جس شخص کے جسم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سرایت کر جائے گی وہ جسم ان شاء اللہ بوسیدہ نہیں ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اُسی شخص کو حاصل ہوگی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ" جو شخص جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحمت فرمائے جس نے میلاد مبارک کی راتوں کو عید بنالیا اور ان راتوں میں اگر صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے تو یہ بھی کافی ہے۔

❖ شرح صحیح مسلم: ۱۸۴/۳ ❖ ٥

محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ...... دفع مصائب کا نسخہ

حضرت علامہ مولانا محمد عالم آسی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ امر روزِ روشن کی طرح کھلا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس قدر ارادت اور خلوصِ عقیدت بڑھتا ہے اسی قدر انسان کو روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی جاتی ہیں جن میں سے ایک مجلس میلاد بھی ہے کہ دفع مصائب کے لئے بہترین نسخہ ہے۔ بشرطیکہ اخلاص سے ہو اور اہل مجلس صرف نام کے ہی مسلمان نہ ہوں اور نہ ہی اس طرح منایا جائے کہ رونق دہندگانِ مجلس دیدہ دانستہ نماز چھوڑ کر مجلس میلاد میں قیام یا نعت پر زور دینے کو چلے آئیں نہ وضو

ہو اور نہ کپڑے پاک ہوں اور جسم بھی مشتبہ حالت میں ہو۔ منہ سے بھی ناپاک بو آتی ہو۔ ورنہ ایسی مجلس ایک قسم کا مذاق ہوگا اور اس کے جو نتائج بھی پیدا ہوں گے۔ اُن کا بیان کرنا ضروری نہیں ہے۔ مگر اہل اسلام کی وہ مجلس جو صوم وصلوٰۃ کے پابند مسلمانوں نے قائم کی ہو اور اُس میں صرف حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اَمر دیگر کو دخل نہ ہو' محض ثواب ہی ثواب ہے۔ ایسی مجلس پر اہل تنقید کو اعتراض کا موقع نہیں مل سکتا۔ ﴿الارشاد الی مباحث المیلاد:۴۴﴾

غریبوں کا حج ذِکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہے

اَمیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج ادا کرنے کے بعد کفار کے ساتھ جہاد کرتا ہے' اُس کا ثواب چار سو حج کے برابر ہے۔ مگر غرباء اور مساکین حج اور جہاد کی نعمت سے محروم ہیں' وہ شکستہ حال و مایوس ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے پیغام بھیجا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کوئی بھی اُمتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر درود شریف پڑھے گا تو میں اُس کے نامہء اَعمال میں چار سو غزوات کی شرکت کا ثواب اور چار سو حجوں کا ثواب رقم کروں گا۔ ﴿❖ نجات کا راستہ:۱۸❖﴾

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت' اِتحادِ اُمت

۱۹۳۵ء میں جالندھر چھاؤنی کے جلسہ اور جلوس میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ شامل تھے۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا: ''چند سال ہوئے میں نے خواب دیکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ مولود شریف کے ذریعہ سے اِس اُمت کو متحد کرے گا۔ مجھے ایک عرصہ تک حسرت رہی کہ یہ واقعہ کس طرح رونما ہوگا۔ اَب تحریک یومِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس خواب کی تعبیر کو حقیقی طور پر نمایاں کر دیا ہے۔ اِس سے قبل ۳۱۔۱۹۲۹ء میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر اکابر ملت کے ساتھ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں اور جلوسوں کے اِنعقاد کی تحریک کی تھی۔ اَخبارات میں یہ بیان شائع ہوا۔ اِس اَپیل پر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ سید غلام بھیک نیرنگ' مولانا غلام مرشد (بادشاہی مسجد لاہور)' مولانا شوکت علی' مولانا حسرت موہانی' پیر سید مہر علی شاہ

گولڑوی' مولانا قطب الدین عبدالولی' دیوان سید محمد پاکپتنی' خواجہ محمد قمرالدین سیالوی' مولانا فاخرالہ آبادی' سید حبیب مدیر "سیاست" پیر سید فضل شاہ جلالپوری' مولانا علی الحائری اور مولانا محمد شفیع داؤدی وغیرہ کے دستخط تھے۔ ❊ مقیاس المیلاد: ۱۰۶ ❊

محافل میلاد......حصولِ خوشنودی کا ذریعہ

اُمت مصطفیٰ ﷺ کے حقوق جو ہم پر واجب ہیں' اُن کو آپ ﷺ کے اوصافِ حمیدہ اور اَخلاقِ جمیلہ کے بیان کرنے سے بجا لا سکتے ہیں اور اس وقت کی ادائیگی محافل میلاد سے پوری کی جا سکتی ہے۔ شعراء کرام آپ ﷺ کے محامد ومحاسن کو نعت وقصائد کی صورت میں ہدایۂ پیش کرتے ہیں۔ اُن کے اس فعل کو نبی کریم ﷺ محبت وکرم سے ملاحظہ فرماتے ہیں اور اَپنے اِنعام واکرام سے بھی نوازتے رہتے ہیں۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نعت وتعریف کرنے والے پر اَپنی خوشی ومسرت کا اظہار فرماتے ہیں تو اُس خوش نصیب شخص سے اظہار شادمانی کیوں نہ فرمائیں گے جو آپ ﷺ کے شمائل وخصائل جمع کر رہا ہے۔ بلاشبہ محافل مَیلاد' نبی کریم ﷺ کی خوشنودی وقرب کے حصول کا اہم ذریعہ ہے۔ ٥ نورِ ظہور ص ۱۹۹ ٥

ذِکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ' حصولِ ہدایت ومحبت نبوی ﷺ کا ذریعہ

زمانہ حال میں بعض علماء اَذکارِ ولادت آں خواجہ کائنات ﷺ کے منکر ہیں بلکہ سامعین وفاعلین کو بجانب شرک وبدعت ظاہر کرتے ہیں۔ یہ محض اُن کی کم فہمی کا ثبوت ہے۔ اے محبانِ سید الثقلین ﷺ اگر ظاہر نظر سے غور کیا جائے تو استماع اقوال ولادت آنحضرت ﷺ سے عوام الناس کو اشتیاق دین اور محبت رسول امین ﷺ پیدا ہوتی ہے' شرک وبدعت نہیں بلکہ جب انسان استماع قصص انبیاء ﷺ کے لئے محفل میلاد میں جاتا ہے تو بہت سے اُمور میں فیض یاب ہوتا ہے۔

اوّل:- تو اَفعالِ شرک' بغض' حسد اور نفاق سے دِل پاک وصاف ہوتا ہے۔

دوم:- چونکہ بنی نوع انسان کو اکثر شیطان ہر حیلہ مکر وفریب سے ترغیب دیتا

رہتا ہے اِس سے محفوظ رہ کر جملہ اَنبیاء علیہم السلام کے اَفعال و طریق اَحکامِ ربی و تقریر و عبادات کا اَحوال سنتا رہتا ہے۔ جس سے بجز حصولِ ہدایت و محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جیسے کہ ذِکر یوسف علیہ السلام کا جو قادر مطلق نے قرآنِ پاک میں بیان فرمایا ہے کہ جس کے اِستماع سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے اِس اِس قدر صعوبتوں کا متحمل ہو کر صبر و استقلال کو ہاتھ سے جانے نہ دیا اور اَفعالِ خواہش سے دست بردار رہے تو اَللہ تعالیٰ نے اُن کو کس قدر مدارج عطا فرمائے کہ جن پر آیاتِ ذیل اور ماسوا اُن کے اور چند آیات شاہد حال ہیں:

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًاؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۔ یعنی جبکہ سخت تکلیف میں مبتلا ہوا تو ہم نے اُس کو حکم اور علم عطا فرمایا اور ہم ایسے ہی نیکوکاروں کو مزا دیتے ہیں۔

تو مستمع کو ضرور یہ ذِکر کرنا صحیح نفسانی اور راجع بجانب اِستقلال ہوگا۔ کیونکہ آیات مذکور اِس کے عوض میں حکم اور علم کی جزا دے رہی ہے۔

محافل ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ...... قبولیت دُعا کا وقت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی گھڑیاں ہی وہ خاص وقت ہے، جن میں دُعا کی قبولیت کا ذکر احادیث میں موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کے باعث قیامت تک کے لئے اِن ساعتوں کو یہ فضیلت عطا کر دی گئی۔ سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہی وہ وقت ہے جس میں ''دیوانُ الصالحین'' کا اجلاس مکہ مکرمہ سے باہر غارِ حرا میں منعقد ہوتا ہے اور اُس میں غوث، ساتوں اَقطاب اور دیوان کے دیگر اَراکین شریک ہوتے ہیں جو اِسلام کے نور کے لئے ستون کی حیثیت رکھتے ہیں اور ساری اُمت انہی سے فیض حاصل کرتی ہے، لہٰذا جس شخص کی دُعا اُن صالحین کی دُعا کے مطابق ہو جائے اُس کی دُعا ضرور قبول ہوتی ہے اور اُس کی حاجت ضرور پوری ہوتی ہے۔ احمد بن مبارک کہتے ہیں کہ سیّدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ اکثر ہمیں اس مخصوص ساعت کا خیال رکھنے کی تلقین کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ مکہ مکرمہ

میں صبح صادق، فاس سے پہلے طلوع ہو جاتی ہے، اس لیے تم اپنی شب بیداری میں مکہ مکرمہ میں طلوعِ فجر کے وقت کا خیال رکھا کرو۔ ﴿الابریز:۲۳۴﴾

ذِکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقائد کی پختگی

عقائد اپنی قوت میں اعمال سے زیادہ درجے والے ہوتے ہیں، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اگر کسی ہندو نے رمضانُ المبارک میں روزہ رکھا تو وہ مسلمان نہ ہوگا اور اگر اُس نے مسلمانوں والا کوئی عمل نہ کیا بلکہ کلمہ توحید و رسالت کا اقرار کرتے ہوئے تمام ارکانِ ایمان کا اقرار کر لیا تو مسلمان ہو جائے گا اور مسلمان کہلائے گا کیونکہ اُس نے عقائد کو قبول کر لیا۔ جبکہ اعمال کو قبول کرنے سے وہ مسلمان کہلانے کے قابل نہ ہو سکا۔ یہی وجہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے عملی زندگی میں بے شمار فوائد ہیں اگرچہ اس سے بھی ایمان مضبوط ہوتا ہے لیکن اعتقادی قوت جو محافل میلاد سے نصیب ہوتی ہے اور وہ کلیت کا مقام رکھتی ہیں اور اعمال میں جزئیت کی تاثیر ہوتی ہے۔

مسلمانوں کو میلاد اور سیرت دونوں اہم موضوعات کی طرف متوجہ کرنے کی ضرورت ہے اور وہ لوگ جو دوسروں کو سیرت کا محض جھانسہ دے کر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دور لے جانے کی جسارت کرتے ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اگر عقیدت میں فساد ہو گیا تو تمام اعمال برباد ہو جائیں گے۔

محفل میلاد قربِ الٰہی اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام تاریخ انسانیت کے لیے رحمت الٰہی کا ایک بہت بڑا سرچشمہ ہے۔ سید الکونین، خاتم الانبیاء والمرسلین، نبی رحمت، غوث الامت، سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی محفل قائم کرنا افضل عمل اور قربِ خداوندی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اس لیے کہ یہ محفل میلاد خوشی اور محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نتیجے میں منعقد کی جاتی ہے اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کی اصل ہے۔ صحیح حدیث میں مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

عربی بھی لکھی ہے۔

''تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُسے اُس کے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب ترین نہ ہو جاؤں''۔ ❖ بخاری شریف ❖

میلاد کی برکت......ڈاکوؤں سے زیورات واپس

ڈسکہ شہر میں خواجہ محمد خالد کی رہائش گاہ واقع کالج روڈ دوپہر کے وقت خواتین کی محفل میلاد ہو رہی تھی کہ اُس دوران چار ڈاکو گھر میں گھس آئے اور اسلحہ کے زور پر خواتین سے تقریباً ۶۰ رتولے کے طلائی زیورات اُتروا لئے۔ لیکن اس کے باوجود بھی خواتین نے محفل پاک بند نہ کی۔ جب ڈاکو واپس جانے لگے تو خواتین نے پہلے سے بھی اُونچی آواز میں ذکرِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کرنا شروع کر دیا' تو ڈاکوؤں نے ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے متاثر ہو کر خواتین کے زیورات واپس کر دیئے اور خاموشی سے چلے گئے۔

❖ روزنامہ انقلاب لاہور: ۱۹؍اپریل ۲۰۰۷ء ❖ رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الآخر ۱۴۲۸ھ؍مئی ۲۰۰۷ء ❖

ذکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم......بیماری سے شفاء

منقول ہے کہ جمعہ نامی شخص جو ماچھی قوم سے تعلق رکھتا تھا اور ڈھاڈر کا رہنے والا تھا۔ وہ حضرت میاں غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ (کنبار شریف بلوچستان) کا مرید تھا۔ مولود شریف اور کافیاں بہت زیادہ پڑھتا تھا۔ ایک دفعہ میاں صاحب کسی جگہ سے ڈھاڈر شہر تشریف لے گئے اور جمعہ نہیں آیا۔ آپ جناب نے اُس کے اَحوال کے بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ ڈیڑھ سال سے بیمار ہے اور اُس کے پاؤں سوکھ گئے ہیں۔ میاں صاحب نے اُس کو بلوایا اور کہا کہ آج رات مولود شریف پڑھو' اللہ تعالیٰ خیر کرے گا۔ چنانچہ اُس شخص نے عقیدہ صادقہ سے حکم کے مطابق ساری رات صبح تک مولود پڑھنے میں گزار دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور میلاد شریف کی برکت سے صبح کے وقت اُٹھ کر عصا کے سہارے خود بخود چل پڑا اور خوشی خوشی اَپنے گھر پہنچ گیا۔ ❖ تذکرہ مشائخ کنبار شریف بلوچستان: ۱۲۷ ❖

محترم منیر احمد سیال صاحب (آف شاہدرہ) فرماتے ہیں کہ یہ ۳/جون ۲۰۰۱ء کی بات ہے اتوار کا دن تھا، کسی عاشقِ رسول ﷺ کی تین بچیوں کے مستقبل کی فکر میں گم تھا، محلے کی مسجد میں محفلِ میلاد ہو رہی تھی۔ انہی سوچوں میں گم محفل میلاد میں جا بیٹھا، ایک صاحب حضور نبی کریم، رسولِ اکرم ﷺ کی بہت پیاری نعت پڑھ رہے تھے، اچانک غنودگی سی محسوس ہوئی، جسم پر ایک بوجھ سا پڑ گیا اور دل پکارنے لگا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے ہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ وہ تینوں بچیاں بھی تھیں۔ (بلال عید ۲۲ ص)

حصولِ رضائے الٰہی اور سونے کے پہاڑ جیسا اجر

تفسیر ''خزینۃ القرآن'' میں ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بارہ ربیع الاول کو کھجوریں تقسیم فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے جو اس دن کو حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں ایک درہم خرچ کرے گا تو یوں سمجھے کہ اس نے سونے کے پہاڑ سے بھی زیادہ خرچ کیا قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔

نیز صاحب خزینۃ القرآن (سید موسیٰ المرتقی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ ہمیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ یہ انبیاء علیہم السلام کے بعد ساری مخلوق سے افضل ہیں اور میرے نانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو زیادہ محبوب ہیں۔

نیز صاحب خزینۃ القرآن فرماتے ہیں ''میں ہر مہینے کی بارہ تاریخ کو میلاد مناتا ہوں جب ربیع الاول کی بارہ تاریخ آتی ہے اپنے شہر قم سے بڑا قافلہ لے کر جشن ولادت محمد مصطفیٰ ﷺ منانے مدینہ شریف جاتا ہوں اس سے یہ برکات حاصل ہوتے ہیں کہ ہماری محفل میں میرے نانا نبی پاک ﷺ جلوہ افروز ہوتے ہیں ہم زیارت کرتے ہیں نیز فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا میلاد جس جگہ دل کے اعتقاد کے ساتھ کیا جائے وہاں مصیبت اور بیماری نہیں آتی۔ (ذکر خیر الانام ۲۳ ص)

تو ہوئے برباد وہ گھر جس میں تیری یاد نہ ہو

حصولِ برکات......ثمراتِ اخلاص

محفل میلاد کے فیوض وثمرات بارے یہ عقیدہ رکھے کہ یہ سارا نفع ہمارے عمل سے نہیں ہوا بلکہ حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہوا' جیسا کی ابولہب کو ولادتِ اقدس کی خوشی میں اپنی کنیز ثویبہ کو آزاد کرنے پر نفع ہوا' اُس کا سبب ابولہب کا عمل نہیں تھا' کیونکہ کافر کا تو ہر عمل رائیگاں ہے' بلکہ یہ فائدہ اُسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت اور برکت سے ملا۔

﴿جشنِ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳۰ ازسید عبدالرحمٰن بخاری﴾

محفل میلا دِرُشد وہدایت کا ذریعہ

میلا دِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقاریب جہاں آپ کی یاد قائم رکھنے کا ایک طریقہ ہے' وہاں آپ کی ہدایات وارشادات کی تبلیغ واشاعت کا بھی ایک نہایت ہی نفیس ذریعہ ہے' میلاد وسیرت کے مقدس جلسوں میں سال کے بعد ایسا موقع مل جاتا ہے کہ جس میں ہر طبقہ کے مسلمانوں تک دینِ اسلام کی باتیں پہنچ جاتی ہیں اور دین کی کافی تبلیغ ہو جاتی ہے۔ ﴿کاروانِ نعت: ۵۵﴾

عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باعث رحمت وبرکت

عید سعید' عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ کُل کائنات کے لئے برکتوں اور رحمتوں کو جلو میں لے کر آتی ہے۔ مسلمان اس عظیم دِن کا اِستقبال جس جوش محبت اور خلوص کے ساتھ کریں' کم ہوگا۔ ﴿ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۳۰ ازکوثر نیازی﴾

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم محبت الٰہی کا ذریعہ

محبت ایزدی اِنسان کی زندگی کا مقصد اوّلین ہے اور اس محبت خداوندی کو قرآنِ مجید میں اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر موقوف کر دیا گیا ہے اور اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت تک ممکن نہیں

جب تک کہ محبت رسول ﷺ حاصل نہ ہو۔ لہٰذا اتباعِ رسول ﷺ کا موقوف علیہ محبت رسول ﷺ ہے اور محبت رسول ﷺ کا موقوف علیہ ذاتِ رسول ﷺ اور ذاتِ رسول ﷺ کا موقوف علیہ اس اُمت کے لحاظ سے میلادِ رسول ﷺ ہے۔ تو بالواسطہ میلادِ رسول ﷺ محبت ایزدی، عبادتِ خداوندی اور رضاءِ الٰہی کا موقوف علیہ ٹھہرا۔ لہٰذا میلادِ مصطفیٰ ﷺ جو کہ سب سے بڑے مقصدِ حقیقی کا موقوف علیہ اور کاشان ایمانیات کی اَساس ہے۔ اس کے ذکر کے لئے محافل کا انعقاد کرنا خوشیوں اور مسرتوں کا اظہار کرنا ایک فطرتی سبب بنتی ہے۔

(عراق میں عید میلاد النبی ﷺ، ۴۳، از ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی)

کاروبار میں برکت کا سبب

اہل عرب کا دستور ہے کہ اگر کوئی نیا مکان بنائے یا مسافر باہر سے آئے یا شادی یا غمی ہو یا کوئی اور کام ہو تو میلاد شریف ضرور کرتے ہیں، یہی سبب ہے کہ اُن کے کاموں میں برکت ہوتی ہے اور تجارت میں نفع ہوتا ہے۔ (میلاد سعیدی: ۵)

اِسلام کو زندہ کرنے کا ثواب

خلیفہ دوم امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ عَظَّمَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَحْيَ الْاِسْلَامَ

(النعمۃ الکبریٰ علی العالم، ۵)

ترجمہ: جس نے حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کی تعظیم کی اس نے گویا اسلام کو زندہ کر دیا۔

غزوۂ بدر و حنین میں شرکت کا ثواب

خلیفہ سوم دامادِ رسول امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

مَنْ اَنْفَقَ دِرْهَمًا عَلٰى قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمِ فَكَاَنَّمَا شَهِدَ غَزْوَةَ بَدْرٍ وَّ حُنَيْنٍ ﴿ النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۸ ﴾

ترجمہ: جس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا گویا غزوۂ بدر و حنین میں حاضر ہوا۔

خرچ کرے جو میلاد شریف پر بھاویں درم اِک ہویا = گویا جنگ حنین بدر وچہ جا کر داخل ہویا

ایہہ فرمان عثمان غنی رضی اللہ عنہ دا وچہ کتاباں آیا = نعمۃ الکبریٰ کتاب اندر میں ایہوئی لکھا پایا

جنت کے باغوں میں قیام

حضرت سری سقطی قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں کہ

مَنْ قَصَدَ مَوْضِعًا يُقْرَأُ فِيْهِ مَوْلِدُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَدْ قَصَدَ رَوْضَةً مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ لِاَنَّهٗ مَا قَصَدَ ذٰلِكَ الْمَوْضِعَ اِلَّا لِمَحَبَّةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ۔ ﴿ النعمۃ الکبریٰ علی العالم۔ ۱۰ ﴾

ترجمہ: جس نے کسی ایسی جگہ کا قصد کیا' جہاں میلاد شریف پڑھا جاتا ہے تو اُس نے گویا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کا قصد کیا' کیونکہ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی میں اُس جگہ کا عزم کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے مجھ سے محبت کی جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

صلوٰۃ کے پڑھنے کی سزاوار ہے محفل میلاد
جنت کے دلانے کی مددگار ہے محفل میلاد

۔۔ ﴿ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ﴾ ۔۔

فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں

سلطان العارفین' امام جلال الدین سیوطی قدس سرہٗ اپنی کتاب ''الوسائل فی شرح الشمائل'' میں فرماتے ہیں:

قَالَ سُلْطَانُ الْعَارِفِيْنَ الْاِمَامُ جَلَالُ الدِّيْنِ السُّيُوْطِيُّ قُدِّسَ اللّٰهُ سِرَّهٗ وَنَوَّرَ

صَرِيْحَهٗ فِیْ کِتَابِهِ الْمُسَمّٰی بِالْوَسَائِلِ فِیْ شَرْحِ الشَّمَائِلِ مَا مِنْ بَیْتٍ اَوْ مَسْجِدٍ اَوْ مَحَلَّةٍ قُرِئَ فِیْهِ مَوْلِدُ النَّبِیِّ ﷺ اِلَّا حَفَّتِ الْمَلَائِکَةُ ذَالِكَ الْبَیْتَ اَوِ الْمَسْجِدَ وَصَلَّتِ الْمَلَائِکَةِ عَلٰی اَهْلِ ذَالِكَ الْمَکَانِ وَعَمَّهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ○ وَاَمَّا الْمُطَوَّقُوْنَ بِالنُّوْرِ یَعْنِیْ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَعِزْرَائِیْلَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَاِنَّهُمْ یُصَلُّوْنَ عَلٰی مَنْ کَانَ سَبَبًا لِقِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ ﷺ○

(النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۱۰)

ترجمہ: سلطان العارفین، امام جلال الدین سیوطی قدس سرہ اپنی کتاب ''الوسائل فی شرح الشمائل'' میں فرماتے ہیں جس گھر، مسجد یا محلہ میں نبی محترم ﷺ کا میلاد شریف پڑھا جاتا ہے، فرشتے اُس گھر، مسجد اور محلہ کو گھیر لیتے ہیں اور اُس کے اہل خانہ پر نزول رحمت کی دُعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و رضوان اُن کے شامل حال کر دیتا ہے اور فرشتوں کے سردار جن کے گلے میں نوری طوق پڑے ہیں یعنی جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام بھی میلاد شریف کرانے والے پر رحمت کی دُعا کرتے ہیں۔

جس گھر میں ذکر مولد خیر البشر ہوا = عالی زیادہ قصر فلک سے وہ گھر ہوا

کیونکہ نہ ہو کہ اُس شہ والا کا ذکر ہے = جس کا وزیر روح القدس تاج سر ہوا

کچھ خوف مجھ کو تیرگی گور کا نہیں = نور محبت نبوی ﷺ ساتھ اگر ہوا

(خیر البیان: ۳۱)

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وّاٰلہٖ وسلم

لکھ لکھ مبارکاں آؤ آکھاں میلاد نبی ﷺ دا اذکار کریئے

ساڈے نبی رؤف رحیم آئے اس خوشی دا خوب تذکار کریئے

تحفے لکھ سلام درود اوہوں شکر ربدا لیل نہار کریئے

روشن ہویا جہان دلشاد سارا سوہنے نور دا نوری پرچار کریئے

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وّاٰلہٖ وسلم

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمِ برزخ میں برکات

عذابِ قبر میں رعایت

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے قبر کے عذاب میں آسانی ہو جاتی ہے' جیسا کہ کتب اَحادیث وسیرت مبارکہ میں آتا ہے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ثویبہ رضی اللہ عنہا پہلے ابولہب کی لونڈی تھیں' جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اَپنے قدومِ میمنت لزوم سے گلشن دُنیا کو آباد فرمایا تو ہر طرف بہار آگئی' خوشی کی لہر چھا گئی' منادی غیب نے تمام عالم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی بشارت سنائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک کی خبر سُن کر ثویبہ نے ابولہب کو خوشخبری سنائی اور کہا: آقا! آپ کے مرحوم بھائی عبداللہ کو اللہ نے فرزند عطا کیا ہے' تمہیں بھتیجے کی ولادت پر مبارک ہو۔

ابولہب نے جب یہ سنا کہ میرے مرحوم بھائی کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے تو نہایت خوش ہوا۔ اُس زمانے میں رواج تھا کہ جو غلام یا لونڈی اپنے مالک کو بڑی خوشی کی خبر سناتا تو اُس کا مالک اُس کو آزاد کر دیتا۔ اُسی رواج کے مطابق ابولہب نے اِس خوشی کے عالم میں اَپنی سبابہ اُنگلی سے اِشارہ کر کے کہا: اے ثویبہ! اِس خوشی کے موقع پر جا' میں تجھے آزاد کرتا ہوں۔

جب اَبولہب مر گیا تو ایک سال کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اُسے خواب میں دیکھا (یہ خواب آپ کو غزوہ بدر کے بعد آیا) کہ وہ بہت برے حال میں ہے' آپ رضی اللہ عنہ نے اُس سے پوچھا: سناؤ! اِسلام سے تو بہرہ ور نہ ہوئے یہاں کیسے گذر رہی ہے؟ تو اُس نے کہا تم سے جدا ہو کر مجھے کوئی راحت نہیں ملی' کفر وشرک کی وجہ سے مسلسل عذاب میں مبتلا رہتا ہوں' لیکن جب پیر کا دِن آتا ہے تو مجھ سے عذاب کم کر دیا جاتا ہے اور دو اُنگلیاں کھڑی کر کے کہا کہ اِن دو اُنگلیوں سے پانی یا دودھ ملتا ہے جس کو میں پی لیتا ہوں' پیاس کی شدت کچھ کم ہو

جاتی ہے۔

جب اُس سے اِس کی وجہ پوچھی گئی تو اُس نے بتایا کہ سوموار کے دِن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تھی اور میری لونڈی (ثویبہ) نے مجھے بشارت دی تو میں بہت خوش ہوا اور اِسی خوشی میں اَپنی اُنگلی سے اِشارہ کر کے اُسے آزاد کر دیا تھا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اِعلان فرمایا تو میں نے انکار کر دیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف چلتا رہا اس لئے سوائے سوموار کے باقی تمام دِن عذاب میں مبتلا رہتا ہوں۔

❁ مواہب اللدنیہ: ۱/۱۵۸ ❁ ماثبت بالسنۃ: ۹۰ ❁ صحیح بخاری شریف: ۲/۷۶۴ ❁ فتح الباری جلد ۹/۴۸ ❁

(گویا یہ اِنعام میں نے اِس لیے حاصل کیے ہیں کہ اَوّل تو میں نے ثویبہ کو آپ کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا اور دوم یہ کہ وہی ثویبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اَپنا دودھ بھی پلاتی رہی تھی "گویا وہ دودھ بھی میرے ہی گھر کا تھا")۔

جس دِن نبی تولد ہویا گولی دسیا مینوں = جس ہتھ نال اشارہ کیتا ملی آزادی مینوں
ہر دِن سوار دِیہاڑے ہوون سرد دوزخ دیاں بھائیں = اُس دِن باجھوں باقی دے دِن جھلاں سخت سزائیں
بند ہوئے سب دوزخ قہروں ہر ہر سوار دہاڑے = ہر صدقہ سرکار دو عالم اُس نوں اُٹ نہ ساڑے
جس ہتھ نال اشارہ کیتا بخشیا گولی تائیں = اُس دا طفیل نبی دی شرم کرے رب سائیں

اس حدیث پاک کو بنیاد بنا کر علماء کرام نے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی و مسرت کا اظہار کرنا باعثِ ثواب ٹھہرایا ہے۔

امام القراء علامہ حافظ شمس الدین ابن الجزری اپنی کتاب "عَرْفُ التَّعْرِیْف بِالْمَوْلِدِ الشَّرِیْف" میں لکھتے ہیں کہ

یہ اَبولہب وہ کافر تھا جس کی مذمت میں قرآن شریف نازل ہوا ہے۔ آپ کی ولادت سے ولادت کی رات میں اس کو فرحت حاصل ہوئی تھی جس وقت اس کو دوزخ میں اس فرحت کی جزا دی گئی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے جو شخص کہ مسلم ہے اور توحید پر قائم ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے وہ مسرور ہوتا ہے اور جس شے پر اس کی قدرت پہنچتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں وہ اس کو خرچ کرتا ہے اس کا کیا حال ہوگا' مجھ کو میری جان کی قسم ہے

کہ اُس کو مولائے کریم سے یہ اجر ملے گا کہ وہ اس کو اپنے عمیم فضل کے ساتھ جنات النعیم میں داخل کرے گا۔

﴿❖ مواہب اللدنیہ جلد اوّل صفحہ نمبر ۱۵۹ ❖﴾

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''یہاں میلاد کرنے والوں کے لیے سند و دلیل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی شب خوشی منائیں اور مال خرچ کریں۔ ابولہب جو کافر تھا' جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی اور باندی آزاد کر دینے کی اُسے جزا دی گئی تو اُس مسلمان کا کیا حال ہو گا جو اپنے پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مال صرف کرے گا۔ ﴿❖ مدارج النبوۃ: ۳۴/۲ ❖﴾

اس مقام پر حافظ شمس الدین محمد بن ناصرالدین رحمۃ اللہ علیہ دمشقی نے اپنی کتاب ''مَوْرِدِ الصَّادِی فِی مَوْلِدِ الْهَدِی'' میں کیا خوب کہا ہے۔

اِذَا کَانَ هٰذَا کَافِرًا جَاءَ ذَمُّهٗ = وَتَبَّتْ یَدَاهُ فِی الْجَحِیْمِ مُخَلَّدًا

اَتٰی اَنَّهٗ فِیْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ دَائِمًا = یُخَفَّفُ عَنْهُ لِلسُّرُوْرِ بِاَحْمَدَا

فَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِیْ طُوْلَ عُمْرِهٖ = بِاَحْمَدَ مَسْرُوْرًا وَّمَاتَ مُوَحِّدًا

ان عربی اشعار کا منظوم ترجمہ ابوالحسن زید فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف لطیف ''مجموعہ خیر البیان'' میں اس طرح فرمایا ہے

یہ دیکھو کہ وہ بُو لہب سا مُعانِد = ہے تَبَّتْ یَدَا جس کے بارے میں وارد

خوشی جو تولُّد کی اس نے منائی = یقیناً وہ دوزخ میں کام اُس کے آئی

خبر میں یہ وارد ہے اس کی جزا میں = وہ شنبہ کو ہوتی کمی ہے سزا میں

تو پھر ایسے بندے کے بارے میں سوچو = نبی سے سدا جس کو اُلفت رہی ہو

گیا بھی ہو دُنیا سے ایمان لے کے = اُسے اجر دے گا خدا کیسے کیسے

ترجمہ:۔ جب ابولہب جیسے کافر کو یہ جزا ملتی ہے کہ ہر سوموار کو اُس کے عذاب میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کی پاداش میں آسانی ہو جاتی ہے' حالانکہ اُس کی مذمت میں آیت قرآنیہ ''تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ'' نازل ہوئی ہے جو اُس کے دائمی عذاب کی شاہد

ہے۔ پس اُس بندۂ مومن، عاشقِ رسول کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ جس نے اپنی پوری زِندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں گزار دی اور جو مرا بھی تو مسلمان ہو کر (یعنی کلمۂ توحید پڑھتے ہوئے اِس دُنیا سے رُخصت ہوا۔

دوستاں را کجا کنی محروم شد ...... تو کہ بر دُشمناں نظر داری

اے دوستا توں کیوں اس نیکی سے محروم ہے ...... نبی کے دشمنا کی طرف کیوں نہیں دیکھتا

❁ ضیاءُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲/۵۵/از پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ ❁

راقم الحروف کے شیخ طریقت، سراج العارفین، سعید الاولیاء، شارحِ مکتوبات امام ربانی، حضرت علامہ مولانا ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ ''ابولہب نے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی نہیں منائی تھی، بلکہ اپنے بھتیجے کی خوشی میں لونڈی کو آزاد کیا تھا، لیکن خدا کو تو پتہ تھا کہ یہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی منائی جارہی ہے، تو رب تعالیٰ نے یہ گوارہ نہ کیا کہ میرے محبوب کے میلاد کی خوشی کرنے والا میرے فضل سے محروم رہے، اگر چہ وہ میرا منکر ہی کیوں نہ ہو، پھر اگر کوئی مسلمان ہو اور اپنے آقا و مولیٰ کو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی خوشی کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا کتنا کرم ہوگا؟......

پتہ چلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی خوشی کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے دن مال و جانی صدقہ کرنا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے دن کی اہمیت جاننا اور تعظیم کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی خوشی میں محفلیں سجانا یہ عمل اللہ تعالیٰ کو بڑا ہی محبوب ہے۔ لہٰذا.. اے میلاد منانے والو! تمہیں مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کا میلاد منانے والوں کو اس مبارک عمل کی برکت سے ضرور بخش دے گا.. ان شاء اللہ تعالیٰ۔

❁ ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام، مارچ ۲۰۰۹ء ❁

❁ صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم ❁

مولانا محمد عالم آسی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دیکھئے ابولہب نے یہ دو خدمتیں اِسلامی حیثیت سے نہیں کی تھیں بلکہ اپنی خودداری کو قائم رکھنے کی خاطر کی تھیں۔ مگر پھر بھی

اُس کو دو اِنعام عطا کیے جاتے ہیں کہ جس دِن حضور ﷺ پیدا ہوئے تھے' لونڈی کو آزاد کرنے کے عوض اُس کو آگ سے آزاد کیا جاتا ہے اور دودھ کی بہم رسائی کے عوض اُبولہب کی دو اُنگلیاں دو پستانِ مادر بنادی جاتی ہیں' کہ جن کو چوس کر اَپنی پیاس بجھاتا ہے۔ اَب مسلمان اگر ایسی نعمت غیر مترقبہ سے محروم رہیں تو کمال بدنصیبی ہوگی۔ ﴿اَلارشادالی مباحث المیلاد: ۲۵﴾

یہاں سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ اَبولہب مسلمان نہ تھا اِس لیے اُس کا فعل حجت شرعی نہیں ہے اور اُس نے ایک عام رسم کے مطابق اُسے آزاد کردیا تھا کیونکہ اُس وقت بڑے لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب کوئی اُن کا غلام یا لونڈی کسی قسم کی خوشخبری سناتا تو اُسے کچھ بخشنے یا اِنعام دینے کی بجائے خود اُسی کو آزاد کردیا کرتے تھے' اِس لیے اِس واقعہ سے کچھ مطلب حل نہ ہوا۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ اگرچہ اَبولہب مسلمان نہ تھا اور اگرچہ اُس نے عام ملکی رسم کے مطابق اَپنی لونڈی کو آزاد کیا تھا' مگر دیکھنا یہ ہے کہ اِس کے باوجود حضور ﷺ کی خاص آمد کو اُس نے ملحوظ رکھا تھا' اِس سرسری اِظہارِ مسرت پر اُس کو کوئی فائدہ ہوا یا نہیں' ہم کہتے ہیں فائدہ ہوا' اور ضرور ہوا' اِس لیے ہم اَپنے مفاد کے لیے جشن میلادُ النبی ﷺ اگر منائیں تو صاف ظاہر ہے کہ ہم نے بھی حضور ﷺ کی آمد پر اَپنی مالی قربانی کی ہے' کیا ہم اَبولہب سے بھی گئے گذرے ہیں' وہ تو لونڈی تک آزاد کر کے فائدہ اُٹھائے اور ہم حضور ﷺ کو اَپنا آقائے نامدار تسلیم کر کے بھی چار پیسے خرچ کرنا اَسراف سمجھتے ہیں' یہ کہاں کی ایمانداری ہو گی اور کیسی بدنصیبی ہوگی؟

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

ہندو جلنے سے بچ گیا

حافظ محمد حفیظ الرحمٰن قادری (آف ریلوے کالونی مغل پورہ لاہور) فرماتے ہیں کہ اِتفاق کی بات ہے کہ یہ واقعہ مجھے اُس نے سنایا جو میلاد پاک کو مانتا ہی نہیں تھا۔ حقیقی بات بھی یہی ہے کہ حق کو جتنا بھی چھپاؤ اِظہار ہو ہی جاتا ہے۔ ہمارے قریبی رشتہ دار تھے ملازمت کے سلسلے میں سعودی عرب گئے' کہنے لگے اِبتداء میں میرا دل نہیں لگتا تھا۔ ایک دن

گھر سے فون آیا کہ بڑے بیٹے کی طبیعت بہت خراب ہے' جس سے میری پریشانی میں اور بھی اضافہ ہو گیا' یہاں تک کہ میں اپنے کمرے میں رونے لگا۔ میرے ساتھ والے کمرے میں دو ہندو رہتے تھے۔ اُنہوں نے جب میری حالت دیکھی تو میرے پاس آ گئے اور دِل بہلانے کے لئے گفتگو کرنے لگے۔ پھر مجھے کہنے لگے تم مسلمان ہو ہم آج تمہیں ایک سچا واقعہ سناتے ہیں۔ جس کو سن کر تمہارا دل باغ باغ ہو جائے گا۔

اُن میں سے ایک نے بتایا کہ ہمارے محلے میں ایک ہندو گوالا رہتا تھا' بیچارا بڑا غریب تھا' لیکن اُس میں ایک اچھائی تھی کہ وہ محفل میلاد کا بڑا شوقین تھا' پتہ چل جائے کہ وہاں محفل میلاد شریف ہو رہی ہے تو یہ ضرور پہنچ جاتا تھا۔ میلاد پاک کی برکت دیکھو اس کے مالی حالات اِتنے بہتر ہو گئے کہ اُس نے اَپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی' جس سے فارغ ہو کر وہ اعلیٰ پوسٹوں پر فائز ہو گئے' اُس کا نام چھوٹو رام تھا۔ تعریف کی بات ہے کہ ایک ہندو واقعہ بیان کرتا تھا جبکہ دوسرا اُس کی تصدیق کرتا جاتا تھا کہ بالکل ایسے ہی ہوا۔ پھر کچھ عرصے کے بعد چھوٹو رام کا اِنتقال ہو گیا۔

(ہندو اپنے مردوں کو جلاتے ہیں' اگر غریب ہو تو عام لکڑی اور مٹی کا تیل استعمال کرتے ہیں۔ جب کہ امیر آدمی مر جائے تو اُس کے لئے دیسی گھی یا لکڑی استعمال کی جاتی ہے۔

کروڑوں دُرود و سلام اُس آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے ہمیں دُنیا کی آگ میں جلنے سے بچا لیا۔ بلکہ امیر ہو' غریب ہو سب کے لئے ایک ہی اہتمام کروایا۔ زندہ کو چاہے کوئی لفٹ نہ کروائے جب مر گیا تو فرمایا یہ میرا اُمتی ہے' مرنے کے بعد اس کا ادب و احترام کرو۔ اس کو غسل دو' سفید لباس پہناؤ اور پھر جنازہ لے کر اس طرح چلو کہ اس کو اپنے کندھوں پر سوار کر کے لے جاؤ۔ پہلے یہ کسی کے آگے نہیں چلتا تھا' اَب تم سب پیچھے رہنا اور میرا اُمتی تم سب سے آگے ہو گا۔ پھر نماز میں شاید اس کو کبھی سب سے پہلی صف میں کھڑا ہونے کا موقع ملا ہو۔ لیکن آج یہ امام سے بھی آگے ہو گا۔ جبکہ امام بھی اِس کے پیچھے ہو گا۔ پھر اس کو ادب و احترام سے قبر میں اُتار دو۔ اُوپر سے بند کر دو' آگے میں جانوں اور میرا اُمتی جانے۔

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے......وہ آگ لگائی ہے جو آگ بجھادے گی

کیونکہ اُس گوالے کے بیٹے اچھی پوسٹوں پر تھے۔ لہٰذا اُس کو جلانے کے لئے صندل کی لکڑی اور دیسی گھی کا اہتمام کیا گیا' پھر اُس کی لاش کو رکھ کر آگ لگائی گئی' آگ خوب بھڑکی۔ جب آگ بجھی تو سب حیران ہو گئے کہ اُس کے جسم کا ایک بال بھی نہ جلا تھا۔ لوگوں نے سمجھا شاید یہ اتفاقاً ہوا ہو۔ دوسری مرتبہ بڑے پیمانے پر آگ کا بندوبست کیا۔ جب آگ بھڑکی تو اُس کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے۔ لیکن جب آگ بجھی تو دیکھا کہ اُس کا جسم ویسا ہی سلامت ہے' بلکہ جسم کا ایک بال تک نہ جلا تھا۔ سارے ہی حیرت زدہ ہو گئے کہ یہ ماجرہ کیا ہے۔ پھر تیسری مرتبہ جلانے کا اہتمام کرنے لگے تو اُس کی بیوی سامنے آگئی اور اُس نے بتایا کہ مرنے والا میلاد پاک سے بڑی محبت کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا اور مرنے سے پہلے اِس نے کلمہ پڑھا اور مجھے گواہ بنایا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ میں نے اِس کو اہمیت نہ دی۔ جب دو مرتبہ تم نے جلایا اور یہ نہ جلا تو میں سمجھ گئی کہ وہ سچے دِل سے مسلمان ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے آگ کا اِس پر اثر نہیں ہو رہا تھا۔ تم اِس کو سو مرتبہ بھی جلاؤ' یہ نہیں جلے گا۔ لہٰذا اِس کی لاش کو مسلمانوں کے حوالے کیا گیا۔ اُنہوں نے اُس کو مسلمانوں کے طریقے سے دفن کیا۔

اِس سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ میلاد پاک کی محفل میں شرکت کرنا کتنی بڑی سعادت کی بات ہے اور وہ افراد کتنے خوش نصیب ہیں جو ایسی محفل کا اِنعقاد کرتے ہیں۔

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں

جو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے ہیں

﴿ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟:۶۵﴾

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

منکر نکیر کے جواب میں آسانی

اِمام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

وَقَالَ اَیْضًا مَا مِنْ مُسْلِمٍ قَرَاَنِیْ فِیْ بَیْتِہٖ مَوْلِدِالنَّبِیِّ ﷺ اِلَّا رَفَعَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی الْقَحْطَ وَالْوَبَاءَ الْحَرْقَ وَالْغَرْقَ وَالْاٰفَاتِ وَالْبَلِیَّاتِ وَالْبُغْضَ وَالْحَسَدَ وَعَیْنَ السُّوْءِ وَاللُّصُوْصَ عَنْ اَھْلِ ذٰلِکَ الْبَیْتِ فَاِذَا مَاتَ ھُوَّنَ اللّٰہُ عَلَیْہِ جَوَابَ مُنْکَرٍ وَنَکِیْرٍ وَیَکُوْنُ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ○ ﴿النعمۃ الکبریٰ علی العالم:۱۱﴾

ترجمہ: جس گھر میں مسلمان میلاد شریف پڑھتا ہے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اُس گھر والوں سے قحط و وباء... آتش زنی وغرقابی... آفات وبلیات... بغض وحسد... نگاہ شر اور چوروں کے خطرے کو دور کر دیتا ہے اور جب وہ مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر منکر نکیر کے جواب آسان کر دیتا ہے اور وہ قادرِ مطلق اور مالک حقیقی کے ہاں مقامِ صدق میں ہوتا ہے۔

-•❖❃﴿صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم﴾❃❖•-

حسابِ قبر آسان

''الخصائص الکبریٰ'' میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک بکریوں کا چرواہا تھا' ہر مہینے کی ۱۲ ر تاریخ کو میلاد کراتا تھا۔ جب وہ فوت ہوا تو منکر نکیر نے پوچھا کہ تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ کہا میں نہیں جانتا۔ پھر انہوں نے کہا یہ ذات جو تیرے سامنے ہے ان کو جانتا ہے' کہا نہیں۔ فرشتوں نے اُسے سزا دینی چاہی۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا:

مَھْمَا مَلَائِکَۃُ اِنْ کُنْتَ لَا تَدْرِیْ اَنَا اَدْرِیْ

فرشتو! ذرا ٹھہر جاؤ' پھر آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا: اے شخص! تو مجھے نہیں جانتا میں تو تجھے جانتا ہوں

﴿ذکر خیر الانام: ۲۸ ر از حافظ سید غلام حسین مصطفیٰ رضا﴾

-•❖❃﴿صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم﴾❃❖•-

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باعثِ حصولِ جنت

حضرت علامہ مولانا غلام امام شہید رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''مولود شریف'' کے صفحہ ۵ پر رقمطراز ہیں کہ ''حضرت مولانا عبداللہ بن عیسیٰ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک بڑھیا نیک بخت اور پرہیز گار رہتی تھی۔ دِن رات عبادت کرتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود شریف پڑھتی رہتی تھی۔ جب اُس کا وقت اَجل قریب آ گیا تو اُس نے اَپنے بیٹے کو بلایا اور کہا: بیٹا یہ دِینار پکڑلو میں نے سوت کات کر یہ دِینار جمع کیے ہیں' میں اَب جا رہی ہوں' میں چاہتی ہوں کی یہ دینار کسی ایسی جگہ خرچ کرو کہ مجھے مرنے کے بعد اِن کی وجہ سے فائدہ پہنچے تو بیٹے نے اَپنی والدہ سے عہد کیا کہ میں ضرور آپ کی نصیحت پر عمل کروں گا اور یہ دِینار کسی نیک کام پر خرچ کروں گا' تا کہ یہ تیرے لئے باعث ثواب بنیں۔ جب اُس عورت کا وصال ہو گیا تو اُس کے کفن دفن سے فارغ ہو کر اُس کے بیٹے نے سوچنا شروع کر دیا کہ اِن دیناروں کو کس کارِ خیر میں لگاؤں کہ میری والدہ کو فائدہ پہنچے۔ اِسی فکر میں تھا کہ ایک روز کسی مقام پر جا نکلا' جہاں چند فقراء اکٹھے ہو کر جناب سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذِکر کر رہے تھے اور حالت ذوق وشوق میں خوش حال تھے۔ اُس جوان نے پوچھا کہ یہ کس کی محفل اَقدس ہے۔ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ مجلس ''مولود شریف'' خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور ذِکر خیر و برکت سے مقام نزدل رحمتِ الٰہی ہے۔ جوان بھی اُس محفل مبارک میں شامل ہوا۔ پھر اُس جوان نے اُسی رات کو خواب دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہے اور منادی غیب ہر شخص کو فلاں ابن فلاں کہہ کے نام بنام پکارتا ہے' آخر نوبت اُس جماعت کے بلانے کی بھی پہنچتی ہے جس میں یہ جوان شامل تھا۔ منادی نے کہا: مرحبا بکم اللہ یعنی رحمت ہو خدا کی تم پر اے لوگو! تم میں سے حق تعالیٰ نے ہر ایک کو جنت میں رہنے کے لئے محل عنایت فرمایا ہے۔ جوان کہتا ہے کہ میں بھی اُس جماعت کے ساتھ چلا۔ وہاں ایک مکان عظیم الشان سب مکانوں سے افضل و بہتر دیکھا کہ اُس کے بالا خانوں پر حوریں بناؤ سنگھار کیے بیٹھی ہیں۔ جب میں نے اُس مکان میں جانے کا ارادہ کیا تو ایک فرشتے نے میرا دامن پکڑا اور کہا اے

عزیز! یہ مکان اُس کا ہے جس نے محفل مولود شریف کی تھی اور یہ مکانات جو اِس کے گرد ہیں حاضرین محفل کے لئے، جنہوں نے ذِکر میلاد شریف شوقِ دل سے سنا ہے اور آپ ﷺ کے نام پر درُود بھیجا ہے۔ غرض یہ جوان بیدار ہوا اور صبح کو اُس دِینار کے صرف سے محفل میلاد شریف ترتیب دے کر تمہید بیان میں لایا اور اہل مجلس سے خواب کا حال بیان کیا ہے۔ جس نے یہ ماجرہ سنا اُس نے عہد کیا تازندگی اس محفل عالی کا چھوڑنے کا اتفاق نہ ہوگا۔ دوسرے روز پھر اُس جوان نے خواب دیکھا کہ دو مکان جڑاؤ کہ اُس کے ادنیٰ جواہر کے آگے سات ولایت کا اخراج ایک جو کے برابر ہے اور بہت سے مکانات اُن کے گرد ہیں۔ اُن دونوں مکانوں میں سے ایک مکان میں اُس نوجوان کی والدہ بہت عمدہ کپڑے پہنے، نہایت شان و شوکت سے مسند زرنگار پر نورانی تکیہ لگائے بیٹھی ہے۔ اُس کے لباس سے ایسی خوشبو آتی ہے کہ اگر مردے کے دماغ میں پہنچے تو قبر میں جی اُٹھے۔ جوان نے اپنی والدہ سے اِس مرتبہ اور عزت کا سبب پوچھا؟ اُس کی والدہ نے کہا: اَے بیٹے یہ مرتبہ اُسی دِینار کی بدولت ہے جو تو نے محفل مولود شریف میں خرچ کیا اور یہ دوسرا مکان اِس خدمت کے صلہ میں تیرے واسطے تیار ہوا ہے اور سب مکان گردو پیش حاضرین مجلس کے لئے بنے ہیں، جنہوں نے مجلس مولود شریف میں حاضر ہو کر ذکرِ محبوب ﷺ سنا ہے اور اپنا جان و مال آپ ﷺ کی محبت میں فدا کیا ہے۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے پیارے رسول ﷺ کے نام پر جان و مال نثار کر دیں تاکہ قیامت کے دن آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔

❖ کحل البصر فی ولادتِ خیر البشر ﷺ ۱۴،۱۳ از محمد عاشق علی لکھنوی ❖

❖ مولود شریف: ۵، از غلام امام شہید رحمۃ اللہ علیہ ❖ خواتین کی محفل میلاد: ۹۳ ❖

❖ ماہنامہ نوائے انوارِ مدینہ لاہور، مارچ ۲۰۰۹ء/ میلاد النبی ﷺ نمبر: ۲۸ ❖

جو محفل میلاد محمد ﷺ کو پڑھائے = اللہ سے مانگے جو مراد اپنی پائے
محتاج کسی کا نہ ہو نہ کچھ دُکھ اُٹھائے = مرجائے تو جنت میں بڑے شوق سے جائے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ایک شخص ابراہیم نامی مدینہ منورہ میں رہتا تھا' وہ بہت نیک اور پاکباز تھا' اپنے زہد و تقویٰ میں دور تک مشہور اور زبان زدِ خلائق تھا' ہمیشہ حلال روزی کماتا' جس میں سے نصف اپنی ضروریات میں خرچ کرتا اور نصف جمع کرتا رہتا۔ جب ربیع الاول شریف کا مبارک مہینہ آتا تو وہ علماء عظام' حفاظِ کرام اور غریبوں' مسکینوں کی اُس مال سے دعوت کرتا' اُس کی بیوی بھی بہت زاہدہ تھی اور اِس کام میں شوہر کا ہمیشہ ساتھ دیتی۔ کچھ دِنوں کے بعد اُس کی بیوی کا انتقال ہو گیا' لیکن وہ حسب دستور ہر سال میلاد شریف پر دعوت کرتا رہا۔ اتفاقاً وہ بھی بیمار ہو گیا۔ جب بیماری نے زور پکڑا تو اپنے لڑکے کو بلایا اور کہا: اے میرے پیارے آج رات کو میں نے اِس دُنیا فانی سے اِنتقال کر جانا ہے۔ میری پونجی جو موجود ہے' وہ پچاس درہم اور ۱۹ گز کرپاس کا کپڑا ہے۔ جب میں اِنتقال کر جاؤں تو مجھ کو اسی کپڑے کا کفن دے کر دفن کر دینا اور وہ پچاس دِرہم کسی نیک کام پر خرچ کرنا۔

بیٹے اَج دُنیا تھیں میں نے کوچ کر ٹر جانا
باقی درہم پچاس جو میرے کارن نیکی پر لانا
ایس کم کرن تھیں مولا' رحم کرے درباروں
روز قیامت جنت ملسی' خالق دی سرکاروں

یہ کہتے ہی کلمہ طیب پڑھا اور اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد کر دی۔ اُس کے لڑکے نے وصیت کے مطابق اُسی کپڑے میں کفن دینے کے بعد دفن کر دیا اور ایک عالم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن پچاس درہموں کے متعلق پوچھا کہ کون سے نیک کام پر خرچ کرے۔ اُنہوں نے فرمایا: جس نے کوئی مسجد بنوائی گویا کہ اُس نے خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ کی تعمیر میں حصہ لیا۔ پھر دوسرے عالم کے پاس حاضر ہوا' اُس سے بھی وہی سوال کیا۔ اُنہوں نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی خوشنودی کے لیے کنواں تیار کروایا' اُس کے لیے ستر حج کا ثواب ہے۔ تیسرے سے پوچھا: اُس نے کہا کہ جس نے صرف خدا کے لیے صلہ رحمی کو مربوط رکھا' اُس کو ستر غازیوں کا ثواب ملے گا۔ چوتھے عالم نے کہا کہ جس نے کسی نہر پر لوگوں کی رہگزر کے لیے پل بنوایا' اُس کو ستر بنی اِسرائیل کے نبیوں جیسا ثواب ملے گا۔

پانچویں نے کہا: جس نے کسی غازی کو خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے ہتھیار دیئے اُس کو ستر شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ چھٹے نے کہا: جس نے خدا کی راہ میں کوئی غلام آزاد کیا اُس کو ستر عالموں کا ثواب ملے گا۔ ساتویں نے کہا جس نے خدا کی رضا کے لئے مسافروں کی راہ میں درخت لگائے کہ وہ اُن کے سائے میں آرام پائیں' اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں ایک مکان اور ایک باغ پھلا پھولا تیار کریں گے۔ اُس لڑکے نے جب اس قدر مختلف اقوال سنے' تو حیران رہ گیا' کون سا کام کروں اور کون سا چھوڑوں' اسی حیرانگی میں اُس کی آنکھ لگ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ میدانِ حشر قائم ہے' جو نیک اور متقی بندے ہیں وہ جنت میں داخل کئے جا رہے ہیں اور جو بدکار ہیں وہ دوزخ میں پھینکے جا رہے ہیں۔ یہ واقعات دیکھ کر وہ جوان اپنی جگہ لرز رہا تھا کہ ایک آواز آئی اِس جوان کو جنت میں پہنچا دو۔

قائم دیکھ حیران حشر نوں لرزہ کھا کھا جاوے

آئی آواز جوان اِس تائیں جنت بھیجیا جاوے

جب یہ شخص جنت میں پہنچا' وہاں انواع واقسام کی نعمتیں دیکھیں' جو کبھی خیال میں نہیں گزر سکتی تھیں' مکانات دیکھے جن کی چمک آنکھوں کو خیرہ کئے دیتی تھی' حوریں تھیں معلوم ہوتا تھا کہ یاقوت ومرجان کے ٹکڑے بکھرے ہوئے ہیں۔ ان حالتوں کو دیکھتے ہوئے وہ شخص سات جنتوں میں داخل ہوا۔ لیکن آٹھویں جنت میں جانا چاہا تو داروغہ جنت نے روک لیا اور کہا: اِس میں صرف وہ شخص داخل ہو سکتے ہیں جنہوں نے ولادتِ رسول اکرم ﷺ کی تاریخ میں خوشیاں منائیں اور اظہارِ فرحت وسرور کیا۔

اِس وِچ داخل اوہ کوئی ہوسی آکھے ملک الٰہی

جس نے خرچ کیتا سی خوشیوں عید میلاد منائی

ایہہ کی جنت کسے جنت وِچہ داخل ہونا نائیں

جس نے عید میلاد النبی ﷺ پر خوشی منائی نائیں

جوان نے خیال کیا کہ بے شک یہاں میرے ماں باپ ضرور ہوں گے۔ اتنی دیر میں ایک آواز آئی کہ اِس جوان کو اندر جانے دو اور اس کے ماں باپ چاہتے ہیں کہ اس و

دیکھیں اور اِس سے ملاقات کریں۔ جب وہ اندر داخل ہوا' دیکھا کہ اُس کی ماں نہر کوثر کے کنارے بیٹھی ہوئی ہے۔ اُس کے پاس ایک نورانی تخت پڑا ہے۔ جس پر ایک بزرگ بی بی تشریف فرما ہیں۔ اِرد گرد کرسیاں بچھی ہوئی ہیں جن پر اور بزرگ ہستیاں بیٹھی ہُوئی ہیں۔ اُس جوان نے ایک فرشتے سے پوچھا کہ یہ کون ہیں تو جواب ملا' جو تخت پر تمام بیبیوں سے اَفضل و اعلیٰ بلند مقام پر بیٹھی ہیں' وہ شہنشاہِ دوعالم' محمد رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا ہیں۔

ماں حسنین امام شہیداں' بیٹی نبی پیارے = بلند مقام دتا اُس تائیں اللہ پاک سہارے

ایہہ بیبیاں جو نیک بزرگاں تیتوں نظری آیاں = خدمت حضرت فاطمہ کارن رب نے کول بٹھایاں

اور اُن کے گرد بیٹھنے والی حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت مریم رضی اللہ عنہا' حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا' حضرت سارہ رضی اللہ عنہا' حضرت حاجرہ رضی اللہ عنہا' حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا' حضرت زبیدہ رحمۃ اللہ علیہا زوجہ ہارون الرشید ہیں۔ یہ سب کچھ دیکھ کر لڑکا بہت حیران ہوا۔ جب آگے بڑھا دیکھا کہ ایک بہت بڑا تخت بچھا ہوا ہے۔ جس پر والضُّحٰی کے چہرے والے... وَاللَّیْل کی زلفوں والے... مَا زَاغَ الْبَصَرُ کے سرمے والے... حٰم کے کُنڈل والے... یٰسین کی تیری والے... مزمل کی کملی والے... مدثر کی چادر والے... نوری لباس والے... چودھویں کے چاند... طٰہٰ... احمد مجتبیٰ' محمد مصطفیٰ ﷺ جلوہ اَفروز ہیں۔ آپ ﷺ کے گرد چار کرسیوں پر خلفائے کرام حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق' حضرت عثمانِ غنی ذوالنورین' حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہم جلوہ اَفروز ہیں۔ دائیں طرف سونے کی کرسیاں ہیں' جن پر اَنبیاء و مرسلین جلوہ فرما ہیں اور بائیں جانب شہدائے کرام اور محب مصطفیٰ ﷺ جلوہ فرما ہیں۔ لڑکا آگے بڑھا تو اَپنے باپ کو پہچانا۔ پوچھا اے ابا جان! یہ مراتب آپ کو کس عمل سے ملے؟ باپ نے اُس کو سینے سے لگایا کہا: بیٹا یہ اِنعام حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد پر مال خرچ کرنے کا بدلہ ہے۔ جو بھی خوشی سے میلاد النبی ﷺ پر مال خرچ کرے گا اُس کو ایسے ہی اِنعام ملیں گے۔

باپ کہیا سن بیٹے جنت ملی مینوں سرکاروں
میلاد نبی پر خرچ کریندا مال سی بڑے پیاروں
ایہہ انعام ملا اُس کاروں باپ اُس آکھ سناوے
میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کرے جو رحمت جنت پاوے

یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ اُس لڑکے کی آنکھ کھل گئی۔ اُٹھا! اور فوراً اپنا مکان فروخت کیا، پھر وہ رقم اور باپ کے پچاس درہم لے کر علمائے کرام اور صلحائے کرام کی دعوت کی اور حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف کر کے تمام مال خرچ کر دیا۔ بعد میں ایک مسجد میں بیٹھ کر عمر کے تیس سال خداوند کریم کی عبادت میں صرف کر دیے۔ جب اُسکا اِنتقال ہوا تو کسی شخص نے اُسے خواب میں دیکھا۔ پوچھا کیا گزری۔ اُس نے کہا: میں اپنے باپ کے پاس جنت اعلیٰ میں پہنچ چکا ہوں اور بے شمار نعمتیں میرے لیے جمع کی گئیں، یہ سب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پر مال خرچ کرنے کا بدلہ ہے۔

بڑا کرم کیتا رب میں پر فضل کیتا رب والی
خرچ کیتا میلاد نبی پر جنت اعلیٰ پالی

(تذکرۃ الواعظین ص ۴۲۳)

جو محفل میلاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھائے = اللہ سے مانگے جو مراد اپنی پائے
محتاج کسی کا نہ ہو نہ کچھ دکھ اُٹھائے = مرجائے تو جنت میں بڑے شوق سے جائے

صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم

خواہش نصرت‘ مغفرت کا سبب

امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ خراسان کے ایک بادشاہ عمرو بن لیث المعروف صفار کو فوت ہونے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا ”آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟“ انہوں نے کہا ”مجھے بخش دیا“ پوچھا گیا ”کس بات پر بخشش ہوئی“ تو اُنہوں نے کہا ”میں ایک دِن پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا اور اپنے لشکروں پر نظر ڈالی تو مجھے اُن کی کثرت بھلی معلوم ہوئی اور میں خوش ہو گیا پھر میں نے تمنا کی کہ کاش! میں دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتا اور اِن لشکروں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت و مدد کرتا‘ پس اللہ تعالیٰ نے یہ بات پسند فرمائی اور مجھے بخش دیا“۔

❁ شفاء شریف مترجم: ۴۱/۲ ❁ تفسیر روح البیان مترجم پارہ ۲۶/۳۴۸ ❁

فائدہ:۔ جب اتنا خیال آنے اور تمنا کرنے پر یہ کرم فرمایا گیا تو جو نیاز مند حضور ہی کے ذکر و فکر میں رہیں اور آپ کی عظمت کا مظاہرہ کریں اُن کا کیا کہنا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمِ آخرت میں برکات

باعث حصولِ رحمت...و...ذریعہ نجات

حافظ امام عمر بن حسن ابن دحیہ محدث اُندلسی رحمۃ اللہ علیہ (۵۴۴ تا ۶۲۳) اپنی تصنیف لطیف "کتابُ التّنوِیْر فِیْ مولد السراجِ المنیر" میں ایک روایت لکھتے ہیں کہ

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّہٗ مَرَّ مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰی بَیْتِ عَامِرِ الْاَنْصَارِیِّ اِذْ کَانَ یُعَلِّمُ مَدَارِجَ وِلَادَتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِاَبْنَائِہٖ وَعَشِیْرَتِہٖ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰہَ فَتَحَ لَکَ اَبْوَابَ الرَّحْمَۃِ وَالْمَلَائِکَۃُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَکَ مَنْ فَعَلَکَ نَجَا۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں 'میں حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر گیا۔ وہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں کو واقعات ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ یہی وہ دن ہے' جس دِن حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوئے۔ پس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور تمام فرشتے تمہاری مغفرت کی دعائیں مانگ رہے ہیں اور جو شخص تیری طرح (محفل میلاد) منعقد کرے گا' وہ تیری طرح نجات پائے گا۔

❖ مولود محمود: ۱۵ ❖ الارشاد الی مباحث المیلاد: ۲۷ ❖ زینت المیلاد: ۳۱ ❖

جیہڑے نبی دا میلاد مناندے نے ...... اوہ نبی دے ہو جاندے نے

نبی دا میلاد مناندے جاؤ ...... اپنے اپنے گناہ مٹاندے جاؤ

قارئین کرام! غور کرو کہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر ہو رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتراض نہیں کیا' نہ ہی روکا' بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش کی نوید سنائی اور یہ اجر صرف حضرت عامر

انصاری رضی اللہ عنہ کے لیے ہی مخصوص نہیں فرمایا بلکہ ہر اُس خوش نصیب اِنسان کو جو ذِکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرے اس اَجر کا مستحق قرار دے دیا۔

عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب خوشیاں کیجئے ...... رحمت و بخشش کے دِن بخشش کا ساماں کیجئے
صاف ہے قرآن میں فرمانِ حق فلیفرحوا ...... کوئی کچھ کہتا رہے تعمیل فرماں کیجئے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نصیب ہونا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک دن اَپنے گھر ایک اِجتماع سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے واقعات بیان فرمارہے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اَجمعین اِظہارِ مسرت وخوشی کر کے حمد اِلٰہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھ رہے تھے کہ اِسی اَثناء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دیکھ کر فرمایا تمہارے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

❖ کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر صلی اللہ علیہ وسلم ❖ الدار المنظم فی المولد النبی الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم ۹۵ ❖

❖ مولود محمود: ۱۵ ❖ الارشاد اِلی مباحث المیلاد: ۲۷ ❖ زینت المیلاد: ۳۱ ❖

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ذِکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بخشش کا سبب

کتاب سنن بیہقی نے یہ حدیث درج کی ہے، حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کوئی شخص خلوصِ دِل سے میرا ذِکر کرتا ہے تو اَللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے گواہ رہو کہ اِس شخص نے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا دِل وجاں سے ذِکر کیا ہے، میں نے اِس کے تمام گناہ معاف کر کے اِس کو بخش دیا ہے۔

اہلسنت کا یہی عقیدہ ہے کہ تمام اَعمال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکرِ خیر افضل ترین عمل ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپکی تعظیم وتکریم اصل دِین ہے۔ اَللہ تعالیٰ کا قرب مح

دوزخ کی آگ سے پردہ

محدث شہیر حضرت ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

وَجَعَلَ لِمَنْ فَرِحَ بِمَوْلِدِهٖ حِجَابًا مِنَ النَّارِ وَسِتْرًا وَمَنْ اَنْفَقَ فِیْ مَوْلِدِهٖ دِرْهَمًا كَانَ الْمُصْطَفٰی ﷺ لَهٗ شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا وَاَخْلَفَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِكُلِّ دِرْهَمٍ عَشْرًا فِيَا بُشْرٰی لَكُمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَقَدْ نِلْتُمْ خَيْرًا كَثِيْرًا فِی الدُّنْيَا وَفِی الْاُخْرٰی "۔ ❖ مولد العروس:۹۰ ❖

جو کوئی نبی کریم ﷺ کے میلادِ پاک کی خوشی منائے تو وہ خوشی دوزخ کی آگ کے لیے پردہ بن جائے گی اور جو میلادِ مصطفیٰ ﷺ پہ ایک درہم خرچ کرے' حضور ﷺ اُس کی شفاعت فرمائیں گے' جو قبول ہوگی اور میلاد میں خرچ کیے گئے ہر درہم کے عوض اللہ تعالیٰ اُس کو دس درہم کے برابر ثواب عطا فرمائے گا' اے اُمت محمدیہ ﷺ تجھے بشارت ہو کہ تو نے دُنیا وآخرت میں خیر کثیر حاصل کر لیا۔

❖ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❖

جو احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت کے لئے کوئی عمل کرتا ہے تو وہ سعادت مند ہے اور خوشی' عزت اور خیر وفخر کو پالے گا۔ جناتِ عدن میں موتی سے مرصع تاج اور سبز لباس کے ساتھ داخل ہوگا' اس کو محل عطا کئے جائیں گے جو بیان کرنے والے کے لئے شمار نہیں کئے جائیں گے۔ ہر محل میں کنواری حور ہوگی۔ خیر الانام ﷺ پر صلوٰۃ بھیجو' یقیناً آپ ﷺ کی ولادت کے باعث بھلائی عام پھیلائی گئی اور جس نے بھی آپ ﷺ پر ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجی' رب کریم اُس کو دس مرتبہ جزا دے گا۔

عذابِ جہنم سے دفاع

امام جمال الدین الکتانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن نہایت ہی معظم' مقدس اور محترم ومبارک ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ پاک اِتباع کرنے والوں کے لیے ذریعہ نجات ہے۔ جس نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوشی کا اِظہار کیا' اُس نے اپنے آپ کو عذاب جہنم سے محفوظ کر لیا' لہٰذا ایسے موقعہ پر خوشی کا اِظہار کرنا اور حسبِ توفیق خرچ کرنا نہایت مناسب ہے۔

﴿سبل الہدیٰ جلد ۱ ص ۳۶۶﴾

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وّاٰلہٖ وسلّم

جنت میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا ساتھ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

مَنْ اَنْفَقَ دِرْ هَمًا عَلٰی قِرَ اءَ ةِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَا نَ رَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّةِ ﴿النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۷﴾

ترجمہ: جس شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

کرے خرچ جو درم ایک خوشیوں میلاد شریف پیارے
جنت وچہ اوہ ساتھی میرا کہیا صدیق سہارے
جنت دے دروازے اُتے بندہ کھلوتا پاسی
جس نوں خوشی میلاد نبی دی جنت اندر جاسی

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وّاٰلہٖ وسلّم

بغیر حساب جنت میں داخلہ

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ

مَنْ عَظَّمَ مَوْلِدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَکَانَ سَبَبًا لِقَرَاءَ تِهِ لَا یَخْرُجُ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا بِالْاِیْمَانِ وَیَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

﴿ النعمة الكبریٰ علی العالم: ۸ ﴾

ترجمہ: جس نے حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کی تعظیم کی اور میلاد خوانی کا سبب بنا' وہ دُنیا سے ایمان کی دولت لے کر جائے گا اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو گا۔

جنت میں داخلہ

شیخ الاسلام ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ (جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلۂ اساتذہ میں بھی ہیں اور سلسلۂ مشائخ میں بھی ہیں) فرماتے ہیں:

کیا کہنا ہے اُس مسلمان موحد کا' حضور ﷺ کی اُمت میں' جو خوشی منائے' میلاد شریف کی اور جی بھر کر حسب استطاعت خرچ کرے' نبی کریم ﷺ کی محبت میں۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ اُس کی جزاء رب کریم کی طرف سے یہی ہے کہ اَپنے فضل عام سے اُس کو جنت میں داخل فرما دے۔

﴿ عرف التعریف بالمولد الشریف بحوالہ قیام وسلام اور محفل میلاد ۴۷ ﴾

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

اَنبیاء علیہم السلام کا ساتھ

حضرت معروف کرخی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ

مَنْ هَيَّأَ طَعَامًا لِأَجْلِ قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَجَمَعَ إِخْوَانًا وَأَوْقَدَ سِرَاجًا وَلَبِسَ جَدِيْدًا وَتَبَخَّرَ وَتَعَطَّرَ تَعْظِيْمًا لِمَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ حَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْفِرْقَةِ الْأُوْلٰى مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَكَانَ فِيْ أَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ ۔ ﴿ النعمة الکبریٰ علی العالم: ۹ ﴾

ترجمہ: جس نے حضور ﷺ کے میلاد شریف کے کھانے کا اہتمام کیا' اعزہ و احباب کو جمع کیا' چراغاں کیا' نئے کپڑے پہنے' خوشبو لگائی' عطر لگایا اور یہ سب اہتمام حضور ﷺ کے

میلاد شریف کی تعظیم کے لیے کیا تو اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے دِن اَنبیاء علیہم السلام کے ساتھ اُٹھائے گا اور اَعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے گا۔

-•❖❋ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❋❖•-

فرشتوں کی سنگت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرنا ہمارے لیے ذریعۂ نجات ہے:

حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو تیرا' میرا ذکر ملا کر کرتا ہے' وہ قیامت کے دِن مقرب فرشتوں کے ساتھ ہوگا' جو میرا ذکر کرتا ہے' تیرا ذکر نہیں کرتا وہ دُنیا و آخرت میں رسوا ہوگا' پس اُس کے لیے جہنم واجب کر دی گئی ہے۔ لازم یہی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ملا کر کریں۔

﴿❖ ذکرِ خیر الانام: ۲۱ ❖﴾

ذکر خدا کرے' ذِکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کرے
ایسی زبان ہو میرے منہ میں خدا نہ کرے

-•❖❋ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❋❖•-

صدیقین' شہدا اور صالحین کی سنگت

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

مَنْ جَمَعَ لِمَوْلِدِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِخْوَانًا وَهَيَّأَ طَعَامًا وَاَخْلٰى مَكَانًا وَعَمِلَ اِحْسَانًا وَصَارَ سَبَبًا لِقِرَاءَتِهٖ بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَيَكُوْنُ فِيْ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ○

﴿❖ النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۱۰ ❖﴾

ترجمہ: جس نے اَپنے دوست اَحباب کو محفل میلاد کے لئے جمع کیا' کھانے کا اِہتمام کیا' مکان کو خالی کیا' اور اِحسان و اِکرام کیا' خیرات و عطیات تقسیم کئے اور میلاد خوانی کرائی

۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دِن اُس کو صدیقین' شہدا اور صالحین کے ساتھ اُٹھائے گا' اور وہ جنت نعیم میں داخل ہوگا۔

دوستاں بھائیاں تائیں جس نے اپنے گھر بلایا = کھانا کھلاوے سب نوں خوشیوں ان پاک محمد ﷺ آیا

میلاد خانی لئی پاک نبی ﷺ دے خالی مکان کرایا = کرے نظام خوشی تھیں سارا اَج مکی والا ﷺ آیا

صدیقاں شہیداں نیکاں رب اُس ساتھ اُٹھاوے = روز قیامت نیک عمل تھیں رحمت جنت پاوے

کراں دُعا میں رب تھیں عاجز سب توفیقاں پاوے = کرن مسلمان سرور دا جدوں مہینہ آوے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ

طیبہ نگر جمال' جلال کعبے' سایہ خام خیالی نہیں رہ سکدا

عالی فیض دربارتوں کدی خالی' کوئی جلالی' جمالی نہیں رہ سکدا

اَج جھولی کھلاری اے ایس کر کے' نا اُمید سوالی نہیں رہ سکدا

اَج ولادت دی رات سردار سائیاں پلہ کوئی بھی خالی نہیں رہ سکدا

ڈھنڈ اوھواں: ۳۵

زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہونا

اس محفل وِچہ اون والے کون آکھدا عشق بغیر آئے
اوہدی یاداں دی بلی ایہہ شمع اتھے عاشق لین حُسن دی خیر آئے
اوہ کعبہ بنیاں عاشقاں لئی جتھے میری سرکار دے پیر آئے
اوہدا ذِکر مستانیاں ہووے جتھے اوتھے کیوں نہ چل کے خیرؔ آئے

﴿فیضانِ انیس:۱۲۶﴾

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ہر سال ۱۲ ربیع الاوّل کو میلاد شریف کرتا ہوں تو ایک سال میرے شیخ موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا: مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا مرید عبدالحق محدث دہلوی ہر سال میلاد کرتا ہے، تم بھی اُس میں شریک ہوا کرو۔ حضرت موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ہر سال شریک ہوتا ہوں اُس کی برکت سے مجھے اور میرے مرید عبدالحق کو ہر رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے (ملفوظات شیخ عبدالحق دہلوی صفحہ نمبر ۱۸۱ از آپ کے نواسے محمد اِکرام الدین)۔﴿ذکر خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم ۲۹﴾

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم

حضرت مولانا حافظ محمد احسان الحق صاحب آف گوجرانوالہ فرماتے ہیں کہ......

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ کے پیارے حبیب' احمد مجتبیٰ' محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر شریف "مدینہ منورہ" سے فقیر کے ایک مہربان بزرگ ۱۷ رجب المرجب ۱۳۸۷ھ بروز اتوار مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء غریب خانہ پر گوجرانوالہ تشریف لائے' انہیں دیکھتے ہی زبان نے مرحبا

اھلاً وسہلاً کہا اور دِل ودماغ میں مدینہ منورہ کی معطر فضاؤں، چمن ساز ہواؤں اور روح پرور بہاروں کا تصور بندھ گیا۔

صبا لائی جو خوشبوئے مدینہ ...... تو دِل کھینچنے لگا سوئے مدینہ
معطر ہے مشامِ جانِ عاشق ...... چلی آتی ہے خوشبوئے مدینہ
بہشت آثار ہیں طیبہ کی گلیاں ...... ہے جنت آستاں کوئے مدینہ

موصوف نے بہت زیادہ کرم بخشی فرمائی کہ فقیر پر تقصیر کے گھر کئی دن تک قیام فرمایا، ہر روز مدینہ منورہ کے مقدس کوچوں، منور گلیوں، وہاں کے خوش بخت باشندوں اور اُن پر رحمت عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پایاں کرم نوازیوں کا تذکرہ فرما کر ایمان کو تروتازہ فرمایا کرتے۔ ۱۹ر رجب کو مدینہ منورہ میں محفل میلاد کے بیان میں ایک چشم دید تازہ واقعہ سنایا کہ سال ربیع الاول شریف ۱۳۸۷ھ کی بارہویں شب کو مدینہ منورہ میں وہاں کے ایک محترم عالم و بزرگ کے دولت خانہ پر محفل میلاد کی تقریب سعید تھی، جس میں مَیں بھی مدعو تھا۔ ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرور ایمان افروز لذتوں سے لطف اندوز ہونے کے لئے پانچ سو سے زائد ساکنان دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم شریک محفل تھے، جن میں دو وزیر بھی آئے ہوئے تھے۔ ایک کے متعلق مشہور تھا کہ یہ ماشاء اللہ سنی صحیح العقیدہ ہیں اور دوسرے کی بابت سنا گیا تھا کہ یہ نجدی ہے اور اُن کی شرکت دوسرے وزیر صاحب کی وساطت سے ہوئی ہے، ورنہ وہ خود ایسی نورانی مجالس میں شرکت کو جائز نہیں سمجھتے۔

اِبتداء میں بارگاہِ اَقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں عاشقانِ سرکارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی کے منتخب اور بہت ہی پاکیزہ قصیدے انتہائی خوش اعتقادی اور حد درجہ کی خوش الحانی سے پیش کیے، بعد ازاں اُردو میں خوب دھوم دھام اور ادب کے ساتھ نعتیں عرض کی گئیں، ہر طرف انوار و تجلیات کی چھم چھم بارشیں برسنے لگیں، ہر شخص کا چہرہ خوشی سے کھلا جا رہا تھا، آنکھوں سے کچھ وقفے کے بعد فرحت و سرور کے آنسو بھی ٹپکتے دکھائی دیتے تھے مجلس میلاد کا احترام ہر شخص کے ظاہر و باطن پر چھایا ہوا تھا، سب کے سب قصائد نعتیہ بصد ادب و احترام اور بکمال تعظیم و توقیر سن کر محظوظ ہو رہے تھے، کیونکہ سب کا یہ اعتقاد تھا کہ

جہاں ذکر میلاد خیر البشر ﷺ ہو = خدا کی قسم وہ مکاں محترم ہے
شہ دین کا ہر تذکرہ ہے گرامی = شہ دین کی ہر داستاں محترم ہے
ترا ذاکر بھی جان ودل سے ہے پیارا = تری یاد بھی جانِ جاں محترم

اَلبتہ نجدی وزیر کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ اور طنزیہ مسکراہٹ سے پتہ چلتا تھا کہ اُسے یہاں بیٹھنا ناگوار معلوم ہو رہا ہے اور یہاں کا مقدس منظر ناپسند نظر آتا ہے۔

زاغ چوں فارغ زبوئے گل بود ...... نفرتش از صحبت بلبل بود

کئی گھنٹوں کے بعد میر مجلس نے ''میلاد برزنجی کے وہ جملے جو ولادت باسعادت کے متعلق ہیں'' پڑھے تو سب حاضرین مع دونوں وزیروں کے کھڑے ہوگئے اور حضورِ اَقدس سید عالم ﷺ کی خدمت اَقدس میں بحالت قیام' بکمال خشوع وخضوع' صلوٰۃ وسلام عرض کرنے لگے' پھر دُعا مانگی گئی اور شرکاءِ مجلس اَطہر میر مجلس سے اِجازت لے کر اَپنے اَپنے گھروں کو جانے لگے ابھی کچھ لوگ صاحب خانہ سے کچھ ضروری عرض معروض کرنے کے لیے ٹھہرے ہوئے تھے۔

اچانک ایک درویش صفت بزرگ تشریف لائے' اُن کے ہاتھ میں تازہ جلیبیوں کا تھال تھا۔ فرمانے لگے جو شخص میری جلیبی کھائے گا' وہ خوش نصیب ہو جائے گا۔ اُسے خواب میں حضورِ اَقدس سیّد عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سراپا سعادت نصیب ہوگی۔ اِن اَلفاظ میں کچھ ایسی تاثیر تھی کہ ہر شخص جھوم گیا اور آنکھوں میں مسرت کے آنسو بھر آئے۔ اور یقین کرلیا گیا کہ یہ جو کچھ فرما رہے ہیں بالکل سچ ہے۔ اَلبتہ نجدی وزیر نے یقین نہ کیا' بلکہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا۔

صاحب خانہ نے مجھے یعنی (راوی) کو حکم دیا کہ صوفی صاحب یہ جلیبیاں تقسیم کر دیجئے۔ تو مَیں نے آدمی گنے تو وہ چالیس تھے' پھر جب جلیبیاں گنیں تو وہ بھی چالیس ہی تھیں' سب سے پہلے میر مجلس کی خدمت میں ایک جلیبی پیش کی' نجدی وزیر چونکہ آپ کی بائیں جانب بیٹھا ہوا تھا اور تقسیم دائیں طرف سے کرنا تھا' اِس لیے وزیر موصوف کی باری سب سے بعد آئی' اُس وقت دو جلیبیاں بچیں تھیں' ایک وزیر کے حصہ کی اور دوسری میرے

حصہ کی لیکن میں نے دونوں وزیر کو دے دیں اور دل میں عرض کی اِلٰہ العالمین یہ شکل وصورت کے لحاظ سے کتنا حسین ہے اگر محفل میں شرکت کی برکت سے اس کے عقائد دُرست ہو جائیں اور دوزخ میں جانے سے بچ جائے اور تیرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے نوازا جائے تو تیری قدرتِ کاملہ کے آگے کچھ بھی دشوار نہیں۔

جلیبیوں کا شیرہ اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو تھال میں گرے ہوئے تھے وہ میرے لیے کافی وافی تھے بلکہ تبرک خاص کی حیثیت رکھتے تھے میں نے انہیں خوب مزے لے لے کر کھایا اور تھال کو اِس طرح صاف کیا کہ بغیر پانی کے دُھل گیا۔ قدرت خدا کی اُس درویش صفت بزرگ کی لائی ہوئی جلیبیاں کچھ اس قدر متبرک تھیں کہ میں جوں جوں کھاتا دِل میں اِس بات کا یقین مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جاتا کہ آج سب کو سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ آدھی رات گزر چکی تھی لوگ اپنے اپنے گھروں کو جا رہے تھے میں نے بھی اجازت لی اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ آج مدینہ منورہ کے در و دیوار کا حسن بڑھتا ہوا نظر آ رہا تھا ہر طرف رحمت و بخشش کے انوار برستے دکھائی دے رہے تھے

مدینہ کی دلکش فضا دیدنی ہے = چمن ساز موجِ ہوا دیدنی ہے
بہر سمت نورِ خدا دیدنی ہے = رخِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیاء دیدنی ہے

گھر جا کر غسل کیا عید کے موقع پر جو لباس پہنا کرتا تھا پہنا اور مدینہ منورہ کے مقدس بازار سے خریدا ہوا بیش قیمت عطر لگایا پھر درود شریف پڑھتے پڑھتے بستر پر لیٹ گیا درآنحالیکہ زبانِ حال مترنم تھی کہ

اے خلوت مکین قوسین نشین اک بار تو ایسا ہو جائے
تم عرش سے دل میں آ جاؤ دل عرش معلی ہو جائے

میں (واقعہ کا راوی) بفضلہٖ تعالیٰ وبفضل حبیب الاعلیٰ ۲۲ سال سے مدینہ منورہ میں مقیم ہوں لیکن آج جیسی خوشی و فرحت کبھی نصیب نہیں ہوئی اس لیے بار بار کروٹیں بدلتا ہوں لیکن نیند نہیں آتی۔ اب ۶ بجے وقت کے مطابق ساڑھے سات بج چکے ہیں اور صبح کی اذان ۹ بجے ہوا کرتی ہے۔ رات صرف ڈیڑھ گھنٹہ باقی ہے یہ سوچ رہا تھا اگر نیند نہ آئی

تو زیارت کس طرح کرسکوں گا' کہ اَچانک آنکھیں بوجھل ہوگئیں اور گہری نیند سو گیا۔ خواب میں گھر سے نکل کر سیدھا مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو جاتا ہوں' رِیاض الجنت شریف میں پہنچ کر کیا دیکھا کہ تم بیٹھے ہوئے ہو' (یہ خطاب الفقیر محمد اِحسانُ الحق نے سے فرمایا) اور تمہارے ساتھ مولانا زاہد علی شاہ صاحب اور اُن کے ساتھ مراد آباد کے ایک اور عالمِ دِین بیٹھے ہوئے ہیں' جو آج سے چار سال پیشتر مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے' اُن کا نام معلوم نہیں صرف شکل ذہن میں محفوظ ہے' علاوہ ازیں رِیاض الجنت میں اور بھی بہت سے علماء ہیں' جنہیں میں نہیں جانتا' سب کے سب حضورِ اَقدس' سیّد عالم' نورِ مجسم ﷺ کی تشریف آوری کے منتظر ہیں۔ یک دم دروازہ کھلنے کی آواز آئی' سب کی نگاہیں دروازہ کی طرف اٹھیں اور اُسی دم ہر شخص تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ دروازہ پر نبی رحمت' شفیع اُمت' اِمامُ المرسلین' حبیب ربّ العالمین' حضرت محمد رسول اللہ ﷺ رونق اَفروز تھے' چہرۂ اَنور کے نور اور جسم اَقدس کی نکہت سے ساری فضاء منور و معطر ہو چکی تھی۔ آپ کے حسین لبوں پر مسکراہٹ تھی اور خوش ہو ہو کر اَپنے نیاز مند اُمتیوں کو نظر رحمت سے نواز رہے تھے.....

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند = اُس دِل اَفروز ساعت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پر مہکتے دُرود = پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا = اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

آنحضرت فداہ اَبی و اُمی ﷺ خاموشی کے ساتھ سب حاضرین کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہے تھے' میں دل میں کہہ رہا تھا کہ ہمارا مذہب کتنا سچا ہے کہ ہمارے مذہب کے علماء کرام کی طرف حضورِ اَقدس' سیّد عالم ﷺ بڑی محبت کے ساتھ دیکھ رہے ہیں' اِس خوشی میں میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اُدھر مؤذّن نے فجر کی اَذان کہی' آواز سنتے ہی جاگ پڑا' وہ آنسو تاہنوز آنکھوں میں موجود تھے' فوراً وضو کیا اور شکرانہ کے نفل ادا کیے۔ حضورِ اَقدس سیّد عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لذتِ دِیدار نے کچھ ایسا مغلوبُ الحال کر دیا تھا کہ یہ بھی یاد نہ رہا کہ نمازِ نفل کا وقت سورج طلوع ہونے کے کچھ دیر بعد سے شروع ہوتا ہے۔ نمازِ فجر سے فارغ ہو کر بیت المیلاد (جہاں میلاد شریف ہوا تھا) خواب سنانے کے لیے حاضر ہوا' دِل میں کہہ رہا تھا کہ جتنا واضح

خواب میں نے دیکھا ہے، اِس طرح کا کسی نے بھی نہ دیکھا ہوگا، لیکن وہاں جا کر پتہ چلا کہ میرا یہ خیال غلط ہے اور آقائے دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت سب کو شامل اور سب کے لیے عام ہے

اَچھے اُن کے ہیں تو اے کیفؔ بُرے کس کے ہیں
اَپنی اُمت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاری ساری

رات والے چالیس حضرات میں سے کچھ مجھ سے پہلے آ چکے تھے، کچھ بعد میں آئے، سب کے سب حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو چکے تھے اور اَپنے اَپنے نورانی خواب باری باری سنا رہے تھے۔ بعض نے کہا: آج رات رحمت عالم، سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سینہ ءاَقدس سے لگایا (سبحان اللہ)، بعض نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَپنا پس خوردہ شریف مرحمت فرمایا، بعض نے فرمایا: میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستہائے اَقدس کو چوما، بعض نے سنایا کے مجھے قدمہائے اَنور کے چومنے کی اجازت بخشی گئی۔

اِتنے میں ایک بزرگ کھڑے ہوئے اُنہوں نے حمد و صلوٰۃ کے بعد دو کھجوریں دکھائی اور فرمایا: یہ وہ مبارک اور مقدس کھجوریں ہیں جو حضور اقدس سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج رات خواب میں اَپنے دست اَقدس کے ساتھ مجھے عطا فرمائیں۔ یہ سنتے ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر و رسالت سے گونج گئی۔ حاضرین درود و سلام کا نذرانہ بارگاہ اقدس میں عرض کرنے میں مصروف ہو گئے۔

درودیں صورت ہالہ محیط ماہ طیبہ ہیں
برستا اُمت عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے

اتنے میں نجدی وزیر بھی آ گیا، اس کا رات والا سارا تکبر ختم ہو چکا تھا، یہ رات والا تماشائیوں کی طرح بیٹھا ہوا تھا، لیکن اب گردن جھکا کر عاجز مسلمانوں کی طرح بیٹھا ہے، چاہتا ہے کہ رات کی روئیداد یہ بھی سنائے مگر صاحب خانہ اس کی طرف توجہ نہیں فرماتے اور اُسے ہاتھ کے اشارہ سے بار بار چپ رہنے کا حکم دیتے ہیں۔ جب سب حضرات نے باری باری اَپنا اَپنا خواب سنایا، اُس وقت حاضرین پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی اور تعداد میں مع سامعین کے دو سو تک پہنچ چکے تھے۔ اب وزیر موصوف انتہائی عاجزانہ انداز

کے ساتھ آگے بڑھا اور روتے روتے اپنا خواب سنانے لگا کہ آج رات میں نے ایک قدسی جماعت کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا' میرے اور اُس جماعت کے درمیان دو فرلانگ کا فاصلہ تھا اور ایک بزرگ سرِ اقدس پر عمامہ باندھے ہوئے تھے' اُن کا صرف عمامہ مجھے نظر آ رہا تھا' اِتنے میں کسی شخص نے بتایا کہ یہ پگڑی والے بزرگ پیغمبرِ اسلام' حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ میں بڑی فرحت محسوس کرنے لگا۔ لیکن اچانک ایک بدبخت و بدنصیب بولا کہ وزیر صاحب! یہ کوئی شیطانی وسوسہ ہے' اِس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ سنتے ہی میں آگ بگولا ہو کر اُس بدبخت سے لڑنے لگا' میں نے کہا یہ شیطانی وسوسہ نہیں بلکہ تو شیطان ہے۔ میں آج تجھے قتل کر دوں گا' چنانچہ میں نے اُسے پکڑ کر اُٹھایا اور اِتنے زور سے زمین پر پھینکا کہ میرے جسم سے پسینہ نکل آیا۔ بعدہٗ میں نے اُس کو قتل کر کے چیر ڈالا۔ پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اُس شیطان کے دونوں ٹکڑے جڑ گئے' اور وہ ہنستا ہوا بھاگ گیا۔ میں خواب میں اُسے دیکھ ہی رہا تھا کہ دوسرے صاحب بولے وزیر صاحب! جس قدسی جماعت میں حضورِ اقدس' سید عالم ﷺ رونق افروز تھے' اُس جماعت کا رُخ اِدھر سے ہٹ گیا ہے اور وہ دوسری سمت کو جا رہے ہیں۔ میں نے پھر نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو حضورِ اقدس ﷺ کے عمامہ شریف کا صرف حصہ نظر آیا اور آہستہ آہستہ وہ جماعت میری آنکھوں سے دور چلی گئی......

اے عمامہ دور گردش دور کر ...... گرد پھر پھر کر ہوں قربان الغیاث

نیچے نیچے دامنوں والی عبا ...... خوار ہے خاکِ غریباں الغیاث

اَلمدد اے زلف سرور اَلمدد ...... ہو بلاؤں میں پریشان الغیاث

دِل کی اُلجھن دور کر گیسوئے پاک ...... اے کرم کے سنبلستان الغیاث

یہ خواب سنا کر وزیر موصوف زور زور سے رونے لگا اور رو رو کر کہنے لگا: لِلّٰہ میرے لیے دُعا کیجیے کہ میری بدقسمتی خوش قسمتی سے بدل جائے' اگر میں خوش قسمت ہوتا تو آپ لوگوں کی طرح حضورِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرۂ انور کی میں بھی زیارت کر لیتا اور درمیان میں شیطان حائل نہ ہوتا۔ ﴿نورانی حقائق: ۱۴۲ تا ۱۵۰﴾

جہاں ذِکرِ میلادِ خیر البشر ﷺ ہو خدا کی قسم وہ مکاں محترم ہے
شہ دِین کا ہر تذکرہ ہے گرامی شہ دِین کی ہر داستاں محترم ہے

-•❖❋ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ❋❖•-

بنی ڈیو (جنوبی افریقہ) سے ایک پوسٹر بعنوان (اسلام کی تیسری عید) دسمبر ۱۹۸۹ء کے اواخر میں شائع ہوا تھا' اُس پوسٹر میں اُٹھائے گئے اعتراضات کا مسکت جواب علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب نے اپنے کتابچہ ''اسلام کی پہلی عید'' جنوری ۱۹۹۰ء کی اشاعت میں دیا اور بتایا کہ عید میلاد النبی ﷺ تیسری عید نہیں بلکہ پہلی عید ہے۔ باقی دو عیدیں تو اس ''پہلی عید'' کے صدقہ میں ہیں۔ اگر یہ پہلی عید (عید میلاد النبی ﷺ) نہ ہوتی تو کوئی ''عید'' نہ ہوتی' نہ عید الفطر ہوتی نہ عید بقر ہوتی بلکہ کچھ بھی نہ ہوتا۔

حضور نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کو علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی مدافعانہ تحریر اتنی پسند آئی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنے جمال جہاں آراء سے فوراً نوازا (اللہ اکبر) اتنی پذیرائی۔ (یاد رہے) علامہ موصوف کی تحریر دلپذیر آداب رسالت ﷺ کی بو سے خوشبو میں گندھی ہوئی ہوتی ہے۔ (❖ مقیاس میلاد: ۲۲ ❖)

-•❖❋ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ❋❖•-

میلادِ مصطفیٰ ﷺ تے خرچ کرن والے حشر وچ تیری حوصلہ افزائی ہووے گی
اتھے اوتھے ملے گا اجر تینوں خرچی جہڑی توں پائی پائی ہووے گی
دیکھ دیکھ کے یار نصیب تیرے ربدی رحمت جوش وچ آئی ہووے گی
صدقہ نبی ﷺ دا مستانیاں کرم ہوئی جھنگ والے سر دی خدائی ہووے گی

-•❖❋ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ❋❖•-

محفلِ میلاد پر انوارِ مصطفیٰ ﷺ کی بارش

علامہ مجبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن احمد عجیل رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۰۱ھ) کی ایک اپنی تحریر دیکھی، جس کی عبارت یہ ہے کہ شیخ صالح نجم الدین بن فیولی مصری نے مجھے بتایا کہ انہوں نے عید الفطر کے دن اونگھ کی کیفیت میں ۷۰۰اھ میں دیکھا کہ گویا نبی کریم ﷺ اپنی قبر انور کی جگہ پر سامنے تشریف رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کے سارے جسم پاک سے نور نکل رہا ہے، لیکن سینۂ اقدس سے جو نور نکل رہا ہے، وہ تو ایسی کیفیت لئے ہوئے ہے جو جسمانی کیفیت ہے اور اس کی مقدار اتنی تھی کہ آپ ﷺ نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کا حلقہ بنایا اور یہ نور اپنی جگہ سے پھیل کر سیدی محمد عجیل تک پہنچتا ہے، اور ابن عجیل محفل میلاد و ذکر اپنی مسجد میں اُس وقت قائم کئے بیٹھے ہیں اور یہ نور اُن کے سینے میں لگاتار داخل ہوتا چلا جاتا ہے، میں نے دیکھا کہ باقی اولیاء کو بھی وہ نور مل رہا ہے، لیکن اُس کی مقدار تھوڑی ہے، بس اِتنا جتنا کہ ظاہری دُنیا میں دیکھنے والے کوتا گا دکھائی دیتا ہے، میں پوری طرح بیدار ہو گیا، تب بھی وہی کیفیت رہی کہ نور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سینۂ انور سے سیدی فقیہ محمد کے سینے میں آ رہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے اُسے دے دیتا ہے، کیونکہ وہ عظیم فضل والا ہے۔

(جامع کراماتِ اولیاء: ۱/۲۹۸)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

دوازدہم ربیع الاول بہ حسب دستور قدیم قرآن خواندم وچیزے نیاز آنحضرت ﷺ قسمت کردم و زیارت موئے شریف نمودم، در اثنائے تلاوت ملاء اعلیٰ حاضر شدند و روح پر فتوح آنحضرت ﷺ بہ جناب ایں فقیر و دوستداران ایں فقیر بہ غایت التفات فرمود

دوراں ساعت کہ ملاء اعلیٰ و جماعتِ مسلمین کہ بافقیر بود بہ ناز و نیائش صعومی کنند و برکات و نفحات ازاں حال نزول می فرماید۔

قدیم طریقہ کے موافق بارہ ربیع الاول کو میں نے قرآنِ مجید کی تلاوت کی اور آنحضرت ﷺ کی کچھ نیاز تقسیم کی اور آپ کے مبارک بال کی زیارت کرائی۔ تلاوتِ کلامِ پاک کے دوران میں ملا اعلیٰ کا ورود ہوا (فرشتے نازل ہوئے) اور رسول اللہ ﷺ کی روحِ پرفتوح نے اِس فقیر اور اِس سے محبت کرنے والوں کی طرف بہت التفات فرمائی۔ اُس وقت میں نے دیکھا کہ ملا اعلیٰ (فرشتوں کی ٹولی) اور اُن کیساتھ مسلمانوں کی جماعت نیاز مندی اور عاجزی کی بناء پر بلند ہو رہی ہے (اوپر اُٹھ رہی ہے) اور اس کیفیت کی برکتیں اور اس کی لپٹیں نازل ہو رہی ہیں۔

تشریح:- اس ملفوظ سے صاف طور پر ثابت ہے کہ خاص بارہ ربیع الاول کو شاہ ولی اللہ رسول اللہ ﷺ کی فاتحہ اور نذر و نیاز دلوایا کرتے تھے اور یہ آپ کا پرانا طریقہ تھا اور نیک بخت حاضرین کو موئے مبارک از بس مکرم و مقدس کی زیارت کراتے تھے اور شیرینی تقسیم کرتے تھے۔ تاریخ کی تعین کی وجہ سے موئے مبارک از بس مکرم و مقدس کی زیارت کراتے تھے اور انوار نظر آتے تھے۔ آپ حاضرین محفل کے درجات بلند ہوتے ہوئے دیکھتے تھے۔

هٰذهٖ سبیلی ادعوا الی اللّٰه علیٰ بصیرة انا و من اتبعنی۔

٭ القول الجلی فی ذکر آثار الولی ۷۹ ٭

٭ صلّی اللّٰه علی حبیبه محمد و آله و سلّم ٭

آپ نے تحریر فرمایا کہ مکہ معظمہ میں روز ولادت سرور کائنات ﷺ (محفل میلاد شریف) مولد شریف میں لوگوں کا ایک ہجوم تھا۔ اور وہ آنحضرت ﷺ پر صلوٰۃ و سلام اور آپ کے معجزات بیان کرنے میں مشغول تھے۔ ناگاہ میں نے اس بقعہ مبارک سے تجلیات چمکتی ہوئی دیکھیں۔ مجھے اُن کے ادراک کی فکر ہوئی کہ کیا وہ نگاہ ظاہر سے ہیں یا نگاہ باطن سے۔ پھر جب میں نے غور کیا تو دیکھا کہ وہ اُن ملائکہ کے انوار ہیں جو اس متبرک مقام پر مامور ہیں اور ان میں انوارِ رحمت بھی شامل ہیں۔ ٭ القول الجلی فی ذکر آثار الولی ۱۶۲ ٭

-•❖❊ صَلَّى اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ❊❖•-

مولانا حافظ سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم ثابت حسن قادری برکاتی مارہروی قدس سرہٗ العزیز کی حافظِ قرآن سے یاد بہت پختہ تھی اور ساتھ ہی نہایت صحت سے پڑھتے تھے' اس کی حاجت نہیں تھی کہ پیچھے کوئی حافظ بتانے والا موجود ہو جب ہی پڑھیں اور پنج آیت شریف میں تو قرآن کریم بہت بچپن سے ہی بڑے بڑے مجمعوں میں بے تکاں پڑھا کرتے تھے۔ ایک بار کا واقعہ ہے کہ سیتاپور کے سنی اور دیندار تحصیل دار منشی ولایت احمد صاحب کاکوری مغفور کے یہاں سیتاپور میں مجلس میلاد مبارک تھی اور حضرت اپنے والد ماجد مرشد برحق کی ہمراہی میں حاضر مجلس شریف تھے۔ پنج آیت شریف پڑھی جارہی تھی۔ جب سورہ بقرہ مبارکہ کی ابتدائی آیات اور اُس کے بعد جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان کے پڑھنے کی نوبت آئی تو ہر چند حضرت کے والد ماجد مرشد برحق قدس سرہ نے پڑھنے کے لئے فرمایا مگر حضرت نہایت غور سے جس مکان میں مجلس مبارک ہو رہی تھی' اُس کی دیوار کے اوپر دیکھتے رہے اور کچھ نہ پڑھا۔ جب بعد ختم مجلس شریف حضرت کے مرشد برحق قدس سرہٗ نے نہ پڑھنے اور غور سے دیوار کے اوپر دیکھتے رہنے کی وجہ پوچھی تو یہ فرمایا کہ میاں (یہی لفظ حضرت اَپنے مرشد حق والد ماجد قدس سرہٗ کے لئے معمولات خطاب میں استعمال کیا کرتے تھے) دیوار کے اوپر تو بہت اونچائی تک بہت اچھے اچھے خوبصورت سرپوش لوگوں کا ہجوم تھا۔ میں یہ دیکھتا رہا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ درحقیقت وہ اَرواح قدسی اور ملائکہ کرام علی سید ہم و افضلھم ثم علیہم الصلوٰۃ والسلام تھے اور حضرت نے اپنے صفائے بصارت و بصیرت سے انہیں دیکھ لیا۔

❖ سیرتِ شاہ غلام محی الدین فقیر عالم برکاتی رحمۃ اللہ علیہ: ۳۰ ❖

-•❖❊ صَلَّى اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ❊❖•-

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا میاں محمد حسن صاحب نوراللہ مرقدہٗ کٹبار شریف بلوچستان (م ۱۲۷۴ھ) بڑھاپے کی حالت میں خود بھی مولود اور کافی پڑھتے تھے اور پڑھتے ہوئے حالتِ وجد و مستی طاری ہو جاتی تھی۔ اکثر راتوں کو ایسی نوارنی

شعائیں اور روشنی حاضرین مجلس پر ظاہر ہوتیں کہ دیواریں بھی روشن ہو جاتیں۔

﴿ تذکرہ مشائخ کٹبار شریف بلوچستان: ۸۳ ﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ، حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی تعظیم و توقیر کرتے تھے، آپ کی طرف سے محفل میلاد شریف منعقد ہوا کرتی۔

چنانچہ جناب مولوی سید ظہور الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول کو حضور سائیں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے میلاد کی ایک مجلس شریف منعقد ہوا کرتی، یہ عجیب کیفیت کی مجلس ہوتی تھی۔ تمام حاضرین پر انوارِ الٰہی وارد ہوتے تھے۔ حضور شاہ صاحب مجلس سے فاصلے پر کبھی مکان پر ہی تشریف رکھا کرتے تھے اور اُس جگہ سے عالم خاموشی و مراقبہ میں آپ کی شمولیت ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا کہ آپ مجلس کے اندر کیوں نہیں تشریف لے جاتے۔ آپ نے فرمایا: مولوی! ہم تو اس جگہ ہی بالکل بیہوش ہو کر آنے جانے سے بے خبر ہو جاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار اس قدر ہم پر وارد ہوتے ہیں کہ ہمیں کسی چیز کی خبر نہیں رہتی۔ اس مجلس میں شیرینی بھی تقسیم ہوتی تھی اور وقت پر قیام بھی ہوتا تھا۔

جناب مولوی محبوب عالم صاحب پہلے محفل میلاد شریف میں قیام نہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ یوسف علی شاہ صاحب نے بتقریب محفل مذکور حضرت قبلہ سائیں صاحب سے مولوی صاحب کی شکایت کردی کہ اُنہوں نے قیام نہیں کیا۔ حضرت صاحب نے مولوی صاحب کی قیل وقال پر فرمایا: تم اس نیت سے قیام کرلیا کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت جو حیوانات، نباتات، ملائک، حجر، شجر غرض تمام موجودات کی روحانیت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے واسطے قیام کیا تھا۔ ہم اُس کی نقل کرتے ہیں اور اس قسم کی نقل شریعت میں منع نہیں اور دوسرے قیام کے وقت یہ مراقبہ کرلیا کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض میرے دل میں آرہا ہے۔ یہ سُن کر مولوی صاحب نے کہا: لو میر صاحب! اَب میں قیام بھی کیا کروں گا اور لوگوں کو جواب بھی دے دیا کروں گا۔ ﴿ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ: ۴۹۹ ﴾

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین نقشبندی حفظہ اللہ تعالیٰ (فیصل آباد) اپنی تصنیف لطیف ''میلاد شریف کے تاریخی واقعات'' میں رقمطراز ہیں کہ

سیدی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ ہجرت کے بعد لائلپور تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس کا آغاز کیا' جو کہ آج تک جاری وساری ہے۔ پھر جب سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا وصال شریف ہوا' اور آپ کا تابوت مبارک اسٹیشن سے جامعہ رضویہ کی طرف لایا جارہا تھا' عقیدتمندوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ تھے' جنازہ مبارکہ کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھ دیئے گئے تھے' تاکہ زیادہ سے زیادہ عقیدت مندوں کو کندھا دینے کی سعادت حاصل ہوسکے اور پھر جب آپکا تابوت مبارک کچہری بازار سے شہر کے اندر داخل ہوا تو جنازہ مبارکہ پر نور کی بارش ہورہی تھی' جو کہ سینکڑوں لوگوں نے دیکھی۔

گویا کہ قدرت کی طرف سے اِعلان تھا' اے میرے حبیب کا میلاد مبارک دھوم دھام سے کرنے والے! جن بازاروں سے تو جلوس لے کر جایا کرتا تھا' اُن ہی بازاروں میں بطورِ صلہ واِنعام تجھ پر میری رحمت' نور کی بارش کی صورت میں برس رہی ہے۔

رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَعَلَ قَبْرَهُ الشَّرِیْفَ رَوْضَةً مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ وَاَدْخَلَهُ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ بِفَضْلِهِ الْعَمِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

(سوال) یہ نور کی بارش کہاں سے آتی تھی؟

(جواب) یہ بات حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھیں جو کہ فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارکہ کے دِن اُس مکان شریف میں میلاد پاک ہوا' جس مکان میں رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارکہ ہوئی تھی' میلاد خوانی کے دوران یکدم انوار بلند ہوئے' میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار اُن فرشتوں کے ہیں جو کہ ایسی محفلوں پر موکل ہیں' نیز میں نے دیکھا کہ ملائکہ کے انوار کے ساتھ رحمت کے انوار بھی شامل ہوگئے ہیں (فیوض الحرمین)۔

لہٰذا اگر اُن ملائکہ کرام جو کہ ایسی پاک محفلوں پر موکل ہیں، کے انوار کے ساتھ رحمت الٰہی کے اَنوار بھی شامل ہو کر ایک عاشقِ رسول ﷺ کے جنازہ مبارکہ پر برسیں تو کون سی اَچنبے کی بات ہے۔اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

قارئین حضرات! آپ مشورہ دیں کہ ہم کن کی مانیں؟

ایک طرف اِن عشاقِ مصطفےٰ ﷺ کی لمبی چوڑی فہرست ہے، جن کے دِل و دماغ میں، رگ و ریشہ میں، عشقِ رسول ﷺ رچا بسا ہے۔ جن کا ہر کام سنت رسول ﷺ کے مطابق ہوتا ہے۔ ایسے عشاق کی فہرست میں سے حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جو کہ جاگتے ہوئے، سر کی آنکھوں سے ۷۵ بار دیدارِ مصطفےٰ ﷺ سے مشرف ہوئے۔ (ملاحظہ ہو میزانُ الشریعۃِ الکبریٰ) وہ فرما رہے ہیں کہ میلاد پاک کے دِن مستحب ہے کہ اظہارِ خوشی کیا جائے، صدقات و خیرات کئے جائیں، اجتماعات (جلسہ و جلوس) منعقد کئے جائیں...کیا ہم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کے والد ماجد ولی کامل حضرت شاہ عبد الرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بات مانیں جو کہ بار بار زیارتِ مصطفےٰ ﷺ سے نوازے گئے ...کیا ہم حضرت مولانا فضل الرحمان گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی بات مانیں جو کہ ہر سال میلاد پاک منعقد کرتے تھے اور ایک بغض و عناد والے مولوی کو دکھا دیا کہ یہ عشقِ رسول کی قندیلیں ہیں، یہ پھونکوں سے نہیں بجھ سکتیں...کیا ہم امام القراء، امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کی بات مانیں جو کہ ثویبہ لونڈی اور ابو لہب والا واقعہ بیان کر کے فرماتے ہیں کہ جب ایک کافر ابو لہب جسکی مذمت میں پوری سورۃ نازل ہوئی، وہ نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک کی خوشی میں لونڈی ثویبہ کو آزاد کر کے ہر پیر کے دن انعام و اکرام کا حقدار ہو سکتا ہے تو ایمان و محبت والا امتی جو نبی اکرم ﷺ کی ولادت مبارکہ کی خوشی میں مال خرچ کرتا ہے، خوشیاں مناتا ہے وہ کیسے محروم رہ سکتا ہے۔ مجھے جان کی قسم! ایسا اُمتی نعمتوں والی بہشتوں میں ہو گا۔ کیا ہم شیخ المحدثین شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ کی بات مانیں جو کہ دائم الحضوری تھے اور وہ حبیب خدا ﷺ کے فرمان کے مطابق مدینہ منورہ سے ہندوستان تشریف لائے اور یہاں حدیث رسول ﷺ کا پرچار کیا جو کہ فرما رہے ہیں۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ میلاد پاک

منعقد کرنے والا اِنعام واِکرام کا حقدار ہو جاتا ہے' نیز فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اُس مسلمان پر جو کہ میلادِ پاک کی راتوں کو عید جانتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں' جن کا عقیدہ ہے کہ حبیب خدا' سیدالانبیاء ﷺ کی ولادت مبارکہ کی رات لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے... کیا ہم اِمام نووی شرح صحیح مسلم کے اُستادِ مکرم رحمۃ اللہ علیہ کی بات مانیں جو کہ فرمارہے ہیں یہ جو ہمارے زمانہ میں ہر سال میلادِ پاک کے دِن صدقات وخیرات کیے جاتے ہیں' زینت وسرور (خوشی) کا اِظہار کیا جاتا ہے' یہ بہت اچھی چیز ہے' یہ نبی اکرم ﷺ کی محبت وتعظیم پر دلالت کرتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا پیارا نبی جو کہ رحمۃ للعالمین بن کر تشریف لائے... کیا ہم امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عاشقِ رسول ﷺ کی بات مانیں جنہوں نے درُودِ پاک کے موضوع پر ایسی پیاری کتاب لکھی ہے بنام (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع) جو کہ رہتی دُنیا تک عشقِ رسول ﷺ کا درس دیتی رہے گی... کیا ہم حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کی بات مانیں' جیسے مولانا محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں حضرت توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مرید ہوا تو وہاں میلادِ پاک کا جلسہ منعقد کیا گیا اور مجھے بھی اُس جلسہ میں بلایا گیا اور جب لوگ کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنے لگے تو میں کھڑے ہو کر بیٹھ گیا۔ جلسہ کے اِختتام پر میر صاحب نے میری شکایت کردی۔ میں حاضر ہوا' تو حضرت توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مولوی صاحب جب حبیب خدا ﷺ کی ولادت مبارکہ ہوئی تو مشرق ومغرب کے وحوش وطیور خوشیاں منارہے تھے نیز مولوی صاحب آپ قیام کے وقت یہ تصور کرلیا کریں کہ مدینہ منورہ سے میرے سینہ میں فیض آرہا ہے' ازاں بعد جب بھی میں صلوٰۃ وسلام کے وقت کھڑا ہوتا ہوں مجھے مدینہ منورہ سے فیض آتا ہے۔ الحمدللہ رب العالمین... کیا ہم حضرت مولانا حکیم فضل محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی بات مانیں جو کہ بڑی محبت سے دھوم دھام کے ساتھ میلادِ پاک کیا کرتے تھے... کیا ہم حضرت شاہ ابوالخیر مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی بات مانیں جو صاحب کرامات ولی تھے جو کہ میلادِ پاک کی مخالفت کرنے والوں کو بدعقیدہ جانتے تھے۔

یا ہم اُنکی مانیں جنکے دِلوں میں بغض وعناد بھرا ہوا ہے' وہ اَپنے اَکابر اور اَپنے

لیڈروں کی یاد میں سب کچھ کر جائیں' دِن بھی مقرر کیے جائیں' تداعی وتشہیر بھی اِشتہارات واَخبارات کے ذریعے خوب پرچار کیا جائے' فضول خرچی اتنی کہ بلب اور ٹیوبوں کا شمار کرنا مشکل ہو جائے' لیکن یہی چیزیں اگر میلاد النبی ﷺ کے لئے ہوں تو فتوے گرم ہو جائیں کہ یہ ناجائز ہے' بدعت ہے۔ بتایئے کہ ہم کن کی مانیں؟۔

سامعین حضرات! اَب یہ آپکی مرضی ہے کہ کن کے پیچھے چلنا ہے اور اگر آپ کہیں یہ بھی ٹھیک ہیں' وہ بھی ٹھیک ہیں' ایسا کہنا بہت بڑی منافقت ہے' منافقوں کی اس روش کو اَللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بدیں اَلفاظ بیان فرمایا ہے۔ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ یعنی منافق لوگ نہ اِدھر پوری طرح ہیں نہ اُدھر ہیں' کہتے ہیں یہ بھی ٹھیک ہیں' وہ بھی ٹھیک ہیں۔ اے میرے عزیز!.....

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی منافقت سے بچائے۔ آمین بجاہِ حبیبہ الکریم ﷺ

❖ رسائل میلاد الرسول ﷺ: ۳۳۰ ❖

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم

ہر زمانہ میں اُس وقت کے علم و وصف سے بڑھ کر اعجازِ قدرت کا اظہار رہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ جادو کا زمانہ تھا' اس لیے اُن پر غالب آنے کے لیے ید بیضاء اور عصائی اَژدھے کا معجزہ ظہور پذیر ہوا کہ جادوگر عاجز آ گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دورِ حکومت و طباعت میں اُنہیں قم باذنِ اللہ عطا ہوا۔ حضور سرورِ دو عالم ﷺ کا زمانہ علمی فصاحت و بلاغت کا چرچا تھا کہ عرب کے بدو بھی سیف اللسان تھے۔ مگر اعجازِ قرآنی نے سب کو ماند کر دیا۔ آج سائنس کی مادی دُنیا اور فرقہ ہائے بیشمار کی موجودگی میں ایک ایسا معجزہ ظہور پذیر ہوا ہے کہ عقل عاجز۔ آپ بھی سنئے اور بلاشبہ پوری قوتِ ایمانی سے پردۂ ذہن پر اس نظارہ کو منقش کرنے کی کوشش کیجئے۔ میں نے بطور ایک ذمہ دار صحافی اس تفصیل کی لفظ بہ لفظ تصدیق کی ہے اور ہزاروں خوش نصیب شاہد ہیں' جنہوں نے اس مادی جسم میں گنہگار

آنکھوں سے اُس نظارہ شریف کا ساڑھے چھ گھنٹے تک لطف اُٹھایا......

واقعہ اِس طرح ہے کہ ضلع مظفر گڑھ میں سنانواں کے قریب ڈوگر کلاسرہ کے رئیس الحاج ملک حامد یار کھر پروانہء رسالت ہیں۔ ہر سال ۷...۸...۹ ربیع الاوّل میلاد شریف کا اِہتمام پورے تزک واحتشام سے کرتے ہیں اور آقائے نامدار کی عید ولادت کما حقہ مناتے ہیں۔ اِس سال اُنہوں نے پروگرام میں دو دِن کا اضافہ کر دیا۔

جس کے مطابق آخری مجلس جمعرات ۳۰ جون کی تھی' بیت المیلاد مسجد سے ملحقہ ہے اور یہ کمرہ ملک صاحب نے نہایت خوبصورتی سے بنوایا' جمعرات ۳۰ جون نمازِ مغرب کے بعد نمازی مسجد میں باقی تھے' بجلی کا جنریٹر ابھی نہ چلایا گیا تھا' اِس لیے کمرہ بیت المیلاد کے نگران لڑکے نے روشنی جلانے کے لئے کمرے کا تالا کھولنا چاہا مگر تالا نہ کھلا اور چابی پھنس کر ٹیڑھی ہوگئی' کوئی اور تدبیر کرنے کے لیے لڑکا دروازے سے ہٹ کر ابھی کوئی بیس گز فاصلے پر پہنچا تھا کہ نمائندہ نے اُس کمرے کی کھڑکی سے ایک شعاعِ نور نکلتی دیکھی جو فوراً ایک نورانی چادر کی صورت میں در و دیوار پر چھا گئی۔ اُس نمازی نے بے اختیار ''معجزہ معجزہ'' کا آوازہ کیا' لڑکے نے مُڑ کر دیکھا تو جو دروازہ اُس سے نہ کھل سکا تھا' وہاں تقریباً دس بارہ فٹ چوڑا نور محیط تھا۔ چنانچہ اُس نے فوراً ملک صاحب کے دربان کو اِطلاع دی اور اُس نے ایک نظر اُس نور پر ڈال کر بلند آواز سے اَندر اِطلاع کی کہ جلد آیئے۔ معجزہ ظہور میں آچکا' لمحہ بھر قبل ملک صاحب گھر کے صحن میں بیٹھے کھانا تقسیم ہونے کی نگرانی کرتے ہوئے ایک شعاعِ نور اَپنے مکان اور پھر بیت المیلاد کی جانب ہوتے دیکھ چکے تھے۔ اِس اِطلاع کے ساتھ ہی وہ فوراً باہر بھاگے آئے اور ایک عجیب نورانی سماں اُن کے سامنے تھا۔ خیال تھا کہ معجزہ لمحہ بھر کے لیے ہوگا۔ چنانچہ مستورات بھی تڑپ اُٹھیں اور اُنہوں نے نوکرانی باہر بھیج کر ملک صاحب سے باہر آنے کی اِجازت طلب کی۔ اُس وقت ملک صاحب ظہورِ معجزہ سے مسحور تھے' اُنہوں نے مستورات کو فوراً مقامِ معجزہ پر پہنچنے کی اِجازت دی اور خادمائیں بھی گرم لوح پر روٹیاں چھوڑ کر عجلت سے نکل آئیں۔

اِس طرح معجزے کا آواز پھیلتا چلا گیا اور دور و نزدیک کے لوگ جمع ہونے شروع

ہوئے۔ مگر یہ معجزہ دو گھڑی کا یا چند افراد تک محدود نہ تھا' سماں دو اڑھائی بجے رات۔ تک قائم رہا' یعنی تقریباً چھ سات گھنٹے تک۔ اِس دوران بجلی کا جنریٹر بھی مستری نے چلا دیا' مگر یہ مشینی بجلی کچھ وقفہ کے بعد پانچ سات منٹ کے لیے فیل ہو جاتی۔ اِس کے باوجود بھی معجزے کی نورانی چادر روشن رہی' ہر طبقہ وعقیدہ کے بعض حاضرین سے معجزے کی جو تفاصیل سامنے آتی ہیں۔ اِنتہائی حیرت ناک صحیح اور ایمان اَفروز ہیں۔ مشاہدین نے رَاقم الحروف کو بتایا کہ ظہورِ معجزہ کے وقت کسی قسم کی روشنی نہ تھی مگر وقوع نور کی صورت یہ تھی کہ ایک تہائی حصہ شمالی ونڈو سے شمول داخلی دروازہ و دیوار نورانی روشنی در و دیوار پر اس طرح محیط تھی کہ کمرے کے اَندرونی حصہ اور صحن کے دَرمیان کچھ حائل نہ تھا۔ اُس فضائے نورانی میں ایک واضح شبیہ پنگھوڑے کی معلق وحرکت میں تھی' جس میں نورانی خوبصورت پھولوں سے مستور تشریف فرما تھیں۔ اُس کے ساتھ ہی ایک پرچم جس پر چاند تارا تھا اور دو تلواریں بصورت قطع باہم واضح اور حقیقی طور پر نمایاں تھیں۔ پنگھوڑا اُس پردہ نور پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک آویزاں جھولتا رہا۔ اِسی طرح پرچم بھی دونوں سروں کے درمیان پھریرا ہوتا رواں رہا۔ کیفیت نور رنگ بدلتی رہی' کبھی زرد' کبھی بنفشی رنگ ہوتا رہا۔ جب بجلی کا جنریٹر خود بخود بند ہوتا تو بھی نظارا اور اَلفاظ گرامی پوری طرح روشن رہتے۔ اس دوران ایسا محسوس ہوتا رہا کہ در و دیوار حائل ہی نہیں اور سامنے کھلی فضا ہے۔ دروازہ اور کھڑکیوں پر رنگین اور سفید بیل دار شیشے ہیں جن سے عام حالات میں نگاہ نہیں گزر سکتی۔ اسی عالم میں جب کہ حاضرین مسحور اور نظارہ ایمان اَفروز سے مخمور تھے۔ ملک صاحب کی چھوٹی بچی نے شمالی ونڈو سے پار دیکھا تو اُسے کچھ اور نظر آیا' اُس نے آکر باپ کا ہاتھ پکڑا۔ ابا اِدھر آؤ! اندر یہ کیا ہے؟ اَندر ایک عمان چھپرکھٹ اُس موقع پر پھولوں سے آراستہ رہتی ہے' چنانچہ ملک صاحب نے آگے بڑھ کر دیکھا تو چھپرکھٹ پر سبز دیا بصورتِ نور آراستہ تھا۔ جس پر طلائی لائنیں اور کلمہ پاک ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' تحریر تھا۔ جب سردار عروج پر پہنچے تو حاضرین نے جن میں رات کو مجلس پڑھنے والے علماء اور مولود خواں اور ہر طبقہ خیال کے مرد و عورتیں شامل تھے۔ سلام خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم شروع کیا۔ جس پر پنگھوڑا اور پرچم درمیانی دروازہ

پر آ کر قائم ہو گئے اور اختتام سلام تک قائم رہے۔

شاہدین نے بتایا کہ میلاد سے دو روز قبل خوب بارش ہوئی اور شجر و حجر ڈھل گئے۔ ابتدائے میلاد سے ایک کبوتر اور ایک مینا (جنگلی پرندے) کمرے میں آ موجود ہوئے اور آخر وقت تک پانچ روز کے لئے پانتی کے پائے کے ساتھ بیٹھے رہے نہ کسی نے اُنہیں دانہ پانی کے لئے باہر جاتے دیکھا اور نہ اُنہوں نے بیٹ کی' البتہ مولود خوانی کے وقت پرندے سیج (چھپر کھٹ) کی طرف منہ کر کے اُوپر روشندان میں جا بیٹھتے اور جھومتے رہتے' یہ پرندے ہجوم دائرہ کثیر سے نہ گھبرائے اور اختتام میلاد پر کہیں چلے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چند میل دور مشرق میں بعض افراد نے اُسی وقت' اُس مقام سے ایک نور جانب آسمان منسلک دیکھا اور اُسے عام روشنی سمجھا۔

مبارک ہو کہ ختم الرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے
جناب رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے

(پندرہ روزہ الحیات' مظفر گڑھ ۵ جولائی ۱۹۶۶ء' بحوالہ نورانی حقائق: ۱۵۵)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم

جہاں میں جس جگہ بھی محفلِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سجتی ہے
بھرا ماحول سجتا ہے ہر اک دیوار سجتی ہے
وہ یاد آئیں تو آنکھوں میں سدا موتی چمکتے ہیں
مری پلکوں پہ ایسے حسرتِ دیدار سجتی ہے

(اک دُعا پُر اثر ہو گئی: ۸۹)

آسمان پر چاند کے قریب اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور

یکم اپریل ۲۰۰۷ء بمطابق ۱۱، ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ کی درمیانی شب ''مینارِ پاکستان' لاہور' پاکستان'' میں دُنیا کی سب سے بڑی محفل میلاد شان وشوکت سے انعقاد پذیر تھی' لاکھوں عشاقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجمع تھا' جو پاکستان کے علاوہ دُنیا کے کونے کونے سے اس بے مثال' پروقار' میلاد کانفرنس میں حاضر ہوکر اَپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر ''نظم ونثر'' کی صورت میں سن کر اَپنے اِیمان کو تازہ کر رہے تھے اور بار بار نعرہ ہائے تکبیر ورسالت' جشن میلاد زندہ باد اور دیگر نعرہ ہائے تحسین ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر لگا رہے تھے۔ حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ رات کے پچھلے پہر ۳ بج کر ۵۰ منٹ پر لاکھوں عشاق کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کے سامنے لفظ ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' کی برکتوں پر روحانی' وجدانی' ایمان افروز' اور خوبصورت اَنداز میں خطاب فرما رہے تھے' نور ونکہت کی برکھا برس رہی تھی' تیز آندھی اور جھکڑ نے فضائے بسیط میں ایک اِرتعاش پیدا کر دیا' گرم ہوائیں خنک جھونکوں سے مشکبار ہوئیں اور پھر چشمِ فلک نے عجیب نظارہ دیکھا کہ چاند کے قریب قدرت نے نور کے قلم سے لفظ ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' رقم کر دیا۔ اس منظر کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے حاضرین کو بتایا' پھر یہ ایمان اَفروز منظر عالمی محفل میلاد کے لاکھوں شرکاء نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ٹی۔وی کے ذریعے دُنیا کے کروڑوں ناظرین نے بھی اس منظر کو دیکھا تو خوشی وجذبات میں ڈوب کر مجمع نعرہ ہائے تکبیر ورسالت لگانے لگا۔ عظیم اجتماع شدتِ جذبات سے محو وجد ہو گیا' لوگ دیوانہ وار کھڑے ہو کر اپنے مولا کی شان دیکھنے لگے۔ حضور شیخ الاسلام قبلہ ڈاکٹر نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کی قدرت کا ظہور اہل ایمان کی تقویت کا باعث ہے اس دورِ ظلمت میں دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وحقانیت کی واضح علامت ہے' معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلسل

ہے' اِس میں میرے سمیت کسی اِنسانی کاوش اور کرامت کو کوئی عمل دخل نہیں' ہاں! یہ حضور ﷺ کی شانوں اور عظمتوں کا قدرتی اِظہار ہمارے اِیمان وایقان کی مضبوطی کا ذریعہ ہیں اور ہمارے لئے اِس میں یہ پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اَپنے محبوب پاک' صاحب لولاک ﷺ کے دین کی جس خدمت پر مامور کر رکھا ہے' وہی دراصل ذریعہ نجات بھی ہے۔

یہ منظر چند منٹوں کی جلوہ ریزی کے بعد بتدریج آنکھوں سے اوجھل ہوتا گیا۔ سینکڑوں لوگوں نے کیمرے کی آنکھ سے اِس منظر کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیا۔ اگلے دن تمام ملکی و غیر ملکی میڈیا میں یہ خبر نمایاں طور پر شائع ہوئی اور ٹی.وی سکرین پر لاکھوں لوگوں نے اس کی زیارت کی۔ ﴿ماہنامہ منہاج القرآن: مئی ۲۰۰۷ء/ص ۱۵ اور ۳۶﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضور اقدس ﷺ کے لئے بہت سی بشارتیں اور شہادتیں دُنیا کے ہر مذہب کی کتابوں میں آج تک موجود ہیں' جن سے غیر مسلم رہبری حاصل کر سکتے ہیں' ان کے علاوہ آسمانی شہادتیں بھی ظاہر ہوئیں جیسا کہ

۶ شعبان ۱۳۴۵ھ بمطابق ۸ فروری ۱۹۲۷ء	بمقام جبل پور (بھارت)
۲۲ شعبان ۱۳۴۶ھ بمطابق ۱۵ فروری ۱۹۲۸ء	بمقام آگرہ (بھارت)
۲۶ رمضان ۱۳۴۶ھ بمطابق ۱۹ مارچ ۱۹۲۸ء	بمقام تاب گڑھ (بھارت)
۱۰ ذیالحجہ ۱۳۴۶ھ بمطابق ۳۱ مئی ۱۹۲۸ء	بمقام فرید پور (بھارت)
۹ محرم ۱۳۴۷ھ بمطابق ۲۸ جون ۱۹۲۸ء	بمقام امرتسر (بھارت)

مذکورہ بالا تمام مقامات پر ان تاریخوں میں آسمان پر بخط نور' نام نامی اسم گرامی جناب محبوب کبریا محمد رسول اللہ ﷺ جلوہ گر ہوا' جسے ایک عالم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا' مشاہدہ کیا' پھر یہ خبریں اخبارات و اشتہارات خصوصاً اخبار ''سیاست'' اور ''مسلم گزٹ'' کے ذریعے خوب شائع ہوئیں اور ان شہادتوں کو دیکھ کر بے شمار غیر مسلم مسلمان ہوئے۔

﴿سیرت النبی ﷺ بعد از وصال النبی ﷺ: ۱۶۵﴾

محفلِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جانوروں کی حاضری

سانپ محفل میلاد سننے کے لئے حاضر ہوا

مفتی اعظم ہند' حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''جناب مرزا صاحب نے مجھ سے اِس قسم کے سانپ کا واقعہ بیان کیا کہ اُنہوں نے مجلس میلاد شریف کی تھی' جب خوب مجمع ہو گیا۔ ایک سانپ تیزی سے آیا اور منبر کے نیچے بیٹھ گیا۔ جب تک مجلس شریف ہوتی رہی' بیٹھا سنتا رہا' بعد ختم چلا گیا' نہ آتے کسی کو آزار پہنچایا نہ جاتے۔ لوگوں نے بہت چاہا کہ اُسے مار دیں' مرزا صاحب فرماتے ہیں' میں نے سب کو باز رکھا کہ یہ سرکاری مہمان کی حیثیت سے ہے' میں ہرگز نہ مارنے دوں گا۔'' (حاشیہ ملفوظات اعلیٰ حضرت: ۴۱۱)

صلّی اللّٰہ علیٰ حبیبہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ وسلّم

سانپ بھی نعت شریف سننے آیا تھا

ملک عاشق حسین ساجد (آف ہیڈ بکائنی) فرماتے ہیں کہ یہ اگست ۲۰۰۱ء کی بات ہے۔ ملتان سے میرے ہاں کچھ دوست آئے ہوئے تھے۔ مہمانوں کو بٹھایا اور خود گھر سے کھانا تیار کرنے کو کہا۔ اسی دوران میرا ایک رشتہ دار نعیم آ گیا۔ محمد نعیم کو اللہ تعالیٰ نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ انتہا کی حد تک عطا کیا ہوا ہے۔ جب وہ نعت شریف پڑھتا تو سننے والا عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں مستغرق ہو کر دادِ تحسین دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں نے نعیم کو نعت شریف پڑھنے کی دعوت دی تو وہ نعت شریف میں محو ہو گیا۔ بعد ازاں نعیم اجازت لے کر گھر جانے کو تیار ہو گیا۔ اُس نے اپنا پاؤں نیچے چپل میں ڈالا تو خوف سے اُس کی چیخ نکل گئی۔ ہم دوڑ کر اُس کے قریب ہو گئے' میں یہ دیکھ کر حیران و پریشان ہو گیا کہ وہاں ایک کالے رنگ کا بڑا سانپ بیٹھا ہوا تھا۔ سبھی خوفزدہ ہو گئے اور اُسے مارنے کے لئے لاٹھی وغیرہ ڈھونڈنے میں لگ گئے۔ نعیم نے روک دیا کہ اسے ہرگز نہ مارنا۔ نعیم سانپ سے مخاطب ہوا کہ اے

سانپ! تو نے مجھے کچھ نہ کہا۔ جب میرا پاؤں تجھ سے ٹکرایا۔ لہٰذا تمہیں کہا جاتا ہے کہ اپنی راہ لو ہماری محفل اَب اختتام کو پہنچ گئی ہے اور نعت شریف کا سلسلہ بھی اَب ختم ہو چکا ہے۔ یقین کریں یہ سنتے ہی سانپ چپل سے اُٹھ کر ہماری چار پایوں کے نیچے سے ہوتا ہوا باہر کھجوروں کے جھرمٹ میں چلا گیا اور ہم اُسے جاتا دیکھ کر اللہ کی قدرت اور نعت شریف کی برکت پر دل ہی دل میں حیرت کا اِظہار کر رہے تھے کہ سانپ بھی ہماری طرح اپنے نبی پاک ﷺ کی نعت شریف سننے کے لئے عشق رسول ﷺ کے جذبے کے تحت آ گیا تھا اور نعیم پر کسی قسم کا کوئی حملہ کرنا اُس نے جیسے گناہ سمجھا تھا' ورنہ محمد نعیم کے چپل پر پاؤں رکھتے ہی حملہ کر سکتا تھا۔ یہ نعت شریف کی برکت تھی کہ سانپ بجائے دُشمن بننے کے دوست بن گیا تھا۔

روز نامہ خبریں ۲۹ ستمبر ۲۰۰۲ء ❖ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ فروری ۲۰۰۳ء

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

چڑیا وعظ سنتی رہی

مولانا محمد عمر (متعلم جماعت سابعہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ "حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دتہ نوری رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں خطیب پاکستان علامہ محمد عارف نوری رحمۃ اللہ علیہ، اعلیٰ حضرت فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ کانفرنس میں دو سال قبل بیان فرما رہے تھے کہ اچانک ایک چڑیا مائیک پر آ کر بیٹھ گئی' آپ مسلسل پون گھنٹہ تک وعظ فرماتے رہے اور چڑیا بے خوف و خطر بڑے مزے سے بیٹھی نوری وعظ سنتی رہی۔

سامعین کرام! اس منظر کو دیکھ کر بڑے محظوظ ہوئے' سبحان اللہ' سبحان اللہ' آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان کیسا پرکشش تھا کہ جانور بھی لذت سے سرشار ہوا کرتے۔

عارف کامل: ۹۵

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

بندر نے قرآنِ عظیم کو سجدہ کیا

اَعلیٰ حضرت اِمامِ اَہل سنت مولانا شاہ اَحمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں۔ ''ایک مرتبہ ننھے میاں (برخوردار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ) اَپنی چھت پر قرآنِ عظیم پڑھ رہے تھے۔ سامنے دِیوار پر ایک بندر تھا۔ یہ کسی کام کو اُٹھ کر گئے بندر دوڑتا ہوا سامنے دِیوار پر گزرا اور اُس پر جانا چاہتا تھا' جیسے ہی قرآنِ عظیم کے محاذات پر یعنی سامنے آیا' قرآنِ عظیم کو سجدہ کیا اور اپنی راہ پر چلا گیا۔ ❁ ملفوظاتِ اَعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ: ۴۱۰ ❁

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

بندر نے کھڑے ہو کر سلام سنا

اَعلیٰ حضرت اِمامِ اَہل سنت مولانا شاہ اَحمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں کہ میں نے بندر کو قیام کرتے ہوئے دیکھا۔ میں اپنے پرانے مکان میں جس میں میرے منجھلے بھائی مرحوم رہا کرتے تھے' مجلس میلاد پڑھ رہا تھا۔ ایک بندر سامنے دیوار پر چپکا مؤدب بیٹھا سن رہا تھا۔ جب قیام کا وقت آیا تو وہ بندر مؤدب کھڑا ہو گیا۔ پھر جب بیٹھے تو وہ بھی بیٹھ گیا' وہ بندر (باادب جانور) تھا' کوئی بدعقیدہ انسان نہ تھا۔

❁ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ: ۴۱۰ ❁

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

سوہنے دے غلام سوہنے محفلاں سجاؤندے نیں
جناں تے کرم ہوؤے او محفلاں چہ آؤندے نیں
سارے پروانے نیں آقا دے دیوانے نیں
گیت کملی والے دے رل مل گاؤندے نیں

❁ لکیاں نیں موجاں ۹۴ ❁

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمتیں اور برکتیں

عالم اَجل، شیخ کامل، حضرت علامہ مولانا الحاج خواجہ میاں علی محمد خاں چشتی نظامی فخری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ بسی شریف (درگاہ عالیہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پاک پتن شریف) نے اَپنے مبارک رسالہ ''شرح والقلم فی تفضیل سید العرب والعجم'' المعروف بہ ''میلاد نامہ'' میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ۱۴ حکمتیں بیان فرمائی ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

۱...... محفل میلاد کے اِنعقاد سے اِنسان کے دِل میں حضورِ اکرم محسن اِنسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور تعظیم کے نقوش اُجاگر ہوتے ہیں۔

۲...... محافل میلاد کے اِنعقاد سے دِین و دُنیا کی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

۳ اور ۴...... حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں، اِس سے ذِکرِ خیر اور شکر اَدا ہو جاتا ہے۔

۵...... محافل میلاد کی برکت سے اِنسان دِین کی اہم برکت کا اعلان کرتا ہے۔

۶ ...... محفل میلاد کی برکت نے حضور سرورِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی خداداد عظمت کا نقش دِل پر جم جاتا ہے۔

۷...... عظمت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لازمی نتیجہ محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا چاہیے اور یہ محفل میلاد سے ہی ممکن ہے۔

۸ اور ۹ .... ہمیشہ میلاد کرنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی تجدید ہوتی رہتی ہے۔ تجدید محبت کے ساتھ ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں اَضافہ ہوتا ہے اور یہ کمال معراجِ اِیمان ہے اور اِیمان کے لئے ترقی کا باعث ہے۔

۱۰.... اِنسان حادث اور اللہ تعالیٰ قدیم ہے۔ حادث اور قدیم کا رابطہ محال ہے، مگر

حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ پاک سے رابطہ جس قدر مستحکم ہوگا' اُسی قدر بندے کا خدا کی ذات سے بھی رابطہ مستحکم ہوجائے گا۔ حضور نبی کریم ﷺ مظہرِ کامل خداوندی ہیں۔ آپ ﷺ کے ذِکر شریف سے براہِ راست اللہ تعالیٰ سے رابطہ ہوجاتا ہے۔ (یہ سب میلاد شریف کی برکت ہے)

۱۱...... محفل میلاد سے خواب میں سرورِ کائنات ﷺ کی رضا اور شادمانی کے حصول (کے بارے میں) علامہ جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس کی تصریح فرمائی ہے کہ محفل میلاد میں حاضر ہونے کے ساتھ رحمتِ خداوندی خصوصی طور پر متوجہ ہوجاتی ہے کہ اُس کے حبیب ﷺ کے ذِکرِ خیر سے رضائے اِلٰہی ملتی ہے اور یاد رہے رضائے مصطفیٰ ﷺ ہی رضائے خدا ہے۔

۱۲...... محفل میلاد چونکہ محفل ذِکر خدا بھی ہے' اس لئے اس محفل پر فرشتوں کا نزول وعدۂ اِلٰہی ہے۔

۱۳...... محفل میلاد کے بارے میں سلف کے اولیاء عظام کا تجربہ ہے کہ اس محفل پاک سے انسان کے لئے بے شمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔

۱۴...... حضور نبی کریم ﷺ کے حسن و جمال' جود و نوال' فضل و کمال کا بیان ایک مستقل اور خاص علم ہے۔ محفل میلاد سے اس علم کی اشاعت ہوتی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے کمالات ہم سے کیا بیان ہوسکتے ہیں۔ پس امامُ الائمۂ سراجُ الامۃ' امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر پر اختتام کرتے ہیں۔

سید الانبیا کل خلق فی ردائے......... والرسل والملائک تحت لواک

ترجمہ: یعنی تمام انبیاء کرام اور ساری مخلوق آپ ﷺ کے قبضے میں ہے اور تمام رسول اور فرشتے آپ کے جھنڈے تلے ہیں۔ ❊ مقیاس المیلاد: ۸۱ ❊

غیر مسلم ممالک میں حکمت

ان مقاصد کے علاوہ یہ بھی اہم مقصد مدنظر ہوتا ہے کہ مسلمان ممالک ہوں یا غیر مسلم ممالک ہوں اس قسم کے پروگراموں سے اسلام کی عظمت وشوکت کا اظہار ہوتا ہے خاص کر

غیر مسلم ملکوں میں عظمتِ رسول ﷺ کے جشنوں کا اہتمام کرنا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ ایک تو غیر مسلموں کو اسلام اور مسلمانوں کی شوکت ورعب وطاقت کا پتہ چلتا ہے۔ کیونکہ میدانِ جنگ میں آکڑ کر چلنا اور اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنا نبی کریم ﷺ نے اسے اسی لئے جائز قرار دیا تھا کہ اسی طرح آکڑ کر چلنے اور فخر وطاقتوری کا مظاہرہ کرنے سے کافروں پر رُعب ودبدبہ اثر انداز ہوتا ہے۔ اس مقصد کو پانے کی خاطر طواف وسعی میں رمل کو جائز کیا گیا ہے جن سے مسلمانوں کی طاقت کا اظہار ہوتا ہے۔ خاص کر یورپ وامریکہ وغیرہ عیسائی ممالک میں میلاد پاک کے جلسے اور جلوسوں کا اہتمام کرنا نئی نسل کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوگا' وجہ یہ ہے کہ عیسائی ملکوں میں کرسمس پر تعطیلات کا بہت اہتمام کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کے پروگراموں کو نشر کیا جاتا ہے۔ مسلمان نئی نسل پر اس لحاظ سے بڑا اثر پڑتا ہے کہ کرسمس کے موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوری زندگی بیان کی جاتی ہے اور آپ کی پیدائش منائی جاتی ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوری زندگی اور آپ کی پیدائش کے تذکرے اہتمام سے کئے جاتے ہیں۔ آخر مسلمانوں کے پیغمبرِ اعظم رسولِ اکرم اوّل وآخر کے آقائے دوعالم ﷺ کا یومِ پیدائش کیوں نہیں منایا جاتا؟ اس سوال کا جواب عملی شکل میں دینا ہوگا۔

ایک تو یہ کہ 'تعطیل کرنا' کرانا یوم میلاد کے موقع پر زیادہ مناسب سمجھا جاتا ہے کہ اس تعطیل سے بڑا نفسیاتی اثر ہوگا۔ دوم یہ کہ سیرت ومیلاد کے نام سے جلوس اور جلسے منعقد کرنا موزوں طریقہ ہے تاکہ ان کے ذریعے نئی نسل کے علم وشعور میں عملی اضافہ کیا جاسکے۔ ہاں جلوس ایسے شرعی احتیاط کے ساتھ نکالے جائیں کہ جلوس کے ذریعے اتحادِ ملّتِ اسلامیہ کا فائدہ بھی حاصل ہو اور شوکت اسلام کا اظہار بھی کیا جاسکے۔ پاکستان میں علماء ومشائخ کرام عوام حضرات اہم مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے جلسے اور جلوسوں کا اہتمام کرتے ہیں۔ اور ان ذرائع کا انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔ جشن میلاد پاک کے منانے سے عقیدۂ توحیدِ باری تعالیٰ کا احیاء بھی ہوتا اور عیسائیوں کے تثلیث کے نظرۂ کارد بھی ہوجاتا ہے۔ وہ اس طرح کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چند ذیشان معجزے عطا کئے جن کی وجہ سے عیسائی ملّت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا تصور کرلیا۔ اسلام چونکہ اس قسم کے عقیدہ کارد کرتا ہے

مسلمان میلاد النبی ﷺ اس لئے مناتے ہیں تاکہ عملاً یہ ثابت کردیں کہ ہمارے حضور ﷺ پوری کائنات کے رسول ہیں اور رسولوں، نبیوں کے بھی رسول معظم ہیں۔ انبیا کرام علیہم السلام کو جو جو کمالات و معجزات اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے تھے وہ سب کمالات و معجزات اور اس کے علاوہ بے شمار ممکنہ کمالات وخوبیوں کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات مبارکہ میں جمع فرمادیا ہے۔ آپ ﷺ جامع کمالات بھی ہیں اور ہر کمال وخوبی کے سبب بھی ہیں۔ ہم اہل ایمان ومحبت نے میلاد النبی ﷺ منا کر عملاً یہ ثابت کردیا اور اعلان کردیا کہ ان تمام بے مثال کمالات وخوبیوں کی جامع شخصیت ہونے کے باوجود آپ ﷺ اگر خدا یا خدا کا بیٹا نہیں بن سکتے ہیں تو دوسری شخصیت کون ہیں جو خدا یا خدا کا بیٹا بن سکے۔ یا اس کا تصور کیا جا سکے۔ میلاد منا کر ہم نے واضح کردیا کہ جن کا یوم ولادت منایا جاتا ہے وہ خدا نہیں ہیں بندہ خدائے پاک کے عظمت والے رسول ﷺ اور بندۂ خاص ہیں۔

مقاصد

۱...... محافل میلاد دیگر اعلیٰ مقاصد کے ساتھ ساتھ بطورِ خصوصی آج کے دور میں نوجوان نسل کی تعلیم وتربیت کا ایک مؤثر ذریعہ ہیں۔

۲...... ہمارے پیارے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس دُنیا میں مبارک قدم رکھتے ہی سجدہ کیا۔ سجدہ میں اُمتی اُمتی فرمایا۔ اس سے ظاہر ہے کہ شافع مذنبین ﷺ اپنی امت کے غمگسار ہیں اور نماز سے غفلت اُمتی کو زیبا نہیں۔

۳ ... علامہ عبدالنبی فرماتے ہیں کہ ولادت پاک نبی اکرم ﷺ کی تقریب سعید عام تہواروں اور تقریبوں کی طرح یہ محفل ایک رسمی تقریب نہیں بلکہ اس کے اصل تقاضوں کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ تقریب عظیم ملت اسلامیہ کی حیاتِ اجتماعی کے بنیادی اقدار رجحانات کا اظہار واعلان کرتی ہے۔ نیز اُمت کو اس کے مخصوص قومی مزاج کی طرف متوجہ کر کے اس کے مقاصد حیات یاد دلاتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے محبوب پاک ﷺ کی رضا کے لئے تو اپنا سب کچھ (وطن.... مال... اولاد... اور جان) قربان کردیں اور ہم (آج

کا مسلمان) محض زبانی دعووں سے محبت رسول اللہ ﷺ اور عاشقِ محبوب ربّ العالمین کہلانے کا تصور رکھیں۔ جشن میلاد مناتے وقت ہم میں مقصد حقیقی حاصل کرنے کے لئے جذبہ پیدا ہونا چاہیے۔ ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم میں سے کسی کے دِل میں ایسی لہر باطل شکن نہیں اُٹھتی جو دشمنانِ اسلام کے طاغوتی بت خانے مسمار کردے۔

مسلم از سرِ نبی بیگانہ شد
باز ایں بیت الحرم بت خانہ شد
سینہ ہا از دولتِ ایماں مفلس اند
چشم ہائے بے نور مثل نرگس اند

دعا ہے کہ

یارب دِلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے...... جو قلب کو گرما دے اور روح کو تڑپا دے

(مقیاس المیلاد: ۸۳)

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

میری نظر کے آگے اب شہرِ مصطفےٰ ﷺ ہے
جس کے قریب روشن وہ خانہء خدا ہے
تارے چمک رہے ہیں وہ آسمان پر یوں
عرشِ بریں پہ گویا میلادِ مصطفےٰ ﷺ ہے

(اک دُعا پُراثر ہوگئی: ۱۰۱)

ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عین عبادت ہے

کتاب ''جامع صغیر'' میں ایک روایت درج ہے کہ

قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم ذِکْرُ الْاَنْبِیَاءِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَذِکْرُ الصَّالِحِیْنَ کَفَّارَةٌ وَذِکْرُ الْمَوْتِ صَدَقَةٌ وَذِکْرُ الْقَبْرِ یُقَرِّبُکُمْ اِلَی الْجَنَّةِ

ترجمہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا ذکر عبادت ہے۔ صالحین کا ذکر کفارہ ہے۔ موت کا ذکر صدقہ ہے اور قبر کو یاد کرنا جنت کے نزدیک کرتا ہے۔

(الارشاد الی مباحث المیلاد: ۲۷)

ناظرین کرام! غور سے مطالعہ کیجئے کہ کس زور سے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت مل رہا ہے اور کس ترغیب سے کیا جا رہا ہے' بلکہ حکم دیا جا رہا ہے کہ (میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں میرا ذکر افضل ترین عبادت ہے کیونکہ میں افضل المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ میری اور میرے سوانح کی یادگار کفارہ گناہِ عظیم ہے کیونکہ میں عباد اللہ الصالحین کا سردار ہوں۔ یہ حکم گو پہلے الفاظ میں نہیں ہے مگر سرفدایانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نص صریح کا درجہ رکھتا ہے اور قلوب عاشقین میں پتھر پر لکیر ہو گیا ہے۔

صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم

ایک مرتبہ ایک جلسے کا اہتمام تھا اس میں تقریر کرتے ہوئے سابق مہتمم دار العلوم دیوبند' قاری طیب صاحب نے فرمایا: یہ جلسہ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے منعقد کیا گیا ہے۔ گویا اس کا موضوع یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا ذکر کیا جائے' اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ طیبہ کا ذکر حقیقتاً عین عبادت ہے

اور اللہ کے نزدیک بڑی بھاری طاعت اور قربت ہے اور سارے کمالات و برکات کا سر چشمہ ہے اس لئے میلاد النبی ﷺ شریف کا تذکرہ ایک عظیم نعمت ہے جو مسلمانوں کو عطا کی گئی ہے، تو میں اس وقت میلاد النبی ﷺ کے بارے میں چند کلمات آپ حضرات کی خدمت میں گزارش کروں گا۔ (ماہنامہ انوارِ ختم نبوت لندن صفحہ نمبر ۵ مئی جون ۲۰۰۰ء) (خطبات اکابر جلد اول صفحہ ۳۷ ادارہ تالیفات اشرفیہ)۔ ﴿حقائق میلاد النبی ﷺ ۴۰﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

جب ذکر محمد ﷺ چھڑتا ہے اذکار حسیں ہو جاتے ہیں
پھر اور خدا کی رحمت کے انوار حسیں ہو جاتے ہیں
الفت کے پھول سجائے جا اُن کا میلاد منائے جا
میلادِ نبی ﷺ کی برکت سے گھر بار حسیں ہو جاتے ہیں

﴿نورِ خدا چشمہ: ۲۱﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے دوبارہ زِندگی

۷۰ ۱۳ھ/۲ جون ۱۹۵۱ء کا دِن' شیر بنگال حضرت سیّد عزیز الحق شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا عجیب دِن تھا' وہابیوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کی وساطت سے جلسہ کرانے کے لئے ٹائم لیا' اُس جگہ کا نام خندقیہ ہے' اُنہوں نے یہ منصوبہ بنا رکھا تھا کہ تقریر کے دوران گیس لیمپ بند کر کے آپ کو شہید کر دیں گے۔ چنانچہ اُنہوں نے دورانِ خطاب گیسوں کے مینٹل جھاڑ دیئے' جب مکمل اندھیرا چھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پر لوہے کے راڈوں سے حملہ کر دیا۔ بتایا جاتا ہے' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر کے آٹھ ٹکڑے ہو گئے تھے' اَحباب جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اُٹھا کر چٹاگانگ ہسپتال لے گئے تو ڈاکٹروں نے کہا: یہ تو فوت ہو چکے ہیں۔ رات بیت رہی تھی' طلوعِ صبح صادق کے قریب لوگ ہسپتال کے اُس کمرے سے باہر جنازہ اُٹھانے کے اِنتظامات میں مصروف تھے' جہاں آپ کا وجود مبارک تھا۔ جب لوگ اُس کمرے کے اندر داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ شیرِ بنگال کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے ہیں اور تمام کمرہ خوشبو سے معطر ہے' ہر طرف سے خوشبوؤں کے حلے آ رہے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر ڈاکٹر صاحبان اور تمام اَحباب حیران رہ گئے اور اسی حیرانگی میں عرض کی: ''حضرت! آپ کا تو وصال ہو گیا تھا''؟۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''یہ بات بالکل ٹھیک ہے' میرا وصال ہو گیا تھا'' لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے میری سفارش کی کہ'' یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرتے کرتے زخمی ہوئے' ان کی جان واپس کروا دیں''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَپنی پیاری صاحبزادی کی شفارس سے میری جان واپس دلوا دی ہے۔ اس واقعہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ تقریباً بیس سال تک زندہ رہے۔ ❖ تذکرہ شیر بنگال ۳۷ ❖

-- صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم --

حضرت پیر سیّد سعید بادشاہ چشتی سجادہ نشین کرولی سیداں کلر کلہار ضلع چکوال کا معمول

ہے، جہاں ٹھہرتے ہیں وہاں محفل میلاد ﷺ سجا لیتے ہیں، رات میں جب محفل میلاد پڑھ نہیں لیتے سوتے نہیں، چاہے چند ہی آدمی بیٹھے ہوں۔ سائیں نذیر حسین فریدی (صاحب ذکر جمال) فرماتے ہیں، بابا علی محمد صاحب درباری نعت خواں حضرت قبلہ سید بادشاہ کے ساتھ سفر وحضر میں رہتے ہیں، انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ۱۹۶۰ھ کی بات ہے کہ دریا پار ایک ڈھوک میں حضور نبی پاک ﷺ کا میلاد پاک پڑھنے گئے تھے، ایک تانگے گھوڑے والا ہمیں واپس چھوڑنے آیا، دریا پر پہنچے تو پانی زیادہ تھا، سب لوگ پریشان ہوئے کہ اَب کیا ہوگا۔ گھوڑے والے نے عرض کی حضور! میں دیکھتا ہوں کہ پانی کتنا ہے، اُس نے تانگہ گھوڑا پانی میں ڈال دیا، دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہماری نظروں سے دور ہو گیا، شور مچایا، لوگوں کو بتلایا، وہاں ایک میلا سا لگ گیا، لیکن اُسے تلاش کرنے کے لیے جو دریا میں جاتا فوراً واپس آجاتا کہ پانی زیادہ ہے۔

ایک پولیس والا آیا اور پیر سید بادشاہ کو کہنے لگا کہ عبدالغنی آپ کو چھوڑنے آرہا تھا اور آپ حضور نبی کریم ﷺ کا میلاد پاک پڑھ کر آرہے تھے پھر کہنے لگا کہ آپ کا حضور غوث اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کوئی تعلق یا رشتہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں ہے۔ کہنے لگا حضور غوث پاک نے ۱۲ سال بعد بڑھیا کے بیٹے کی بارات بمعہ ڈولی دُلہا اور دُلہن زندہ نکال لی تھی تو آپ نہیں نکال سکتے، جس کو ابھی صرف چار گھنٹے گزرے ہیں۔ بابا علی محمد نے بتایا کہ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ وہ تو اَب ڈوب کر مر چکا ہوگا اور لاش نہ جانے مٹھن کوٹ جا پہنچی ہو، اُن لوگوں کے بار بار کہنے پر آپ نے جذبات میں آکر اپنے نانا جان حضور نبی کریم ﷺ کو یاد کیا اور عرض کی حضور لوگ کیا کہیں گے کہ میلاد شریف پڑھ کر آرہے تھے اور ایک آدمی ڈوب گیا، پھر حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کیا اور پولیس والے کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بتاؤ عبدالغنی اکیلا آئے یا گھوڑے تانگے سمیت زندہ باہر آجائے۔ پولیس والا کہنے لگا کمال تو یہی کہ گھوڑے سمیت زندہ باہر آئے۔ پھر پیر سید بادشاہ نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی، یا اللہ! تیرے محبوب ﷺ کا میلاد پڑھ کر آرہے تھے تو ہماری دُعا قبول کر اور عبدالغنی بمعہ تانگہ گھوڑا صحیح سلامت باہر نکال دے۔ ابھی دُعا پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ عبدالغنی ہاتھوں

میں گھوڑے کی لگام تھامے جس طرف پیر سید بادشاہ کھڑے تھے باہر آ نکلا۔ یہ زندہ کرامت دیکھ کر اُس علاقے کے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ ❁ ذکر جمال شاہ:۵۲ ❁

-•❁ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ❁•-

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ طریقت جناب سید احمد صاحب جو مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کے مرشد ورہنما تھے۔ سید احمد صاحب کے ایک مرید خاص مولوی سید محمد علی صاحب نے آپ کے حالات پر مشتمل فارسی زبان میں ایک کتاب بنام ''مخزنِ احمدی'' لکھی جس کو نواب محمد علی خاں صاحب والیٔ ٹونک نے مطبع مفید عام آگرہ سے ۱۲۹۹ھ (۱۸۸۱ء) میں طبع کرایا۔ اُس کے صفحہ ۸۰ پر سید احمد صاحب کے سفر عرب کے سلسلہ میں یوں لکھا ہے

مقدار مدت ہمچوں فصل بہار در گلزار کلکتہ ابواب بدایات مفتوح داشتہ بعزم سفر یازدہ جہاز بطریق کرایہ مقرر فرمودہ دوازدہ ہزار رپیہ نول اا مقرر کردہ ومراکب را بر اہل قافلہ تقسیم فرمودہ وبر ہر مرکب شخصے را امیر ساختہ وبرائے زاد راہ ایں سفر وسیلۃ الظفر بہ قیمات دوازدہ ہزار روپیہ غلجات از قسم گندم و برنج وغیرہ خرید فرمودہ بر ہر جہاز تقسیم نمودہ فرستادند جہاز موسوم بدر بقے کہ ناخایش سید عبدالرحمن حضر موتی بود و معلم آں داؤد ساکن بندر سورت برائے مسکن خود مقرر ساختند وباناث وذکور ذوالقربیٰ خویش کہ باطفال وجواری قریب بہ چہل کس میرسند بر جہاز مذکور جا گرفتند وباقی اہل قافلہ بر مراکب خود بانیز نشستند وبمدت دہ شبانہ روز مراکب را در گنگا ساگر جریاں نمودہ روز سیوم مقدار یکپاس روز برآمدہ در بحر زخار در معبرے کہ مشہور بگیلا کاچھی است داخل گردیدند۔

ترجمہ:- موسم بہار کی مدت کے اندازے پر محیط اس کے ابواب ہدایت کلکتہ میں کھلے رہے۔ اور سفر کے ارادے سے گیارہ جہازوں کو بارہ ہزار روپے میں طے کرلیا اور کشتیوں کو اہل قافلہ پر تقسیم کردیا اور ہر کشتی میں ایک امیر کی تقرری فرمائی اور اس سفر مبارک کے زاد راہ کے لئے بارہ ہزار روپے کے غلہ جات یعنی گیہوں اور چاول وغیرہ خرید کر ہر جہاز میں تقسیم کردیے۔ جس جہاز کو حضرت نے اپنے لئے منتخب کیا وہ بدر بقے کے نام سے موسوم تھا جس

کا ناخدا عبدالرحمٰن حضرموتی اور جس کا معلم داؤدنامی شخص بندر سورت کا رہنے والا تھا۔ اور زن و مرد اطفال و جواری سمیت خویش واقارب کی تعداد چالیس افراد پر مشتمل تھی۔ جہازِ مذکورہ میں جا کر سوار ہو گئے۔ اور باقی دیگر اہل قافلہ نے اپنی اپنی کشتیوں میں جگہ لے لی' اور قریباً دس دن تک یہ کشتیاں گنگا باگر میں چلتی رہیں۔ اور تیسویں روز دن کے آغاز کے ساتھ بحرِ زخار کی بندرگاہ مشہور بنگیلا کا چھی میں داخل ہو گئے۔

اس کے بعد جہاز کا کالی کٹ اور ملیبار جانا' اس کے بعد سنگل دیپ' پھر وہاں سے لنکا (جس کو عرب قلعۃ العفاریت کہتے ہیں) پہنچنا لکھا' وہ چوں کہ ایک ہولناک مقام تھا تو صفحہ ۷۵ پر اس کو ان الفاظ میں لکھا ہے۔

وبر ہر کس از شما امروز وقت شب الٰہی و تسبیح و تہلیل نا متناہی و استغفار ہمز جمیع جرائم و مناہی واجب متحتم است چوں شب در آمد آں حضرت بعد از نماز عشائین حزب البحر مذکور امشب سہ بار خوانند ودمی فرمودند کہ عفاریت و شیاطین اگر زہرۂ تقابل بایں گروہ قلیل میدارند اینک گوئے وایںک میداں و در آں شب تاریک آں حضرت اکثر بیدار می بودند و مانند پاسباناں دور دسیر گاہ بالا دگاہ زیر مرۃ بعد اخریٰ و کرۃ بعد اولیٰ در تمام جہاز می فرمودند تا آنکہ شب بپایاں رسید و صبح صادق بدمید و جہاز از مکان خوف و ہولناک بخیریت تمام بدر آمد و ہر گاہیکہ روز روشن شد ناخدائے چند طبق حلوائے از حجرۂ خویش بیروں آوردہ مجلس مولد شریف منعقد کردہ بعد از اختتام قصائد مولودیہ شیرینی تقسیم نمود انتہٰی بلفظہٖ۔

ترجمہ:- آپ میں سے ہر ایک پر رات کے وقت یادِ الٰہی' تسبیح لا متناہی اور جملہ گناہ ومناہی سے استغفار واجب وضروری ہے۔ جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو حضرت عشائین کے بعد اس شب سے متعلق حزب البحر کو تین بار پڑھ کر فرمانے لگے کہ اگر اس چھوٹے گروہ کا واسطہ شیاطین وجنات سے پڑ جائے تو اس مجرب وظیفہ کو پڑھ لیں۔ اور شب تاریک میں حضرت اکثر بیدار رہا کرتے تھے اور پاسبان کی طرح اوپر نیچے تمام جہاز کا چکر لگاتے تھے۔ یہاں تک کہ رات کا اندھیرا چھٹ گیا اور صبح نمودار ہو گئی' اور اس طرح جہاز اس خوف وخطر والے مقام سے حیرت تمام کے ساتھ نکل آیا۔ اور جب دن کی روشنی پھیل گئی تو ناخدا نے

اپنے کمرے سے حلوہ کے چند طبق نکالے' مجلس مولود شریف منعقد کی اور قصائد مولود ختم کرنے کے بعد شیرینی تقسیم کردی۔

دیکھئے! اس بیان سے صاف واضح ہوگیا کہ مولد شریف بڑی برکت کی چیز ہے جو ایسے خطرناک موقع پر پڑھا گیا کہ خود سید احمد صاحب بھی رات بھر تردد میں رہے تھے' اور پھر خاص اس جہاز میں جس میں سید احمد صاحب اور ان کے کنبہ و متعلقین تھے' غیر کا اس میں کوئی دخل بھی نہ تھا یہ بافیض محفل مبارک منعقد ہوئی تھی۔ اور یہ جو اوپر مذکور ہوا کہ سید صاحب کے ۴۰ آدمی ایک جہاز میں سوار تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ جہاز موجودہ دور کے اسٹیمروں کی طرح بڑے نہ تھے بلکہ وہ چھوٹی بادبانی کشتی تھی۔ الحاصل' خاص سید صاحب کے جہاز میں مولد شریف اور قصائد کا پڑھا جانا اور ساتھ ہی شیرینی کا تقسیم ہونا بھی ثابت ہوگیا۔ وکفی بہ حجۃ (اور حجت قائم کرنے کے لئے اتنا کافی ہے)۔

❁ انوارِ ساطعہ۔ ۲۸۹ ❁

❁ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ❁

شاہد لطیف شاہد اینڈ شیخ اشرف علی آف پیلاں فرماتے ہیں کہ یہ جو واقعہ میں آپ کو سنا رہا ہوں' ۱۶/اگست ۱۹۹۶ء کا ہے' ہمارا گھر اُن دِنوں شادی کی تقریب کی خوشیوں میں مصروف تھا' کیونکہ اِس مہینے کی ۸/تاریخ کو میری شادی تھی۔ ۱۶/اگست والے دِن میں اور میرا دوست' جو میرے محلے میں رہتا ہے' ہم دونوں شادی کے کارڈ بانٹنے گئے۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک ہم اِس کام میں مصروف رہے جب اس کام سے فارغ ہوئے تو میرا دوست شیخ اَشرف علی مجھ سے کہنے لگا' یار شاہد! آج گرمی بہت ہے' چلو دریا پر چلتے ہیں' موسم بھی بہت گرم تھا اور ۱۲/ربیع الاول شریف کا مبارک دِن تھا۔ میں نے اُس کی ہاں میں ہاں ملائی اور دریا کی طرف چلنے لگے۔ دریائے سندھ جو ہمارے شہر کی مغرب جانب بہتا ہے اور ہم دونوں دریا پر پہنچ گئے۔ اَشرف نہانے لگا اور مجھے کہنے لگا' شاہد تم بھی آؤ' بڑا ٹھنڈا پانی ہے۔ یہ سن کر مجھے بھی جوش آیا اور پانی میں چھلانگ لگادی۔ بہت اُونچی چھلانگ لگانے سے میں کافی دور پانی میں جا گرا' پانی کا بہاؤ مجھے اور بھی دور لے گیا' میرے پاؤں کے نیچے سے

زمین نکل گئی اور میں چیخنے لگا' مجھے کوئی ہوش نہ رہا' اِدھر اُدھر ہاتھ مارنے لگا' پانی مجھے کبھی اوپر' کبھی نیچے لے جاتا۔ مجھ سے پہلے میرے دوست کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور ایک دم پانی سے باہر نکل آیا اور مجھے بچانے کی ترکیب سوچنے لگا۔ میں پانی میں پلٹیاں کھاتا رہا۔ پھر اُس نے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھایا' جو میں نے آہستہ آہستہ آگے آ کر پکڑ لیا' میں نے جیسے ہی اُس کا ہاتھ پکڑا وہ بھی جھٹکے سے پانی میں آ گرا' پھر اُسے بھی اپنی جان کے لالے پڑ گئے اور وہ باہر کی طرف دوڑا تو میں نے پیچھے سے اُس کی شلوار پکڑ لی اور اپنی طرف کھینچنے لگا' اس طرح اُس کے ساتھ ہی میں بھی یکدم باہر آ گیا۔ باہر آ کر ہم ایک دوسرے کو حیرانی سے دیکھنے لگے' پھر مجھے ہوش نہ رہا۔ ہوش اُس وقت آیا جب میرے دوست نے میرے منہ پر زور سے طمانچہ مارا' میری آنکھیں کھلیں تو میرا دوست جو تین بچوں کا باپ ہے' بچوں کی طرح رونے لگا اور کہنے لگا کہ میں تمہارے گھر والوں کو کیا منہ دکھاتا' میں تو غریب پھنس گیا تھا۔ یہ تو تم شکر ادا کرو اُس کالی کملی والے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کا' جن کی بدولت آج تم کو نئی زندگی ملی ہے' کیونکہ آج ۱۲ ربیع الاوّل شریف کا مبارک دن ہے اور عید میلاد النبی ﷺ ہے اور میں نے واسطہ دے کر دُعا کی تھی کہ مالک و مولیٰ میرے دوست کی زندگی محفوظ رکھنا۔ اُس وقت میری شادی میں بھی صرف دو دن رہتے تھے۔ ہم دونوں جب بھی یہ واقعہ یاد کرتے ہیں تو اپنی بے وقوفی پر غصہ' پانی کی موت سے خوف اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی رحمت پر روح جھوم اُٹھتی ہے۔ (شاہد لطیف شاہد اینڈ شیخ اشرف علی' پیلاں)

روزنامہ خبریں "سنڈے میگزین" ۱۶ جون ۲۰۰۲ء

ماہنامہ ضیائے مدینہ میلاد نمبر: ۹۵: ربیع الاوّل ۱۴۲۵ ہجری، مئی ۲۰۰۴ء

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ایتھے اَج کملی والے دا ذکر اذکار ہووے گا
خدا شاہد خدا دی شان دا اظہار ہووے گا

نوائے نیازی: ۴۰

کتب میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات

حضرت علامہ محمد علوی مالکی (مکہ مکرمہ) فرماتے ہیں کہ ’’محافل میلاد کی مختلف صورتیں ہیں، لیکن اِن سب میں جو بنیادی و مشترک پہلو ہے، وہ یہ ہے خوشی منانا، خواہ یہ روزہ رکھنے کی صورت میں ہو یا کھانا کھلانے کی صورت میں، ذکر وفکر کی محافل ہو یا صلوٰۃ وسلام کی یا سیرت کانفرنس، مختلف شعراء کا عمل بھی ملتا ہے کہ اُنہوں نے قصائد کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے عمل کو پسند فرمایا اور اُنہیں انعامات سے نوازا۔ جب یہ حال اُس شخص کا ہے جو زبانی آپ کی مدح کرتا ہے تو وہ شخص سرکار کی بارگاہ سے کیا نہیں پائے گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل شریف کو کتاب کی صورت میں جمع کرتا ہے، بلکہ اس عمل کو سرانجام دیتے ہیں۔ جہاں ایک طرف سرکار کا قرب حاصل ہوتا ہے، وہاں یہ عمل سرکار کی محبت ورضا کا بھی باعث بنتا ہے۔ ❁ ذخائر محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ۳۱۰ ❁

صلّی اللّٰہ علٰی حبیبہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ وسلّم

میلاد شریف منانے کا منفرد انداز

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ظاہری ضیافت سے عاجز ہوں اس لئے میں نے یہ چند اوراق لکھ دیئے ہیں تاکہ یہ حقیقی ومعنوی نوری ضیافت ہو جائے جو ہمیشہ صفحاتِ دہر پر رہے اور کسی ماہ وسال سے مختص نہ ہو۔ میں نے اس کا نام ’’المورد الروی فی المولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ رکھا۔ ❁ المورد الروی فی المولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۹ ❁

صلّی اللّٰہ علٰی حبیبہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ وسلّم

میلاد شریف پر پہلی کتاب

مولود شریف پر سب سے پہلی کتاب سلطان مظفر الدین کے زیر اثر حافظ ابوالخطاب

محمد بن حسن ابن دحیہ محدث اُندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی اور خود پڑھ کر سنائی ابن خلکان لکھتا ہے کہ اس کتاب کو سلطان کے ہاں ۶۲۵ ہجری میں چھ نشستوں میں سنا ہے۔ ﴿مقیاس میلاد: ۷۷﴾

-•❖✻﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ﴾✻❖•-

غلام حیدر رزّاقی صاحب نے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر بعنوان ''میلاد شریف'' کتاب لکھی ہے، جس کے ابتداء میں فرماتے ہیں:

اگر کوئی چاہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مجھے نصیب ہو تو اِس کتاب کو وضو فرما کر پڑھیں، پڑھتے وقت کسی سے بات چیت نہیں کرنی، جس کمرے میں آپ سوتے ہوں، اُس کمرے میں کوئی تصویر یا کتا اور کوئی شخص وغیرہ نہ ہو، اگر مکان کی کئی منزلیں ہیں تو اُوپر والے کمرے میں سونا چاہیے۔ اَللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ کے حکم سے زیارت نصیب ہوگی، اگر زیارت نہ بھی ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک کی زیارت ضرور بر ضرور ہوگی۔ خیال رہے کہ اگر کسی بزرگ کی زیارت ہو تو اُس کے پاس ضرور جائیں۔ کتاب کا مطالعہ روزانہ تھوڑا بہت ضرور ہونا چاہیے۔ مکان کے علاوہ جنگل وغیرہ میں مطالعہ کیا تو بہت بہتر ہے۔

بندۂ ناچیز راقم الحروف نے مذکورہ بالا کتاب 2005-05-02 کو لاہور سے خریدی اور اِس کا کچھ مطالعہ کیا تو اِس عاجز کو خواب میں حضرت مولانا پیر سیّد ملیک الرحمٰن شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کے دربارِ عالیہ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ اُس کے بعد راقم الحروف نے اَپنے مخلص ساتھی محمد علیم خاں صاحب آف مغل چک کے ساتھ، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار شریف (واقع روڑاں والا گاؤں بیدیاں روڈ لاہور) پر حاضری دی۔

-•❖✻﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ﴾✻❖•-

جنات کے ہاں محفل میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صرف انسانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کائنات کے نبی ورسول ہیں' اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چرند' پرند' حیوانات' جنات' اور انسان اپنی اپنی آرزوئیں لے کر حاضر ہوتے رہے' نباتات و جمادات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سلامِ عقیدت و محبت پیش کرتے رہتے۔ انسانوں کے ساتھ ساتھ جنات بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی وغلام ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے رہے' قرآنِ پاک پڑھتے رہے' دینِ اسلام کی تعلیم حاصل کرتے رہے' اپنی قوم میں جا کر دینِ اسلام کی تبلیغ کرتے رہے اور کر رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک کی خوشی میں محافل میلاد کا اہتمام بھی کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور کے درخت کے نیچے تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک بہت بڑے کالے سانپ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رخ کیا' لوگوں نے اُسے مار ڈالنے کا ارادہ کیا' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس آنے دو' جب یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو اپنا سر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں کے پاس کر دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سانپ کے منہ کے قریب اپنا منہ کر کے چپکے چپکے کچھ ارشاد فرمایا' اُس کے بعد اُسی جگہ یہ ناگ سانپ اس طرح غائب ہو گیا کہ گویا زمین اُس کو نگل گئی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ کو اپنے کانوں تک پہنچایا' یہ منظر دیکھ کر ہم لوگ ڈر گئے کہ کہیں یہ سانپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاٹ نہ لے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سانپ نہیں تھا' بلکہ جنوں کی جماعت کا بھیجا ہوا ایک جن تھا' فلاں سورت میں سے ایک

آیتیں یہ بھول گیا' اُن آیتوں کو دریافت کرنے کے لئے جنوں نے اِس کو میرے پاس بھیجا تھا' میں نے اِس کو وہ آیتیں بتادیں اور وہ اُن کو یاد کرتا ہوا چلا گیا۔ ﴿الخصائص الکبریٰ: ۲/۵۸﴾

-•❖❄﴿صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❄❖•-

حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک جن میرا تابع ہو گیا تھا' وہ آئندہ کی خبریں مجھے دیا کرتا تھا اور میں لوگوں کو وہ خبریں بتا کر نذرانے وصول کیا کرتا تھا۔ ایک بار اُس جن نے مجھے آکر جگایا اور کہا کہ اُٹھو اور ہوش میں آؤ' اگر تجھ میں کچھ شعور ہے تو چل اور بنی ہاشم کے سردار کے دربار میں حاضر ہو کر اُن کا دیدار کر' جو لوی بن غالب کی اُولاد میں پیغمبر ہو کر تشریف لائے ہیں۔ حضرت سواد بن قارب کہتے ہیں کہ مسلسل تین راتیں ایسی گزریں کہ میرا یہ جن مجھے نیند سے جگا جگا کر برابر یہی کہتا رہا' یہاں تک کہ میرے دِل میں اِسلام کی اُلفت و محبت پیدا ہو گئی اور میں اپنے گھر سے روانہ ہو کر مکہ مکرمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اَقدس میں حاضر ہو گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر "خوش آمدید" کہا اور فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ کس سبب سے تم یہاں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کی مدح میں ایک قصیدہ کہا ہے' پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو سن لیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑھو۔ چنانچہ میں نے اپنا قصیدہ بائیہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں نظم کیا تھا' پڑھ کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا' اُس قصیدہ کا آخری شعر یہ ہے کہ

وَكُنْ لِّيْ شَفِيْعًا يَّوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَةٍ

سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبِ

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس دِن میرے شفیع بن جائیے' جس دِن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا' سواد بن قارب کی نہ کوئی شفاعت کرنے والا ہوگا' نہ کوئی نفع پہنچانے والا ہوگا۔

﴿❖ دلائل النبوۃ للبیہقی، باب جماع ابواب المبعث: ۲/۲۵۰ ❖﴾

-•❖❄﴿صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❄❖•-

حضرت علامہ مولانا حاجی محمد حسین رضوی مجددی المعروف حاجی صاحب' خطیب جامع مسجد نور (بازار والی) مرالی والا فرماتے ہیں کہ......

قبلہءعالم...سراج العارفین...شہبازِ طریقت...سعیدُ الاولیاء...شارحِ مکتوباتِ امامِ ربانی...حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہُ العزیز کے پاس ایک لڑکا حافظ منظور احمد قرآنِ پاک حفظ کرتا تھا' کسی اور کو تو نہ پتہ چلا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ جانتے تھے کہ یہ جنات میں سے ہے' جب اُس نے قرآنِ پاک حفظ کر لیا تو اُس نے اپنے ہاں محفل میلاد کا اہتمام کیا اور قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو شرکت کی خصوصی دعوت دی' تاریخ مقرر ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا: فلاں دِن آ جانا' ایک جگہ محفل میلاد میں شرکت کرنی ہے۔ میں مقررہ تاریخ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جامع مسجد نقشبندیہ گوجرانوالہ حاضر ہو گیا۔ نمازِ عشاء کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کا انتظار شروع ہو گیا کہ کب آپ ارشاد فرمائیں تو محفل میں حاضری کے لئے چلیں' یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ کس مقام پر جانا ہے۔ وقت گزرتا گیا' دس بج گئے' گیارہ بج گئے' حتیٰ کہ بارہ بج گئے۔ میں سوچ میں پڑ گیا کہ رات تو کافی گزرتی جا رہی ہے' محفل میں کس وقت جانا ہے۔ میں ابھی اسی سوچ میں گم تھا کہ اچانک آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اُٹھو! چلیں۔

جب دروازے سے باہر نکلے تو بڑی بڑی تین کاریں اعلیٰ قسم کی انتہائی خوبصورت باہر کھڑی تھیں' ایک کار میں ڈرائیور کے ساتھ قبلہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور پیچھے میں بیٹھ گیا' دوسری میں حافظ منظور احمد اور اُس کے ساتھی اور تیسری میں کچھ اور آدمی بیٹھ گئے۔ اب سفر شروع ہو گیا۔ ہم جلد ہی ایک وسیع و عریض میدان میں پہنچ گئے' جہاں بہت وسیع پیمانے پر محفل میلاد کا اہتمام تھا' تا حدِ نگاہ تک لائٹوں کا انتظام اور بہت زیادہ مخلوق اکٹھی تھی' بہت اُونچا سٹیج بنایا گیا تھا' جس کے اُوپر ایک بہت بڑی اور خوبصورت کرسی رکھی گئی تھی' اُس کے آس پاس اور بھی کافی کرسیاں تھیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو تمام اُٹھ کر کھڑے ہو گئے' ساری محفل نعرۂ تکبیر و رسالت سے گونج اُٹھی پھر قبلہ حضرت صاحب کے نعرے لگانے لگے' اُنہوں نے بہت اچھے طریقے سے استقبال کیا' نعروں کی گونج میں ہی ہم سٹیج تک پہنچے۔ وہ جو بڑی کرسی تھی اُس پر قبلہ حضرت صاحب کو بڑی عزت و احترام سے بٹھایا گیا اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بالکل پیچھے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ محفل کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا گیا۔ تلاوتِ قرآن

پاک خود حافظ منظور نے کی۔ اُس کے بعد قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دعوتِ سخن دی گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسنون خطبے کے بعد قرآنِ پاک کی آیت مقدسہ "هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ " کو تلاوت فرمایا' پھر حضور نبی کریم' سرورِ کائنات' نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اِس انداز سے بیان فرمائی کہ سارا مجمع عش عش کر اُٹھا' ہر طرف خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی' نعرہ ہائے تکبیر و رِسالت سے فضاء گونجنے لگی اور حافظ منظور احمد خوشی سے ناچنے لگا۔ ایک بزرگ اپنی آنکھوں کے بَرد تے اُٹھا کر کہنے لگا یہ باتیں تو میں نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی سُنی تھیں' ایک اور بولا ایسی باتیں تو میں نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی سُنی تھیں۔ جب پروگرام مکمل ہو گیا تو وہ ہمیں ایک ایسے کمرے میں لے گئے جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ اُن میں سے ایک بزرگ کہنے لگے' یہ آپ کے لئے ہیں' جتنا سونا چاندی چاہیں یہاں سے اُٹھا لو۔ قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نظر دیکھنے کے بعد فرمایا: ہمیں اَیسے مال کی کوئی ضرورت نہیں' اِسے تم اَپنے پاس ہی رکھو' جب اُنہوں نے زیادہ ہی اِصرار کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ ہم پر حرام ہے' ہم نہیں لیں گے۔ اُس کے بعد وہ ہمیں اُسی اِہتمام کے ساتھ کاروں میں بٹھا کر واپس چھوڑ گئے۔ میرے عرض کرنے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساری حقیقت بیان فرما دی کہ یہ جو لڑکا حافظ منظور احمد ہے' اِس کا تعلق جنات سے ہے اور اَب جب اِس نے قرآنِ پاک حفظ فرما لیا تو اَپنے ہاں محفل میلاد کا اِنعقاد کیا' جس میں ہم حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی؟ حضور وہ سونا اگر آپ نے نہیں لینا تھا تو مجھے تو کچھ لے لینے دیتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: رضوی صاحب! اَللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ آپ کو بہت دے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دُعا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ اَللہ تعالیٰ میری ضروریات کو پورا فرما رہا ہے۔ اُس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میری زِندگی میں تم نے یہ واقعہ کسی کو نہیں بتانا' اگر بتایا تو گونگے ہو جاؤ گے۔ میرے بڑے بڑے قریبی ساتھی مجھ سے پوچھتے رہے کہ تم آدھی رات کے وقت قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کہاں گئے تھے۔ لیکن میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان پر عمل کیا اور کسی کو نہیں بتایا۔ اَب آپ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ وصال فرما گئے' اِس دُنیا سے پردہ فرما لیا' وعدہ پورا

ہوگیا' اِس لئے بتا رہا ہوں۔

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اِس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا تو وہ حافظ منظور احمد پھر بھی آپ کے آستانہء عالیہ پر حاضری کی سعادت حاصل کرتا رہا۔ آپ کے دوسرے سالانہ عرس پاک (۲۰۰۴ء) کے موقع پر رات کے آخری حصے میں وہ باقاعدہ جلوس کی شکل میں چادریں لے کر حاضر ہو گیا۔ حافظ منظور احمد آگے آگے تھا' میں نے اُسے پہچان لیا اور صاحبزادہ والا شان حضرت علامہ پیر محمد رفیق احمد مجددی صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت ابوالبیان سے عرض کیا: حضور! وہ دیکھو حافظ منظور احمد اپنی جماعت سمیت چادریں چڑھانے کے لئے آ گیا۔ آپ نے اُدھر توجہ فرمائی تو سارا نظام یک دم رُک گیا' خصوصاً کیمرے کا نظام تو بالکل جام ہو گیا۔ ایک دو قریب بیٹھے ساتھیوں نے جب سُنا وہ تو اُٹھ کر دربار شریف کی طرف بڑھے تو اُن کے پہنچنے سے پہلے پہلے وہ حاضری دے کر جا چکے تھے۔

﴿نوٹ:- یہ واقعہ سُننے کے لئے عاجز راقم الحروف ۱۹ دسمبر ۲۰۱۰ء بروز ہفتہ کو اپنے اِنتہائی مخلص بھائی قاضی غلام مصطفیٰ کے ہمراہ مرالی والا پہنچا اور اَپنے نہایت ہی مخلص ساتھی باؤ محمد اِسحاق کی وساطت سے علامہ رضوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ بڑی محبت سے پیش آئے اور کمال شفقت فرماتے ہوئے پورا واقعہ سُنایا بلکہ مزید آپ سے قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے ایمان اَفروز واقعات سننے کا موقع ملا۔ جب اجازت لے کر واپس ہوئے تو باؤ محمد اِسحاق نے بڑے خلوص سے ہماری ضیافت فرمائی﴾

-❖❖ ﴿صلّی اللّٰہ علٰی حبیبہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ وسلّم﴾ ❖❖-

پیر طریقت حضرت علامہ الحاج پیر ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب رقمطراز ہیں

۱۹۸۳ء کی بات ہے' میں اُن دِنوں اَپنی کتاب مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے میں مصروف تھا۔ دِن کے وقت میرے حجرہ میں دو صوفی آدمی آئے اور درخواست کی کہ فلاں تاریخ کو آپ ہمارے ہاں محفل میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہوں۔ ہمارے سب ساتھیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اِس سال آپ کو بلایا جائے۔ ہم ہر سال اَیک عظیم اجتماع کیا کرتے ہیں۔ میں اِنکار نہ کر سکا۔ پوچھا کہاں؟ تو بتایا بہاول نگر میں۔ میں نے کہا: آپ آئیں اور لے جائیں

۔چنانچہ مقررہ تاریخ پر وہی ساتھی آئے اور لے گئے۔ بہاول نگر سے کچھ دور باہر چلے گئے۔ وہاں پر بہت بڑا اِجتماع تھا۔ جب میں وہاں پہنچا تو حسب رواج لوگوں نے اِستقبال کیا۔ نعرہ بازی کی' میں نے تقریر شروع کی تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا ہمیں پتا چلا ہے کہ آپ مدینۃ الرسول ﷺ کے نام سے کتاب لکھ رہے ہیں' آپ ہمیں کوئی مدینہ منورہ کی بات سنائیں۔ میرے لیے مضمون زیادہ آسان ہو گیا کہ مواد ذِہن میں موجود تھا۔ اِختتام جلسہ یہ لوگ مجھے ایک بہت بڑے کتب خانے میں لے گئے' جہاں کتابیں دیکھ کر میں بہت حیران ہوا' میں نے جس کتاب کو اُٹھایا' وہی ''وفاءُ الوفا'' تھی۔ یہ کتاب تاریخ وفضائل مدینہ منورہ پر علامہ نورالدین سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی۔ میں نے لائبریرین سے پوچھا: ایک ہی کتاب اِتنی تعداد میں کیوں ہے؟ اُس نے کہا: ہمیں پتا چلا کہ آپ کو اِس کتاب سے پیار ہے اور آپ اَپنی کتاب مدینۃ الرسول ﷺ میں زیادہ سے زیادہ اِس کے حوالے لکھ رہے ہیں۔ مجھے اِس بات پر حیرت ہوئی۔ اُس کے بعد دسترخوان بچھایا گیا' جس پر سینکڑوں اَفراد نے پُر تکلف کھانا کھایا۔ فراغت کے بعد میں نے کہا: اَب مجھے واپس پہنچائیں۔ اُس عظیم اِجتماع کے دائیں بائیں مجھے کوئی مکان دکھائی نہ دیا تو تعجب سا ہوا۔ میں نے پوچھا: یہاں پر آبادی معلوم نہیں ہوتی' یہ لوگ کہاں سے آئے ہیں؟ تو اُنہوں نے میرے سوال کو ٹال دیا۔ میں نے کچھ دیر بعد پھر وہی سوال کیا۔ پھر ٹال دیا۔ میں نے پھر فوراً جلدی سے پوچھا تو کہا معاف کرنا' ہم آپ کو بتانا نہیں چاہتے تھے' آپ کے اصرار پر بتا رہے ہیں کہ ہم جن ہیں۔ بس اُن کا یہ کہنا تھا کہ میں گھبرا گیا' کہاں پھنس گیا۔ میں نے کہا: اچھا صاحب مجھے جلدی سے پہنچائیں۔ وہی گاڑی وُہی ڈرائیور' وُہی دونوں صوفی' میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھنے لگے تو میں نے کہا: آپ ساتھ نہ جائیں' ڈرائیور مجھے چھوڑ آئے گا۔ وہ ہنسے اور کہا: شاہ جی وہ ڈرائیور بھی تو ہمارا ہی ہے۔ عین اُسی لمحہ ہم جامعہ فریدیہ میں تھے۔ مجھے کمرہ میں بٹھا کر السلام علیکم کہہ کر اور تکلیف کی معذرت کہہ کر واپس ہو گئے۔ دیر تک تو واقعہ میں نے چھپایا مگر اَب جلوۂ جاناں میں لکھ دیا۔ ﴿جلوۂ جاناں ﷺ حصہ اول: ۲۶۳﴾

محفل میلاد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کے معمول کے بارے میں "فیوض الحرمین" اور "تفہیمات الٰہیہ" کے علاوہ "الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین" میں فرماتے ہیں کہ:

سَیِّدِیْ وَالِدِیْ (شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ) قَالَ كُنْتُ اَصْنَعُ فِيْ اَيَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صِلَةً بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ يَفْتَحْ لِيْ فِيْ سَنَةٍ مِنَ السِّنِيْنَ شَيْئٌ اَصْنَعُ بِهٖ طُعَامًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمِّصًا مَقْلِيًّا فَقَسَمْتُهٗ بَيْنَ النَّاسِ فَرَءَيْتُهٗ صلی اللہ علیہ وسلم وَبَيْنَ يَدَيْهِ هٰذَا الْحِمِّصَ۔

مفہوم:- میرے والد محترم (شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ) ہر سال میلاد کی خوشیاں بڑھ چڑھ کر دھوم دھام سے منایا کرتے تھے اور جو کچھ اسباب خورد و نوش کی صورت میں میسر ہوتا وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر بے دریغ خرچ کر دیتے تھے ایک سال معاشی پریشانی اور تنگ دستی کی وجہ سے ان کے پاس کچھ نہیں تھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر سکتے جب کوئی چیز میسر نہ آئی تو کہیں سے بھنے ہوئے چنے ملے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہی چنے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی خوشی میں صدقہ کر دیئے لیکن دل گرفتہ تھے کہ اس سال خوشی دھوم دھام سے نہ منا سکے اسی حالت میں رات سوئے تو خواب میں محبوبِ کبریا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ یہ دیکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار لگا ہوا ہے ماحول سجا ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت مسرور دکھائی دے رہے ہیں۔ وہی چنے جو صدقہ کیے گئے تھے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے رکھے ہوئے ہیں انہیں دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو رہے ہیں۔

☆ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۹۴۴ از ڈاکٹر محمد طاہر القادری ○

اِس سے صاف ظاہر ہے کہ شاہ ولی اللہ اور آپ کے والد بزرگوار پابندی کے ساتھ میلاد مبارک، کے دِن خوشی کا کھانا اور شیرینی تقسیم کیا کرتے تھے اور یہی حضرت شاہ عبد العزیز اور آپ کے شاگردوں کا طریقہ رہا۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

﴿اَلْقَوْلُ الْجَلِی فی ذکر آثار الولی: ۶۹﴾

-•❖❋﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ﴾❋❖•-

علامہ اِبنِ ظفر فرماتے ہیں: میں نے شیخ ابوعبداللہ بن ابومحمد النعمان سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ ابوموسیٰ الزرہونی کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں وہ تمام باتیں عرض کر دیں جو فقہائے کرام میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں ضیافت و دعوت کے متعلق بیان کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ''جو ہم سے خوش ہوا ہم اُس سے خوش ہوں گے''۔

﴿❖ سبل الہدیٰ والرشاد عربی: ۱/۳۶۳ ❖ تذکرۃ الواعظین: ۳۲۰ ❖﴾

-•❖❋﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ﴾❋❖•-

کتاب ''فتح اللہ فی مولود رسول اللہ ﷺ'' صفحہ ۱۵۹ مطبوعہ مصر میں ہے کہ بعض مشائخ نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ جو آپ ﷺ کے میلاد پاک کی خوشی میں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے، یہ آپ ﷺ کے نزدیک کیسا ہے؟ تو حضور پرنور ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ''مَنْ فَرِحَ بِنَا فَرِحْنَا بِہٖ'' جو شخص ہمارے ذِکر سے فرحت حاصل کرتا ہے، ہم اُس سے خوش ہوتے ہیں۔ ﴿❖ گلدستۂ مودّت: ۸۴ ❖﴾

-•❖❋﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ﴾❋❖•-

''سیرت نبویہ'' اور ''شمائل محمدیہ ﷺ'' کے مؤلف ''علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ'' نے ذکر کیا ہے اور اُن سے سیدی حمدون ابن الحاج رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی منظوم شرح ''عقود الفاتحہ'' میں نقل کیا ہے۔ ایک بزرگ (شیخ طریقت) نے حضورِ اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ وہ کہتے ہیں! میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں فقہاء کے وہ اَقوال عرض کیے جو وہ میلاد شریف کے موقع پر محبت کے غلبے میں کیے جانے والے اُمور کے بارے میں کہتے ہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے فرمایا: ''مَنْ فَرِحَ بِنَا فَرِحْنَا بِہٖ'' جو جو ہماری خوشی میں شامل ہوتا ہے، ہم اُس سے خوش ہوتے ہیں۔ ﴿الیُمْنُ وَالْاَسْعَادَ بِمُوْلِدِ خَیْرِ الْعِبَاد: ۵۰﴾ مترجم صالحی نے اپنے سیرت نبوی پر عظیم الشان دیوان ''سبل الھدی والرشاد فی ھدی خیر العباد'' میں اپنے زمانے کے ایک بزرگ کا یہ واقعہ ذکر کیا ہے کہ! وہ خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوئے تو جنابِ اقدس میں شکایت پیش کی کہ بعض اپنے آپ کو عالم کہنے والے میلاد شریف کی محفل کو بدعت کہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو ہماری خوشیاں مناتے ہیں ہم اُن سے خوش ہوتے ہیں۔ ﴿ماہنامہ مصلح الدین ''عید میلاد النبی'': ۵۰، اپریل ۲۰۰۷ء﴾

﴿صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم﴾

جے توں چاہنا ایں مشکلاں حل ہوون، میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم دی خوشی منا کے ویکھ
سُن کے نام نبی پاک دا، وِرد لباں تے پیار سجا کے ویکھ
پھر اوہدی رحمت دا انت ویکھیں میریاں گلاں تے عمل کما کے ویکھ
رب رسول دی مستانیاں خوشی چاہنا ایں کسے یتیم دا بھار اُٹھا کے ویکھ

﴿فیضان انیس: ۱۳۴﴾

محفل میلاد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری

حافظ جیو صاحب نے تحریر فرمایا کہ ایک بار بارہویں ربیع الاول کی رات بطریق الہام خواب میں یہ معلوم ہوا کہ آج رات شبِ قدر ہے۔ پس میں جاگ پڑا اور اُسی وقت وضو کر کے نماز شروع کی، جتنی مقدار مقدور بھرتھی پڑھی، پھر سو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مرشد و مولائی مداللہ ظلہم العالی کی مالقاہ کے صحن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح شریفہ حاضر ہے اور یہ فقیر اور حضرت ولی نعمت دامت برکاتہم کے بعض اصحاب یعنی خواجہ محمد امین وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل (مؤدب) بطورِ حلقہ کھڑے ہیں اور ہر ایک کے سینہ سے نورانی شعاعوں کے خطوط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور شریف کے نور سے متصل ہو گئے ہیں، بلکہ باہم مل گئے۔ اُن کی جانب سے ایمان واخلاص اور محبت کا ترشح ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے عنایت و شفقت اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شعاع جو اُن کی طرف فائض ہے، اِسی مقدار میں ہے جو نور اُن کی طرف فائض ہے وہ بہت بڑا ہے، ایسا ہے کہ اُن کا مکمل طور پر احاطہ کر لیا ہے اور گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کلام کے القاء سے متکلم ہو رہے ہیں کہ میں تم کو دوست رکھتا ہوں اور تم سے راضی و خوش ہوں۔ اگرچہ خطاب عام تھا لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دراصل اس سے مراد خواجہ مذکور ہی ہیں اور دوسرے ان کی طفیلی نہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری توجہ و التفات اور اُن کی عظمت و رعب مجھ میں سرایت کر گئی اور اُس وقت اُن کے بارہ میں ایسی قبولیت مشاہدہ ہوئی کہ کوئی دوسرا اس خصوصیت کا نظر نہ آیا۔ اِس سبب سے بیدار ہونے پر (اس) محبت میں مزید اضافہ ہو گیا۔ اَللّٰھُمَّ ارزقنا زیادۃ محبۃ فی اللہ۔

﴿ القول الجلی فی ذکرِ آثارِ الولی: ۲۰۳ ﴾

-•• صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ••-

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین نقشبندی حفظہ اللہ تعالیٰ (فیصل آباد) اپنی تصنیف

لطیف ''میلاد شریف کے تاریخی واقعات'' میں رقمطراز ہیں کہ

عبدالحمید صدیقی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور نے اپنی تصنیف ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وصال'' میں لکھا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

مشرقی پنجاب (بھارت) کے ضلع جالندھر کی تحصیل نکودر میں ایک بہت پرانا قصبہ مہد پور ہے' جہاں حضرت حسن رسول نما دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ایک خاندان آباد تھا' اُس گھرانے کے ایک بزرگ حکیم فضل محمد جالندھری تھے' جن کا ۹۵ / برس کی عمر میں ۱۹۴۹ء میں اِنتقال ہوا' پیشہ کے اعتبار سے حکیم تھے' وہ بھی شاہی حکیم اور بافراغت زندگی گذارتے تھے۔ حکیم اجمل خاں کے ہم درس تھے' دینی تعلیم دارالعلوم دیوبند میں حاصل کی' اس شہرہ آفاق درسگاہ کے اولین تلامذہ میں سے تھے۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے ہم سبق تھے اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے شاگرد رشید تھے' لیکن مسلکا دیوبندی نہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسمِ گرامی سنتے ہی رِقت طاری ہو جاتی تھی اور زاروقطار رونے لگ جاتے تھے۔ تقریباً ۶۵ برس کی عمر میں فالج کا حملہ ہوا اور اطباء زندگی سے مایوس ہو گئے' غشی کی کیفیت طاری تھی اور تیمارداروں کو یقین ہو گیا تھا کہ آپ کے چل چلاؤ کا وقت قریب آن پہنچا ہے کہ اچانک رات کے تیسرے پہر بے ہوش وجود میں حرکت پیدا ہوئی اور اسی عالم میں آپ چلائے' یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میرا پاؤں ہے۔ آپ کے اعزہ و لواحقین جو آپ کے گرد جمع تھے' اس جملہ پر حیرت زدہ تھے کہ حکیم صاحب نے اپنی مفلوج ٹانگ کو بڑی تیزی سے سمیٹا اور فوراً یوں ہی بھلے چنگے ہو کر اُٹھ بیٹھے جیسے کبھی بیمار ہی نہ تھے اور بتایا کہ ابھی ابھی خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک میرے جسم پر پھیرا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک میرے پاؤں کے قریب پہنچا تو میں نے فرط ادب سے پاؤں سکیڑ لیا' چنانچہ اس مرض سے شفا مل گئی لیکن پاؤں میں خفیف سا لنگ باقی عمر موجود رہا اور حکیم صاحب اِس واقعہ کے تقریباً تیس سال بعد تک تندرستی کے ساتھ زندہ سلامت رہے۔

فارسی کے ایک مشہور شاعر مولانا گرامی نے حکیم صاحب کی شان میں فرمایا تھا

زمہد تالحد عشق رسول کریم ...... حکیم فضل محمد حکیم ابن حکیم

اور یہ شعر بھی گرامی صاحب کا ہے جو حکیم فضل محمد صاحب کی جلالت شان کو خراجِ عقیدت و تحسین ہے

خواہی اگر نجات بیا بر در رسول .... فضل خدا بہ فضل محمد شود حصول

❖ سیرت النبی بعد از وصال: ۲۲۷/از محمد عبدالمجید صدیقی ایڈوکیٹ ہائی کورٹ لاہور ❖

یہ جو صدیقی صاحب ایڈوکیٹ مصنف ''سیرت النبی ﷺ بعد از وصال'' نے لکھا ہے کہ حضرت حکیم فضل محمد صاحب جالندھری پڑھے ہوئے دارُ العلوم دیوبند کے تھے' مگر وہ مسلکاً دیوبندی نہ تھے' بلکہ اُن کا مشرب عشق رسول ﷺ تھا' حبیب خدا ﷺ کا نامِ نامی سنتے ہی اُن پر رقت طاری ہو جایا کرتی تھی' اِس راز سے کہ وہ دیوبند کا مسلک چھوڑ کر سچے عاشق رسول ﷺ بن گئے تھے' اُن کے ایک مرید بابا ابراہیم صاحب جالندھری نے پردہ اُٹھایا ہے۔

جب ہندوستان کی تقسیم ہوئی تو بابا اِبراہیم صاحب جالندھر سے ہجرت کر کے پاکستان کے شہر لائلپور (فیصل آباد) میں آ کر مقیم ہو گئے تھے۔ اُن کی رہائش گاہ جامعہ رضویہ مظہر اِسلام کے قریب تھی۔ بڑی محبت والے تھے' جامعہ رضویہ کے دارُ الافتاء میں فقیر کے پاس آ کر بیٹھ جاتے اور بڑی محبت بھری باتیں سنایا کرتے تھے۔ بابا ابراہیم صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ بھی فاضل دارُ العلوم دیوبند تھے۔

ایک مرتبہ بابا اِبراہیم فرمانے لگے کہ حکیم فضل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ دینی علوم سے فارغ ہونے کے بعد جالندھر میں مطب بنا لیا تھا اور جب سلطان الہند خواجہ غریب نواز کا عرس مبارک قریب آتا' عقیدت مند لوگ حاضری کی تیاری کرتے اور حکیم صاحب سے کہتے' حکیم صاحب اجمیر شریف چلیں تو حکیم صاحب فرماتے' وہاں کیا رکھا ہے' وہاں شرک ہوتا' بدعتیں ہوتی ہیں' اِن پیروں نے دوکانداری بنا رکھی ہے' لیکن ایک سال اَحباب کے کہنے پر تیار ہو ہی گئے اور اَحباب کے ساتھ اجمیر شریف کے سفر پر روانہ ہوئے' گھر سے چلے تو وہی تھے' ریل گاڑی پر سوار ہوئے تو وہی تھے' اجمیر شریف پہنچے تو وہ ہی تھے' آدھی رات ہوئی تو خواجہ غریب نواز کی برکت سے اُن کا کانٹا ہی بدل گیا' اُٹھے تو کچھ اور تھے' واپس آئے کسی

اللہ والے کے مرید ہوئے' پھر ایک وقت وہ بھی آیا کہ خود پیر بنے' اُن کے ہزاروں تعداد میں مرید ہیں' جن میں سے ایک میں بھی ہوں۔ پھر حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن چیزوں کو بدعت کہا کرتے تھے' اُن کو بڑے شوق سے بجالاتے' خاص کر اللہ تعالیٰ کے حبیب پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پاک بڑی دھوم دھام سے مناتے' ۱۰، ۱۱، ۱۲ ربیع الاول شریف کو جلسہ ہوتا' دور دور سے نعت خواں اور علماء کرام بلائے جاتے تھے اور جب ربیع الاول شریف کی بارہویں رات ہوتی' رات بھر جلسہ ہوتا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کے وقت ہمارے پیر و مرشد حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بمع اَحباب مریدین کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پڑھتے تھے' اَزاں بعد دُعاء ہوتی' پھر نمازِ فجر کے بعد گھوڑوں' بگھیوں پر جلوس نکلتا' جو کہ جالندھر شہر کا چکر لگاتا۔

عجیب واقعہ:- بابا ابراہیم صاحب جالندھری نے بتایا کہ حضرت حکیم فضل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد کی ڈیوڑھی پر گنبد بنے ہوئے تھے۔ حضرت کے مریدوں میں سے ایک بابا شیر محمد صاحب تھے جو کہ بالکل سیدھے سادے اور بھولے بھالے تھے۔ ایک سال جبکہ ۱۲ ربیع الاول شریف کی رات سحری کے وقت کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پڑھ رہے تھے بابا شیر محمد نے ٹکٹکی لگا کر گنبدوں کی طرف دیکھنا شروع کر دیا' پھر جب نمازِ فجر کے بعد جلوس نکلا اور جلوس ختم ہوا' لوگ مسجد میں نماز کے لئے آئے تو بابا شیر محمد صاحب بولے حضرت جی! کیا آپ نے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی؟۔ اس پر حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا؛ بابا کیا تو نے زیارت کی تھی؟ تو بابا گویا ہوئے' اوجی! جب ہم کھڑے ہوکر صلوٰۃ و سلام پڑھ رہے تھے' گنبد کے نیچے تخت تھا' جس پر اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا: بابا اگر تو نے دیدار کرلیا تو گویا سب نے دیدار کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

﴿مسئلہ﴾ یہ ضروری نہیں کہ جہاں بھی میلاد پاک ہو وہاں تاجدار مدینہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ضرور جسم عنصری کے ساتھ جلوہ گر ہوں' لیکن اگر کرم کریں اور جلوہ گر ہوں تو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روک نہیں سکتا۔ اس کے متعلق کتاب ''حاضر و ناضر رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' پڑھ کر

دیکھیں۔ ❀ رسائل میلاد الرسول ﷺ صفحہ ۳۲۵ ❀

-•❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❀•-

حضرت عبدالرحمٰن بن علی الخیاری رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے، مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہوئے، یہاں کے خطیب تھے، بہت بڑے محدث اور امام جلیل الشان تھے۔ مصر میں آپ نے جلیل القدر علماء سے تعلیم لی۔ اُس کے بعد مدینہ منورہ ہجرت کر گئے اور حضور ﷺ کے اِذن سے یہاں سکونت پذیر ہوئے، یہ ۱۰۲۹ھ کا واقعہ ہے، مدینہ منورہ رہنے والوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے نفع اُٹھایا اور علومِ دِینیہ حاصل کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر فن میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضور ﷺ کی زیارت بیداری میں ہوا کرتی تھی۔

ایک مرتبہ یوں ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث پاک کی کوئی کتاب مکمل پڑھا کر دُعا شروع کی، دُورانِ دُعا کھڑے ہو گئے اور جس طرح صاحبِ ایمان دُعا کرتے ہیں۔ دونوں ہاتھوں کو اُٹھائے دُعا کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر درس میں شریک طالب علم وغیرہ بھی کھڑے ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھڑے کھڑے کافی وقت گذر گیا، اِس قدر کہ کافی حضرات تھک گئے اور کچھ چلے گئے، جو باقی کھڑے رہے وہ بڑے متعجب تھے۔ آپ متواتر سر جھکائے، ہاتھ اُٹھائے کھڑے رہے۔ یوں نظر آتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ سب کچھ غیر شعوری طور پر کر رہے ہیں۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دُعا ختم کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے کسی خاص شاگرد نے عرض کیا:

اے آقا! اِتنی دیر ایسے کھڑا رہنا کیا تھا؟ اِس سے قبل تو کبھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ایسی بات دیکھنے میں نہیں آئی۔ فرمایا: خدا کی قسم! میں اُسی وقت کھڑا ہوا تھا، جب مجھے سرکارِ دو عالم ﷺ نظر آئے کہ آپ کھڑے ہمارے لیے دُعا فرما رہے تھے، میں بھی آپ ﷺ کی دُعا کے ساتھ شامل ہو گیا اور اُس وقت دُعا ختم کی، جب آپ ﷺ نے ختم فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۰۵۶ھ میں اِنتقال فرمایا اور "جنت البقیع" میں دفن ہوئے۔

❀ جامع کراماتِ اولیاء: ۲/ ۹۹۰ ❀

-•❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❀•-

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین نقشبندی حفظہ اللہ تعالیٰ (فیصل آباد) اپنی تصنیف لطیف ''میلاد شریف کے تاریخی واقعات'' میں رقمطراز ہیں کہ

جب محلہ محمد پورہ کی جامع مسجد گلزارِ مدینہ کی خطابت پر معین ہوا تو خود ہی میلاد پاک کا اہتمام کرتا تھا' مثلاً بس کا کرایہ پر حاصل کرنا' لاؤڈ سپیکر کا انتظام کرنا۔ نیز دارُالعلوم امینیہ رضویہ کے طلبہ بڑے شوق سے جھنڈیاں لگاتے اور اپنے اپنے گھروں کو سجاتے تھے۔ محمد پورہ میں سید عنایت اللہ شاہ صاحب (چکوال کے رہنے والے جو کہ کوہ نور مل میں آفیسر تھے) اُنہوں نے محمد پورہ کی مسجد والی گلی میں مکان کرایہ پر لیا ہوا تھا' وہ بڑے شوق سے قرآنِ پاک کا درس سنا کرتے تھے' میلاد پاک کے جلوس کے دو تین دن بعد وہ مسجد میں تشریف لائے' درس سنا اور جب نمازی چلے گئے' وہ میرے پاس آ کر بیٹھ گئے اور فرمایا میں نے رات ایک خواب دیکھا ہے' میں وہ آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا: سنایئے: شاہ صاحب نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ دارُالعلوم امینیہ رضویہ کے طلبہ جھنڈیاں لگا رہے ہیں اور آپ بھی وہاں موجود ہیں۔ میں نے پوچھا: مفتی صاحب یہ جھنڈیاں کیوں لگا رہے ہیں۔ آپ نے کہا حبیب خدا' رحمۃ للعلمین ﷺ تشریف لانے والے ہیں' ہم حضور ﷺ کے استقبال کے لئے جھنڈیاں لگا رہے ہیں۔ اتنے میں شور برپا ہوا کہ سرکار رحمۃ للعالمین ﷺ تشریف لائے ہیں' اُمت کے والی ﷺ تشریف لائے ہیں۔ ہم آپ کی طرف دوڑے تھوڑی دور ہی گئے کہ آگے سے امت کے والی شاہ کونین ﷺ تشریف لے آئے اور آپ نے اور ہم سب نے دست بوسی کی پھر آنکھ کھل گئی۔ ❖ (جمال میلاد الرسول ۳۲۹) ❖

-❖ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ❖-

مفتی نعیم الدین مراد آبادی ایک بڑے جلسے سے خطاب فرما رہے تھے' آپ نے جب یہ ارشاد فرمایا کہ ''جہاں محفل بھی ہو سرکار ﷺ کی جلوہ گری ہوتی ہے'' تو ایک بد بخت کہنے لگا' اگر ایک بازاری عورت اپنے کوٹھے پہ محفل میلاد کروائے۔ آپ خاموش ہو گئے' گردن جھکالی' تھوڑی دیر کے بعد ارشاد فرمایا: اگر بازاری عورت میلاد کروائے اور سرکار ﷺ کی وہاں جلوہ گری ہو جائے تو پھر وہ بازاری عورت نہ رہے گی بلکہ عاشقاں

کے لئے باعث تکریم بن جائے گی۔

جیسے ایک بادشاہ نے اپنے دربار میں محفل میلاد النبی ﷺ کا اہتمام کیا۔ ایک بڑھیا جو بڑی دیوانی تھی' اپنی بیٹی کو ساتھ لیا' لاٹھی ٹیکتی وہاں پہنچ گئی۔ درباریوں نے روک لیا' فرمایا: اِس محفل میں ہر ایک کو آنے کی اجازت نہیں' خاص خاص اَفراد ہی آسکتے ہیں۔

بڑھیا کا دل ٹوٹ گیا۔ بڑے اَرمان لے کر آئی تھی' مگر تھوڑی دیر کے بعد بچی سے کہنے لگی' بیٹی کوئی بات نہیں نبی پاک ﷺ صرف بادشاہوں کے رسول نہیں وہ تو ہم غریبوں کے بھی رسول ہیں' اگر یہ لوگ ہمیں شرکت نہیں کرنے دیتے تو ہم اپنے گھر میں محفل میلاد کا اِنتظام کرلیتے ہیں۔ بڑھیا نے اپنی حیثیت کے مطابق تبرک کا اِہتمام کیا' قریبی رشتہ داروں' پڑوسیوں کو دعوت دی۔ محفل کے اِختتام پر تبرک تقسیم ہوا۔ لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ یہ بڑھیا سوگئی' جب صبح بیدار ہوئی' اپنے گھر کا مین دروازہ کھولا تو دیکھ کر حیران رہ گئی کہ ایک ''وقت کا قطب'' اماں جی کی دہلیز پر بوسے دے رہا ہے۔ اماں جی حیران ہوگئیں اور پوچھنے لگیں کہ آپ اِتنے بڑے بزرگ' یہ کیا کررہے ہیں۔

بزرگ فرمانے لگے' اماں جی رات آپ نے محفل میلاد کروائی تھی۔ اماں جی نے فرمایا ہاں! تو انہوں نے فرمایا کہ پھر سرکارِ دوعالم نورِ مجسم ﷺ آپ کے گھر تشریف لائے ہوئے تھے۔ اماں جی نے کہا کہ آپ کے پاس اِس کی کیا دلیل ہے۔ اُنہوں نے جھولی سے تبرک نکال کر دکھایا اور فرمایا یہی تبرک تھا' جو رات تقسیم ہوا تھا۔ اماں جی دیکھ کر حیران ہوگئی اور پوچھنے لگیں کہ آپ تک یہ تبرک کیسے پہنچا؟ بزرگ نے جواب دیا کہ رات سرکارِ دوعالم' نورِ مجسم ﷺ نے کرم نوازی فرمائی۔ فلاں بڑھیا نے اُپنے گھر میں محفل میلاد کا اِہتمام کیا تھا' میں نے اُس میں شرکت کی' یہ تبرک تو بھی حاصل کرلے۔ میں نے سوچا' جس گھر میں سرکار ﷺ کی جلوہ گری ہو میں اُس گھر کے بوسے کیوں نہ لے لوں۔

﴿ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟:۶۴﴾

﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾

سید امیر حسین شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ۹ ربیع الاول شریف کی رات

جب منڈی بیری میں جلسہ جاری تھا اور میں ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں مجھ پر کشف طاری ہوا‘ حجابات میری نظروں سے دور ہو گئے اور میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک بہت بڑے تخت پر تشریف فرما ہیں‘ اہل بیت اطہار‘ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم‘ اور حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہیں۔ یہ تخت اُڑتا ہوا آیا اور یہاں جلسہ گاہ کے اوپر فضاء میں ٹھہر گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے دستِ اقدس میں سنہری پھول ہیں‘ جن کی چمک سے حاضرین کی آنکھیں خیرہ ہو رہی ہیں اور آپ ﷺ وہ پھول جلسے پر نچھاور فرما رہے ہیں اور بہت ہی خوش ہیں اور آپ ﷺ کے تمام ساتھی بھی خوشی کا اظہار فرما رہے ہیں۔

❁ جب ابر کرم برسا: ۱/۴۲ ار بحوالہ سید امیر حسین شاہ نمبر ماہنامہ کنز الایمان لاہور۔ ۱۵ جنوری ۲۰۰۵ ❁

-•❁❁ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ❁❁•-

مولوی میاں محمد حنیف بیتاب خادم جامع مسجد حضرت کرمانوالہ شریف اکرم پارک قریشی سٹریٹ چھوٹا ساندہ بند روڈ لاہور رقمطراز ہیں۔

اسلام علیکم! میرے عزیز دوستو تے ساتھیو! ایہہ گل ایس طرح اے کہ میں سگریٹ پیندا تے نسوار کھاندا ساں‘ مینوں میریاں دوستاں نے بڑا آکھناں مولوی صاحب! سگریٹ نہ پیا کرو! ایہہ عادت چنگی نئیں۔ پر میری ایہو جہی عادت بن گئی کہ جے کسے سگٹاں چھڈن دا آکھنا تے سگٹاں چھڈ کے نسوار پین لگ پیناں‘ کدے نسوار چھڈ کے سگٹاں پین لگ پیناں‘ پر ایناں دونواں بیماریاں نوں چھڈ ناں بڑا مشکل ہو گیا‘ کھنگ وکھرا تنگ کرن والیاں وی بڑا اٹل لا چھڈیا پر میرے لئی سگٹاں نوں چھڈنا بڑا اوکھا ڈھکن لگ پیا‘ جدوں وی سگٹاں چھڈن دا ارادہ کرای لیندا ساں تاں کسے سگٹ نوں ویکھ کے دل اوسے ویلے چھڈن نوں پیندا تے بس سگٹ پیتے بغیر نہ رہیا جاندا۔ بس سوہنے رب دا کرم ہویا تے میرا دی نظر کرم ایسی ہوئی کہ اک دِن میں ستیاں پیاں خواب وچ ویکھیا کہ اک بڑا وڈا اسارا باغ اے تے بڑی سوہنی اُوہدی چار دیواری ولی ہوئی اے تے بڑا خوبصورت دروازہ اے تے دروازہ وی ایناں وڈا اے جیویں ٹرکاں دے اڈے والیاں نیں وڈا دروازہ ٹرکاں لئی رکھایا ہوندا اے۔

میں دوروں ویکھ رہیا ساں کہ لوگ دروازے وچوں لنگھ کے باغ وچ داخل ہور ہے نیں تے اچن چیتی میرے کولوں اِک بیلی بڑی سپیٹ نال لنگھیا تے میں اونوں آواز مار کے آکھیا اوہ یار میری گل تاں سن۔ او ہنے کھلو کے مینوں آکھیا: دسو جی کی گل اے؟ تے میں فیر اوہنوں پچھیا یار اُوس باغ وچ کی اے، جتھے بندیاں دی ڈھکو ڈھک پئی ہندی اے؟ اوہ ایہہ میری گل سن کے تے مینوں کہن لگا' واہ یار! تینوں نئیں پتہ۔ میں آکھیا نئیں یار مینوں تاں کوئی پتہ نئیں۔ او ہنے مینوں آکھیا' اوتھے میاں جی! سرکار ﷺ تشریف لیائے ہوئے نیں تے محفل میلاد جاری اے تے سرکار ﷺ نعت خواناں توں نعتاں سندے پئے نے۔ بس ایہہ گل سن کے میں وی کھری جا کیتی تے باغ وچ داخل ہوون لئی نس پیا پر مینوں اُوس بیلی نے روک لیا تے آکھن لگا میاں جی تسی کتھے چلے او۔ تے میں اوہنوں آکھیا یار میں وی سرکار ﷺ دی محفل وچ شامل ہون لئی چلیاں ہاں۔ تے فیر اوس آکھیا تہاڈی مہربانی تسی واپس ای مُڑ آؤ تے چنگا اے۔ اوہدی اے گل سن کے میں اوہنوں غصے نال آکھیا: ''پریا ہو جا میرا راہ چھڈ''۔ ایہہ کہہ کے میں اوہدے کولوں اگے لنگھن دی کوشش کیتی پر اوہنے مینوں اگوں دی ہو کے میریاں دوہنواں موڈیاں توں پھڑ کے آکھیا: ''میں جو تہانوں آکھیا اے تسیں نئیں جا سکدے''۔ تے میں اونوں فیر آکھیا آرام تے پیار نال' کیوں میاں! میں کیوں نئیں جا سکدا۔ تے اوہنے مینوں اگوں سختی نال آکھیا: ''بیتاب صاحب تسیں ایس گلوں نئیں جا سکدے کہ تہاڈے مونہہ وچوں سگٹاں پین دی تے نسوار کھان دی بو آوندی اے''۔ بس ایہہ گل سن دیاں نال میری اکھ کھل گئی تے میں اُٹھ کے بہہ گیا تے سوچن لگ پیا تے دِل نوں آکھیا' جاماناں بھیڑیا' جے توں سگٹاں ناں پیندا ہوندوں ناں تے اج سرکار ﷺ دی محفل وچ حاضری وی ہو جاندی تے سرکار ﷺ دی زیارت وی ہو جانی سی۔ بس اوسے دِن توں اِی نسوار تے سگٹاں توں توبہ کیتی کہ اگوں توں نسوار تے سگٹاں دے نیڑے نئیں جانا۔ میرے دوستو! سرکار ﷺ دے ثناء خواناں اگے میں بیتاب دا ایہہ منت ترلا اے، جیہڑے سگٹاں تے نسوار کھاندے پیندے نیں اوہ سگٹاں تے نسوار دے نیڑے ناں جان، نئیں، تاں میرے وانگوں اوہ وی سرکار ﷺ دی محفل دی حاضری تے سرکار ﷺ دی زیارت

توں محروم رہ جان گے۔

-•❖❈ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ❈❖•-

رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر کرم کریں، محفل میلاد شریف میں جلوہ فرمائیں اور خوش نصیب حضرات کو دولت دیدار سے نوازیں تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے خداداد علم وقدرت اور فضل وکمال سے کچھ بعید نہیں اور بزرگانِ دین سے ایسے واقعات منقول ہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ میلاد شریف پڑھ رہے تھے اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بھی شریک تھے۔ حاجی صاحب سنتے سنتے ایک دم کھڑے ہو گئے اور سب پر ایک کیفیت طاری ہو گئی، تھوڑی دیر بعد حاجی صاحب سے سامعین نے پوچھا "حضرت! میلاد شریف سنتے سنتے کھڑے کیوں ہو گئے تھے؟ جبکہ قیام کا ذکر بھی نہیں آیا تھا"۔ آپ نے فرمایا کہ "آپ نے نہیں دیکھا، مگر میری ان آنکھوں نے دیکھا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میرے ذوق وشوق اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً کھڑے ہو کر درود وسلام پڑھنے پر مجبور کیا، اس لئے میں کھڑا ہو گیا"۔ ❈❖ اخبار رضوان لاہور، ۱۲ اپریل ۱۹۵۲ء ❖❈

❈❖ تفسیر روح البیان مترجم پارہ ۲۶: ۳۴۹ ❖❈

-•❖❈ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ❈❖•-

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں جناب خواجہ محمد شریف ایڈووکیٹ جنرل ہائی کورٹ لاہور کے گھر پر تقریب تھی جس میں محفل ذکر بھی منعقد ہوئی تھی۔ دوسرے دن میں یعنی خواجہ محمد شریف گھر آیا تو دیکھا کہ بابا جی ابوانیس صوفی محمد برکت علی لدھیانوی کے ایک عقیدت مند میاں علاؤالدین اور ایک دوسرے مرید جو کہ پکے لدھیانوی لاہور میں شادی گھر سے مائم ہیں۔ باہر لان میں نماز ادا کر رہے ہیں، دونوں نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے سلام کیا۔ میاں علاؤالدین صاحب کہنے لگے کہ خواجہ صاحب ہم آپ سے ملاقات نہیں کرنا چاہتے تھے، دراصل مجھے رات خواب میں اس مقام پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی اس لئے میں تو یہاں نوافل کی ادائیگی کے لئے آیا تھا۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت صوفی محمد برکت علی کے ساتھ تعلق اور محافل ذکر کے انعقاد کی بدولت یہ عظیم معاملہ

پیش آیا' ورنہ کہاں مجھ جیسے خطا کار انسان کا گھر اور کہاں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر انوار۔ میاں علاؤالدین نے مجھے بتایا کہ خواجہ صاحب رات کو ہم محفل ذکر کے بعد جب آپ کے گھر سے چلے گئے تو نمازِ تہجد کے وقت مجھے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت با برکت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علاؤالدین! ''تینوں پتہ اے کہ اے کہدا گھر اے''؟ میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایہہ خواجہ شریف دا گھر اے''۔ لان میں جس مقام پر مجھے زیارت ہوئی اسی مقام پر آ کر میں یہ نوافل ادا کر رہا ہوں' پھر میں نے یہ بات گھر والوں کو بتائی تو میری بیوی اور والدہ محترمہ نے بھی اسی مقام پر نوافل ادا کیے۔

﴿سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۷ ☆ مون ڈائجسٹ' لاہور خصوصی اشاعت نمبر پانچ۔ صفحہ ۸۴﴾

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

صدیق احمد صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے خواجہ محبوب عالم شاہ نقشبندی' مجددی سیدوی قدس سرہ العزیز (سیدا شریف' پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین) شب معراج بڑی دھوم دھام سے منایا کرتے تھے۔ اس محفل کا حظ وافر انہیں سے پوچھنا چاہیئے جن آنکھوں نے وہ روح پرور نظارہ دیکھا اور جن خوش نصیب کانوں نے سُنا۔ اہل ذوق کا مجمع ہوتا۔ دُور دُور سے طالبانِ مولیٰ کھچ کھچ کر چلے آتے' مسجد شریف کا احاطہ شمعدانوں سے سجایا جاتا۔ روشنی سے یہ خِطّہ بُقعہ نور بن جاتا۔ منبر شریف رکھا جاتا۔ آپ سبز دستار باندھ کر منبر شریف پر تشریف رکھتے' دُرود شریف' کلمہ طیبہ کے وِرد سے اہل نسبت کی نسبت جوش میں آتی۔ اُس وقت آپ حضور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ معراج شریف کا واقعہ نہایت محبوبانہ انداز میں بیان فرماتے' جوں جوں رات گزرتی ذکر معراج شریف شباب پر آتا جاتا' یوں معلوم ہوتا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اور مدینہ والی سرکار کے درمیانی حجاب سب اُٹھ چکے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہیں تشریف لے آئے ہیں۔ سراجاً منیراً کے نور کی موسلا دھار بارش برستی معلوم ہوتی' ذوق وشوق کا دریا موجزن ہوتا' ساری رات یونہی گذر جاتی۔ طالبین کے دِلوں میں حسرت ہی رہتی کہ کاش! یہ شب کیوں ختم ہوئی۔

آپ کے ایک خاص خادم میاں برکت علی صاحب قریشی سکنہ چونڈہ دیوی ضلع امرتسر عرس شریف پر موجود تھے۔ دورانِ وعظ اُن کی زبان سے بے ساختہ نکلا ''وہ'' یہ کہنے بھی نہ پائے تھے کہ آپ نے منع فرمایا: کہا! ''ہوں ہوں'' صبح آپ نے پوچھا بابا رات کیا بات تھی۔ اُنہوں نے عرض کیا: قبلہ مَیں نے دیکھا کہ سید المرسلین صَلَّی اللہُ علیہ وسلم ایک تخت پر رونق افروز ہیں اور اپنے بازو مُبارک آپ کے گلے میں ڈالے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو آپ بیان کر رہے ہیں' یہ بالکل صحیح ہے۔ بے ساختہ میری زبان سے نکلا ''وہ'' پھر آپ نے منع فرمایا۔ آپ فرمانے لگے بابا یہ تو عرصہ دراز سے حضور صَلَّی اللہُ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا معاملہ ہے مَیں نے تو کبھی ظاہر نہ کیا۔ سالک کو ایسے بے حوصلہ نہ ہونا چاہیئے۔ بہر حال آپ کو اس رات سے ایک خاص والہیت تھی جس کی جانب آپ کی طبع مُبارک خود بخود کھچی۔ آپ اکثر فرماتے کہ اس شب میں انہیں ہی کیفیات کا وُرود ہوتا ہے اور وہ کیفیات الذالاشیاء معلوم ہوتیں۔ مُریدین کو اکثر ارشاد ہوتا کہ اِس محفل کی شمولیت تمام سال کی حاضری کی مانند ہے۔

(فیضِ حُسینی بر عرشِ بریں: ۱۶/ از خواجہ محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ)

نعمتِ عظمٰی ملی اے سُنیاں نوں' سُنی تھاں تھاں تے خوشی منا رہے نے
کتے جھنڈیاں بازاراں وچہ لگ رہیاں تے کتے مسجداں نوں خوب سجا رہے نے
کتے لائٹاں دا نظام سبحان اللہ' مرچاں لا کے مرچاں لا رہے نے
رب نے مستانیاں جہناں نوں نوازیا اے' کملی والے دا میلاد منا رہے نے
ساڈیاں جھنڈیاں تے کئی اعتراض کردے' جبریل امین جھنڈے لا رہے نے
رب نے مستانیاں جہناں نوں نوازیا اے کملی والے دا میلاد منا رہے نے

(فیضانِ انیس: ۱۲۷)

محفل میلاد میں اَولیاءُ اللہ کی حاضری

خواجہ شاہ محمد فاروق الملقب خواجہ محبوب رحمانی قادری رحمۃ اللہ علیہ (کراچی) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ یہ فقیر سہارنپور شریف میں اپنے پیرومرشد اعلیٰ حضرت قطب الاقطاب صدرا لصدور صوفی شاہ انعام الرحمٰن قدوسی رحمۃ اللہ علیہ کی منعقد کردہ محفل میلاد میں حاضر ہوا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے میلاد شریف کا اِنتظام مسجد میں کیا اور سب کو حکم دیا کہ مسجد کے صحن میں آجاؤ، صحن بھر گیا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور! آدمی زیادہ ہیں، اندر بھی بٹھا دیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہیں بیٹھیں، پھر فرمایا: اندر خیال کر کے دیکھو، کیا نظر آتا ہے؟

میں نے جو نگاہ ڈالی تو تمام کمرہ اولیاء اللہ سے بھرا ہوا تھا، جو عالمِ اَرواح سے آئے تھے۔ مجھے آج تک اُن کی شکلیں اور لباس یاد ہیں۔

وہاں دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اَولیاءُ اللہ کے ہاں میلاد شریف میں اَولیاءُ اللہ بھی تشریف لاتے ہیں، اور بعض اَوقات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہایت کرم فرماتے ہوئے تشریف لے آتے ہیں۔ ﴿ملفوظات خواجہ محبوب رحمانی: ۱۶۰﴾

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

محفلِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق

محدث مکۃ المکرمہ اَسلاف کے معمولات ذِکر کرتے ہوئے اُس وقت کے عظیم مقتداء و پیشوا ابو اسحٰق ابراہیم بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ جب وہ مدینہ منورہ میں تھے تو وہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے' لوگوں کو کھانا کھلاتے اور کہتے کاش! مجھے اور قدرت ہوتو اس ماہ کے ہر روز محفل میلاد کا اہتمام کروں۔

❖ المورد الروی فی المولد النبوی صلی اللہ علیہ وسلم:۳۲۱۹ از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ❖

-•❖✻ صَلَّی اللّٰہُ علیٰ حبیبہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ وسلّم ✻❖•-

قَالَ حَسَنُ الْبَصَرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَدِدْتُّ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ جَبَلِ اُحُدٍ ذَھَبًا فَاَنْفَقْتُہٗ عَلٰی قِرَاءَتِہٖ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ❖ النعمۃ الکبریٰ علی العالم:۸ ❖

ترجمہ: حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' مجھے یہ بات پسند ہے کاش! میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو میں اُسے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پڑھنے پر خرچ کردوں۔

میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ خرچ کراں میں سونا اُحد پہاڑاں
جیکر پاس میرے ہووے تاں بڑے ہی نال پیاراں

-•❖✻ صَلَّی اللّٰہُ علیٰ حبیبہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ وسلّم ✻❖•-

الشیخ رشید بن مصطفیٰ الراشد شافعی حلبی فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں ایک نیک آدمی نے بیان کیا ہے' میرے شیخ کی عادت تھی کہ ہر سال ربیع الاول شریف میں میلاد شریف کا اہتمام کرتے اور ایک عظیم محفل کا انعقاد کرتے ۱۳۶۱ھ میں سخت قحط سالی پڑ گئی لوگ سخت پریشان تھے' محفل میلاد پاک منعقد کرنے کا وقت آ گیا' میرے شیخ میلاد شریف کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہوئے' بعض لوگوں نے اعتراض کیا اور کہا کاش! شیخ معظم نے یہ پیسہ جو میلاد شریف پر خرچ کرنا ہے' فقراء پر خرچ کردیں' "کَانَ اَفْضَلَ" تو یہ عمل افضل ہوگا

اچھا ہوگا۔ یہ بات میرے شیخ نے سن پائی اور اُن دِنوں میرے شیخ کامل کی عشق رسول ﷺ کی بدولت۔ یہ کیفیت تھی کہ ایک لحہ بھی آپ ﷺ کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہوتے' ہر وقت دِیدار سے مشرف فرماتے۔ میرے شیخ کامل نے فرمایا: میں اِس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرلیتا ہوں۔ اُنہوں۔ نےعرض کی یارسول اللہ ﷺ! آپ کے میلاد شریف میں خرچ کرنا افضل ہے یا فقراء مساکین پر خرچ کرنا افضل ہے

حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا......

انفاق کل درھم علی قراۃ المولد افضل

من انفاق مائہ درھم علی الفقراء مساکین

ترجمہ: میلاد پاک پر ایک درہم خرچ کرنا فقراء اور مساکین پر سوُ درہم خرچ کرنے سے افضل ہے۔ ﴿ فضائل میلاد مصطفی ﷺ ۸۳/ از حافظ محمد زمان نقشبندی ﴾

(نوٹ:۔یہ بات یاد رکھیں جو خرچ میلاد شریف خصوصاً ''تبرک شریف'' پر ہوتا ہے وہ تبرک بھی تو دوسرے لوگوں کے ساتھ ساتھ خصوصی طور پر فقراء اور مساکین ہی کھاتے ہیں۔ عام حالت میں فقراء غرباء کی خدمت اچھا عمل ہے' لیکن جب اُس کی نسبت حضور نبی کریم ﷺ کی طرف ہو جائے گی تو وہ اور بھی بابرکت ہو جائے گا اور اُس کا مقام بھی دوسرے اعمال سے افضل ہوگا' جیسا کہ اکثر اَحادیث مبارکہ سے یہ باتیں ثابت ہیں مثلاً سبزیوں میں کدو شریف کو افضل مقام اِس لیے ہے کہ اُسے نبی کریم ﷺ نے پسند فرمایا یعنی جس جس کی بھی نسبت حضور ﷺ سے ہوگئی وہ مقام پا گیا اُس کا مرتبہ دوسرے سے افضل ہو جاتا ہے)

-•✤❋ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❋✤•-

میلاد شریف منانے کا محبت بھرا انداز

شہر موصل میں جو عراق میں واقع ہے' ایک مشہور نیک اور صالح شخص رہتا تھا' اُس کا نام عمر بن محمد تھا۔ اُنہوں نے اِس کارِ خیر کی اِبتداء کی ہے جیسا کہ علامہ ابو شامہ نے لکھا ہے

اُن کو دیکھ کر اَربل کے بادشاہ سلطان ابوسعید مظفرالدین کوکبری رحمۃ اللہ علیہ ابن زین الدین علی بن تبکتکین نے بہت بڑے پیمانہ پر اس کارِخیر کو کرنا شروع کیا' علامہ حافظ شیخ ابوالخطاب عمر بن حسن وحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے مولود شریف کے بیان میں ایک کتاب لکھ کر بادشاہ کو پیش کی' اُس کتاب کا نام ''التنویر فی مولد البشیر والنذیر'' ہے ۶۰۴ ہجری کو یہ کتاب حافظ ابن دحیہ نے محفل میلاد شریف میں پڑھی' بادشاہ بہت مسرور اور محفوظ ہوا اور اُس نے ایک ہزار اشرفی بطورِ انعام کے علامہ ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیئے۔ (ابن خلکان فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کتاب کو سلطان کے ہاں ۶۲۵ھ میں چھ نشستوں میں سنا ہے) یہ بادشاہ بڑا ہی متقی' سخی' دیندار' پارسا' نیک' دانشور' عادل' شجاع اور مردِ مجاہد تھا۔ اس مبارک تقریب پر ہر سال لاکھوں روپیہ خرچ کرتا تھا' غریبوں کو کھانا کھلاتا تھا' روپیہ تقسیم کرتا تھا' بڑے بڑے آئمہ نے اُس کی تعرف لکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی قبر کو نور سے معمور کرے اور آخرت میں اُس کے درجات بلند فرمائے... آمین۔

جو لوگ مظفر بادشاہ کی محفل میلاد میں شریک رہے اُن کا کہنا ہے کہ اُس محفل میں پانچ ہزار بھنی ہوئی بریاں ہوتی تھیں' دس ہزار مرغیاں' ایک لاکھ پنیر کی ٹکیاں' تیس ہزار مٹھائی کی ڈلیاں اور اُن کی محفل میلاد میں بڑے بڑے علماء اور صوفیاء شریک ہوتے اور مظفر انہیں خلعتیں پہناتا تھا۔ ہر علاقہ اور ہر قسم کے مہمانوں کے لیے بادشاہ مذکور کا دسترخوان کھلا رہتا تھا' اس پر ہر سال ایک لاکھ درہم خرچ کرتا تھا۔ وہ ہر قسم کی عبادات میں صدقہ اور خیرات کرتا تھا' حرمین شریفین کی عبادات پر بہت خرچ کرتا تھا اور میلاد شریف کی محفل پر ہر سال تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا اور مہمان خانہ پر ہر سال ایک لاکھ دینار خرچ کرتا تھا' حرمین شریفین اور حجاز مقدس میں پانی کے انتظام پر تیس ہزار دینار خرچ کرتا تھا۔ بہت سے قیدیوں کو فرنگیوں سے چھڑاتا تھا۔ کہتے ہیں کہ اُس نے فرنگیوں کے ہاتھوں ساٹھ ہزار اسیروں کو رہا کرایا' اُس کی بیوی ربیعہ خاتون بنت ایوب (جو سلطان ناصر صلاح الدین کی ہمشیرہ تھی) کا بیان ہے کہ بادشاہ کی قمیض پانچ درہم کے برابر بھی نہ ہوتی تھی' پس اُس نے اس بارے میں ملامت کی تو وہ کہنے لگا میرا پانچ دراہم کے کپڑے کو پہننا اور باقی کو

صدقہ کر دینا' اِس بات سے بہتر ہے کہ میں قیمتی کپڑے پہنوں اور فقراء اور مساکین کو چھوڑ دوں۔ اللہ تعالیٰ بادشاہ مظفر پر رحمت کرے' جو صدقات وہ خفیہ طور پر کرتا تھا اُن کی تعداد اِس کے علاوہ ہے۔ ۶۳۰ھ میں اربل کے قلعہ پر وہ فوت ہو گیا' اُس وقت اُس نے عکہ کے شہر میں جہاں صلیبیوں نے قبضہ کر رکھا تھا' اُس کا محاصرہ کیا ہوا تھا' اُنہوں نے مکہ مکرمہ میں مدفون ہونے کی وصیت کی تھی لیکن پوری نہ ہو سکی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مزار میں اُنہیں دفن کیا گیا۔ ﴿ البدایہ والنہایہ مترجم: ۲۵۶/۱۳ ❖ مجموعہ خیر البیان: ۲۵ ❖ شرح صحیح مسلم: ۱۸۸ ❖﴾

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

سلطان ابو حمو موسیٰ شاہِ تلمسان بھی عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان جشن منایا کرتے تھے' جیسا کہ اُن کے زمانہ میں اور اُن سے قبل مغرب' اقصیٰ واُندلس کے سلاطین بھی منایا کرتے تھے۔ سلطان ابو حمو موسیٰ کے جشن کی تفصیل حافظ سید ابو عبداللہ التنسی ثم تلمسانی اپنی کتاب (راح الارواح) میں بیان کی ہے..... ملاحظہ فرمائیں۔

ابو حمو سلطان تلمسان صاحب رائے معززین کے مشورہ سے شب میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دار الحکومت تلمسان میں (تلمسان الجزائر کا ایک شہر ہے جو وہاں کی مشہور غلہ منڈی ہے) ایک عام دعوت کا اہتمام فرمایا کرتے تھے' جس میں بلا استثناء ہر خاص و عام کو شرکت کی اجازت ہوتی تھی' اُس محفل میں اعلیٰ قسم کے قالینوں کا فرش اور منقش پھولدار چادریں بچھائی جاتیں' سنہرے کارچوبی غلافوں والے گاؤ تکیے لگائے جاتے تھے' ستونوں کے برابر بڑے بڑے شمعدان روشن کئے جاتے تھے' بڑے بڑے دستر خوان بچھائے جاتے تھے' بڑے بڑے گول اور خوشنما نصب شدہ بخور دانوں میں بخور سلگایا جاتا تھا' جو دیکھنے والوں کو پگھلایا ہوا سونا معلوم ہوتا تھا' پھر تمام حاضرین کو رنگ برنگے لذیذ کھانے پیش کئے جاتے تھے' ایسا معلوم ہوتا تھا کہ موسمِ بہار میں رنگارنگ پھول کھلے ہوئے ہیں' اُن کی رنگت کو دیکھ کر اُن کے کھانے کی خواہش دوبالا ہو جاتی تھی' آنکھیں اُن کی رنگینی کو دیکھ کر روشن ہوتی تھیں' اور اعلیٰ قسم کی خوشبوئیں بسائی جاتی تھیں' جن کی بھینی بھینی مہک مشامِ جان کو معطر کر رہی ہوتی تھی' تمام لوگوں کو درجہ بدرجہ بٹھایا جاتا تھا' حاضرین پر عظمت نبوت کا جلال و وقار چھایا رہتا تھا۔

اس کے بعد بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہء عقیدت پیش کرنے کے لئے مدحیہ قصائد پڑھے جاتے تھے اور ایسے موعظ اور نصائح کا سلسلہ جاری رہتا تھا جو لوگوں کو گناہوں سے برگشتہ کر کے عبادت واطاعت کی طرف راغب کرتے تھے۔ یہ سارے کام اس ترتیب سے ہوتے کہ حاضرین کو قطعاً تھکاوٹ یا اکتاہٹ کا احساس نہ ہوتا۔ اس روح پرور تقریب کے مختلف پروگراموں کو سن کر دِلوں کو راحت ہوتی اور نفوس کو مسرت حاصل ہوتی۔

سلطان کے قریب شاہی خزانہ رکھا ہوتا جس کو ایک رنگ برنگی یمنی چادر سے ڈھانپا ہوا ہوتا۔ رات کے گھنٹوں کے برابر اُس میں دروازے ہوتے جب ایک گھنٹہ گزرتا تو اُس دروازے پر اتنی چوٹیں لگتیں جتنے بجے ہوتے۔ دروازہ کھلتا اور خادمہ نکلتی جس کے ہاتھ میں انعامات لینے والوں کی فہرست ہوتی' سلطان اُس کے مطابق انعام تقسیم کرتا اور یہ سلسلہ صبح کی اذان تک جاری رہتا۔

❖ ضیاء النبی ﷺ ۲:۵۰، از پیر محمد کرم شاہ الازہری ❖ میلاد النبی ﷺ ۲۶۵، از [illegible] قادری ❖ ٥

❖ محمد رسول اللہ: ۳۳، از شیخ محمد رضا ❖ ٥

-•❖❄ صلی اللہ علی حبیبہٖ محمدٍ وّ آلہٖ وسلّم ❄❖•-

بادشاہ ہمایوں کا میلاد منانا

ہمارے شیخ المشائخ مولانا زین الدین محمود ہمدانی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے کہ سلطان زمان' خاقان دوران ہمایوں بادشاہ (اللہ تعالیٰ اس پر رحم و کرم کرے اور اس کا اچھا ٹھکانہ دے) نے ارادہ کیا کہ وہ بھی آپ کے ساتھ شامل ہو جائے اور اس سلسلہ میں اس کو شیخ کی مالی امداد کا موقع مل جائے لیکن شیخ نے اس کا انکار کر دیا اور یہ بات [illegible]۔ بادشاہ خود ان کے پاس یہ مدد لے کر حاضر ہوا اللہ تعالیٰ رحمان نے فضل و کرم سے استغنا کا یہ عالم تھا' اب بادشاہ نے اپنے وزیر بیرم خان سے کہا کہ اس جگہ محفل میلاد کا اہتمام لازمی ہے اگرچہ تھوڑے وقت کے لئے ہی ہو۔ وزیر نے سن رکھا تھا کہ شیخ محفل میلاد کے علاوہ خوشی اور غمی کی کسی محفل میں شریک نہیں ہوتے' صرف محفل میلاد کی تعظیم کرتے ہیں۔ وزیر نے

بادشاہ کو مشورہ دیا تو بادشاہ نے شاہانہ اسباب کے ساتھ تیاری کا فرمان جاری کیا کہ طرح طرح کے کھانے' مشروبات اور دوسرے لوازمات کا اہتمام کیا جائے اور یہ کہ علمی مجلس میں خوشبو کا بندوبست کیا جائے' بڑے بڑے اکابر اور عوام میں اعلان کر دیا گیا۔ شیخ بھی بعض دوستوں کے ہمراہ حاضر ہوئے' بادشاہ نے دست ارب سے لوٹا پکڑا اور اس کے ساتھ معاون اور وزیر نے طشت پکڑی' اس اُمید سے کہ شیخ کا لطف اور نظر عنایت حاصل ہو' دونوں نے شیخ محترم کے ہاتھ دھلائے' چونکہ دونوں نے اللہ اور اُس کے رسول اللہ ﷺ کے لئے تواضع کی' اس کی برکت سے ان کو عظیم مقام اور شان و شوکت حاصل ہوئی۔

(المورد الروی فی المولد نبوی ﷺ ۱۴ از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

سلطان اورنگزیب عالمگیر اور میلاد شریف

سلطان اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۰۸۲ھ میں دار الحکومت سے چلنے سے پیشتر ایک اہلکار حافظ رحمت خاں کو لاہور بھیجا کہ وہاں پہنچ کر میلاد شریف حضور ﷺ کا کماحقہ انتظام ۱۲ ربیع الاول کو کرے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ ابھی ابھی شاہی مسجد اختتام کو پہنچی تھی۔ یہ جشن میلاد النبی ﷺ ایک طرح شاہی اہتمام کے ذریعے تعمیر مسجد کا اختتام تھا۔ چنانچہ یہ تقریب لاہور میں بادشاہ کے آنے پر ۱۲ ربیع الاول ۱۰۸۲ھ کو منعقد ہوئی جس کے بعد بادشاہ ۱۲ ربیع الثانی کو حسن ابدال پہنچا اور وہاں سے ۱۷ ربیع الثانی کو کابل روانہ ہوا جیسا کہ تاریخ میں لکھا ہے اور مآثر عالمگیری کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۸۶۔۰۱۔۲۰)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ریاست ٹونک میں ایمان افروز محفل

''تہذیب نسواں'' کے ایڈیٹر مولوی سید ممتاز علی صاحب فرماتے ہیں کہ میرے بھانجے عزیز الشفیع صاحب نے جواب ضلع بنارس میں تحصیلدار ہیں' دربارِ ٹونک کی عید مولود

شیرف کے باب میں مندرجہ ذیل مضمون لکھا:

مدت ہوئی ۱۹۰۴ء میں جب مولوی احمد شفیع صاحب مرحوم دربار ٹونک میں جوڈیشل ممبر تھے تو میرے بھانجے نے ان دنوں وہاں کی مجلس مولود شریف کا حال لکھ کر اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے پاس بھیجا تھا جسے ہم تہذیبی بہنوں کے مزید آگاہی کے لئے یہاں دوبارہ درج کرتے ہیں:

آپا جان تسلیم: آج میں ریاست ٹونک کے میلاد شریف کا حال لکھتا ہوں۔ یہاں کا میلاد شریف قابل دید ہوتا ہے۔ حضور نواب صاحب بہادر بڑی دھوم دھام سے میلاد شریف پڑھواتے ہیں۔ سات دن تک مولود شریف کی وجہ سے کچہریاں بند رہتی ہیں۔ باغ میں ایک محل بنا ہوا ہے۔ اُس کے ایک کمرے میں چار ستون چاندی کے کھڑے ہیں۔ اُن پر پھولوں کی چھت پڑی ہوئی تھی۔ اور پھولوں ہی کی دیواریں تھیں۔ ان میں مولود شریف پڑھنے والے بیٹھتے تھے۔ روشنی کا انتظام قابل دید تھا۔ دس ہزار چھوٹی اور چھ سو بڑی لالٹینیں محل کی چھت میں تھیں۔ اگر کی بتیاں سلگانے کے لئے سونے کا ایک عجیب گلدستہ بنا ہوا ہے۔ اس میں سینکڑوں اگر کی بتیاں سلگتی تھیں۔ اور شمعدان سونے اور چاندی کے بنے ہوئے تھے۔ ان کے سوا جھاڑ، فانوس، ہانڈیاں وغیرہ بے شمار جل رہی تھیں۔ جس کی گرمی کے باعث محل اندر سے بہت تپ اٹھتا تھا۔ محل کے آگے ایک بہت بڑا چبوترہ ایک فٹ اونچا بنا ہوا ہے۔ جو فرش فروش سے آراستہ تھا۔ اس پر آٹھ نو ہزار آدمی آسانی سے بیٹھ سکتے تھے۔

ہم اور ابا جی محل میں جا کر بیٹھتے تھے۔ پردوں کے پیچھے سینکڑوں بیگمات بیٹھی میلاد شریف سنا کرتی تھیں۔ عصر کے وقت سے مولود شریف کی محفل شروع ہوتی تھی۔ اور نماز مغرب کے بعد دو گھنٹے کی اجازت کھانا کھانے کی ملتی تھی۔ پھر نو بجے شب سے شروع ہو جاتا تھا۔ کبھی دو بجے رات کو اور کبھی چار بجے رات کو ختم ہوتا تھا۔ حضور نواب صاحب نے خود ایک بڑی کتاب مولود شریف کی تصنیف فرمائی ہے۔ سات دن تک وہی کتاب پڑھ کر ختم کی جاتی ہے۔ اس کے بعد شعر اور مناجاتیں محفل میں خوش الحانی سے ساتھ پڑھی جاتی تھیں۔

مولود شریف سننے کے لئے ہر روز چھ سات ہزار آدمی جمع ہوتے تھے۔ سب کو عطر ملا جاتا تھا۔ اور پھولوں کے ہار گلے میں پہنائے جاتے تھے۔ اور ان پر گلاب پاشی ہوتی تھی۔ ہر روز تین من برف آتی تھی۔ اور خدا جانے کتنے من لڈو حاضرین کو تقسیم ہوتے تھے جو فی آدمی دس دس لڈو ملتے تھے۔ بانٹنے والے کسی کو سات' کسی کو آٹھ لڈو دیتے تھے۔ باقی آپ اُڑا لیتے تھے۔ اس پر کسی نے نواب صاحب کو رپورٹ کر دی۔ حضور نواب صاحب نے حکم دیا کہ آدھ آدھ سیر کا ایک لڈو بنایا جائے۔ جو ایک تھیلی میں رکھ کر فی آدمی بانٹا جاتا تھا۔

بعض آدمی مولود شریف سن کر حال کھیلتے۔ نعرے مارتے تھے۔ مجھے بھی حضور ولی عہد صاحب فرمانے لگے کہ عزیز تم بھی ایک نعرہ لگاؤ۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے دن نو بجے سے محفل شروع ہو کر چار بجے صبح کو ختم ہوئی۔ چار بجے صبح کو عین پیدائش کے وقت سو توپوں کی سلامی سر ہوئی۔ قیدی رہا کئے گئے۔ چاندی کی صراحیوں اور چاندی کے کٹوروں میں پانی دیا گیا۔ برف کے طباق بھی چاندی کے تھے۔ اس کے سوا دودھ... شربت... کھجوریں... لڈو... اور چاندی کے ورقوں والے پان سب کو تقسیم کئے گئے۔

مردانہ محفلیں تو ہو چکی ہیں۔ اب محلوں میں بیگمات محفلیں کریں گی۔ ان میں بیگمات ہیں شامل ہوں گی۔ (عزیز الشفیع' تہذیب ۲/اپریل ۱۹۱۰ء)

﴿ رسائل میلاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۳۶۳ ﴾

صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم

مصلح اہل سنت' حضرت مولانا قاری محمد مصلح الدین صدیقی قادری رحمۃ اللہ علیہ ﴿م' ۱۹۸۳ء حیدر آباد﴾ کی دکن میں سید تقی الدین صاحب سے ملاقات ہوئی' تو وہ بہت خوش ہوئے اور اپنے یہاں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔ اُس جلسہ میلاد میں کئی سالوں سے جناب مناظر احسن گیلانی "عثمانیہ یونیورسٹی" کے صدر شعبہ دینیات تقریر کرتے تھے اور سکندر آباد کی مسجد میں خطابت بھی کرتے تھے۔ سید تقی الدین صاحب کے گھر جس طرح میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا تھا' اُس کے بارے میں قاری صاحب نے

جو تفصیل بیان کی وہ یہ ہے کہ

میلاد النبی ﷺ کی ایسی تقریب میں نے کبھی نہیں دیکھی' فجر کے بعد ہی مرد اور عورتیں چھوٹے' بڑے سبھی تلاوت میں مشغول ہوتے' یہ سلسلہ گیارہ بجے تک رہتا' ظہر کے بعد سب لوگ مل کر سوا لاکھ مرتبہ درود شریف کا ختم پڑھتے' عصر کے بعد مہمانوں کی آمد ہوتی' حکومت دکن کے تمام عمائدین وہاں آتے کہ قاسم رضوی' نواب منظور یار جنگ اور نواب مقصود وغیرہ بھی آتے۔ پھر جلسہ شروع ہوتا' پہلے تلاوتِ قرآنِ مجید پھر حیدر آباد کے کچھ لوگوں کی ایک جماعت قصیدہ بردہ شریف پڑھتی' اُس کے بعد تقریر ہوتی' اس بار قاری صاحب کی تقریر ہوئی۔

☆ تذکرہ مصلح اہلسنت از حضرت علامہ مولانا بدر القادری ☆

صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (میلاد شریف کی مقبولیت کا یہ عالم ہے) کہ بعض بوڑھی عورتیں چرخہ چلا کر اور سوت کات کر رقم جمع کرتی ہیں تاکہ محفل میلاد منعقد کریں' علماء کرام و بزرگان دین کو مدعو کریں اور اس موقع پر اپنی قدرت و توفیق کے مطابق اُن کی ضیافت کریں۔ ☆ المورد الروی فی المولد النبوی ﷺ از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ☆

صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم

حضرت شاہ سلیمان پھلواری رحمۃ اللہ علیہ نے میلاد النبی ﷺ کی محافل شروع کیں تو ان کے بعد سید ممتاز علی نے خواتین کے مشہور مجلے "تہذیب نسواں" کے ۲۵ دسمبر ۱۹۰۹ء کے شمارے میں عید میلاد کو باقاعدہ منانے کی تجویز پیش کی۔ سید ممتاز علی نے لکھا ... اگر اہل اسلام جناب پیغمبر خدا ﷺ کی ولادت کے دن تمام ملک میں عام عید میلاد شروع کردیں تو بڑی خوشی اور نیکی کا کام ہوگا۔ بزرگوں کی یادگار وقت منانا اور اس تقریب کو اس طرح منانا' دنیا میں نیک دلی اور خدا ترسی کی صفت پیدا کرتا ہے۔ میری اہلیہ مرحومہ نے بارہا اس تحریک کا ارادہ کیا' مگر افسوس کسی نہ کسی وجہ سے اس کا موقع نہ آیا' بہتر ہی اچھا ہو اگر آئندہ سال سب تہذیبی بہنیں مولود شریف کے دن عید میلاد منائیں اور اللہ تعالیٰ سے با

سے اِس رسم نیک کا ثواب عظیم پائیں۔ ۱۱، ۱۲ ربیع الاوّل کی درمیانی رات کو مکانوں پر روشنی کریں اور رات ۳ بجے سے اُٹھ کر صبح تک نوافل پڑھیں اور بعد طلوع آفتاب عید کی طرح نہا دھو کر کپڑے بدلیں، گھروں میں جلسے اور ضیافتیں کریں۔ ہمیں اُمید ہے کہ ہماری اور بہنیں بھی اِس تجویز کی تائید کریں گی اور اَب کے ربیع الاوّل میں تمام ہندوستان میں عید مولود بڑی دھوم دھام سے منائی جائے گی۔ ❊ روزنامہ ''اَمروز'' لاہور ❊ عید میلادُ النبی ﷺ ایڈیشن ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ء، ۶ بحوالہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ ۲۱ راز راجہ رشید محمود ❊

-❊❊ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❊❊-

خاص نسبت کے لحاظ سے اِنتظام

❊ ایک سو بارہ من دودھ کی سبیل اور ۶۳ کلو کا کیک، ۳۱۳ گولوں کی سلامی ❊

صوفی نسیم احمد نقشبندی مجددی عزیزی (محلہ انصاریاں چنیوٹ) اپنی تصنیف لطیف ''تاجدارِ وادیٔ عزیز شریف'' میں رقمطراز ہیں......

حضور ﷺ کی آمد مبارک کی خوشی اور شکرانے میں ''میرے آقا و مولا شیخ کامل واکمل محبوب المشائخ حضور قبلہ خواجہ صوفی محمد علی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۱۸ تا ۱۹۸۲)'' نے ایک سو بارہ من دودھ جس میں بادام، پستہ اور تمام مغز شامل کئے ہوتے ہیں، نہایت لذیذ ٹھنڈے اور میٹھے دودھ کی سبیل لگاتے ہیں جس سے ہر خاص و عام دوست جی بھر کر سیراب ہوتا اور اَپنے دِل کی دُنیا میں خوشیاں سمیٹتا ہے، دودھ گویا اللہ کا نور ہے اور اللہ کے نورانی محبوب پاک ﷺ کی آمد پر نور کو تقسیم کرنا، اُس محبت کی عکاسی کرتا ہے کہ محبوب المشائخ کو اَپنے اللہ کے محبوب ﷺ سے کس قدر عشق و محبت ہے۔ لوگ ہر سال اَپنے گھروں میں چراغاں کر کے اور تمام عزیز و اَقارب، دوست، اَحباب کو دعوت دے کر اَپنی اور اَپنے بچوں کی سالگرہ مناتے ہیں، بڑی خوشیاں ہوتی ہیں، بڑی بڑی محفلیں سجائی جاتی ہیں، بڑے جشن منائے جاتے ہیں، لیکن قربان جاؤں محبوب المشائخ کی محبوب و عقیدت اور عشق لازوال کی اداؤں پر کہ آپ اَپنے محبوب کریم، رؤف الرحیم ﷺ کی آمد مبارک پر ہر سال جشن مناتے ہیں اور آپکی عمر مبارک

کی نسبت سے ۶۳ رکلو کا خوبصورت نہایت لذیذ اور عمدہ کیک تیار کرتے ہیں' اور کیک کو گنبد خضریٰ کے خوبصورت نقشہ میں بنایا جاتا ہے' اور تمام دوستوں کو اُس کا تحفہ دیا جاتا ہے۔ ہر آدمی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک کی خوشی میں کیک بھی کھاتا ہے اور دودھ بھی پیتا ہے' پھر محفل کی با قاعدہ کارروائی تلاوتِ قرآنِ پاک سے شروع ہوتی ہے' قاری حضرات اپنی اپنی محبت سے صاحب قرآن کی بارگاہ میں قرأت کے تحفے پیش کرتے ہیں' نعت خوان حضرات بھی نہایت خوش الحانی کے ساتھ گلہائے عقیدت پیش حضور کرتے ہیں' علماء حضرات نہایت ذیشان خطابات سے احباب کے دِلوں کو منور کرتے ہیں۔ غرضیکہ ہر آدمی اپنی اپنی محبت و عقیدت کا اظہار اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ پیش کرتا ہے۔ اصحاب بدر کی تعداد کی نسبت سے ۳۱۳ گولوں کی سلامی دی جاتی ہے' سب سے آخر میں حضور محبوب المشائخ اس نعت پاک کو سن کر خود بھی لطف اندوز ہوتے ہیں اور تمام سنگی بھی عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بے اختیار ہو کر رقص کرتے ہیں۔

سدا میلاد مناؤ' کملی والے دا ـ رل مل سہرا گاؤ' کملی والے دا

ایہہ میلاد نبی سرور دا ـ سارے نبیاں دے افسر دا

تسیں وی میلاد مناؤ' کملی والے دا ـ سدا میلاد مناؤ' کملی والے دا

حوراں رل مل جشن مناون ـ پاک نبی دے سہرے گاون

تسیں وی جشن مناؤ' کملی والے دا ـ تسیں وی میلاد مناؤ' کملی والے دا

رل مل سہرا گاؤ' کملی والے دا ـ سدا میلاد مناؤ' کملی والے دا

سدا میلاد مناؤ' کملی والے دا ـ رل مل سہرا گاؤ' کملی والے دا

تاجدار اولیٰ عزیز شریف: ۲۹۹

صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم

میلادُ النبی ﷺ اہلِ برزخ کے لئے عید

پروفیسر باغ حسین کمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے دربارِ اقدس میں باریابی کے بھی کئی درجے ہیں۔ اوّل یہ کہ دِن رات اُس کی روح وہیں مقیم رہے...دوم یہ کہ صبح وشام حاضر ہو...سوم یہ کہ ہفتہ میں ایک بار... چہارم یہ کہ میلادُ النبی ﷺ کے موقع پر باریابی کی اِجازت ملے۔ اہل برزخ کے لئے میلادُ النبی ﷺ کا موقع عید کی کیفیت رکھتا ہے۔ اُس روز اللہ ربّ العزت کی طرف سے اَرض وسمٰوات' عرش اور بالاتر مقامات' بلکہ ساری کائنات کو آراستہ وپیراستہ کرنے کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ آرائش وزیبائش دِیدنی ہوتی ہے۔ مگر اہل کشف میں سے بھی چند خوش نصیبوں کو ہی یہ جلوے دکھائے جاتے ہیں۔ ﴿حالِ سفر:۸۴﴾

فائدہ: یعنی عید میلادُ النبی ﷺ کے موقع پر تمام اہلِ برزخ کو دربارِ اقدس میں جانے کی اجازت ملتی ہے۔ کتنا خوش کن موقع ہوتا ہے' اللہ کریم ہمیں اِن سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج محبوبِ خدا کی عید ہے........ عید ہے اہل برزخ کی عید ہے

پروفیسر محمد اکرم مدنی لکھتے ہیں کہ یہ موقع اِتنا عظمت ورفعت اور انعام واِکرام والا ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ میلاد منانے والوں اور شرکت کرنے والوں کو خصوصی اِنعامات عطا فرماتے ہیں اور یہ اِنعامات اتنے عظیم الشان اور گراں قدر ہوتے ہیں کہ اِس موقع کے علاوہ کسی اور عبادت وریاضت پر نہیں ملتے۔ ہمارا اَپنا تجربہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ عید میلاد کے موقع پر اَپنے غلاموں کو اَپنے لطف وکرم سے اَیسا نوازتے ہیں کہ اِس کی تفصیل کے لئے اَلفاظ ناپید ہیں۔

ایک بات ذہن نشین کرلیں کہ محافل میلاد حضور نبی کریم ﷺ کو بہت پیاری ومحبوب ہوتی ہیں۔ اِس لئے اِن کا اَز حد اَدب واِحترام کریں۔ یہ محفلیں اکثر رسول اللہ ﷺ کے

رُوبرو پیش کی جاتی ہیں۔ لیکن شرکاء کو معلوم نہیں ہوتا اور وہ کوئی ایسی حرکت کر دیتے ہیں جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار گزر جاتی ہے۔ اگر محفل منعقد کرنے والا کوئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت لاڈلا ہو تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بنفس نفیس تشریف لاتے ہیں اور رونق کو دوبالا فرماتے ہیں، لیکن ہر محفل میلاد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لاتے' کیونکہ یہ اُن کی شان سے بہت وراء ہے۔ الحمد للہ مجھے ایسی بہت سی محافل میں شرکت کرنے کا موقع ملا جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف فرما تھے۔ ❖ معجزات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰۹۳ از پروفیسر محمد اکرم مدنی ❖

آؤ مشتاقانِ محفل، محفلِ میلاد میں = رحمتیں بے حد ہیں نازل محفل میلاد میں

ذکرِ حق، نعت پیمبر، اجتماعِ مومنین = جمع ہیں یہ سب فضائل محفل میلاد میں

قاری میلاد جب اُٹھ کر لگے پڑھنے سلام = سب اُٹھے محفل کی محفل محفل میلاد میں

کچھ تو اس محفل میں پایا ہے جو یوں ادب سے = سر کے بل آتا ہے بیدل محفل میلاد میں

❖ صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم ❖

میلادِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم دی محفل تے جا کے ویکھیئے سے مشکل کوئی رہوے تے پھر آکھیں

خرچ کرتوں عظمت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اُتے تیرا مُل نہ پووے تے پھر آکھیں

اوہدے رستے تے چل تے سہی دور منزل جے رہوے تے پھر آکھیں

دُنیا دی گل مستانیاں اک پاسے بجھیے قبر وچ جے تے پھر آکھیں

❖ فیضان انیس ۱۳۳ ❖

نعت خوانی کا انعام

حضور نبی کریم' سرورِ کائنات ﷺ خود محفل میں بیٹھتے تھے اور اپنی محفل نعت منعقد کرواتے تھے۔ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کو فرماتے کہ حسان ہم اپنی محفل میں نیچے بیٹھتے ہیں تو نعت سنا' چنانچہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ' حضور ﷺ کی شان میں نعتیہ اشعار کہتے۔ حدیث صحیح ہے کہ حضور ﷺ دُعا فرماتے کہ یا اللہ! جب تک حسان میری نعت پڑھتا رہے جبرائیل امین کو اس کی مدد کے لیے مقرر فرما دے' ملاحظہ فرمائیں:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

كان رسول الله ﷺ بضع لحسان منبراً في المسجد يقوم عليه قائماً يفاخر عن رسول الله ﷺ او قالت ينافع عن رسول الله ﷺ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد نبوی میں منبر رکھواتے' وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کے متعلق (کفار و مشرکین کے مقابلہ میں) فخریہ شعر پڑھتے یا فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا دفاع کرتے۔''

حدیث شریف میں وارد لفظ ''کَانَ'' اس امر کی خبر دیتا ہے کہ یہ واقعہ بار بار ہوا اور یہ آپ ﷺ کا معمول تھا۔ آپ ﷺ ہمیشہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی میں منبر پر بلاتے اور وہ حضور ﷺ کی شان میں نعت پڑھتے اور کفار کی ہجو میں لکھا ہوا کلام سناتے۔ اس سے آپ ﷺ کی عظمت و شوکت اور علو مرتبت کا پتہ چلتا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مزید بیان فرماتی ہیں کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی نعت پڑھتے تو آپ ﷺ خوش ہو کر فرماتے:

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يؤيّد حسان بروح القدس ما يفاخر أو ينافح عن رسول الله ﷺ۔ (ترمذی۔ مسند احمد۔ حاکم المستدرک' ابو یعلی)

''بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا ہے جب کہ وہ اللہ

کے رسول کے متعلق فخریہ اَشعار بیان کرتا ہے یا (اَشعار کی صورت میں) ان کا دفاع کرتا ہے''

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا:

ان روح القدس لا یزال یو یدك ما نافحت عن اللّٰہ ورسولہ هجاهم حسان فشفی واشتفی۔

''بے شک روح القدس (جبرئیل امین) تمہاری مدد میں رہتے ہیں' جب تک تم اللہ اور اس کے رسول کا دفاع کرتے ہو۔ حسان نے کافروں کی ہجو کی' (مسلمانوں کو) تشفی دی اور خود بھی تشفی پائی''۔ ☆مسلم شریف☆ بیہقی شریف☆

-•❖❋ صلّی اللّٰہ علی حبیبہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ وسلّم ❋❖•-

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف جا رہے تھے' قافلہ میں سے ایک شخص نے میرے بھائی عامر ابن اکوع سے جو کہ بلند پایہ شاعر تھے کہا کہ آج آپ ہمیں اپنا کچھ کلام سنائیں۔ وہ اونٹ سے اترے اور شعر پڑھنے لگے' جن میں سے دو یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ لَوْ لَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا   وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا
فَاغْفِرْ فِدَیً لَكَ مَا اقْتَفَیْنَا   وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا

ترجمہ:- اے ہمارے پروردگار! اگر تو (اپنا محبوب ہمارے درمیان بھیج کر) ہمارے شامل حال نہ ہوتا تو ہم ہرگز ہدایت نہ پا سکتے' نہ ہی ہم (ایمان کی) تصدیق کرتے اور نہ نماز قائم کر سکتے' میں تجھ پر فدا' تو ہماری خطائیں معاف فرما جب تک ہم تقویٰ اختیار کرتے ہوئے ہیں' اور جب دُشمن سے ہمارا سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔

یہ اشعار سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ ھٰذَا السَّائِقُ" یہ اونٹنی چلانے والا (اور میری نعت کہنے والا) کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی "عَامِرُ ابْنُ الْاَکْوَعِ" عامر بن اکوع ہیں۔ "فَقَالَ یَرْحَمُهُ اللّٰہُ" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ

تعالیٰ ان پر رحمت (نازل) فرمائے۔

﴿صحیح بخاری شریف ☆ صحیح مسلم شریف ☆ بیہقی شریف ☆ طبرانی شریف﴾

-•❖❋﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ﴾❋❖•-

حضرت سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نعتیہ اشعار پڑھے، جن میں ایک شعر اس طرح تھا:

ان الرسول لنور یستضاء بہ

و صارم من سیوف اللہ مسلول

''بے شک یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں، جن سے روشنی اخذ کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی شمشیروں میں سے برہنہ شمشیر ہیں''

یہ شعر سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کو اپنی چادر عنایت فرمائی۔

ابن قانع بغدادی (م ۳۵۱ھ) روایت کرتے ہیں کہ کعب رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چادر عنایت فرمائی جسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی اولاد سے مال کے بدلہ خرید لیا، یہی وہ چادر تھی جسے خلفاء عیدوں کے موقع پر پہنتے تھے۔

﴿المستدرک للحاکم جلد سوم ☆ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد دھم ☆ البدایہ والنھایہ﴾

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نعت سن کر نعت خواں کو نذرانہ کے طور پر کچھ دینا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

-•❖❋﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ﴾❋❖•-

حضرت محمد ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے مجلس میں یہ نعت پڑھی۔

مُحَمَّدٌ بَشَرٌ لَا كَالْبَشَرِ ...... بَلْ هُوَ يَاقُوتٌ بَيْنَ الْحَجَرِ

ترجمہ: پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کوئی بشر نہیں آپ تو ایسے شان والے ہیں جیسے پتھروں میں یاقوت

تو مجھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا.....

"قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِكُلِّ مَن قَالَهَا مَعَكَ"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تجھے اور تیرے ساتھ جتنے یہ "نعت شریف پڑھنے والے تھے" سب کو بخش دیا

اُس کے بعد حضرت ابوالمواہب رحمۃ اللہ علیہ اپنے آخری دم تک ہمیشہ ہر مجلس میں یہ نعت شریف پڑھتے رہے۔ (طبقات کبریٰ: ۲/۶۹)

خوشا چشم کو بنگرد مصطفیٰ را ... خوشا دل کہ دارد خیال محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

(تفسیر روح البیان مترجم پارہ ۲۶: ۳۴۹)

اس سے ہماری محافل نعت کا وہ طریقہ خوب ثابت ہوتا ہے کہ جس میں نعت خوان اپنی خوانی میں سامعین کو بعض اشعار میں اپنے ساتھ کر لیتا ہے اس سے ہم سب کو اس طرح صلہ نصیب ہونے کی اُمید ہوتی ہے جیسے شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کو نصیب ہوئی۔

(نعت خوانی عبادت ہے: ۳۰)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ

اخیر عمر ۱۰۰ سال تک دانت دُرست رہے

عرب کے مشہور شاعر حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دو سو (۲۰۰) اشعار پر مشتمل طویل قصیدہ پڑھا۔ جب انہوں نے درج ذیل اشعار پڑھے:

ولا خير في حلم اذا لم يكن له ... بوادر تحمي صفوه ان يكدرا

ولا خير في جهل اذا لم يكن له ... حليم اذا ما اورد الامر اصدرا

(اس حلم میں کوئی خیر نہیں جب تک کہ اس کے ساتھ غصہ کی تیزی نہ ہو جو اس کے صاف ہونے کو گدلا ہونے سے بچائے اور اس جہالت میں کوئی خیر نہیں جب تک کہ اس کے ساتھ کوئی حلم والا نہ ہو جو کوئی معاملہ شخص آنے پر (اس سے) روکے۔

تو حضور اکرم ﷺ نے خوش ہو کر انہیں یہ دُعا دی:

لَا یَفْضُضِ اللّٰہُ فَاکَ اَیْ لَا یُسْقِطِ اللّٰہُ اَسْنَانَکَ (بیہقی شریف)

ترجمہ: اللہ تمہارے منہ کی مہر نہ توڑے

یعنی تمہارے دانت نہ گریں اور منہ کی رونق نہ بگڑے۔

اس حدیث کے راوی بیان کرتے ہیں کہ باوجودیکہ حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ کی عمر ۱۰۰ سال کی ہوگئی تھی لیکن اُن کے کل کے کل دانت صحیح و سالم تھے اور اولے کی طرح سفید تھے۔ راویانِ حدیث نے یہاں تک اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے کہ "اِذَا سَقَطَ لَہٗ سِنٌّ نَبَتَتْ لَہٗ اُخْرٰی" (دارقطنی) جب اُن کا کوئی دانت گر جاتا تو بڑھاپے میں بھی اُس کی جگہ نیا دانت نکل آتا۔ یہ سراسر حضورِ اکرم ﷺ کی دُعا کی برکت تھی کہ نعت پڑھنے والے کے منہ کی خوبصورتی زندگی کی آخری سانس تک برقرار رہی۔

❀ الوفاء باحوال المصطفیٰ ﷺ ☆ أسد الغابہ ☆ الاصابہ فی تمیز الصحابہ ☆ مواہب اللدنیہ ❀

❀ مقام مصطفیٰ ﷺ ۵۸/ از علامہ ارشد القادری ❀

-•❖❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ❀❖•-

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو چادر اور شفایابی کا تحفہ

صاحب "قصیدہ بردہ" امام شرف الدین بوصیری (۶۰۸۔۶۹۶ھ) کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ وہ اپنے زمانے کے متبحر عالم دین، شاعر اور شہرۂ آفاق ادیب تھے۔ اللہ رب العزت نے آپ کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا جن کی بناء پر امراء و سلاطین وقت آپ کی بہت قدر کرتے تھے۔ ایک روز جا رہے تھے کہ سرِ راہ ایک نیک بندۂ خدا سے آپ کی ملاقات ہوگئی، انہوں نے آپ سے پوچھا: بوصیری! کیا تمہیں کبھی خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی ہے؟ آپ نے اس کا جواب نفی میں دیا لیکن اس بات نے ان کی کایا پلٹ دی اور دل میں حضور نبی اکرم ﷺ سے عشق و محبت کا جذبہ اس قدر شدت اختیار کر گیا کہ ہر وقت آپ ﷺ کے خیال میں مستغرق رہنے لگے۔ اسی دوران میں

آپ نے چند نعتیہ اشعار بھی کہے۔

پھر اچانک ان پر فالج کا حملہ ہوا جس سے ان کا آدھا جسم بیکار ہو گیا' وہ عرصہ دراز تک اس عارضہ میں مبتلا رہے اور کوئی علاج کارگر نہ ہوا۔ اس مصیبت و پریشانی کے عالم میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں خیال گزرا کہ اس سے پہلے تو دنیاوی حاکموں اور بادشاہوں کی قصیدہ گوئی کرتا رہا ہوں کیوں نہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک قصیدہ لکھ کر اپنی اس مرض لادوا کے لئے شفا طلب کروں؟ چنانچہ اس بیماری کی حالت میں قصیدہ لکھا۔ رات کو سوئے تو مقدر بیدار ہو گیا اور خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شرف یاب ہوئے ۔ عالم خواب میں پورا قصیدہ آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کر سنایا۔ امام بوصیری کے اس کلام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ خوش ہوئے کہ اپنی چادر مبارک ان پر ڈالی اور اپنا دست شفاء پھیرا' جس سے دیرینہ بیماری کے اثرات جاتے رہے اور وہ فوراً تندرست ہو گئے۔ اگلی صبح جب آپ اپنے گھر سے نکلے تو سب سے پہلے جس شخص سے آپ کی ملاقات ہوئی وہ اس زمانے کے مشہور بزرگ حضرت شیخ ابوالرجاء تھے۔ انہوں نے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو روکا اور درخواست کی کہ وہ قصیدہ جو انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں لکھا ہے انہیں بھی سنائیں۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ کون سا قصیدہ؟ انہوں نے کہا: وہی قصیدہ جس کا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے:

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِي سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمٍ

ترجمہ:- کیا تو نے ذی سلم کے پڑوسیوں کو یاد کرنے کی وجہ سے گوشہ چشم سے بہنے والے آنسو کو خون سے ملا دیا ہے؟

آپ کو تعجب ہوا اور پوچھا کہ اس کا تذکرہ تو میں نے ابھی تک کسی سے نہیں کیا' پھر آپ کو کیسے پتہ چلا؟ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم جب آپ یہ قصیدہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کا اظہار فرما رہے تھے تو میں بھی اسی مجلس میں ہمہ تن گوش اسے سن رہا تھا۔ اس کے بعد یہ واقعہ مشہور ہو گیا اور اس قصیدہ کو وہ شہرت دوام ملی کہ آج تک

اس کا تذکرہ زبان زدِ خاص وعام ہے اور اس سے حصولِ برکات کا سلسلہ جاری ہے۔

قصیدہ بردہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے خوش ہوکر اپنی چادر مبارک ان کے بیمار جسم پر ڈالی اور اپنا دست شفاء پھیرا جس کی برکت سے وہ فوراً شفایاب ہو گئے۔ لہٰذا اس چادرِ مصطفیٰ ﷺ کی نسبت سے اس قصیدہ کا نام ''قصیدہ بردہ'' مشہور ہوا۔ (خرپوتی عصیدۃ الشھدۃ قصیدۃ لبردۃ)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

نعت شریف کی برکت......گرامی کی بخشش

میرِ محبوب علی خاں مرحوم نظامِ دکن کے اُستاد ملک الشعراء شیخ غلام قادر گرامی کی یہ نعت ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ گرامی نے اپنے انتقال کے وقت اپنے ایک عزیز دوست سید محمد باقر افسر مال کے نام بند لفافے میں ایک خط چھوڑا تھا۔ اتفاق سے اُن دنوں سید محمد باقر دَورے پر باہر گئے ہوئے تھے۔ جب وہ واپس آئے تو انہیں گرامی کا یہ خط دیا گیا۔ اس خط میں یہ وصیت کی گئی تھی کہ منسلکہ نعت میرے ساتھ دفن کی جائے۔ لیکن گرامی کی تدفین ہو چکی تھی اور اِس نعت کو اُن کے ساتھ دفن کرنے کی کوئی صورت نہ رہی تھی۔ چند روز بعد گرامی اپنی بیگم کے خواب میں آئے اور کہا کہ وہ نعت میرے ساتھ تو دفن نہیں کی جا سکی، اب اُسے میری قبر پر کندہ کرا دیا جائے۔ چنانچہ ہوشیار پور (مشرقی پنجاب) میں گرامی کے لوحِ مزار پر یہ نعت کندہ کرادی گئی، جس کے بعد گرامی نے اپنے ایک عزیز کو خواب میں بتایا کہ اِس نعت کی بدولت میری مغفرت ہوگئی ہے۔ وہ نعت یہ ہے......

بلا در ہر شکن پیچیدہ زُلفِ نیم تابش را = اجل در یک گریباں ست چشمِ نیم خوابش را

گرامی را بمجلس آں پری دُزدیدہ دیدامشب = بلا گرداں روم پنہاں نگاہِ انتخابش را

بگیرم دامنِ آں سیدِ لولاک ﷺ در محشر = کہ محشر بر نتابد تابِ حُسنِ بے حجابش را

شبے در خانہء زیں آں امامِ انبیاء ﷺ آمد = قضا گیرد عنانش را قدر گیرد رکابش را

قضا گیرد، قدر گیرد، ازل گیرد، ابد گیرد = رکابش را عنانش را، عنانش را رکابش را

سوارِ برق شد ماہے فلک آمد عناں گیرش = برکابش بوسہ بر پا زد ملک بوسہ، کابش را

گرامی در قیامت آں نگاہِ مغفرت خواہد

کہ در آغوش گیرد جرم ہائے بے حسابش را

-•❖❋ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❋❖•-

نعت شریف سنتے سنتے جان دے دی

ثناء خوانِ مصطفیٰ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چند سال پہلے کراچی میں پیر طریقت حضرت جناب محمد فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مجلس نعت خوانی میں عزیز محترم حافظ طاہر رحمانی المعروف بجلی صاحب نے ایک نعت پڑھی جس کا مطلع تھا!

گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے

سماں ساون کا دکھلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

حافظ صاحب یہ نعت پڑھ رہے تھے کہ پیر صاحب کے ایک میمن مرید نے فریاد کرتے ہوئے کہا!

مدینہ یاد آیا ہے = مدینہ یاد آیا ہے

اس کے ساتھ ہی اُس نے اپنا سر اپنے شیخ کے زانو پر رکھ دیا' حافظ صاحب نے نعت ختم کر لی تو پیر صاحب نے اُس شخص کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اسے اُٹھا لو یہ مدینہ منورہ کی خوشگوار فضاؤں میں پہنچ چکا ہے۔

جب دوسرے مریدوں نے اُسے اُٹھانا چاہا تو دیکھا کہ وہ اس دار فانی سے جنت الفردوس کی طرف روانہ ہو چکا ہے۔

○ خطبات چشتیہ حصہ اول،۵۲ ○

-•❖❋ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❋❖•-

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اک عاشقہ

مزید فرماتے ہیں کہ ایسے ہی جامع مسجد صدیقیہ پیپلز کالونی فیصل آباد کے خطیب اور بانی حضرت مولانا اللہ بخش صاحب مدظلہ العالی کی زوجہ محترمہ بی بی آمنہ علیہا حج کی درخواست منظور نہ ہونے کی وجہ سے حج پر نہ جاسکیں۔ تو انہوں نے ایک یہی مطلع پڑھنا شروع کردیا۔

گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے
سماں ساون کا دکھلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

وہ نیک بخت اور خوش نصیب عالم بیقراری میں یہ نعت پڑھتی جارہی تھی اور اُس کی آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب جاری تھا' اچانک اُس نے تڑپ کر کہا! مدینہ یاد آیا ہے... مدینہ یاد آیا ہے اور اس کے ساتھ ہی اُس خوش نصیب کی روح ملکۂ مملکتِ تقدس سیدہ آمنہ علیہا السلام کی غلامی کے لئے جنت الفردوس کو روانہ ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

سامعین کرام! آپ کے ذوق کو دوبالا کرنے کے لئے پوری نعت پیشِ خدمت ہے۔

گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے
سماں ساون کا دکھلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

تڑپ کر اے دلِ بے تاب تڑپا دے زمانے کو
جلا دو بجلیو آ کر خوشی کے آشیانے کو
مجھے کچھ اور تڑپاؤ' مدینہ یاد آیا ہے
گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے

نہ چھیڑو واعظو جنت کے لالہ زار کی باتیں
سُناؤ آج بس مجھ کو دیارِ یار کی باتیں
مجھے کُچھ اور تڑپاؤ مدینہ یاد آیا ہے
گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے

خدا کے واسطے روکو نہ مجھ کو آج رونے دو
مرے اشکوں کو بہنے دو مجھے بیتاب ہونے دو
مجھے اب کچھ نہ سمجھاؤ مدینہ یاد آیا ہے
گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے
تصور میں مرے رہنے بھی دو رنگین فضاؤں کو
محمد کے شہر کو گنبدِ خضرا کی چھاؤں کو
نہ اب صائم کو بہلاؤ مدینہ یاد آیا ہے
سماں سان کا دکھلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

(خطباتِ چشتیہ حصہ اوّل: ۵۲)

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

سیالکوٹ، پسرور روڈ پر دھیرا سندھا کے قریب گھسن ہاؤس میں حاجی محمد نعیم چوہان کی میزبانی میں منعقد ہونے والی چھٹی سالانہ "کل پاکستان محفل نعت" میں عالمی شہرت یافتہ نعت خواں سید محمد فصیح الدین سہروردی بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نعت شریف کا ہدیہ پیش کر رہے تھے جب آپ اس مصرع پر پہنچے کہ۔

"آقا تیری نعت سنتے سنتے میری جان نکل ہی جائے"

تو ایک عاشق رسول اور محافل نعت کی روح محمد ریاض بٹ کی روح پرواز کر گئی۔ محمد ریاض کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں موضع ہندل کے مقامی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

(روزنامہ جنگ منگل ذیقعد ۱۴۲۸ھ ۲۷ نومبر ۲۰۰۷ء ۱۴ ماتھر ۲۰۶۴ ب)

(ماہنامہ رضائے مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم گوجرانوالہ ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ دسمبر ۲۰۰۷ء)

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں شرکت کی ترغیب

اپنے اپنے گھروں پر چراغاں کے علاوہ بھی مسلمان بھائیوں کے گھروں میں چراغاں کروائیں، دوسروں کو بھی ترغیب دیں، یکم ربیع الاول سے بارہ ربیع الاول تک صرف گھروں کی سطح پر چھوٹی چھوٹی فیملی محفل میلاد کا اِنعقاد کریں (جو کہ حسب استطاعت ہو)

علامہ یوسف بن علی بن زریق شامی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق علامہ ابن ظفر فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے سنا کہ وہ مصر کے شہر حجاز میں اپنے گھر جہاں وہ محفل میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اِنتظام کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیس سال قبل زیارت کی تھی۔ میرا ایک دینی بھائی شیخ ابوبکر الحجار تھا، میں نے دِیکھا گویا کہ میں اور یہ ابوبکر دونوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہیں، چنانچہ ابوبکر نے اپنی داڑھی پکڑی اور اسے دوحصوں میں تقسیم کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی کلام کیا، جسے میں نہ سمجھ پایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے جواب دِیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اگر یہ نہ ہوتا تو یہ آگ میں ہوتی اور میری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: میں تجھے ضرور سزا دوں گا۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس وجہ سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تاکہ تم میلاد شریف اور سنتوں کو نہ چھوڑو۔ شیخ یوسف بن علی فرماتے ہیں۔ چنانچہ میں بیس سال سے آج تک یہ عمل اپنا رہا ہوں، علامہ اِبن ظفر کہتے ہیں کہ میں نے اِنہی شیخ یوسف سے سنا ہے کہ میں نے اپنے بھائی ابوبکر حجار سے، اُنہوں نے منصور نشار سے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے (شیخ یوسف کے) متعلق فرمایا کہ اُسے کہو کہ وہ میلاد شریف ترک نہ کرے، تمہیں اِس سے غرض نہیں، کہو وہ اس سے کچھ کھائے یا نہ کھائے۔ ❖ سبل الہدیٰ والرشاد جلد اوّل صفحہ نمبر ۳۶۳ ❖

میلاد منانے کا انقلابی انداز

جب حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت حارث رضی اللہ عنہ سمیت اپنے قبیلے کی اور عورتوں کے ساتھ مکہ مکرمہ تشریف لائیں۔ سواری کے کمزور ہونے کی وجہ سے سب سے بہت پیچھے رہ گئی تھیں۔ واپسی پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے تو سواریاں ایسے چالاک وطیار ہوگئیں کہ سب سے آگے نکل گئیں۔ دوسری دائیاں حیران تھیں کہ سواری اگر وہی ہے تو اب اتنی تیز کیوں ہے۔ اس میں یہ نکتہ بھی پوشیدہ ہے ترقی وعظمت کا انحصار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پر ہے۔ جو قوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنے نفس پر اور فکر وعمل پر سوار کر لے گی اقوام جہاں سے آگے نکل جائے گی اور یونہی جو فرد آپ کی تعلیمات وہدایت کو اپنے نفس پر سوار کر لے گا دوسرے افراد کے مقابلے میں امتیازی حیثیت سے آگے نکل جائے گی۔ بات صرف محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی کی ہے۔ ہماری اجتماعی وانفرادی ترقی کا انحصار آپ کی اتباع پر ہے۔ حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم امام الکل ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت امام الامم جوان کا ہو جائے گا سب اس کے ہو جائیں گے۔ خدائی بھی اور خدا بھی۔ اقبال فرماتے ہیں خداوند کریم کا یہی اعلان ہے۔

کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

دُنیا کی پیشوائی و رہنمائی کا عظیم منصب آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری امت کے لئے ہے۔ اس کا ظہور تب ہوگا جب اُمت اپنے مقام سے آشنا ہوگی اور غلامی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تقاضے پورے کرے گی۔ میلاد کے منکرین اسے کیا سمجھ سکتے ہیں۔ ان کی [illegible] سوچ کا [illegible] ہے۔ ہاں میلاد منانے والوں کو اس نکتے پر غور کرنا چاہئے کہ اصل میلاد [illegible] یہی ہے

اگر خدانخواستہ کوئی شخص جھنڈیاں لگا کر جلوس نکال کر اور نعروں کا اہتمام کرکے یہ سمجھتا ہے کہ میلاد منانے کا حق ادا ہو گیا ہے تو وہ شدید غلط فہمی کا شکار ہے۔ اس قسم کے انداز

بھی ضروری ہیں کہ ان سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ مگر اس کی روح تو یہ ہے دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی اور مکمل وابستگی اختیار کی جائے اور قوم میں یہ شعور پیدا کیا جائے کہ دُنیا و آخرت کی کامیابی کا دار و مدار نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت پر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جانِ ایمان اور آپ کی اطاعت اصل اسلام ہے۔ خیال فرمایئے اللہ کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا میں قدم رکھتے ہی گویا اپنے مستقبل کے پروگرام اور برپا ہونے والے انقلاب اور اس کی افادیت کا اعلان کر دیا اور اس کے باوجود میلاد منانے والوں کو عمر بھر آئینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی عظمت و برکت کا احساس نہ ہو کتنی تکلیف دہ بات ہے۔

ہاں ہاں! اے میلاد رحمۃ للعالمین منانے والے خوش نصیب مسلمانو! واقعات کی ایک ایک شق پر غور کرو اور جشن میلاد اس طرح مناؤ کہ تمہاری سیرت اُسوۂ حسنہ کی شعاعوں سے مستنیر ہو۔ تمہاری صورت جمال والضحیٰ کے انوار و تجلیات کا پرتو ہو۔ تمہاری زبان ہی نہیں دل بھی اور تمہارا ظاہر ہی نہیں باطن بھی جھوم جھوم کر سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی پر قربانی ہو رہا ہو۔ سراپا خیر صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر سن کر تمہارا وجود بزم وجود کے لئے پیغام خیر بن گیا ہو۔ تمہاری فکر نور کے سانچے میں ڈھل جائے اور عقل نے عشق کی چادر اوڑھ لی ہو۔ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لاتے ہی مشارق و مغارب چمک اُٹھیں اور شمال و جنوب جگمگا اُٹھیں۔ تو کیسا غضب ہے کہ ہم انہیں کا میلاد منانیوالے خود ظلمت فکر اور ظلمت عمل میں اسیر ہوں، جس مطلع نور صلی اللہ علیہ وسلم نے دھرتی پہ قدم دھرتے ہی ساری دُنیا کو بقعۂ نور بنا دیا ہو۔ کیا قیامت ہے اُس کے اُمتی عقل علم کا نور تلاش کرنے کے لئے دوسروں کے دروازوں پر دستک دیں حالانکہ اپنے نور کا میلاد منانے کے ناتے سے اب نور کی نشر و اشاعت ہمارے ذمے ہے۔ آج ضرورت ہے اس طرح میلاد منانے کی کہ دُنیا سے ظلم و ستم کا قلع قمع کر دیں۔ آج ضرورت ہے اس طرح میلاد منانے کی کہ انسانوں کو انسانوں کا غلام بنانے والے سارے فلسفے حرفِ غلط کی طرح مٹا دیئے جائیں۔ آج ضرورت ہے اس طرح میلاد منانے کی کہ زمین عدل و مساوات سے بھر جائے۔ آج ضرورت ہے اس طرح میلاد منانے کی کہ کس نباشد در جہاں محتاج کس یعنی دُنیا میں کوئی کسی کا محتاج نہ رہے۔

ہاں ہاں! اے سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلامو! اُٹھو اور حرص و ہوس کے آتش کدے بجھا دو' اُٹھو اور رنگ و نسل اور زبان کے بت اوندھے منہ گرا دو' اُٹھو اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے مجبور و مقہور انسانوں کے لئے آزادی کا پیغام بن جاؤ' اُٹھو اور دُنیا بھر کے باطل پرستوں' انصاف دشمنوں' ستم کیشوں اور دہشت گردوں کے خلاف سیف من سیوف اللہ مسلول کی کاٹ بن کر بیکسوں' کسمپرسوں' ستم رسیدوں کے لئے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے لعل کی نوید امن بن جاؤ۔ آج اسلام کے دشمن اُمت مسلمہ پر اپنا نیو ورلڈ آرڈر مسلط کرنا چاہتے ہیں تو اے میلاد منانے والو! میلاد کی انقلاب آفرینی سے سرشار ہو کر خود جاگو' ملت کو جگاؤ اور پھر پوری دُنیا کو جگا دو کہ بزمِ ہستی کو میلاد دشمن شیطان کے فرزندوں' چیلے چانٹوں اور وارثوں کی مکروہ و مکارانہ سازشوں کی نحوست سے بچالو۔ تم خیر الامم ہو' سرتا سر ورلڈ آرڈر لانا تمہارا کام ہے شر پرستوں کا نہیں۔ لہٰذا میلاد اس طرح مناؤ کہ شیطان جس طرح صبح میلاد روتا تھا اور اپنی تباہی و بربادی پر ماتم کناں تھا۔ اب پھر رونے چلانے اور تمہارے نیو ورلڈ آرڈر سے ماتم کرنے پر مجبور ہو جائے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے مشرف ہو کر جانور سارے جانوروں سے آگے نکل سکتے ہیں تو ہم دُنیا بھر کی قوموں سے آگے کیوں نہیں نکل سکتے۔ ہم بھی اس محبوب یکتا صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نسبت سے سرشار ہو کر یکتا بن سکتے ہیں۔ لہٰذا اے اُمت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔

اُٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

○ رسائل میلاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم' ۱۶۹ ○

محفل میلاد کی مقبولیت

ابو الانوار مولانا محمد اقبال رضوی صاحب فرماتے ہیں کہ جمعۃ المبارک اور ہفتہ کی درمیانی شب بعد از نمازِ عشاء دھاڑیوال میں ایک جلسہ میلاد پاک صاحب کی طرف سے منعقد ہوا نمازِ عشاء کے بعد سب نمازی اور احباب جلسہ گاہ میں میلاد پاک کی محفل میں شمولیت سے

لیے تشریف لے گئے' لیکن ایک نمازی بابا جمال دین اپنی دُوکان پر سو گیا۔ بابا جمال دین صالح، متقی، متبع سنت آدمی ہیں' اُن کی دُوکان برلب سڑک واقع تھی' دُوکان کے سامنے چارپائی پر لیٹے تھے کہ اُونگھ آ گئی اور خواب میں دیکھتے ہیں کہ ایک بزرگ تشریف لائے نورانی چہرہ ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: اے جمال دین اُٹھ تو سو رہا ہے' اور اُدھر محفل میلاد ہو رہی ہے' نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں جا کر شامل ہو جا۔ بابا جمال دین کا یہ بیان ہے کہ میں اُٹھا' بیدار ہو کر سیدھا میلاد پاک کی محفل میں چلا گیا اور تقریر و نعت خوانی سنی اور صلوٰۃ و سلام پڑھا۔ یہ واقعہ بابا جمال دین نے خود دوسرے دِن فجر کے بعد سنایا۔ معلوم ہوا کہ محفل میلاد پاک میں شامل ہونا کارِ ثواب اور حصولِ برکات کا ذریعہ ہے۔

❖ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الآخر ۱۴۲۶ھ/مئی ۲۰۰۵ء ❖

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

اِمام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں سیّدی حضرت احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۷۵ھ مصر) کے میلاد منعقدہ ۹۴۸ھ میں حاضر نہ ہو سکا' ایک ولی وہاں موجود تھے۔ اُنہوں نے مجھے بتایا کہ سیّدی احمد اِس دِن اپنی قبر سے پردہ ہٹاتے اور فرماتے عبدالوہاب (یعنی اِمام شعرانی) نے دیر کر دی' نہیں آیا ہے۔

میں نے ایک سال پھر میلاد پر نہ جانے کا پروگرام بنایا۔ پھر میں نے حضرت احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ اُن کے ہاتھ میں سبز کھجور کی چھڑی تھی اور ہر طرف سے وہ لوگوں کو بُلا رہے ہیں' لوگ اُن کے پیچھے اور دائیں' بائیں تھے' اتنی مخلوق اور گروہ تھے کہ اُن کا شمار نہیں ہو سکتا تھا' مصر میں میرے پاس سے گزرے اور فرمایا کیا تم نہیں چلو گے؟۔ میں نے عرض کیا: مجھے درد ہے۔ فرمانے لگے عاشقوں اور محبت والوں کو تو درد نہیں روکا کرتا' پھر آپ نے مجھے اَولیاء کی عظیم جماعت دکھائی' اُن لوگوں میں مردہ اور زندہ شیوخ شامل تھے' وہ کفن پہنے اُن کے ساتھ گھسٹتے جا رہے تھے' تا کہ مولد شریف میں حاضری دیں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے قیدیوں کی ایک جماعت دکھائی' جو یورپ سے بیڑیوں اور طوقوں میں اپنے چوتڑوں پر گھسٹتے آ رہے تھے' آپ نے فرمایا: دیکھو یہ لوگ اِس حال میں ہیں' مگر

میلاد کی محفل سے غیر حاضر نہیں ہیں۔ اَب میں نے حاضری کا پختہ ارادہ کر لیا اور آپ سے عرض کی' اِن شاء اللہ ہم بھی حاضر ہوں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ کے لیے تو عہد ضروری ہے' میرے لیے دو سیاہ درندے بطورِ ضامن مقرر فرما دیئے' جو ہاتھیوں کی طرح بڑے قد کاٹھ کے تھے' اُنہیں آپ نے حکم دیا' انہیں لائے بغیر نہ چھوڑنا۔

میں نے حضرت شیخ محمد شناوری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ سارا واقعہ سنایا۔ وہ بولے سب اولیاء اَپنے نمائندوں کے ذریعے لوگوں کو بلاتے ہیں اور سیدی احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ حاضری کے لیے خود لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔ مزید فرمایا کہ میرے مرشد حضرت محمد سروی رحمۃ اللہ علیہ ایک سال حاضری سے قاصر رہے تھے' تو حضرت احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ نے اُنہیں ڈانٹتے ہوئے فرمایا تھا کہ ایسے مقام پر جہاں حضور سید کل علیہ الصلوٰۃ والسلام' انبیائے عظام علیہم السلام' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے عالی مقام رحمہم اللہ کے ساتھ بنفسِ نفیس تشریف ارزانی فرماتے ہیں' وہاں تم نہیں آتے؟ یہ سن کر حضرت محمد سروی مولد کے لیے چل پڑے' دیکھا تو لوگ واپس آ رہے ہیں اور اجتماع ختم ہو چکا ہے۔ آپ بطورِ تبرک اُن کے کپڑوں پر ہاتھ پھیر کر اپنے منہ پر پھیرنے لگ گئے۔

سیدی محمد شناوری ذِکر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ کے مولد میں حاضری دینے کا شدت سے انکار کیا تو اُس کا ایمان سلب ہو گیا۔ اس کے وجود میں ایک بال بھی ایسا نہ رہا جسے دِین اسلام کا ذرا بھی شوق ہو' اس نے پھر حضرت سے مدد چاہی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شرط یہ ہے کہ پھر ایسی باتیں نہیں کرو گے۔ اس نے اقرار کیا تو آپ نے اسے ایمان کا چولا پہنا دیا اور فرمایا کس وجہ سے تو ہماری مخالفت کرتا ہے؟ وہ بولا کیونکہ ایسی محفلوں میں مرد اور عورتیں اکٹھے ہوتے ہیں۔ حضرت احمد نے جواباً فرمایا: یہی چیز تو دوران طواف ہوتی ہے وہاں تو کوئی نہیں روکتا۔ مزید فرمایا: مجھے اپنے رب کریم کی عزت کی قسم! جو بھی یہاں نافرمانی کرتا ہے اسے توبہ کی توفیق ملتی ہے اور پھر وہ توبہ نبھاتا ہے۔ میں وحشیوں کی جھاڑیوں میں اور مچھلیوں کی سمندروں میں نگرانی کرتا ہوں' انہیں ایک دوسرے سے بچاتا ہوں' کیا اللہ کریم مجھے اپنے مولد میں حاضر ہونے والوں کی حفاظت سے عاجز فرما دیں گے؟۔

ہمارے شیخ نے فرمایا: حضرت ابوالغیث بن کتیلہ جو محلہ کبری کے ایک عالم اور نیک

شخص تھے' مصر میں تھے۔ وہ بولاق آئے تو دیکھا کہ لوگ مولد شریف کے سلسلہ میں اِہتمام کررہے ہیں اور کشتیوں میں اِہتمام سے سوار ہورہے ہیں۔ آپ نے اِس بات کی مخالفت فرمائی' کہنے لگے پناہ بخدا! یہ لوگ حضور امام الانبیاء ﷺ کی زیارت کے لئے اِتنا اِہتمام نہیں کرتے جتنا احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ کی زِیارت کے لیے کررہے ہیں۔ ایک آدمی نے اُنہیں کہا سیّدی احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ عظیم ولی ہیں۔ وہ کہنے لگے اِس محفل میں اُن سے اعلیٰ مقام لوگ موجود ہیں۔

ایک آدمی نے اُنہیں مچھلی کھلانے پر اِصرار کیا۔ اُنہوں نے مچھلی کھائی' تو اُن کے حلق میں ایک کانٹا اُتر گیا' وہ بہت سخت تھا' نہ تو وہ غطاس کے تیل سے نکلا اور نہ کسی اور حیلے سے وہ اُترا' اُن کی گردن اِتنی سوج گئی' جتنا کھجور کا مٹکا ہوتا ہے۔ نو ماہ تک وہ کھانے سے لطف اَندوز نہ ہوئے' نہ پی سکے اور نہ سو سکے' مگر اللہ کریم نے بیماری کا سبب اُنہیں بُھلا دیا۔ نو ماہ کے بعد سبب یاد آیا' کہنے لگے مجھے حضرت احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ کے روضے پر لے چلو' لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے روضے پر لے گئے۔ وہاں سُورۂ یٰسٓ کی تلاوت کی' سخت چھینک آئی اور خون سے لتھڑا ہوا کانٹا باہر نکل آیا۔ آپ نے کہا سیّدی احمد رحمۃ اللہ علیہ! میں اللہ کریم کے سامنے توبہ کررہا ہوں' درد اور سوجن اُسی لمحہ ختم ہوگئی۔ (جامع کراماتِ اولیاء: ۲/۳۴۷)

صلّی اللہ علی حبیبہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ وسلّم

مخالفت میلاد کی سزا

ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم گیتی میں تشریف لائے تو زمین نور سے چمک اُٹھی۔ ابلیس نے کہا آج رات ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جو ہمارا سارا کام بگاڑ دے گا۔ اُس کے چیلوں نے کہا تم جا کر اُسے ہواس باختہ اور پاگل بنا دو۔ جب ابلیس اس برے ارادے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کو بھیج دیا' پھر جبرائیل علیہ السلام نے اُس کو ایسی ٹھوکر لگائی جس سے وہ مُلکِ عدن میں جا گرا۔

❁ الخصائص الکبریٰ مترجم: ۱/۱۲۷،۱/ از امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ❁ سیرت حلبیہ مترجم ۱/۲۲۲، از علامہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ ❁ ٥

مذکورہ بالا روایت سے درج ذیل اُمور ثابت ہوئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مقدسہ کے موقع پر اظہارِ ناخوشی کرنا شیطانی فعل ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر ناخوشی عند اللہ انتہائی قبیح فعل ہے۔ اس لئے کہ شیطان ہمہ وقت ارتکاب معاصی میں مبتلاء رہتا ہے۔ لیکن بحکم الٰہی جبرائیل علیہ السلام نے اُس کو لات سے ولادتِ مقدسہ پر اظہارِ ناخوشی کرنے پر ہی مارا۔ بعض لوگ ربیع الاول شریف میں میلاد شریف کی محفل منعقد کرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مقدسہ کی خوشی میں خیرات و صدقات و اظہارِ فرحت و سرور کو بدعت کہتے ہیں۔ اُن کا یہ خیال قطعاً باطل و مردود ہے اور اُنہیں ابلیس ملعون کے واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

❁ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰۴، از .... ❁

-•❁ صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم ❁•-

مولانا محمد برخوردار (ملتان) ''محشی شرح عقائد'' میں فرماتے ہیں کہ میرے زمانے میں دو واقع عبرت انگیز ہوئے ہیں کہ نواب صدیق حسن خان بہادر نے بعض وجوہ سے

ایسا رشد پیدا کیا کہ امیر الملک والا جاہی کے خطاب سے سرفراز ہوا۔

اتفاق سے بھوپال میں کسی اہلسنت نے اپنے گھر میں مجلس میلاد منعقد کی' نواب صاحب سخت برہم ہوئے' سخت انزجار (جھڑک) کیا۔ یہاں تک کہ مکان کھودنے کا حکم دیا۔ تھوڑے دن گزرے تھے کہ حکومت ہاتھ سے جاتی رہی' خطاب سلب ہوگیا' عزل کی تاریخ یہ ہے......

چونواب بھوپال معزول شد گیرید پند ایھا الغافلون
سال تاریخ ھاتف زغیب چنیں گفت لا یفلح الظالمون

﴿ بیانِ میلاد درزیر تقدیم: ۶/ از اجمل حسین قاری ﴾

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

نواب محمد خان بہادر والی ٹونک نے "سراۃ السنیہ السنیہ رد قبیح مجلس المولودیہ" میں مجلس میلاد کی نسبت سخت زبان درازیاں کیں' چند روز ہی کے بعد ولایت ٹونک سے معزول ہو کے بنارس میں بند کیے گئے۔ عمر بھر مصیبت جھیلنی پڑی اور حکومت کی حسرت کو ساتھ لے گئے۔

اُس کو دشمن جانو محبوبِ خدا کا دوستو
جو کرے اِنکار جاہل محفل میلاد کا

﴿ الارشاد الی مَباحثِ المیلاد: ۴۵ ❖ مقیاسِ میلاد: ۱۳۷ ﴾

﴿ بیانِ میلاد درزیر تقدیم: ۶/ از اجمل حسین قاری ﴾

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ایہہ خالی رسم و رواج نہیں قرآن اُٹھا کے ویکھ لو
سرکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم عربی دے رب خود میلاد منائے نے
کنیاں دکھیاں تے ناشاداں نے لاولداں بے اولاداں نے
من کے میلاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم دا جھولی وچ لال کھڈائے نے

﴿ مختار نبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۵۸ ﴾

افغانستان کے بادشاہ ظاہر شاہ کا زوال

افغانستان میں قندہار شہر کی جامع مسجد میں حضور نبی کریم ﷺ کا خرقہ شریف محفوظ ہے۔ جو قندہار سے ہو کر آئے ہیں انہوں نے زیارت کی ہوگی اب بھی یہ موجود ہے اور لاکھوں آدمی زیارت کرتے رہتے ہیں۔

ہر سال ۱۲ ربیع الاول شریف کو جس پیٹی میں یہ مقدس امانت محفوظ ہے اس کو مسجد کے پیش امام صاحب نکالتے ہیں۔ بادشاہ اس دن قندہار میں ہوتا ہے۔ پیٹی آگے آگے، پیچھے بادشاہ اور عام پبلک درود شریف پڑھتے شہر میں پھر کے واپس جامع مسجد میں آتے ہیں۔ یہ ایک درود شریف پڑھتا رہتا ہے۔ ۴۰ برس تک حکمران ظاہر شاہ نے بھی ناغہ نہیں کیا۔
جس برس ان کو اقتدار سے علیحدہ ہونا پڑا۔ اس برس گھر والوں کے اعتراض کے باوجود وہ اٹلی روانہ ہو گئے۔ خاص لوگوں نے ان کو سمجھایا کہ ۱۲ ربیع الاول شریف آنے والی ہے یہ میلاد شریف کی سعادت حاصل کر کے پھر چلے جاؤ، مگر یورپ کے شوق نے اتنا غلبہ حاصل کیا کہ وہ چلے گئے اور کہا کہ ایک مرتبہ نہ گیا تو کیا ہوگا۔ بس پھر ۱۲ ربیع الاول شریف آئی اور بادشاہ غیر حاضر۔ ظاہر شاہ نہ تو درود شریف پڑھ سکے اور نہ ہی خرقہ شریف کی زیارت کر سکے۔ چند دنوں کے بعد ظاہر شاہ ابھی اٹلی میں ہی تھا کہ اس کے حقیقی چچا سردار داؤد جن پر اس کے بڑے احسانات تھے اور جن کو اس نے خود وزیر اعظم بنایا تھا انہوں نے ظاہر شاہ کی پگڑی اُتار دی (تختہ اُلٹ دیا)۔ اب تک ظاہر شاہ اٹلی میں ہے۔ خرقہ شریف قندہار کی جامع مسجد میں۔ رب العزت کی شان ہے۔ درود شریف نہ پڑھنا بادشاہی کی اور گئی بھی اپنے بااعتماد چچا کی بے وفائی سے۔ نہ فقط یہ عذاب آیا بلکہ آج تک افغانستان کی زمین … اور خون میں کھیل رہی ہے۔ یہ خرقہ شریف امیر بخارا نے بادشاہ احمد درانی کو بطور تحفہ بھیجا تھا اور افغان بادشاہ نے عالیشان مسجد تعمیر کرائی جو آج بھی موجود ہے اور خرقہ شریف چاندی اور شیشے کی صندوقچی میں محفوظ ہے۔ (درود و سلام: ۸۷ از محمد جمیل)

محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ذریعۂ حفاظت محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی پاکیزہ محفلیں سجانا اور اُپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور درُود پاک کے نذرانے پیش کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' تابعین' تبع تابعین' سلف صالحین' آئمہ دین اور اولیائے عظام رحمہم اللہ کا پسندیدہ ترین عمل رہا ہے۔ گزشتہ پندرہ صدیوں سے حلقہ بگوشانِ اسلام' دُنیا بھر میں' نسل در نسل' اِنتہائی ذوق وشوق کے ساتھ اِس روشن راہ پر چلتے ہوئے اُپنے رب کی رضا کی منزل پانے کی سعی مسعود کرتے چلے آرہے ہیں۔

سلف صالحین رحمہم اللہ کی اِقتداء میں وطن عزیز ملک پاکستان میں بھی آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام' سال بھر میں مقصودِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کی مجالس منعقد کرنے میں سرشار نظر آتے ہیں۔ بالخصوص ربیع الاول شریف شروع ہوتے ہی مساجد' پبلک ہالز اور گراؤنڈز ہی میں نہیں گھر گھر محبوب الٰہی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی محفلیں سجنے لگتی ہیں۔

ایک بات اہل سنت کے لئے بھی لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتی ہے کہ ہم اُپنی محفلوں میں تبلیغ دِین کا فریضہ کس قدر ادا کرتے ہیں؟............

محافل کا حال جلوسوں سے کسی طرح مختلف نہیں۔ چاہیے تو یہ کہ تمام حاضرین باوضو' ننگے سر ڈھانپے' دوزانو یا چارزانو مؤدب بیٹھ کر شریک محفل ہوں اور پوری توجہ اور دِل جمعی کے ساتھ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں پیش کیے گئے گل ہائے عقیدت سے اُپنی قلوب و اذہان کو منوّر کریں اور خود بھی درُود وسلام کی ڈالیاں اُپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کرتے رہیں' لیکن بے توجہی' فضول گفتگو سے اپنے آپ کو بچایا جائے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

محفلِ میلادِ نبی کریم ﷺ سے اظہارِ عشق ومحبت کا بہترین ذریعہ ہے

رسولِ اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور عالمین کے لئے رحمت ہے اس لئے آپ کی آمد پر خوشی منانا فرمانِ الٰہی کے عین مطابق ہے۔

عید میلاد النبی ﷺ کا منانا اس لئے ضروری ہے کہ تا قیامت ہم آنے والی نسلوں کو حضور ﷺ کے عشق سے اُن کے سینوں کو گرم کرتے رہیں' ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ ﷺ کی محبت ذہنوں سے مٹتی چلی جائے۔ قرآنِ مجید میں شعائرِ اللہ کی تعظیم کا حکم آیا ہے اور جب طواف، سعی، صفا و مروہ، رمی جمار وغیرہ شعائر اللہ کی یاد کو حج میں تازہ رکھنے کا حکم ہے تو اس رسول مقبول ﷺ کی ولادت کو نظر انداز کرنا عاشقوں کے لئے کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔ جبکہ اکابرین اسلام رحمہم اللہ نے اس کی تائید فرمائی۔

حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت، صورت اور آپ ﷺ کی ذات مبارکہ کا بیان وہی لوگ کرتے ہیں جن کو آپ ﷺ سے عشق اور محبت ہو' جتنا والہانہ ذکر ہو' حضور اکرم ﷺ سے محبت جس انداز میں' جب بھی' جہاں بھی ہو' مقبول بارگاہِ ایزی اور مرغوب بارگاہ رسالت ﷺ ہوتی ہے اور چونکہ میلاد النبی ﷺ میں اس محبت کا سب سے زیادہ اظہار ہوتا ہے اس لئے اس کی مقبولیت کا سبب وہ مجالس ہی نہیں بلکہ ان مجالس میں رونما ہونے والی محبت ہی اصل بات ہے۔

حدیث پاک میں آیا ہے

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جسے مجھ سے محبت نہیں اُس کے لئے ایمان بھی نہیں۔

ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اُس کے نزدیک اس کے والد اُس کی اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب نہ ہو جاؤں۔

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

جس نے بھی مصطفےٰ ﷺ کو دل میں بسا لیا
پائے نہ وہ کچھ بھی اس نے سب کچھ ہی پا لیا
عید میلاد آئے گی سجاؤں گا گھر کو میں
محفل میلاد سے میں نے اپنے کو چمکا لیا
رُوحِ مُرسل بھی آئے گی میرے مسکن میں یارسن
نعتیں حضور ﷺ کی پڑھ کے اُن کو بلا لیا
ہر طرف میلاد ہوں گے جلوسوں کی ٹولیاں
مصطفےٰ یا مصطفےٰ ﷺ کے ورد کو سب نے اپنا لیا
یہ دن تو ایک تحفہ ہے ساری کائنات کے لئے
اس دن تو ذاتِ باری نے سب کچھ لٹا دیا
اسلم تیرے نبی تو نمائندہ ء یزداں ہیں اس میں جہاں
انسانوں کو تحفہ دینا تھا رب نے محمد ﷺ بنا لیا

نذرانہء شاعر: ۱۰

محفل نعت سجانے والو لاکھ مبارکباد تمہیں
فلکوں سے بھی آ کر قدسی دیتے ہیں سب داد تمہیں
آؤ بتاؤں چاہتے ہو گر قربِ خدا کا حاصل ہو
منزلِ حق دکھلائے گا یہ آقا کا میلاد تمہیں
گھر گھر پاک میلاد کی محفل روز سجاؤ چاہت سے
بے اولاد یہ سن لو سارے دے گا رب اولاد تمہیں
دیتا ہے توفیق جنہیں رب' خرچ میلاد پہ کرتے ہیں
اُس کے دیئے سے دینے والو رکھے خدا وند شاد تمہیں

فیضانِ انیس: ۱۰۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باعث تخلیق کائنات

بے شمار درود و سلام اُس فخر موجودات...ذاتِ ستودہ صفات.. باعث تخلیق کائنات... باعثِ خلق کائنات...شاہسوارِ براق...بلند پرواز...بجوائے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ... مقصدِ تخلیقِ کائنات... شمس الضحیٰ... بدرالدجیٰ... حاصلِ کُن... باعث کون و مکاں...عاقب وخاتم...امام مرسلاں...حاصلِ لولاک...محرم اسرار...دانائے دنیٰ...حاصل تخلیق... مقصودِ جہاں... مقصودِ کائنات... سرورِ موجودات... باعثِ موجودات... سرورِ کائنات...احمد مجتبیٰ...محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی خاطر اللہ ربُّ العزت نے یہ چودہ طبق کی کائنات بنائی سجائی۔جن کے لیے یہ بزم ہستی سجائی گئی...جن کے لیے عروس کائنات کے گیسو آراستہ کیے گئے...جنہیں تختِ ختم نبوت پہ جلوہ گر کیا گیا...جن کے سرِ اقدس پہ تاجِ ختم نبوت سجایا گیا...جنہیں ساقئ کوثر کا منصبِ عظیم مرحمت فرمایا گیا۔

اگر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس کائنات میں بھیجنا نہ ہوتا تو یقیناً نہ زمین ہوتی نہ آسمان...نہ انسان ہوتے، نہ حیوان...نہ بہار ہوتی، نہ خزاں...نہ آفتاب ہوتا، نہ ماہتاب...نہ دن ہوتا، نہ رات...نہ بادل ہوتے، نہ برسات...نہ آہ ہوتی، نہ فریاد ...نہ اقرار ہوتا، نہ انکار...نہ جذبہ ہوتا، نہ احساس...نہ آگ ہوتی، نہ خاک...نہ گرمی ہوتی، نہ سردی...نہ ہوا ہوتی، نہ پانی...نہ نسیم ہوتی، نہ شمیم...نہ پھول ہوتے، نہ پھل...نہ چرند ہوتے، نہ پرند...نہ صحرا ہوتے، نہ گلشن...نہ دریا ہوتے، نہ سمندر...نہ شجر ہوتے، نہ حجر...نہ رونا ہوتا، نہ ہنسنا...نہ ہوش ہوتی، نہ خرد...نہ جوانی ہوتی، نہ بڑھاپا...نہ دیوانگی ہوتی، نہ شعور...نہ جن ہوتے، نہ ملک...نہ اولیاء ہوتے، نہ انبیاء...نہ رسول ہوتے، نہ مرسل غرضیکہ عالمین کی کوئی شے بھی نہ ہوتی۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
کسی شے کا نام و نشان ہی نہ ہوتا

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باعث تخلیق کائنات

قرآنِ کریم کی روشنی میں

اللہ ربُ العزت اپنی پاک کلام میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ﴿پ البقرہ 2 آیت 29﴾

ترجمہ: وہ اللہ ہی تو ہے جس نے اِس کرہ ارضی یا دُنیا میں جو کچھ بھی ہے، سب کا سب تم سب اِنسانوں کے لیے تخلیق کیا۔

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ﴿پ البقرہ:۲۲﴾

ترجمہ: تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ

﴿پ الجاثیہ: ۴۵ آیت ۱۳﴾

ترجمہ: اور اُس نے تمہارے لیے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنی طرف سے (نظام کے تحت) مسخر کر دیا۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

﴿پ ابراہیم: ۱۴ آیت ۳۳﴾

ترجمہ: اور تمہارے لیے سورج اور چاند کو مسخر کیا جو مسلسل چل رہے ہیں اور تمہارے لیے رات اور دِن کو مسخر کیا۔

یعنی زمین کو بچھونا' آسمان کو چھت اور جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے سب تمہارے لیے بنایا۔ سورج چاند اور رات دِن کو تمہاری خاطر مسخر کر دِیا یعنی تمہارا خدمت گار اور مطیع و فرمانبردار بنا دِیا۔

اس سے اہلِ فہم و فراست پر روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ انسان اَشرف المخلوقات کے لیے کل کائنات بمنزلہ خادم کے ہے۔ اور انسانوں میں' انسانِ کامل تو صرف حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اَقدس ہے۔ اس سے یہ بات سمجھنے میں کوئی مشکل ہی نہ رہی کہ زمین و آسمان اور جو کچھ اِن میں ہے وہ سب کچھ اللہ رب العزت نے انسانِ کامل، رسولِ کریم ﷺ کے لئے ہی پیدا فرمایا ہے۔

اس انسانِ کامل ﷺ کا ذکر پاک اَللہ تعالیٰ نے اَپنی پاک کلام میں ایک اور مقام پر اِس طرح فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔ ﴿پ الانبیاء ۲۱ آیت ۱۰۷﴾

ترجمہ: اور اے (رسولِ محتشم ﷺ!) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے ہی سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

ثابت ہوا کہ نبی اَکرم ﷺ رحمت ہیں اور رحمت بھی تمام جہانوں کے لئے' اس رحمت کے تحقق کیلئے تمام جہانوں کا وجود ضروری ہے، لہٰذا تمام جہان اِس رحمت کے مظہر ہوئے اور یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ تمام جہان اِس رحمت کیلئے پیدا کئے گئے ہیں' جو اِن سے متعلق ہے۔

قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ۔ ﴿پ الذاریات ۵۱ آیت ۵۶﴾

ترجمہ: جنات اور اِنسانوں کو صرف اِسی لیے پیدا کیا کہ وہ میری بندگی اختیار کریں۔

اِس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلوق کے پیدا کرنے میں حکمت الٰہیہ یہ ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے اور یہ عبادت جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا ہے، دُنیا ہی میں ہوگی، لہٰذا یہ دُنیا اِس عبادت کا مظہر اور محل ٹھہری، اِس سے پتہ چلا کہ تمام مخلوق اِس لیے پیدا کی گئی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کی جائے۔ اَب اگر کوئی شخص

یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق اَپنے اَطاعت شعار اور عبادت گزار بندوں کے لئے پیدا فرمائی ہے، تو اِس میں کیا مضائقہ ہے؟ اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم تو ان پیکرِ اطاعت وعبادت مخلصین کے مرشد و امام اور سید و سرور ہیں' اِس لیے یہ کہنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ تمام مخلوق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

خلاصہ یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت مطلوب نہ ہوتی.. تو یہ کائنات پیدا ہی نہ کی جاتی۔ یعنی اگر بندگانِ خدا نہ ہوتے... تو اِس کائنات کا وجود ہی نہ ہوتا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ تمام بندوں سے افضل اور سردار ہیں بلکہ عبدِ خاص ہیں' تو اِس سے پتہ چلا کہ اگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے... تو اِس کائنات کو وجود ہی نہ بخشا جاتا۔ مسئلہ آسان اور درجات مختلف ہیں... مگر اِن کے ادراک کے لئے بصیرت کی ضرورت ہے... چونکہ کائنات... اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے پیدا کی گئی ہے اور عبادت میں کوئی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمسر نہیں ہے... اِس لیے یہ کہنا صحیح ہے کہ کائنات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے پیدا کی گئی ہے اور یہ بات آپ ہی کے بارے میں کہی گئی ہے... کسی دوسرے کے بارے میں نہیں کہی گئی۔

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

حضرت مولانا ملا معین واعظ الکاشفی رحمۃ اللہ علیہ زیرِ آیت "فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ" فرماتے ہیں' بارگاہِ خداوندی سے خطاب آیا "یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم"

اَنَا وَ اَنْتَ وَمَا سِوٰی ذٰلِكَ خَلَقْتُهَا لِاَجْلِكَ

یعنی صرف میں اور آپ مقصود ہیں باقی تمام مخلوق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے پیدا کی ہے۔

حکمت از ایجادِ دو عالم چہ بود — تا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کند اظہارِ وجود
گر نہ کہ نورش ز قدم تافتے — ز آدم و عالم کہ نشاں یافتے
قرص تبا شیر صباح وجود — نور طلوع از افق اُو نمود

کون و مکاں ہر دو زخیل وئند — جان و جہان ہر دو طفیل وئند
ہر دو جہاں فسحت میدان اُوست — گوئے فلک در خم چوگان

﴿معارج النبوۃ:۱/۲۱۳﴾

ترجمہ: دو عالم کو تخلیق فرمانے کا یہ مقصد تھا' تا کہ محمد ﷺ اپنا وجودی اظہار فرماویں۔ اگر آپ ﷺ کا نور اپنا قدم نہ رکھتا تو آدم و عالم، نشاں کہاں پاتا۔ صبح ملیح مکیہ کا وجود میں آنا بھی یہی وجہ ہے۔ طلوع کا نور اس کے خفیف سے ظہور سے ہے، زمین و آسمان میں ہر دو جگہ اس کے لشکر ہیں، جان اور جہاں ہر دو جگہ اس کے طفیل سے ہیں۔

-•❖❋﴿صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم﴾❋❖•-

واقعہ معراج میں ہے کہ جب حضور ﷺ سدرۃ المنتہیٰ پر ساجد الی اللہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو فرمایا اَنَا وَاَنْتَ وَمَاسَوٰی ذٰلِكَ خَلَقْتُهَا لِاَجْلِكَ ۔ اے محبوب ﷺ ہم اور تم اور ماسویٰ اس کے جو کچھ ہے وہ سب ہم نے آپ ﷺ کی خاطر پیدا کیا ہے۔ تو حضور ﷺ نے عرض کیا۔ یَارَبِّ اَنَا وَاَنْتَ وَمَا سوٰی ذٰلِكَ تَرَكْتُ لِاَجْلِكَ ۔ الٰہی میں اور تو اور ماسویٰ اس کے جو کچھ ہے سب میں نے تیری ذات کیلئے ترک کیا (چھوڑا)۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُلْهِمِ الصَّوَابِ وَاِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ ۔

﴿تفسیر حسینی ❖ طیب الوردہ:90، شرح قصیدہ بردہ شریف ❖ شرح قصیدہ بردہ از علامہ خرپوتی 61﴾

-•❖❋﴿صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم﴾❋❖•-

ہے پاک میلاد دی پاک محفل' بدلی رحمت دی ہر سُو چھائی ہوئی اے
حکم رب تھیں جماعت فرشتیاں دی' چادر رحمت دی لے کے آئی ہوئی اے
محفل اُس محبوب دی ہو رہی اے' جہدی خاطر کائنات بنائی ہوئی اے
کِنے بخت نے مستانہ مستانیاں دے' جِنہاں سوہنے دی بزم سجائی ہوئی اے

﴿فیضانِ انیس:۱۱۹﴾

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باعث تخلیق کائنات

حدیث پاک کی روشنی میں

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مِمَّ خُلِقْتَ قَالَ لَمَّا اَوْحٰی اِلَیَّ رَبِّیْ مَا اَوْحٰی قُلْتُ مِمَّا خَلَقْتَنِیْ قَالَ تَعَالٰی وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَوْلَاكَ مَاخَلَقْتُ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ قُلْتُ یَا رَبِّیْ مِمَّا خَلَقْتَنِیْ قَالَ تَعَالٰی وَعِزَّتِیْ لَوْلَاكَ مَاخَلَقْتُ جَنَّتِیْ وَلَانَارِیْ۔

ترجمہ:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے آپ کی تخلیق کس مقصد کے تحت فرمائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مجھ پر وحی نازل ہوئی تو میں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے پروردگار! تو نے میری تخلیق کا کیا مقصد رکھا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! اگر میں تجھے پیدا نہ فرماتا تو نہ میں زمین کو پیدا کرتا اور نہ ہی آسمانوں کو وجود بخشتا۔ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تیری ذات نے مجھے کس مقصد کے تحت پیدا فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا (اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! اگر تم نہ ہوتے تو میں اپنی جنت اور دوزخ کو پیدا نہ کرتا۔

﴿نزہۃ المجالس ج دوم باب میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ☆ زرقانی شرح المواہب ☆ سیرت حلبیہ جلد اول نصف آخر: ۵۴﴾

امام ابن سبع وعلامہ عرفی سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کرتے ہیں ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ لِنَبِیِّہٖ مِنْ اَجْلِکَ اَسْطَحُ الْبُطْحَاءَ وَاَمُوْجُ الْمَوْجَ وَاَرْفَعُ السَّمَاءَ وَاَجْعَلُ الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضور نبی کریم ﷺ سے فرمایا اے محبوب ﷺ! میں نے زمین کا فرش تیرے لئے بچھایا' دریاؤں کو آپ کی خاطر موجزن کیا یا آسمانوں کو آپ کی خاطر بلند کیا اور جزا و سزا کو بھی آپ ہی کی خاطر مقرر کیا۔

﴿ذکرہ الزرقانی فی الشرح﴾

ان روایات کا حاصل یہی ہے کہ تمام کائنات نے خلعتِ وجود حضور سید الکائنات ﷺ کے صدقہ میں پایا... الحق

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا' وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہاں کی' جان ہے تو جہان ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حدیث لولاک

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ

لَوْلَاکَ یَا مُحَمَّدُ لَمَا خَلَقْتُ الْکَائِنَاتِ

ترجمہ: اے محمد ﷺ! اگر آپ نہ ہوتے تو میں کائنات کو پیدا نہ کرتا۔

﴿تفسیر روح البیان: ۵۰۰/۹﴾

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت امام ربانی مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل فرماتے ہیں۔

لَوْلَاہُ لَمَا خَلَقَ اللّٰہُ سُبْحَانَہُ الْخَلْقَ وَلَمَا اَظْهَرَ الرَّبُوْبِیَّۃَ

اگر حضور اقدس ﷺ تشریف نہ لاتے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ مخلوق کو پیدا ہی نہ فرماتا اور نہ ہی اپنی ربوبیت کو ظاہر فرماتا۔

﴿مکتوبات شریف: دفتر دوم حصہ ششم مکتوب نمبر 1﴾

حضرت مجدد و منور الف ثانی امام ربانی قدس سرہ العزیز اپنے مکتوبات مبارکہ میں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ اے حبیب ﷺ! اگر آپ کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ اگر آپ ﷺ کا پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ فرماتا۔

﴿مکتوبات: ۱۲۲ ج ۳ ص ۲۲۲﴾

-•❖❋﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❋❖•-

حضرت عبدالکریم الجیلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت نقل کی کہ

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَهٗ فِیْ لَيْلَةِ الْمِعْرَاجِ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

بیشک اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ عالم ﷺ کو شبِ معراج فرمایا کہ اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا۔

﴿جواہر البحار: ۲/۲۲﴾

-•❖❋﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❋❖•-

حدیثِ قدسی ⟩⟨ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

❖ "لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ" ❖

❋ محبوب ﷺ! اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا ❋

﴿❖ عین الفقر مترجم: ۲۷ ❖ تفسیر روح البیان ج ۹/ ۵۰۰ ❖﴾

❖ "لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْكَوْنَيْنِ" ❖

❋ اے نبی! اگر آپ کی شانِ رفیع کا اظہار مقصود نہ ہوتا تو میں اِس کائنات کو پیدا ہی نہ کرتا ❋

﴿معارج النبوۃ: ۳/ ۲۷ ☆ جامِ طہور: ۱۹۵﴾

امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

حدیث قدسی﴾ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشہور و معروف قصیدہ بردہ شریف کے شعر نمبر 33 میں فرماتے ہیں۔

وَكَيْفَ تَدْعُوْ اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

ترجمہ:۔اور کیسے ضروریات دُنیاوی اِس ذات (گرامی قدر) کو اپنی جانب متوجہ کر سکتی ہیں، جبکہ اگر وہ نہ ہوتے تو دُنیا نیستی سے وجود میں ہی نہ آتی۔

حضرت اِمام اَعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

حدیث لولاک کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اِمامُ الائمہ... پیشوائے اہلسنت و الجماعت... حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ (م۔۱۵۰) اپنے ''قصیدۃ النعمان'' کے شعر نمبر 4 میں فرماتے ہیں۔

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاكَ مَا خُلِقَ امْرَءٌ
كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰى لَوْلَاكَا

ترجمہ:۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اَقدس نہ ہوتی تو کوئی شخص پیدا نہ کیا جاتا، بلکہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو جملہ کائنات ہی پیدا نہ ہوتی۔

اِس کی شرح میں حافظ برکت علی (لاہور) فرماتے ہیں

ذات تساڈی شاناں والی، جے رب کرے نہ پیدا
ہندا نہ کوئی آدم زادہ، دُنیا وِچ ہویدا
ہرگز ہرگز کوئی نہ ہندا، نہ ایہہ سلسلہ سارا
آپ دی خاطر خالق و مالک، کیتا ایڈ پیارا

اَنْتَ الَّذِیْ مِنْ نُوْرِكَ الْبَدْرُ اكْتَسٰی
وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُوْرِ بَهَاكَا

ترجمہ: آپ ﷺ وہ ہیں کہ چودھویں رات کے چاند نے چاندنی کا لباس آپ ﷺ کے نور سے پہنا اور سورج بھی آپ ہی کے نورِ حُسن سے روشن ہے۔

روشن نوروں آپ دے حضرت ﷺ بدر نے روشنی پائی
سورج نوں بھی نور تساڈڑے بخشی اے روشنائی
عقلوں فکروں باہر یارو نور نبی ﷺ دیاں شاناں
اندر لامکاں مکانے چمکیا دوہاں جہاناں

﴿قصیدۃ النعمان شرح: ۱۷☆ داستان غم: ۹۱﴾

نام محمد ﷺ آدم علیہ السلام کا مہر

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد آپ علیہ السلام کی بائیں پسلی کی پہلی ہڈی سے حضرت حوا علیہا السلام کو تخلیق فرمایا، پھر آپ کی طلب پر اُن سے نکاح فرمایا، جس کے اہتمام کے لئے رب تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کے لئے جواہرات سے مرصع کرسی بچھانے کا حکم دیا، جس پر آدم علیہ السلام کو بٹھایا گیا، تمام ملائکہ نے آپ کو گھیرے میں لے لیا، اُس وقت حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اَب رسمی طور پر حوا کو طلب کرو، آدم علیہ السلام نے رسمی طور پر اُن سے شادی کے لئے کہا۔ حق تعالیٰ نے اِس طلب کو قبول فرمالیا اور حوا علیہا السلام کو آدم علیہ السلام کی زوجیت میں دے دیا اور اِس عقد کو اپنی حمد وثناء سے مزین فرمایا اور نبی آخرالزمان ﷺ کے نامِ نامی کا ذِکر اِس عقد کا مہر قرار دیا گیا۔ رب کریم نے فرمایا کہ اے آدم (علیہ السلام) میرے حبیب، نبی، صفی وخلیل جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ گرامی وہ ہے جن سے میں نے تخلیق کی اِبتداء فرمائی ہے اور

اِختتام بھی انہیں کی ذاتِ گرامی پر ہوگا۔ اور یہ نور جو کہ تمہاری دونوں اَبروؤں کے درمیان چمک رہا ہے، اُسی ذاتِ اَقدس کا نور ہے اور اُن کا نامِ نامی زمین و آسمان... نور و ظلمت... جنت و دوزخ سے پہلے ذِکر کر دیا گیا تھا اور وہ اِبتداء ہی سے منصب نبوت و رسالت پر فائز تھے۔ اگر محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کی اُمت کی تخلیق مقصود نہ ہوتی تو اے آدم علیہ السلام! نہ آپ کو پیدا کیا جاتا اور نہ جنت و دوزخ کو پیدا کیا جاتا۔ ان کو تمام مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ ﴿معارج النبوۃ: ۱/۳۴۰﴾

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمد وّاٰلہٖ وسلم

نام محمد ﷺ سببِ توبہء آدم علیہ السلام

حاکم، بیہقی، طبرانی، آجری، ابونعیم، ابن عساکر، امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں حضور سید المرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا

لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيْئَةَ قَالَ رَبِّ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِيْ قَالَ وَ كَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا قَالَ لِاَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِيْ بِيَدِكَ وَ نَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُّوْحِكَ رَفَعْتُ رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ عَلٰى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" فَعَلِمْتُ اَنَّكَ لَمْ تُضِفْ اِلٰى اِسْمِكَ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَيْكَ فَقَالَ صَدَقْتَ يَا اٰدَمُ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ (وفی روایۃ عند الحاکم) فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى صَدَقْتَ يَا اٰدَمُ اِنَّهٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَيَّ اِمَّا اِذَا سَاَلْتَنِيْ بِحَقِّهٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا غَفَرْتُ لَكَ وَمَا خَلَقْتُكَ ۔

﴿معارج النبوۃ: ۳۶۳ ❖ سیرت حلبیہ جلد اول: ۳۹﴾

جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو (عرصہ دراز کے بعد دُنیا میں)

آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کی' اے میرے رب! صدقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا' میری مغفرت فرما۔ ربّ العالمین نے فرمایا: تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیونکر پہچانا' جبکہ ابھی تو اُن کی دُنیا میں تشریف آوری بھی نہیں ہوئی۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی، مولا! جب تو نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی رُوح ڈالی تو اُس وقت میں نے سر کو اُوپر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر "لَآ اِلٰہَ اِلَّا للّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" لکھا ہوا پایا' اس سے میں نے سمجھا کہ جس ہستی کا پیارا نام تو نے اپنے اسم مبارک کے ساتھ ملا کر لکھا ہے وہ یقیناً تمام مخلوق سے زیادہ پیارا اور محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم علیہ السلام! تو نے سچ کہا' بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ محبوب ہیں۔ اَب جبکہ تو نے اُن کے نام کے وسیلہ سے مجھ سے مانگا ہے' تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں اور اے آدم! اگر مجھے اپنے محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ نمائی مقصود نہ ہوتی تو میں تجھے پیدا ہی نہ کرتا اور نہ تیری مغفرت کرتا۔

❖ الخصائص الکبریٰ: ۲۳ ❖ مدارج النبوت: ۱۴/۲ ❖ تفریح الاذکیا فی احوال الانبیاء: ۱۰۰ ❖

❖ الوفا: ۴۲۶ ❖ معارج النبوۃ: ۲۶۳/۱ ❖ سیرتِ حلبیہ: ۳۹/۱ ❖ جانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم: ۱۴۳ ❖

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّم

رُوِیَ اَنَّہٗ لَمَّا خَرَجَ آدَمُ مِنَ الْجَنَّۃِ رَاٰی مَکْتُوْبًا سَاقَ الْعَرْشِ وَعَلٰی کُلِّ مَوْضِعٍ فِی الْجَنَّۃِ اِسْمَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْرُوْنًا بِاِسْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ یَا رَبِّ ھٰذَا الْمُحَمَّدُ مَنْ ھُوَ؟ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذَا وَلَدُکَ الَّذِیْ لَوْلَاہُ مَاخَلَقْتُکَ فَقَالَ یَا رَبِّ بِحُرْمَۃِ ھٰذَا الْوَلَدِ اِرْحَمْ ھٰذَا الْوَالِدَ فَنُوْدِیَ یَا آدَمُ لَوْتَشَفَّعْتَ اِلَیْنَا بِمُحَمَّدٍ فِیْ اَھْلِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ لَشَفَّعْنَاکَ

جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نکلے' دیکھا کہ ساقِ عرش پر اور جنت میں ہر جگہ نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے' عرض کیا: یا رب! محمد کون ہیں؟ اِرشاد

فرمایا: هٰذَا وَلَدُكَ لَوْلَاهُ مَاخَلَقْتُكَ یہ تمہارے فرزند ہیں' اگر یہ نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا نہ کرتا۔ عرض کیا: یا رب! بحرمتِ اِس فرزند کے اِس کے والد پر رحم کر۔ ندا آئی: اے آدم علیہ السلام اگر تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے کل زمین و آسمان والوں کے حق میں سفارش کرتے تو ہم قبول کرتے۔ ❖ مواہب اللدنیہ مترجم: ۱۱۰ ❖ جواہر البحار: ۱/۲۰۵ ❖

تخلیق عالم محض حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی وجہ سے ہوئی' حدیث شریف میں ہے کہ جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لغزشِ گندم خوری ہوئی' اور جنت سے دُنیا میں آئے' تین سو برس تک روتے رہے اور بظاہر رحمت الٰہی متوجہ حال ہوئی۔ ایک دن عرض کیا' خداوندا! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں اُس کے باپ پر رحم فرما۔ اِرشاد ہوا کہ اے آدم! تم نے کہاں سے جانا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری بارگاہ میں ایسے مقرب ہیں جن کا وسیلہ پکڑا؟ عرض کی: میں نے جنت میں جب بھی نگاہ اُٹھائی' ہر جگہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه لکھا پایا۔ جانا کہ یہ تیری بارگاہ میں سب سے زیادہ مقرب ہیں' جن کا نامِ نامی تو نے اپنے اِسم گرامی کے ساتھ ملایا ہے۔ ارشاد ہوا'' صَدَقْتَ یَا آدَمُ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَاخَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُ اَرْضًا وَلَا سَمَاءً'' اے حضرت آدم علیہ السلام! تم نے سچ کہا اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں نہ تم کو پیدا کرتا۔ نہ زمین بناتا اور نہ آسمان۔

مقصود ذات اوست دگر ہا ہمہ طفیل
مقصود نور اوست دگر جملگی ظلام

ترجمہ:

❖ مواہب الدنیہ: ۱۱۰ ❖ مدارج النبوت ۱۴ ❖ مطالع المسرات ۴۶۵ ❖ تفسیر منثور ❖ [illegible] ۱۰۰ ❖ ۵

انگوٹھے چومنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت

انجیل برنا باس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے
آنکھ کھولی تو فضاؤں میں ایک چمکتی دمکتی تحریر دیکھی
"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ"

دیکھ کر حیران ہو گئے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا: مجھ سے پہلے بھی اِنسان ہوئے ہیں؟ بارگاہِ عالی سے جواب آیا:

اے میرے بندے آدم! تمہارا آنا مبارک ہو۔ میں تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پہلا اِنسان ہے جس کو میں نے پیدا کیا ہے اور جس کا تو نے نام دیکھا وہ تیرا ہی بیٹا ہے لیکن وہ آج سے سالوں بعد دُنیا میں آئے گا اور میرا پیغمبر ہوگا' اُس کیلئے میں نے تمام چیزیں پیدا کی ہیں' وہ جب آئے گا تو دُنیا کو روشن کر دے گا' یہ وہی ہے جس کی روح تخلیقِ کائنات سے ساٹھ ہزار برس پہلے ایک آسمانی نور کی شکل میں تھی۔

حضرت آدم علیہ السلام نے یہ سن کر رب تعالیٰ کے حضور اِلتجا کی کہ کلمہ طیبہ کے دونوں جز ان کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں پر آجائیں۔ خدا کی شان سیدھے ہاتھ کے انگھوٹھے پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَچانک ظاہر ہوا اور اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ آپ نے دیکھتے ہی بیتابانہ اَپنے انگھوٹھے چوم لیے اور آنکھوں سے لگائے اور فرمایا: مبارک ہو وہ دِن جس دِن تو اِس دنیا میں تشریف فرما ہو۔ (انجیل برنابس، باب ۳۹، ص ۵۰)

﴿جانِ جاناں ص ۲۶﴾

آدم علیہ السلام کی کنیت

امام قسطلانی اور علامہ یوسف ابن اِسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے عرض کی: اِلٰہی تو نے میری کنیت ابو محمد کس لئے رکھی۔ بارگاہ اِلٰہی سے

ارشاد ہوا: اے آدم علیہ السلام اپنا سر اوپر اُٹھا۔ آدم علیہ السلام نے سر اُٹھایا تو پردۂ عرش میں ایک نور چمکتا ہوا نظر آیا۔ عرض کی: الٰہی یہ نور کیسا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هٰذَا نُوْرُ نَبِيٍّ مِّنْ ذُرِّيَّتِكَ اِسْمُهٗ فِي السَّمَاءِ اَحْمَدُ وَفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ لَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُكَ سَمَاءً وَّلَا اَرْضًا۔

یہ چمکنے والا نور میرے نبی معظم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے جو تمہاری ذریت (اولاد) سے ہونگے، جن کا نام آسمانوں پر احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے، تو میں نہ تجھے پیدا کرتا اور نہ ہی آسمان و زمین کو پیدا کرتا۔

❁ مواہب اللدنیہ ۱۱۰ ❖ جانِ عالم ۴۴ ❖ سیرت حلبیہ ار ۲۰۰، ۱۴۲ ❁

-•❖❃ صلی اللّٰہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ❃❖•-

شرح تعرف میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے پایۂ عرش پر کلمہ

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

دیکھا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا رُتبہ ذہن و قلب میں مرتسم ہو گیا۔ بہشت میں داخل ہوئے تو مشرق و مغرب، در و دیوار، اشجار و ازہار غرضیکہ ہر طرف اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ فرمائیاں ہیں۔ پھر آپ علیہ السلام زمین پر تشریف لائے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد عطا فرمائی۔

ایک دن حضرت آدم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام سے اسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے کہ میں نے کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آراستہ نہ ہو حتیٰ کہ عرش و کرسی... لوح و قلم... مدارج جنان... منازل رضوان کو اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مزین پایا۔ حضرت شیث علیہ السلام نے اپنے والد مکرم حضرت آدم علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ بلند مرتبت ہیں یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم؟ حضرت آدم علیہ السلام خاموش رہے۔ دوسری مرتبہ پوچھا: آپ پھر خاموش رہے، مگر تیسری بار دریافت کرنے پر فرمایا: بیٹا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں میری ایک بات ہی یاد رکھ لو جو مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے:

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَلَا الدُّنْيَا وَلَا الْاٰخِرَةَ وَلَا السَّمٰوٰتِ وَلَا الْاَرْضَ وَلَا الْعَرْشَ وَلَا الْكُرْسِيَّ وَلَا اللَّوْحَ وَلَا الْقَلَمَ وَلَا الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ لَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ يَا آدَمُ۔

اے آدم علیہ السلام یہ اَجرامِ علویہ اور اَجسامِ سفلیہ تو تمہاری خاطر بنائے گئے ہیں مگر تم میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہو۔ ﴿معارج النبوت: ج ۱/ ۲۷﴾

پیدائشِ دُنیا و جنت...... صدقے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں جنت کو دیکھا' اُس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے' اُس کے درخت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اُس کی شاخیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ اور اُس کے پھل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ہیں' اُن کے دروازوں پر لکھا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے لئے تیار کی گئی۔ جب صبح ہوئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے خواب بیان کیا۔ وہ پوچھنے لگے' محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں اور اُن کی اُمت کون ہے؟ اِتنی دیر میں آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لے آئے اور کہنے لگے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے حبیب اور میرے برگزیدہ خلق ہیں' اگر وہ نہ ہوتے تو میں نہ دُنیا کو پیدا کرتا' نہ جنت کو' نہ دوزخ کو۔ وہ دُنیا میں آخری نبی اور قیامت میں پہلے شفاعت کرنے والے ہوں گے۔ اُن کی اُمت تمام اُمتوں سے زیادہ میرے نزدیک کرامت رکھتی ہے۔ اور جنت مخلوقات پر اُس وقت تک حرام ہے جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی اُمت اُس میں داخل نہ ہو جائے۔ ﴿نزہۃ المجالس: ۴۸۱﴾

﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم......ظہورِ خدائی کا سبب

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت خوش ہوئے۔ اور دوگانہ شکر بجالائے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر یہ کہا کہ آپ علیہ السلام کا یہ لڑکا پیغمبر مرسل ہوگا۔ آپ علیہ السلام یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ پھر پوچھا کہ بھائی جبرائیل! کیا اس کی نسل سے بھی کوئی پیغمبر ہوگا؟ کہا! نہیں۔ یہ سن کر آپ علیہ السلام ملول ہوئے۔ فوراً حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر کہا کہ حکمِ الٰہی ہے کہ اس کی نسل سے ہم ایک پیغمبر پیدا کریں گے جن کا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پیغمبرِ آخرالزمان ہونگے۔ اگر انہیں پیدا نہ کرنا ہوتا تو میں اپنی خدائی ظاہر نہ کرتا۔

○ افضل الفوائد حصہ دوم راحت المحبین ۱۷۴، ۱۹۳، ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ خواجہ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ ○

ایک موقعہ پر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام ملکوت کے روبرو اس بات کا حلف اٹھایا ہے کہ مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں اپنے ملک کو ظاہر نہ کرتا۔

○ افضل الفوائد حصہ دوم راحت المحبین ۱۹۰، ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ خواجہ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ ○

صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم

محمد مصطفیٰ ﷺ کے سبب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وما کُنتَ بجَانِب الطّور اِذْنا دَیْنا

❁❁ پ......سورۃ القصص آیت ۴۶ ❁❁

ترجمہ:۔اور آپ طور کے کنارے پر بھی نہ تھے جب کہ ہم نے (موسیٰ علیہ السلام کو) ندا کی تھی۔

اِس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں حضرت اِبن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تورات کی لکھی ہوئی تختیاں عطا ہوئیں تو آپ بہت خوش ہوئے' بارگاہِ ربُ العزت میں عرض کیا: خدایا! تو نے مجھے ایسی بزرگی کے ساتھ مشرف فرمایا کہ مجھ سے پہلے کسی کو اس کے ساتھ مکرم نہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! چونکہ ہم نے تیرے دِل کو تواضع اور اِنکساری والا پایا تو تجھے اپنے ساتھ کلام اور نعمت رِسالت سے سرفراز فرما دیا اور کہا۔

فَخُذْ مَا اٰتَیْتُکَ وَکُنْ مِّنَ الشّٰاکِرِیْنَ وَمُتْ عَلَی التَّوْحِیْدِ وَعَلٰی حُبِّ مُحَمَّدٍ ﷺ

ترجمہ: جو کچھ میں نے تم کو دیا ہے اُسے پکڑ لو اور شکر گزار لوگوں میں شامل ہو جاؤ اور مرتے دم تک میری توحید اور میرے حبیب محمد ﷺ کی محبت پر قائم رہنا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اِلٰہی! محمد ﷺ کون ہیں' جن کی محبت تیری توحید کے ساتھ وابستہ ہے اور جن کا اِسمِ گرامی موت کے وقت بھی ضروری ہے؟

اِرشاد ہوا کہ محمد ﷺ میرے حبیبِ لبیب ہیں کہ جن کا نامِ نامی اِسمِ گرامی تمام مخلوق کی پیدائش سے دو ہزار برس قبل عرش پر لکھا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے قریب تر ہو جاؤں، جتنی تمہاری باتیں تمہاری زبان سے قریب ہیں، تمہارا خیال دِل سے، تمہاری روح کو تمہارے جسم سے نزدیکی ہے، جتنی تمہاری بینائی کو تمہاری آنکھوں سے قربت ہے، تمہاری سماعت کان سے، تمہاری آنکھوں کی سیاہی تمہاری آنکھوں کی سفیدی سے اور کیا تمہاری تمنا ہے کہ بروز محشر تمہیں پیاس نہ ستائے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام مارے خوشی کے اچھل پڑے اور عرض کی جی ہاں! مجھے ان نعمتوں کی بے حد خواہش ہے، یا اللہ! میری آرزو اور میری تمنا تو یہی ہے کہ میں تیرے قریب تر ہوں۔ باری تعالیٰ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اگر واقعی ایسا ہی ہے تو پھر میرے حبیب رسولِ آخر الزمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر لاتعداد درود پاک پڑھا کرو اور کثرتِ درود کی عادت بطور ورد اپنے اندر پیدا کرو تاکہ تمہیں میری قربت کی دولت میسر ہو سکے اور بنی اسرائیل کو بھی یہ پیغام پہنچا دو کہ جو کوئی بھی میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہوگا اور اُن سے بغض رکھے گا اُس پر دوزخ کے شعلے مسلّط کر دیئے جائیں گے، میرے مشاہدے سے دور ہو جائے گا، اُسے حجابات میں چھپا دیا جائے گا، وہ میرے دیدار کی دولت سے محروم رہ جائے گا اور مردود بنا دیا جائے گا۔ کوئی فرشتہ اس پر رحم نہیں کرے گا، کوئی نبی شفاعت نہیں کرے گا، اُس کے لئے جہنم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ عذاب کے فرشتے اُسے کھینچتے کھینچتے دوزخ میں لے جائیں گے اور اُسے نارِ جہنم میں ڈال دیا جائے گا جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ جلتا سڑتا رہے گا اور اُس کی نجات کا کوئی راستہ نہ ہوگا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ عرض کیا: یاالٰہی! مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مزید تعارف کرا دے کہ وہ کون ہیں؟ جن کے وسیلہ کے بغیر میں تیری بارگاہ میں قرب حاصل نہیں کر سکتا۔

اِرشادِ باری تعالیٰ ہوا، اے موسیٰ علیہ السلام! سنو.....

لَوْلَا مُحَمَّدٌ وَ اُمَّتُهٗ لَمَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ وَلَا الشَّمْسَ وَلَا لْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلَ وَلَا النَّهَارَ وَلَا مَلَكًامُقَرَّبًا وَّلَا نَبِيًّا مُّرْسَلًا وَّلَا اِيَّاكَ

ترجمہ: اگر محمد ﷺ اور اُن کی امت نہ ہوتی تو میں نہ جنت کو پیدا کرتا... نہ دوزخ کو... نہ سورج کو پیدا کرتا اور نہ چاند کو... نہ دن کو پیدا کرتا اور نہ رات کو... اور نہ مقرب فرشوں کو تخلیق کرتا اور نہ ہی کسی نبی مرسل کو اور نہ ہی (اے موسیٰ علیہ السلام) تجھ کو پیدا کرتا۔

اگر تم بھی نبوتِ محمدی ﷺ کا اِقرار نہ کرتے اور اُن پر درُود نہ بھیجتے تو تمہیں بھی آتش دوزخ میں جانا ہوتا' اگر چہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہی کیوں نہ ہوتے' میرے محبوب کی نبوت کے اِقرار کے بغیر بخشش کے حقدار نہ ہوتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے اللہ! میں تیرے محبوب محمد ﷺ کی نبوت پر اِیمان لاتا ہوں اور اُن کی رسالت وفضیلت کی گواہی دیتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ آپ ﷺ کی ذات پاک پر بے پناہ درُود پڑھوں گا' لیکن مجھے یہ دریافت کرنے کی اِجازت ہونی چاہیئے کہ کیا میں آپ کا زیادہ دوست ہوں یا محمد ﷺ؟۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:......

اَنْتَ كَلِيْمِيْ وَمُحَمَّدٌ حَبِيْبِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْكَلِيْمِ

اے موسیٰ! تم میرے کلیم ہو اور محمد میرے حبیب ہیں، حبیب کلیم سے زیادہ محبوب ہوا کرتا ہے۔

معارج النبوۃ:۱/۳۰۹/۲/۳۵ ❖ مطالع المسرات:..... ❖ قصیدۃ النعمان:۳۴

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

تلاوتِ زبور سے پہلے

حضرت داؤد علیہ السلام کلمہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے

سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ جب میں زبور پڑھتا ہوں تو ایک نور ظاہر ہوتا ہے جس سے میرے دل کو راحت و چین حاصل ہوتا ہے' میرا تمام عبادت خانہ منور و روشن ہو جاتا ہے' در و محراب حرکت کرنے لگتے ہیں' خداوندا! یہ نور کیسا ہے؟

بارگاہِ الٰہی سے خطاب آیا: یہ نور میرے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے' مزید فرمایا کہ

لِاَجْلِهٖ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ وَاٰدَمَ وَحَوَّاءَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ

انہیں کیلئے میں نے دنیا و آخرت... آدم و حوا... جنت و دوزخ کو پیدا کیا

حضرت داؤد علیہ السلام نے بلند آواز سے نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیا تو کوہ و دشت' بیابان اور صحرا سے ایک گونج آئی کہ صدقت یا داؤد علیہ السلام۔ اے داؤد علیہ السلام! آپ نے صحیح کہا۔ اسی مضمون کو کلامِ الٰہی میں اس طرح بیان کیا وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ۔

اُس دِن کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام جب کبھی زبور کی تلاوت فرمانے لگتے تو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ لیتے۔

❖ معارج النبوت: ۳۶/۲ ❖ الوفا: ۴۸ ❖

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوبِ الٰہی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ آسمان میں فرشتے کس شغل میں ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا! جس روز سے اللہ تعالیٰ نے تمام ملکوت کو پیدا کیا ہے۔ انہیں حکم ہوا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ورد زبان رکھو

اور اُس کی دوستی دِل میں رکھو۔ اگر اُس سے محبت نہ رکھو گے اور اِس اِسم مبارک کو شفیع نہ پاؤ گے تو تمہیں علیحدہ کیا جائے گا۔ پھر فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول کرنی چاہی تو فرمایا کہ ہماری بارگاہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اِسم مبارک کو شفیع بنا' تا کہ ہم تیری توبہ قبول کریں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ موجودات میں ہے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل ہے۔

﴿افضل الفوائد حصہ راحت المحبین: ۱۹۰/ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء/مرتبہ امیر خسرو﴾

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

تمام عیسائیوں کو کلمہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ.....

وَاَقَرَّہٗ عَلَیْہِ السُّبْکِیُّ فِیْ شِفَاءِ السِّقَامِ وَالسِّرَاجِ الْبُلْقِیْنِیْ فِیْ فَتَاوٰہُ وَ کَذَا جَزَمَ بِصِحَّتِہِ الْعَلَّامَۃُ ابْنُ حَجَرٍ فِیْ اَفْضَلِ الْقُرٰی اَقُوْلُ قَدْ صَرَّحَ الْمُحَقِّقُ ابْنُ الْھَمَامِ فِیْ بَابِ الْاِحْرَامِ مِنْ فَتْحِ الْقَدِیْرِ اَنَّ الْاِقْدَامَ عَلَی التَّحْسِیْنِ فَرْعُ مَعْرِفَتِہٖ حَالًا وَعَیْنًا قُلْتُ فَکَیْفَ بِالتَّصْحِیْحِ وَ اَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ مَنْ یَّعْلَمُ حُجَّۃٌ عَلٰی مَنْ لَّا یَعْلَمُ۔

اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی عِیْسٰی اَنْ اٰمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَمُرْ مَنْ اَدْرَکَہٗ مِنْ اُمَّتِکَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِہٖ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَا الْجَنَّۃَ وَلَا النَّارَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَی الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ فَکَتَبْتُ عَلَیْہِ ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' فَسَکَنَ۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ اے عیسیٰ علیہ السلام تم (میرے حبیب لبیب) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اپنی اُمت کو حکم دو کہ جو لوگ اُن کا زمانہ پائیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں کیونکہ اگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں نہ آدم علیہ السلام کو پیدا کرتا اور نہ ہی جنت و دوزخ بناتا۔ جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا تو وہ مضطرب ہو گیا' میرے جاہ وجلال کی وجہ سے کانپنے لگا' پھر میں نے اس پر کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھ دیا...تو وہ ٹھہر گیا... پرسکون ہو گیا۔

❖ المستدرک: ۶۱۵/۲ ❖ معارج النبوت: ۳۹/۲ ❖ تفسیر روح البیان: ۱۹۴/۷ ❖

❖ الوفا مترجم: ۴۸ ❖ زرقانی: ۲۴۴/۵ ❖ الخصائص الکبریٰ: ۲۵/۱ ❖

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

انجیل برناباس میں رب تبارک وتعالےٰ کا یہ ارشاد ہے کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر تمام اَشیاء بنائی ہیں تاکہ اُس کے وسیلے سے تمام اَشیاء میری صفت وثنا کریں۔

انجیل برناباس میں ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آنیوالے رسول کا کیانام ہوگا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:......

اُس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا' کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے جس وقت اُن کی روح پیدا کی' یہی نام رکھا تھا اور اُس روح کو ایک آسمانی نور میں رکھ کر فرمایا تھا۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتظار کیجئے کیوں کہ میں تیری خاطر جنت' دُنیا اور بکثرت مخلوق پیدا کروں گا' جس پر آپ کو گواہ بناؤں گا' جو تجھ پر سلام بھیجے گا اُس پر سلام بھیجا جائے گا۔

ساری چیزیں اُس کے وسیلے سے پیدا ہوئیں' جو کچھ پیدا ہوا ہے اُس میں سے کوئی چیز بھی اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔ اُس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھا۔ (انجیل یوحنا)

مندرجہ بالا حقائق وشواہد سے معلوم ہوا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور' کائنات کے ذرے ذرے میں جاری وساری ہے اور بیشک آپ وجہِ تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وسلم ۲۷

پیدائش جبرئیل علیہ السلام تاجدارِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر

ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: یا محمد حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ جل شانہ نے میری تخلیق کے بعد مجھے دس ہزار برس عالم بیخبری میں رکھا' بعدہٗ مجھے پکارا کہ اے جبرئیل (علیہ السلام)! (اُس وقت مجھے اِس بات کا شعور ہوا کہ میرا نام جبرئیل (علیہ السلام) ہے) میں نے جواب میں کہا ''لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ'' اے اللہ! بندہ حاضر خدمت ہے۔ اللہ جل شانہ نے حکم صادر فرمایا: ''قَدِّسْنِیْ'' میری بے نیازی کے ذکر میں مشغول ہو جا۔

میں خالقِ اکبر کی قدوسیت کا ذکر دس ہزار برس کرتا رہا۔ پھر صدا آئی ''مَجِّدْنِی'' اَب میری بزرگی و برتری کی صفت بیان کرتا رہ' میں دس ہزار برس عظمت الٰہی کے گیت گاتا رہا۔ پھر ندا ''اَحْمِدْنِی'' میری حمد وثنا کی تسبیح پڑھ۔ میں نے دس ہزار برس' تحمید الٰہی میں زندگی گزاری۔ اُس کے بعد ''ساقِ عرش'' کے پردہ کو ہٹا کر مجھے اور دس ہزار برس تک تکتے جانے کا فرمان جاری فرمایا۔ اس عرصہ نظارگی میں ''ساقِ عرش'' پر ایک سطر کو مرقوم پایا' اللہ پاک نے مجھے فہم عطا فرمائی کہ یہ سطر ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' ہے۔ میں نے عرض کیا: یا خالقِ ذُوالمنن! یہ ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کون ہیں؟ جواب آیا اے جبرئیل! اگر میرے ارادہ وقدرت میں ''تخلیقِ محمد'' نہ ہوتی تو تم کو خلقت کی خِلعت نصیب نہ ہوتی۔ بعد از وہ نہ ہوتے تو نہ جنت ہوتی نہ جہنم.... نہ سورج ہوتا نہ چاند... اور نہ ثواب ہوتا نہ عِتاب۔ اے جبرئیل علیہ السلام! اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم باعثِ تخلیق دو عالم پر صدقے جاؤ اور ہدیہ صلوات بھیجو۔ پس میں جبرئیل علیہ السلام نے آپ پر یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار برس درود بھیجا''۔

اب یہ حقیر فقیر ناظرین و قارئین سے اِنصاف کا طالب ہے اور یہ دریافت کرنے کی جرأت کرتا ہے کہ اَپنے محبوب ﷺ کیلئے اللہ تعالیٰ کی اِس عطائے عظمت و وقار کی حد کا اندازہ کیا کوئی بشر اَپنے خیال وگمان کے اِحاطہ میں لا سکتا ہے؟

❖ تحفۂ درود شریف: ۶۵ رازؔ واعظ سحرالبیان شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیری، رنگون ❖

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی تخلیق نبی اکرم ﷺ کے نور کے ذریعے ہوئی ہے۔ بلکہ تمام فرشتے نبی اکرم ﷺ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ ساری مخلوقات نبی اکرم ﷺ کے وسیلے سے ہی معرفت حاصل کرتی ہے۔

سیدی عبدالعزیز دباغ فرماتے ہیں: وَسَیِّدِنَا جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ انما خُلِقَ لِخِدْمَتِ النَّبِی ﷺ (جواہر البحار) حضرت جبرائیل علیہ السلام کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیلئے پیدا کیا گیا ہے اور یہ آپ ﷺ کے ذاتی محافظ فرشتوں میں شامل ہیں

❖ الابریز: ۵۳۳ ❖

تاج المذکرین اور ثمار الفرادلیس میں یہ واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی زبانی درج ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ یا محمد حبیب اللہ ﷺ! جس دِن اللہ تعالیٰ نے مجھے خلعتِ وجود عطا فرمایا تو مجھے اٹھارہ ہزار سال عرشِ مجید کے نیچے ساکن ہونے کا حکم دیا' پھر مجھ سے پوچھا: مَنْ خَلَقَكَ (جبرائیل تمہیں کس نے پیدا کیا ہے) میں نے کہا۔ اے پروردگار!

اَنْتَ الْخَالِقُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمَعْبُوْدُ فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا الْعَبْدُ الذَّلِیْلُ الْخَاضِعُ الْمُنْقَادُ

ترجمہ:۔ تو پیدا کرنے والا... اکیلا... قہار... عزت والا... جبار... شب و روز میں معبودِ حق اور میں بندۂ ذلیل... عاجز اور تابعدار۔

بعد ازاں پھر مجھے پورے اٹھارہ ہزار سال کوئی خطاب نہ کیا گیا۔ پھر دریافت

فرمایا: مَنْ خَلَقَكَ وَمَنْ اَنَا

جبرائیل علیہ السلام تمہیں کس نے پیدا کیا اور میں کون ہوں؟

میں نے کہا۔ اے پروردگار

اَنْتَ خَالِقِیْ وَرَازِقِیْ وَ مُحْیِیْ وَمُمِیْتِیْ
وَبَاعِثِیْ وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْمَسَاکِیْنُ

ترجمہ:۔ تو میرا پیدا کرنے والا... اور رزق دینے والا... اور جلانے والا... اور مارنے والا... اور اٹھانے والا... اور میں بندۂ ضعیف مسکین۔

پھر اٹھارہ ہزار سال مجھے خطاب سے نہ نوازا گیا۔ پھر مجھے خطاب ہوا اور مجھے پوچھا گیا۔ ''میں کون ہوں اور تم کون ہو؟

میں نے عرض کی۔

اَنْتَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ وَاَنَا الْعَبْدُ العاندا الْخَاضِعُ الْخَاشِعُ

تو خالق و باری ہے اور میں بندۂ عاجز ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام! تم نے سچ کہا۔

پس میں نے یہ خطاب باصواب سن کر اور اپنے حال پر اکرام خداوندی دیکھ کر عرض کی: اے اللہ! مجھے پیدا کرنے سے پہلے تو نے کوئی اور مخلوق بھی پیدا فرمائی ہے۔ حکم ہوا کہ نگاہ اٹھا کر دیکھ۔

میں نے بموجب حکم نظر اُٹھائی تو ایک نور جمال صوری و کمال معنوی سے آراستہ و پیراستہ تاباں و درخشاں دیکھا' جس کے دیکھنے سے آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں' اس نور کے دائیں بائیں' آگے پیچھے یعنی اردگرد چار ہالے دیکھے۔

میں نے عرض کی: یہ کس کا نور ہے جس کی ضیاؤں سے میری آنکھیں چندھیائی جا رہی ہیں؟ فرمایا: یہ نور اُس ہستی کا ہے جس کی خاطر میں نے تجھے پیدا کیا ہے' تمام

فرشتوں اور دوسری مخلوقات کو صرف اُسی کی برکت سے پیدا کروں گا اور اُس کے وجود گرامی کو ان سب سے مشرف ومکرم بنا دیا ہے۔ عرش... کرسی... لوح و قلم... بہشت و دوزخ اسی ہستی کے طفیل عالم وجود میں آئیں گے۔

هُوَ حَبِيْبِيْ وَ صَفِيِّيْ وَ نَبِيِّيْ وَ سِيْرَتِيْ
وَ خُلْقِيْ مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰى ﷺ

ترجمہ:۔

میں نے دریافت کیا: یا اللہ! یہ چار نور کے ہالے کون ہیں؟ فرمایا: دائیں طرف آپ ﷺ کے وزیر ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ بائیں طرف آپ ﷺ کے مشیر عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔ آگے آپ ﷺ کے حبیب عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اور پیچھے آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

ثمارُ الفرادِیس میں لکھا ہے کہ پیچھے کی جانب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور سامنے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں۔ میں نے دریافت کیا: اے اللہ! یہ پانچ افراد کتنے برگزیدہ ہیں۔ فرمایا: یہ میرے دوست ہوں گے جو ان کو دوست رکھے گا' میں اُسے دوست رکھوں گا۔ جو اِن سے دُشمنی رکھے گا' میں اُس سے دُشمنی کروں گا' ان کے دوستوں کا دوست اور اِن کے دُشمنوں کا دُشمن' اِن کے دوستوں کو بہشت میں اپنی رضا دوں گا اور اِن کے دُشمنوں کو دوزخ کی آگ میں اپنے قہر میں مبتلا کروں گا۔ ﴿معارج النبوۃ: ۲/۲۵﴾

محبت کی پھلواری......صدقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم موجبِ تخلیق کائنات ہیں...ہر شے کو وجود بخشی کیلئے یہی نور وسیلہ بنا...موجب تخلیق کائنات...باعث کن مکاں...یہ تخلیق ایک مقصد کے ساتھ ایک ہستی کامل کیلئے ذاتِ باری تعالیٰ کے ارادہ قدرت وحکمت کے تحت وجود میں لائی گئی۔

محبت کی یہ پھلواری مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کا آغاز بنی۔ اور خود اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ربُ العزت نے اس حقیقتِ عظمیٰ سے آگاہی یوں بخشی۔ ''لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ'' اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ نہ ہوتے تو ہم کچھ پیدا ہی نہ کرتے گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا نور مجہ تخلیق کائنات کے ساتھ اس احد وصمد کی ہویت مطلقہ کی معرفت کا ذریعہ بنا جو مالکِ کون ومکان ہے۔

-•❖❋ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ❋❖•-

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

اے محبوب ﷺ اگر آپ نہ ہوتے۔

تو خدائی کا راز آشکار نہ ہوتا

نہ حسن نہ پرستار ہوتے...... نہ یوسف نہ کوئی خریدار ہوتا...... نہ مصور نہ شاہکار ہوتا...... نہ معبود نہ عبادت گزار ہوتے...... نہ کوئی سپاہ نہ سالار ہوتا...... نہ خم نہ خمار ہوتا...... نہ مے نہ کوئی مے خوار ہوتا...... نہ حق نہ اظہار ہوتا...... نہ دِل نہ دِلدار ہوتا...... نہ صورت نہ سنگار ہوتا...... نہ نکہت نہ نکھار ہوتا...... نہ جمال نہ کوئی پرستار ہوتا...... نہ سیاہ کار نہ استغفار ہوتی...... نہ اَبر نہ اَبر بہار ہوتی...... نہ اَشرار نہ کوئی اَبرار ہوتا...... نہ علم نہ کوئی آموزگار ہوتا...... نہ دین نہ دین دار ہوتے...... نہ معبود نہ عبادت گزار ہوتے...... نہ شہر نہ شہر یار ہوتا...... نہ کشتی نہ کھیون ہار ہوتا...... نہ تاج نہ تاجدار ہوتے...... نہ غار نہ یارِ غار ہوتا...... نہ پتھر نہ بازارِ طائف ہوتا...... نہ جنت نہ طلب گار ہوتے...... نہ بیمار نہ کوئی تیماردار ہوتا...... نہ آزاد نہ کوئی غم خوار ہوتے...... نہ دھار نہ بازار ہوتے...... نہ رخسار نہ گلِ رخسار ہوتا...... نہ اَسرار نہ محرم اسرار ہوتا...... نہ شمع جلتی نہ پھول کھلتے...... نہ دن نکلتا نہ رات ہوتی...... جو یہ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا...... وجود کون و مکاں نہ ہوتا۔

-•❖❋﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❋❖•-

جے نہ ہوندا حضور ﷺ دا نور ظاہر، نہ ایہہ جان ہوندی نہ جہان ہوندا
لامکاں نہ لوح نہ عرش کرسی، نہ زمان ہوندا نہ مکان ہوندا
نہ کوئی علم نہ عمل کوئی عالم، نہ زبان ہوندی۔ نہ قرآن ہوندا
کیویں ہوندا دیوانیہ رب ظاہر، جے نہ دو جگ دا سلطان ہوندا

﴿عرفانِ حق: ۱۱۴، از صوفی عبدالرحیم چشتی دیوانہ﴾

سرورِ کائنات ﷺ سببِ پیدائشِ مخلوقات

تاجدارِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سرورِ عالم ﷺ ابتداء میں مخلوقات کی پیدائش کا سبب اور آخر میں لوگوں کیلئے واسطہ ہدایت و راہ نمائی ہیں... اور حقیقت یہ ہے کہ باطن میں روحوں کے مربی اور ظاہر میں اَجسام کی بلندی و فراخی پوری کرنیوالے... ارکان مذاہب و ممالک غیر کو توڑنے والے... متفرق اَقوام و قبائل کے احکام منسوخ کرنیوالے... وجودی انگوٹھی کے نگینہ اور معرفت و شہود کے نگینۂ منقش کاری... اعتکاف کرنیوالوں کے مقصود... افلاک کے مرکز... سالکوں کے مقصدِ مطلوب... زمین والوں کیلئے تحت اور تہہ خانہ... مکارم اخلاق کے پیشوا... دُنیاوی ماہروں اور کاموں کی تکمیل کرنے والے... وجود و عدم کی منزلوں کے نگہبان... حدوث و قدم کے سمندروں کی برزخ... ممکن و واجب کے جامع... طالب و مطلوب میں رابطہ... اللہ کی حکومت میں سب سے زیادہ عزیز... مملکت الٰہی کے شہنشاہ... حقیقتِ فرد کے ظاہر کرنے والے... صورت رحمانیت کے مظہر... عالمِ لاہوت کی پوشیدگیوں کے سربستہ راز... خزانۂ جبروت سے واقف... اَرواح ملکوت کیلئے پرواز کی قوت... اجسام ناسوت کو بلندی و فراخی دینے والے... ولایت کے بانی' نبوت کے خاتم... کامل مظہر... رحمت عالم... عقل و شعور اوّل... ازل کے ترجمان' نوروں کے نور... بھیدوں کے بھید... ہادی راہِ خاص نور... حبیبِ اعلیٰ... پاکیزگیوں کے پاکیزہ... تمام رسولوں کے سردار... رحمۃ للعالمین... حضور سرورِ کونین ﷺ ہیں۔ آپ پر درود و سلام ہو۔ [illegible]

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد و آلہٖ وسلم

مخزنِ کائنات ﷺ

تاجدارِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں

ہمارا مسلک ہے کہ حضور ﷺ مبداء کائنات ہیں' حضور ﷺ مخزنِ کائنات ہیں۔حضور ﷺ منشاء کائنات ہیں اور حضور ﷺ مقصودِ کائنات ہیں۔

ایک حدیث میں آیا ہے: لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا یعنی اے پیارے حبیب ﷺ تو نہ ہوتا تو میں دُنیا کو نہ بناتا۔ایک حدیث میں آیا لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ یعنی میرے نبی ﷺ اگر تجھے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو بھی پیدا نہ کرتا اور تفسیر حسینی میں ایک حدیث نقل کی گئی۔لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ" پیارے اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنے رب ہونے کو ظاہر نہ کرتا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ احادیث ضعیف ہیں یہ نہیں کہتے کہ ہمارا عقیدہ ضعیف ہے

﴿مقصودِ کائنات:۷،از سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی قدس سرہ العزیز ملتان﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

آپ ﷺ کے طفیل جنت اور ریشمی پوشاک

علامہ ابن جوزی (م ۵۹۷ھ/۱۲۰۰ء) سرکارِ دو عالم ﷺ کی آمد آمد پر ملت اسلامیہ کو مبارک باد دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو یہ ساری دُنیا ہی نہ پیدا کی جاتی...یہ فخر کی بات ہے...یہ میں انکار کی بات نہیں کر رہا...ایسی ہدایت کرنے والے نبی کی اُمت! تمہیں مبارک ہو! بروز قیامت آپ ﷺ ہی کے طفیل جنت اور ریشمی پوشاک ہے۔﴿بیان المیلاد النبی ﷺ:۸﴾

وجودِ کائنات...صدقہ سرورِ کائنات ﷺ

تاجدارِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں میرے شیخ طریقت پیرو مرشد سراج العارفین شہبازِ طریقت، امام السالکین، حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مسلمان بھائیو: کیا جانتے ہو کہ یہ آفتاب و ماہتاب کی شعاعیں...پھولوں کی خوشبوئیں...جنت کے حور و غلمان...سارے عالم کی رونقیں...آسمان کے ستارے...زمین کے سبزے...بلبلوں کے نغمے...چڑیوں کے چہچہے...جن وانس کا وجود کیوں اور کس کی خاطر ہے؟ یہ سب کچھ اس حبیب خدا ﷺ کیلئے ہے جو حوضِ کوثر کا ساقی...جنت کا قاسم...سلطنت خداوندی کا مالک...یتیموں کا والی...غلاموں کا مولیٰ...اپنے رب کا پیارا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سارا کارخانہ ان کیلئے اور ان کے واسطے پیدا فرمایا۔

حضور سرورِ عالم ﷺ ہی باعثِ تخلیق کائنات ہیں اور آپ ﷺ ہی کے صدقہ سے اور آپ ﷺ ہی کی خاطر کائنات کو وجود بخشا گیا۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے نور پاک کو پیدا نہ فرماتا تو کائنات کی تمام روشنیاں بے نور ہوتیں اور کائنات کی تمام رونقیں معدوم ہوتیں۔

ہے انہی کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں تو عالم نہیں

محمد ﷺ کی جلوہ نمائی نہ ہوتی
تو دارین میں روشنائی نہ ہوتی

حضورِ اکرم ﷺ محبوبِ کردگار ہیں اور اپنے حبیب کی خاطر ہی اس خالق و مالک نے اس جہانِ فانی کو اور اس دارِ بقا کو وجود بخشا ہے۔

محمد ﷺ گر نہ بودے کس نہ بودے
نہ بودے ہیچ عالم در وجودے

حقیقت تو یہ ہے کہ آدم کی توبہ اور نوح کی نجات حضور ﷺ کے صدقے مقبول و معتبر ہوئی۔

اگر نام محمد ﷺ را نیاوردے شفیع آدم علیہ السلام
نہ آدم علیہ السلام یافتے توبہ نہ نوح علیہ السلام از غرق نجینا

- ابراہیم علیہ السلام کی دعا آپ کی جلوہ گری کا پیغام ہے..........
- عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت آپ کے ہی ظہورِ قدسی کا نام ہے.....
- توریت وانجیل وزبور میں آپ کے ہی تذکرے ہوتے رہے۔
- تمام آسمانی صحیفوں میں آپ پر ہی تبصرے ہوتے رہے.....
- ہر دور میں آپ کے قصے نبیوں کے وردِ زبان رہے..........
- ہر زمانے میں آپ کے قصیدے اُمتوں کے حرزِ جان رہے۔
- کسی نے آپ کو فارقلیط کہہ کر پکارا..........
- کوئی آپ کو منحمنا پکارتا رہا..........
- آسمانوں میں آپ کا نام احمد ﷺ مشہور ہوا..........
- زمینوں میں نامِ محمد ﷺ کے چرچے ہوئے..........

غرض یہ کہ آپ ہی مقصودِ کائنات اور محبوبِ ممکنات ہیں۔ آپ ہی باعثِ تکوینِ عالم اور سببِ تخلیقِ آدم علیہ السلام ہیں۔ آپ ہی نورِ اوّل اور روحِ اوّل ہیں آپ ہی قلمِ اوّل اور لوحِ اوّل ہیں۔ ﷺ ..... ﷺ ..... ﷺ

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کا جھومر آپ ہی کے رُوئے انور پر سجتا ہے۔
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ کا تاج آپ ہی کے سرِ اقدس پر پھبتا ہے۔

اور سچ تو یہ ہے کہ

کتابِ فطرت کے سرِ ورق پر، جو نامِ احمد رقم نہ ہوتا
تو نقشِ ہستی اُبھر نہ سکتا، وجود لوح و قلم نہ ہوتا
یہ محفلِ کن فکاں نہ ہوتی، جو وہ امامِ اُمم نہ ہوتا
زمین نہ ہوتی، فلک نہ ہوتا، عرب نہ ہوتا، عجم نہ ہوتا

حدیثِ قدسی لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اس مفہوم کی مؤید و مصدق ہے بعض حضرات اس حدیث کو موضوع ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن محققین علماء اہلسنت نے صراحت فرمائی ہے کہ یہ حدیث لفظاً موضوع ہو سکتی ہے لیکن معنی کے اعتبار سے ہرگز موضوع نہیں، اپنے معنی و مفہوم کے لحاظ سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے، کیونکہ اس حدیث کا مفہوم اس کے علاوہ بھی کئی احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ موضوعات کبیر میں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لٰكِنْ مَعْنَاهُ صَحِيْحٌ یعنی حدیث لولاک معنی کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ایک دن جبرائیل امین علیہ السلام حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔

يَا مُحَمَّدُ لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ النَّار

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں یہ جنت پیدا کرتا نہ دوزخ پیدا کرتا۔

(دیکھیں اموضوعات کبیر صفحہ ۱۵۹)

اسی طرح حضرت امام ربانی مجدد و منور الف ثانی قدس سرہ السبحانی نے مکتوبات شریفہ میں حدیث قدسی نقل فرمائی ہے۔

لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ

یعنی اے محبوب اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کا اظہار نہ کرتا۔ نیز آپ نے یہ حدیث قدسی بھی تحریر فرمائی ہے۔

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "میں چھپا ہوا خزانہ تھا' پس میں نے پسند کیا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا کر دیا۔ (ملاحظہ فرمائیں! مکتوبات امام ربانی دفتر سوم مکتوب ۱۲۲)

ان احادیث مبارکہ سے با آسانی یہ مفہوم اخذ ہوتا ہے کہ ذاتِ رسالت ﷺ ہی تخلیق کائنات کی علت غائی ہے۔

گویا حدیث قدسی کا مفہوم یوں ہوا ہے

میں سراپا مخزنِ راز تھا' میں رہا تھا مدتوں راز میں
ترا شوق دید کشاں کشاں' مجھے کھینچ لایا مجاز میں

مولانا ظفر علی خاں کا یہ شعر بھی اس مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔

گر ارض و سماء کی محفل میں' لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں' یہ نور نہ ہو سیاروں میں

حضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

جس طرح مرتبہ وجود میں صرف ایک ذات حق ہے
باقی اُسی کے پرتو وجود سے موجود
یونہی مرتبہ ایجاد میں صرف ذاتِ مصطفیٰ ﷺ ہے
باقی سب پر اُسی کے عکس کا فیض وجود

مرتبہ کون میں نورِ احدی آفتاب ہے اور تمام عالم اس کے آئینے
مرتبہ تکوین میں نورِ احمدی آفتاب ہے اور سارے جہاں اس کے آئینے

(صلوٰۃ الصفا: ۲۰ ☆ البیان شریف: ۱/۱۱۸ تا ۱۲۰)

شہنشاہِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں میرے شیخ طریقت پیرومرشد سراج العارفین شہبازِ طریقت، امام السالکین، حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ ایک اور مقام پر اپنی عقیدت کا یوں اظہار فرماتے.....

نورِ ازل نے جب عدم کے گیسوا کیے تو شبِ دیجور سے صبح نور عیاں ہوئی جیسے کہ ''کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا......الخ'' کے عنوان سے یہی حقیقت مستورہ عریاں ہوئی۔ حقیقت محمدیہ ﷺ اُسی نورِ ازل کی پہلی تجلی ہے جو سبب تکوین کائنات اور باعثِ تخلیقِ ممکنات قرار پائی۔

'' لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ'' کا یہی راز ہے کہ مخلوقات اسی شہنشاہ لولاک کے قدومِ پاک کی خیرات ہے۔

'' وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ'' (پ سورۃ انبیاء آیت نمبر ۱۰۷)

اسی امر کی غماز ہے کہ حسن کائنات اسی جانِ کائنات کے جمال کی زکوٰۃ ہے اور یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ شمس و قمر کی تابشوں کا ہر چمکارہ اور عرش و کرسی کی نازشوں کا ہر نظارہ اسی شاہدِ رعنا کے حسن تبسم کی سوغات ہے۔

نقاشِ ازل کا وہ نقشِ اول ﷺ

وسیم و قسیم مصطفیٰ کریم علی علیہ التحیۃ والتسلیم کہ جس کی تحسین و تزئین تشکیل و تعمیر، تعلیم و تادیب اور حسن تخلیق میں مصورِ حقیقی نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

وہ شہکارِ قدرت ﷺ

جس کو خالق ہستی نے صورت و سیرت... حسن و جمال... فضل و کمال اور جود و نوال کی جن عظمتوں اور بلندیوں پہ فائز فرمایا عالم ممکنات میں اس کی مثال ناممکن ہے۔

امام ربانی حضرت سیدنا شیخ مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز نے فرمایا:

''در عالم امکان مثال او متصور نیست''

وہ محبوبِ مطلق جس کی ہر ادا محبوبِ خدا... ہر نگاہ مرکزِ ہُدیٰ... ہر عشوہ جانِ وفا... ہر جلوہ جہانِ سخا... ہر تیور کانِ حیا... ہر دم دلرُبا... ہر قدم دِلکشا... ہر سخن جانفزا بلکہ سارا بدن معجزہ نما

تجھے بنا کے جو نزدیک و دور سے دیکھا
خدا نے خود کو نہایت غرور سے دیکھا

وہ روحِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

جو اُٹھے تو فلک کو عروج ملے... بیٹھے تو دھرتی کو سکون ملے... پسینہ آئے تو گلشن مہکنے لگیں... مسکرائے تو ستارے چمکنے لگیں... لب ہلائے تو عنادل چہکنے لگیں... بات سنائے تو پھول جھڑنے لگیں... جس کے چہرے سے صبح کو سویرا ملے... جس کی زُلفوں سے شب کو اندھیرا ملے... جس کے تبسم سے جنت مچلنے لگے... جس کے غصے سے جہنم اُبلنے لگے... جو اِشارہ کرے تو آفتاب فق ہو جائے... جو اُنگلی اُٹھائے تو ماہتاب شق ہو جائے... جو سر اُٹھا کے بولے تو قرآن بنتا جائے... جو سر جھکا کے بولے تو حدیث بنتی جائے۔

- جو چادر اوڑھ کر لیٹے تو خدا پکارے... یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّر
- جو کمبل اوڑھ کر نکلے تو کہا جائے... یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّل
- جس کے دانتوں کے چمکارے... یٰسٓ وطٰہٰ
- جس کے چہرے کے نکھارے... والضُّحٰی
- جس کی آنکھوں کے خمار... مَازَاغَ الْبَصَر
- جس کی زلفوں کا نکھار... لَیْلَۃُ الْقَدْر
- رُخ جیسے آئینے میں مصور جڑا ہوا
- ماتھے کی ہر لکیر پہ قرآن لکھا ہوا
- آواز جیسے نغمۂ فطرت چھڑا ہوا
- آغوش جیسے ہو درِ کعبہ کھلا ہوا

وہ کمالِ حسن حضور صلی اللہ علیہ وسلم! کہ

دُنیا میں حسنِ یوسف علیہ السلام کے چرچے ہیں' لیکن حسنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ سامانیاں چودہ طبق کو محیط ہیں' حسنِ یوسف علیہ السلام میں صباحت غالب تھی اور حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ملاحت کا غلبہ تھا' حسنِ یوسف علیہ السلام پہ نظریں جمتی نہ تھیں اور حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نظریں ہٹتی نہ تھیں۔

◀ وہ حسین تھے. تو یہ احسن ہیں ▶

◀ وہ شریف تھے. تو یہ اشرف ہیں ▶

◀ وہ کریم تھے. تو یہ اکرم ہیں ▶

◀ وہ کامل تھے. تو یہ اکمل ہیں ▶

◀ وہ جمیل تھے. تو یہ اجمل ہیں ▶

○ مقالات ابوالبیان ۲۰۰۰ء، ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام اپریل 2006، 31۔

تخلیق دُنیا..... باعثِ پہچانِ مصطفیٰ ﷺ

تاجدارِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ محترم مولانا شاہ نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

پیدائشِ زمین وآسمان اور خلقتِ زمان ومکان صرف حضور نبی کریم ﷺ کی شہرت کے لئے ہے۔ اگر خالق کو آپ کی شان ظاہر کرنا منظور نہ ہوتا تو عرش وکرسی...لوح وقلم... زمین وآسمان...اَرواح وفرشتے...جن وانس...اور بہشت ودوزخ کچھ نہ بناتا۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا

اَزل میں اس جناب کو خطاب ہوا:

اَنْتَ الْمُخْتَارُ الْمُنْتَخَبُ وَعِنْدَكَ مُسْتَوْدَعُ نُوْرِیْ وَكُنُوْزُ هُدَ هدایتی مِنْ اَجْلِكَ اَسْطَحُ الْبَطْحَاءُ وَاَرْفَعُ السَّمَآءَ وَاَجْعَلُ الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ۔

ترجمہ:۔ تو برگزیدہ اور منتخب ہے۔ اور تیرے پاس ہی میرے نور کی امانت اور میری ہدایت کی کنجیاں۔ تیرے واسطے بچھاتا ہوں زمین اور بلند کرتا ہوں آسمان اور بناتا ہوں ثواب اور عذاب اور بہشت اور دوزخ۔

اور ارشاد ہوتا ہے اے محمد ﷺ! میں نے کوئی شخص تم سے زیادہ بزرگ پیدا نہیں کیا۔ دُنیا کو صرف اس لئے بنایا گیا کہ تمہارا مرتبہ پہچانیں اگر تمہیں پیدا نہ کرتا دُنیا کو نہ بناتا۔

یہ مضمون آیۂ کریمہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ سے منافی نہیں وہاں مستثنیٰ منہ عمل ہے۔ اور یہاں حصر بنظرِ علم یعنی فائدہ تخلیق منجملہ اَعمال عبادت اور منجملہ علوم تصدیق آنحضرت ہے اور اشتمال اِس تصدیق کا توحید کو ظاہر ہے۔

﴿سرور القلوب: ۵۵﴾

حضور ﷺ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا

تاجدارِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں حضرت صاحبزادہ سید محمد عباس علی گیلانی (حجرہ شاہ مقیم) نے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

تحقیق حق تعالیٰ وحدہٗ کریم نے ارشاد فرمایا حدیث قدسی ہے۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ سَمَاءً وَّلَا اَرْضًا وَّلَا جِنًّا وَّلَا مَلَكًا

اے حبیب ﷺ کریم اگر تم نہ ہوتے تو نہ آسمان بناتا نہ زمیں بناتا اور نہ جن ہوتے نہ فرشتے۔

اے محبوب! اگر تم نہ ہوتے "لما خلقت الکائنات" میں کائنات کو پیدا نہ کرتا۔

فَلَوْلَا مَا خَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُ عَرْشًا وَّلَا كُرْسِيًّا وَّلَا لَوْحًا

وَّلَا قَلَمًا وَّلَا اَرْضًا وَّلَا جَنَّةً وَّلَا نَارًا وَّلَا دُنْيَا وَّلَا اُخْرٰی

فرمایا! اُس ذات وحدہٗ لاشریک نے اگر میرے حبیب ﷺ نہ ہوتے تو اے آدم میں تمہیں پیدا نہ کرتا... نہ عرش کو پیدا کرتا... نہ کرسی کو پیدا کرتا... نہ لوح کو پیدا کرتا... نہ قلم کو پیدا کرتا... نہ آسمان کو پیدا کرتا... نہ زمین کو پیدا کرتا... نہ جنت کو پیدا کرتا... نہ دوزخ کو پیدا کرتا... نہ دنیا کو پیدا کرتا... اور نہ آخرت کو پیدا کرتا۔

مَا خَلَقْتُ الطُّوْلَ وَلَا الْعَرْضَ وَلَا وضع ثواب ولا عقاب

وَلَا خَلَقْتُ جَنَّةً وَّلَا نَارًا وَّلَا شَمْسًا وَّلَا قَمَرًا

اے حبیب ﷺ اگر میرا مقصود آپ نہ ہوتے تو میں نہ آسمان کو پیدا کرتا نہ زمین کو پیدا کرتا... نہ لمبائی کو پیدا کرتا... نہ چوڑائی کو پیدا کرتا... نہ ثواب کو پیدا کرتا... نہ عذاب کو پیدا کرتا... نہ سورج کو پیدا کرتا... نہ چاند کو پیدا کرتا۔

قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَنْتَ الْمُخْتَارُ الْمُنْتَخَبُ وَعِنْدَکَ مُسْتَوْدَعُ نُوْرِیْ وَکُنُوْزِ ھِدَایَتِیْ مِنْ اَجْلِکَ اَسْطَحُ الْبَطْحَا وَاَمْرَحُ الْمَاءَ وَاَرْفَعُ اسماء وَاَجْعَلُ الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ وَالْجَنَّۃَ وَالنَّارَ ٭مطالع اسرار ات٭

حضرت مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کہ اللہ وحدہٗ کریم نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا! تو مختار ہے' برگزیدہ ہے اور تیرے ہاں میرا نور امانت ہے اور تیرے ہاں میری ہدایت کے خزانے امانت رکھے گئے ہیں' تیری وجہ سے پتھریلی پستی والی زمین پھیلاتا ہوں اور پانی برساتا ہوں اور آسمانوں کو بلند کرتا ہوں اور تیری وجہ سے ہی ثواب وعذاب اور جنت ودوزخ کو مقرر کیا۔

کاش کہ اِس حدیثِ قدسی کی اجازت ہوتی عارفین کواس کی شرح بیان کرنے کی ،تو لاتعداد دفتر بند ہوجاتے لیکن یہ قول کبھی وضاحت کیا نہ جاتا۔ وللہ الحمد،

اے عزیز! جان اِس راز کو کیونکہ تخلیق کائنات بھی اُن عظیم رازوں میں سے ایک راز ہے کیونکہ اِس راز کے کھولنے سے بہت بڑا اسپارا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ فقراء نے اس پر بہت قلیل کلام کیا ہے' لہٰذا بندہ نے اکابر کی طرز پر عمل کرنے کا چارہ کیا ہے۔

اس کائنات کے وجہ کائنات...جانِ کائنات...جانِ جہانِ کائنات ...فخر کائنات... سببِ کائنات... مسببِ کائنات... باعثِ کائنات... اصلِ کائنات... اصل جہانِ کائنات... صورتِ کائنات کے آئینہء کائنات... کاملِ کائنات... مکمل کائنات... اکملِ کائنات... مظہر کائنات... اظہر کائنات... اطہر کائنات... منبعِ کائنات... مصدرِ کائنات... صدرِ کائنات ... سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔

ایسے جان میرے محبوب کو کہ کائنات میرے محبوب کے فیضان کا نام ہے' پس یہ

تم پر فیصلہ ہے کہ تم اِس خزانہ سے کتنا حاصل کرتے ہو پس یہ جان لے کہ کوئی ایسا عاشق نہیں ہوتا جو اپنا معشوق کسی کو دے دے لیکن ربِ قدس نے اپنے محبوب کو اپنا معشوق بنایا اور خود وہ ذات عاشق ہوئی لیکن فضل عظیم ہے اہل عالم پر کہ اس ذات نے اس عالمِ جہان کو اپنا محبوب عطا فرمایا۔

اللہ جل مجدہ الکریم نے اپنے پاک لاریب کلام میں بیان فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

پ ۔۔۔ سورۃ آل عمران آیت ۱۶۴

ترجمہ: تحقیق احسان فرمایا اہل ایمان پر ان میں ان ہی میں سے ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا جو ان پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انکو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

اے عزیز! جان لے تو کہ حد تو اُس کی ہوتی ہے جس کا احاطہ کر لیا جائے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ وحدہٗ کریم کی ابتداء و انتہا کسی کے علم میں نہیں ہے کیونکہ اس کے فضلِ عظیم سے علوم عطا کیے جاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کون بیان کر سکتا ہے کہ اللہ وحدہٗ کریم نے اپنے محبوب کے نور کو اپنے نور سے تخلیق فرمایا جبکہ ہر ایک شے اپنے محبوب کے نور سے پیدا کی ہے۔ یہ امر مخفی نہیں ہے اہل حکمت پر کیونکہ جب حدود قیود کا تعین کیا جائے گا تو پھر ہی حدود و قیود متصور ہو سکتی ہیں اور حدود و قیود کا جب نشان تک نہ ہو تو اُس کا علم کیسے ہوگا۔

اے عزیز! میری اس نصیحت کو لازم جان کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کا مسئلہ آئے تو جاہل لوگوں سے ضد نہ کر کیونکہ جس کے دل پر پردہ ہو وہ حکمت کو

صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں جانتا۔ جبکہ یہ حقیقت تو کسی سے مخفی نہیں کہ جس کو اللہ تعالیٰ بڑا کر دے اُس کو چھوٹا کرنا کسی کا کام نہیں ہے۔

اور یہ تو اہل دُنیا کی بات ہے کہ جس کی مثال آپ کی نظر میں ہے کہ جب ایک بادشاہ منتخب کرتا ہے اپنے کسی وزیر کو تو ایک چوکیدار کو کیا کام کہ وہ اُس کی وزارت کو ختم کر دے یہ کام محال ہے، قل فہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتی۔

کیونکہ اگر تو احمقوں اور منافقوں سے عظمتِ رسالت میں اُلجھ جائے گا تو، تو اُن کو عقل مند نہیں کر سکتا، تو اگر تو کسی حیوان کو قرآن اور لوح و قلم کی بات بتا دے گا تو کیا وہ تیری بات تسلیم کر لے گا؟ پس میری نصیحت کو لازم جان کہ تو ایک خنزیر سے بھی بُری چیز کیساتھ عظمتِ رسالت پر جھگڑتا ہے، جبکہ اُس کا رِسالت سے کیا تعلق ہے؟ اے عزیز! یہ نہ ہو کہ تیرے ہی اعمال ضائع کر دیئے جائیں۔ ''اللھم انی اعوذبک''

○ رشین فی تذکرۃ المرشدین ۳۶ تا ۴۰ / از سید محمد عباس علی گیلانی / چشتی کتب خانہ: ارشد مارکیٹ، فیصل آباد ○

-○❁ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ❁○-

صوفی نسیم احمد نقشبندی مجددی عزیزی (محلہ انصاریاں چنیوٹ) اپنی تصنیف لطیف ''تاجدار وادیٔ عزیز شریف'' میں رقمطراز ہیں کہ......

اپریل ۱۹۶۹ کو میرے شیخ طریقت حضرت خواجہ صوفی محمد علی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۱۸ تا ۱۹۸۲) نے سالانہ ''محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ بکرا عید کا دن ہو، شب برأت ہو یا کہ شب معراج سب انتہائی برکتوں، رحمتوں کے دِن اور راتیں ہیں، ہر رات اور دن کی بڑی فضیلت ہے، بلکہ شب قدر کو تو قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہزار مہینوں سے بھی ارفع و اعلیٰ بتایا ہے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے کہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ○ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ یہ شب قدر کی رات تو ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے مگر ان تمام راتوں کو جو بھی فضیلت ملی ہے، وہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کی نظر کرم سے

ملی ہے (کیونکہ آپ باعث تخلیقِ کائنات ہیں) اگر حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاتے تو حدیث پاک کے مطابق نہ یہ زمین ہوتی' نہ آسماں ہوتا... نہ جنت ہوتی' نہ دوزخ ہوتی... نہ سورج ہوتا' نہ چاند ہوتا... نہ رات ہوتی نہ دن ہوتا... نہ عرش ہوتا' نہ کرسی ہوتی... نہ لوح ہوتا نہ قلم ہوتی... نہ روانی ہوتی' نہ سمندروں کی طغیانی ہوتی... نہ آگ میں تپش ہوتی غرضیکہ نہ شب برأت ہوتی' نہ شب معراج ہوتی' نہ شب قدر ہوتی' اگر حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ ذات ہوتی۔

حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ

لَوْلَا مُحَمَّدٌ وَّ اُمَّۃٌ لَمَا خَلَقْتُ الْجَنَّۃَ وَلَا النَّارَ وَ لَا الشَّمْسَ وَلَا الْقَمَرَ وَلَا اللَّیْلَ وَلَا النَّھَارَ وَ لَا مَلَکً مُقَرَّبًا وَّلَا نَبِیًّا مُرْسَلًا وَّلَا اِیَّاکَ

ترجمہ: اگر محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت نہ ہوتی تو جنت پیدا کرتا نہ دوزخ ہوتا' نہ سورج ہوتا' نہ چاند پیدا کرتا' نہ رات بناتا' نہ دن پیدا ہوتا' نہ مقرب فرشتے ہوتے' نہ انبیاء ومرسل پیغمبر ہوتے اور اے موسیٰ علیہ السلام تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے خوب ارشاد فرمایا ہے کہ

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں یہ جہاں کی جان ہے تو جہان ہے

دوسری جگہ پھر ارشاد گرامی ہے کہ

کتاب فطرت کے سرورق پہ جو نام احمد رقم نہ ہوتا
نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح وقلم نہ ہوتا
محفل کون ومکاں نہ ہوتی جو وہ شاہ امم نہ ہوتا
زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا

غرضیکہ کتنی بڑی شان ہے میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جن کے قدم پاک کی برکت

سے یہ ساری کائنات وجود میں آئی۔ آپ ہی کی جلوہ گری کے صدقہ سے سب نبیوں کو نبوت ملی، رسولوں کو رسالت کا منصب ملا، گویا کہ آدم علیہ السلام صفی اللہ بنے، حضرت نوح علیہ السلام نجی اللہ بنے، حضرت داؤد علیہ السلام خلیفۃ اللہ بنے، حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ بنے، حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ بنے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ بنے، حضرت یوسف علیہ السلام حسن کا پیکر بنے، غرضیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کو منصب نبوت ملا، بلکہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ ناز سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو منصب صداقت ملا، حضرت عمر فاروق اعظم کو منصب عدالت ملا، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو منصب سخاوت ملا، جناب علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ کو منصب شجاعت ملا اور جناب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو اعلیٰ ترین مقامِ شہادت ملا، صرف یہی نہیں بلکہ صحابہ کو صحابیت ملی، ولیوں کو ولائت ملی، امام کو امامت ملی، قاری کو قرأت ملی، انسان کو انسانیت ملی اور ساری کائنات کو آپ کے دم قدم سے عزت و شہرت ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے ہے۔

اعلیٰ حضرت نے کمال ارشاد فرمایا ہے کہ

زمین و زماں تمہارے لئے ... مکین و مکاں تمہارے لئے
دہن میں زباں تمہارے لئے ..... جسم میں ہے جاں تمہارے
چنین و چناں تمہارے لئے ..... بنے دو جہاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے ...... اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

دوسرے مقام پر کیا خوب فرمایا ہے کہ

یہ شمس و قمر، یہ شام و سحر، یہ برگ و شجر، یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر، یہ تاج و قمر، یہ حکم رواں تمہارے لئے
اصالتِ کل، امامتِ کل، سیادتِ کل، امارتِ کل

حکومت کل ' ولائیتِ کل ' خدا کے یہاں تمہارے لئے

دوسری حدیث پاک میں ہے کہ "لَوْ لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنیا" اگر آپ مقصودِ کائنات نہ ہوتے تو میں دُنیا کو پیدا ہی نہ کرتا۔ ﴿تاجدارِ وادی عزیز شریف: ۲۸۹﴾

اصلِ کائنات ﷺ

تاجدارِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں حضرت علامہ حبیب البشر خیری (رنگوں) نے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

الامی

قوله تعالی الذین یتبعون الرسول النبی الامی ﴿پ9 سورہ اعراف آیت﴾

اِس مبارک لفظ "اُمی" کو سمجھنے سے پہلے ہمیں تھوڑی دیر کیلئے لغت عربی کی طرف نظر کرنا ضروری ہوگا۔

❖ -ام الدماغ...... چمڑے کی وہ باریک تھیلی ہے جس میں انسان کا دماغ محفوظ رہتا ہے۔

❖ -ام الراس......

❖ -ام القری ...... بستیوں کی ماں یعنی مکہ معظمہ شریف

❖ -الم قری...... مہمانداری کی ماں یعنی آگ۔ کیونکہ آگ کے بغیر مہمانوں کی خاطر تواضع نہیں ہوسکتی

❖ -الام...... اصل الشئی ہر چیز کا اصل۔ ہر شئی کا جوہر

❖ -الامیته ...... ماں کی صفت ماں کی ممتا

❖ -عربی میں "ممتا" کو اُمیّۃ اور اُمُوْمَۃ کہا جاتا ہے۔

چونکہ محمد مصطفٰے ' احمد مجتبےٰ ﷺ اصل موجودات و جوہر کائنات ہیں اس لئے اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب کا تعارف جب بندوں سے کرانے کا ارادہ فرمایا تو اس لفظ

''اُمّی'' سے پہچان دلوایا کہ بندے سمجھ جائیں' اگر ''محمد'' ﷺ نہ ہوتے تو ساری خدا کی خدائی عالمِ وجود میں نہ آتی۔ کیونکہ بغیر جڑ کے درخت کا وجود مفقود ہے۔ اِس طرح بغیر ''محمد'' ﷺ کے یا اظہارِ نورِ محمدی ﷺ کے ظہورِ الٰہی خود خدا کو منظور نہیں ہے۔ لہٰذا حضرت محمد ﷺ نے بار ہا ز ور دے کر فرمایا کہ اے میرے راستے پر چلنے والو! تم جب مجھ پر درود بھیجو تو نبی الامی کا لفظ ضرور استعمال کیا کرو' کیونکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا اصل اور جڑ بھی میں ہی ہوں۔ کوئی نبی اصل مخلوقات و جو ہر موجودات نہیں بنائے گئے ہیں' بلکہ تمام اَنبیاء... ملائکہ... اَولیاء... سورج... چاند اور ستارے... ہر مومن کی روح کو میرے نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ میں خدا کی قدرت... طاقت... اور لطافت بلکہ ہر شے کا سرچشمہ ہوں۔

﴿ تحفۂ درود شریف: 146 / از واعظ سحر البیان شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیری، رنگون ﴾

-•❖❋ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❋❖•-

عالمِ موجودات میں باعثِ تخلیقِ عالم... اصل الاصول ذات... جنابِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ہے...... اٹھارہ ہزار عالم بنی نوعِ اِنسان کی تخلیق کا مقصد' نبی کریم... مدنی تاجدار... محمد مصطفیٰ ﷺ کے منصب و مرتبہ اور شان کا اِظہار تھا۔ عباداتِ لطیفہ اور اشاراتِ شریفہ اِس بات کی ترجمانی کر رہی ہیں کہ اَصل اَشیاء... نورِ محمدی علیہ التحیۃ والثناء کا پرتو ہیں۔ اگر خالقِ کائنات جلّ جلالہٗ، سرورِ کائنات... فخرِ موجودات... حضور نبی کریم ﷺ کے وجود باوجود کی حرمت و حشمت کو اَوجِ اِستقبال پر نہ پہنچاتا تو حلقہ بگوشوں کے طریقوں اور تعلق والوں کی عقیدت مندی اگر اُس کے سایہ عاطفت میں پروان نہ چڑھتی تو بزرگی کا قلادہ عرشِ مجید کے گلے میں کون ڈالتا... اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ...... اور اگر کاتبِ تقدیر غلامانِ مصطفوی ﷺ کی فہرست مرتب نہ کرتا تو... وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ کی عبارت اُس پر کون لکھتا...... اگر افلاک کے سیارے مراکز زمین پر عقیدتمندانِ مصطفوی ﷺ کی تربیت نہ کرتے تو عوارف کے زوارف

سے عالم کی نعمتیں پاک ہوتیں اور مدحت ووسعت کی چادر کرسی پر نہ پڑتی... وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ......اور اگر نہ فلک کی نظروں کے تیز تر برق رفتار گھوڑے آسمان کے سبزہ زار میں سبقت اور اقدام نہ تلاش کرتے تو ہرگز وہ ستاروں سے مزین نہ ہوتے... وَزَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَ ......اور اگر جلالت کا خیمہ اور سلطنت کا شامیانہ اِس غبار آلود فرش پر نہ تانا جاتا تو نقوش کے فرمان فرش کے نشور پر کیسے کھینچے جاتے... وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ......ورنہ چراغ ہدایت وَبِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ وہ اُن کی اُمت کی ہدایت کے ستارے کہ جیسے اَنوارِ ہدایت شعار اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ کی طرح ہیں، ہرگز ہرگز نور اور خلعت ظہور نہ پہن لیتے اور زینت کا کام اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ الْکَوَاکِبِ نہ چمکتے......اور شب زرنگاری کی چادر آسمان جو لعل و گہر سے بھرا ہوا ہے، اپنے اَجرام واَجسام میں نہ دیکھتے اور باموں و بوقلموں کا فرش موالید کے فرش کو نقوش کے رشحاتِ قلم سے مزین نہ کرتا۔

(معارج النبوۃ: ۳۶۰)

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت عمر بن فارض رحمۃ اللہ علیہ (۶۳۲ء) نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اَقدس میں قصیدۃ تائیۃ الکبریٰ پیش کیا ہے' اُس میں فرماتے ہیں:۔

موجودات کے ہر وجود کی اَصل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کیلئے روحِ اعظم کی صورت میں ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی رابطہ ایجاد ہیں' مکاشفہ والوں کو شہود کی نعمت عظمیٰ آپ ہی کے سبب ملتی ہے' کیوں کہ شہود روح کی صفت اور فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدس تمام روحوں کی اصل ہے۔ (مدارج نعت)

مقصودِ کائنات ﷺ

تاجدارِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں ''روزنامہ نوائے وقت'' کے مشہور کالم نگار میاں عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

کائنات کا خلاصہ انسان ہے...اور اِنسانیت کا خلاصہ حضرات انبیاء ورسل علیہم السلام ہیں... اورنبیوں اور رسولوں کے سرتاج ہمارے حضور پُرنور ﷺ ہیں...حق تعالیٰ کا حسن گنجینۂ مخفی تھا...اُس نے چاہا کہ پہچانا جائے...کائنات اُس کی صفات کا اِظہار تھا...بہت خوب اِظہار مگر شعور و احساس سے خالی... پھر حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے ...روئے زمین پر حق تعالیٰ کے نائب...فرشتوں نے انھیں سجدہ کیا... کیونکہ حسن کا پہچاننے والا آ پہنچا تھا... بازارِ ہستی میں رونق آگئی... ہنگامہ حق و باطل بپا ہوا...ویرانہ کائنات آباد ہوا... پھر حضرت نوح علیہ السلام آئے... حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے... حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے...یہ سب قافلۂ عشق کے ممتاز راہی تھے...مگر سالارِ قافلہ کے منتظر...اُس کی آمد کی خبر دینے والے...اُس کے لیے راستہ صاف کرنے والے...اُس کی راہ میں آنکھیں بچھانے والے...اُس کی عظمت کے گیت گانے کے لیے...پھر وہ آیا جو مقصودِ کائنات ﷺ تھا...جس کا تصورِ تخلیقِ کائنات سے پہلے خلاقِ کائنات کے ذہن میں تھا...جو اُس وقت بھی موجود تھا...جب حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے... ہاں وہ آیا...اپنی تمام تر زیبائیوں اور رعنائیوں کے ساتھ آیا...نیابت بھی اُس پر ختم ہوئی... رِسالت بھی اُس پر ختم ہوئی...معرفت بھی اُس پر ختم ہوئی... کیونکہ اُس نے نیابت و رسالت اور معرفت سب کا حق ادا کر دیا۔ ﴿ نورِ بصیرت: ۲/۱۵/ از میاں عبدالرشید ﴾

-•• ❊ ﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ﴾ ❊ ••-

شجرِ کائنات کا پھل ﷺ

شیخ نجم الدین رازی قدس سرہٗ نے اپنی کتاب ''مرصاد العباد'' میں فرمایا ہے کہ ذات پاک جناب سرورِ کائنات ﷺ خلاصۂ موجودات اور شجرِ کائنات کا پھل ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں خالقِ کائنات کا ارشاد ہے

''لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْکَوْنَیْنِ'' ﴿معارج النبوۃ: ۲۷۳﴾

اگر آپ کی شان کا اظہار مقصود نہ ہوتا تو اے حبیب ﷺ میں کائنات عالم کو پیدا نہ کرتا۔ جب یہ امر متحقق ہو گیا۔ کہ مبداء موجودات ذاتِ پاک سرورِ عالم ﷺ ہے اور اِس کو مثال کے عالم میں اِس طرح سمجھا جائے۔ آفرینش ایک شجر کی طرح ہے۔ اور حضور ﷺ اُس درخت کا پھل ہیں اور درخت درحقیقت اُس کے پھل کے بیج سے عالمِ وجود میں آتا ہے اور وہی دراصل درخت کی اصل ہوتا ہے۔ لہٰذا سرورِ کائنات ﷺ کائنات کی اَصل یعنی اُس کا بیج اور جڑ ہیں۔ لہٰذا جب مشیت ایزدی اس بات پر آمادہ ہوئی کہ کائنات کتم عدم سے عالم وجود میں لائے تو اُس نے اپنے نورِ پاک کے پرتو یعنی نورِ محمدی ﷺ کو ظاہر فرمایا۔

''اَنَا مِنَ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّیْ'' میرا وجود نورِ الٰہی کا پرتو اور تمام مسلمان میرے نور کا مظہر ہیں، جب نورِ نبی علیہ السلام عالم ظہور میں آیا تو خالق کائنات نے اُس پر نظر رحمت ڈالی' جس کے نتیجہ میں اُس پر حیاء غالب آئی اور اُس سے حیاء کے قطرے ٹپکے۔ جس سے اَرواحِ اَنبیاء علیہم السلام کو خالق عالم میں تحقق فرمایا اور انبیاء کی ارواح کے پرتو سے اولیاء کی اَرواح پیدا ہوئیں۔ اُن کی ارواح سے عام مسلمانوں کی ارواح کی تخلیق ہوئی۔ مومنین کی اَرواح سے گناہگاروں کو پیدا کیا گیا اور گناہگاروں کی ارواح سے منافقین و کفار کی تخلیق ہوئی۔

اس طرح اَصناف اَرواح اِنسانی سے اَرواح ملکی کو پیدا فرمایا اور ارواح ملکی سے

اَرواحِ اَجنہ کی تخلیق ہوئی اور اَرواح اَجنہ سے اَرواحِ شیاطین کو پیدا کیا گیا اور اَرواحِ شیاطین سے مردود اِبلیس اور اُس کی ذُریت کی اَرواح اُن کی حسب حیثیت تخلیق کی گئیں اور اُس کے بعد اَرواحِ اِنسانی کے مادہ سے حیوانات کی اَرواح کی تخلیق کی گئیں۔ اُس کے بعد ملکوتیوں کے چند گروہ اور تمام موجودات' نباتات' زمینی دفینے مرکبات ومفردات کے عناصر کو پیدا فرمایا۔ اِس طرح تمام مکنونات علوی وسفلی' ملکی و ملکوتی نورِ سیدالمرسلین ﷺ کا پرتو ہیں۔ ﴿معارج النبوۃ: ۳۵۱ ☆ احسانِ عظیم: ۱۳﴾

-•❖✻﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾✻❖•-

پھلوں کی پیدائش......صدقہ حضور ﷺ کا

غوث زمان شیخ احمد عبداللہ المصری کو اپنے ایک مرید کے ساتھ شدید محبت تھی' ایک دن آپ اُس کے سامنے سرکارِ دو عالم ﷺ کے فضائل وکمالات کا ذکر کر رہے تھے، اسی دوران آپ نے اُسے بتایا کہ اگر آپ ﷺ کا نور مبارک نہ ہوتا تو زمین کے اسرار میں سے کوئی ایک راز بھی ظاہر نہ ہوتا' اگر آپ کا نور مبارک نہ ہوتا تو کوئی چشمہ نہ پھوٹتا اور نہ ہی کسی دریا کا وجود ہوتا۔ میرے عزیز!

آپ ﷺ کا نور مبارک مارچ کے مہینے میں تین مرتبہ تمام بیجوں پر مہکتا ہے' جس کے نتیجے میں پھل پیدا ہوتا ہے۔ اگر آپ ﷺ کا نور مبارک نہ ہوتا تو کوئی پھل پیدا نہ ہوتا۔ میرے بیٹے! درجے کے اِعتبار سے سب سے کم تر اِیمان اُس شخص کا ہے جس کے نزدیک اُس کا اپنا اِیمان پہاڑ کے برابر بلکہ اُس سے بھی زیادہ وزنی ہوتا ہے۔ لہٰذا بعض اوقات اِنسان اُس کی شدت سے گھبرا کر اِیمان ترک کرنے کا سوچ لیتا ہے' اُس وقت آپ ﷺ کا نور' اِیمان کے وزن کو برداشت کرنے میں اِنسان کا مددگار ثابت ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے اِنسان کو اِیمان خوشنما اور پاکیزہ محسوس ہونے لگتا ہے۔

﴿الابریز شریف: ۵۰﴾

اب کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا نور مبارک مذکورہ بالا تمام اَشیاء میں موجود ہے یعنی آپ ﷺ کا اِسم مبارک لوح محفوظ میں تحریر ہے۔ آپ ﷺ کے نور کے اَسرار قلم سے خارج ہوتے ہیں' آپ ﷺ کی روح مبارک برزخ کے سب سے بلندترین مقام پر فائز ہے' جنت میں جو مقام آپ ﷺ کو حاصل ہے اُس کے اوپر (بلکہ اُس کے برابر بھی) کوئی مقام کسی ایک کو بھی نصیب نہیں ہو سکتا' لہٰذا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ ﷺ کا نور مبارک مذکورہ بالا تمام اَشیاء کے اَنوار کے ہمراہ موجود رہتا ہے اور اُس کی موجودگی کی برکت کی وجہ سے اُن تمام اَشیاء میں ایک عجیب طرح کی شان دار رونق آ جاتی ہے۔ سیدی عبدالسلام بن مشیش نے اپنے دُرود میں اِسی بات کی طرف اِن الفاظ میں اِشارہ کیا ہے۔

عالم الملکوت کے باغات آپ ﷺ کے جمال کی چمک کی وجہ سے سرسبز و شاداب ہیں۔ اُس کے بعد سیدی عبدالسلام بن مشیش نے نبی اکرم ﷺ کی اور بھی بہت سی خوبیوں کا ذکر کیا ہے۔

کہ ساری مخلوق آپ ﷺ سے مدد حاصل کرتی ہے اور درحقیقت آپ ﷺ پر ہی تکیہ کرتی ہے کیونکہ اگر آپ ﷺ کا واسطہ درمیان میں موجود نہ ہوتا تو کوئی بھی چیز وجود میں نہ آتی' آپ ﷺ کو واسطہ اس لئے قرار دیا گیا ہے' کیونکہ آپ ﷺ کی وجہ سے تمام مخلوق وجود میں آئی ہے اور اس جملے کے ذریعے اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو زبان زدِ خاص و عام ہے کہ آپ ﷺ کا وجود مسعود نہ ہوتا تو جنت... دوزخ.. آسمان... زمین... زمان... مکان... دن... رات بلکہ کچھ بھی پیدا نہ کیا جاتا۔

(الابریز شریف: ۵۲۴)

سب کچھ حضور ﷺ کیلئے پیدا ہوا

اس لئے کوئی شئے مجحوب نہیں

آپ ﷺ کی روح مبارکہ کے سامنے کائنات کا کوئی بھی گوشہ مجحوب نہیں ہے اُسے عرش... اُس کی بلندی... اُس کا نچلا حصہ... دُنیا... آخرت... جنت... دوزخ سب کی اِطلاع حاصل ہے' کیونکہ یہ سب کچھ آپ ﷺ کیلئے ہی پیدا کیا گیا ہے' لہٰذا آپ ﷺ کی یہ صلاحیت تمام جہانوں پر محیط ہے۔ کس جہان کو کہاں سے... کب اور کیوں پیدا کیا گیا ہے؟ ہر آسمان کا مخصوص وجود کہاں ہے؟ کون سا فرشتہ کون سے آسمان سے تعلق رکھتا ہے... فرشتوں کو کب... کہاں... اور کیوں پیدا کیا گیا؟ یہ اِس وقت کہاں موجود ہیں؟ ان کے مراتب کے درمیان کیا اِختلاف ہے' اُن کا سب سے بلند ترین درجہ کون سا ہے؟ 70 حجابات اور ہر حجاب میں موجود ہر فرشتے سے متعلق جملہ معلومات... آسمان میں موجود جملہ اجرامِ فلکی... سورج... چاند... ستارے اِن کے علاوہ لوح... قلم... برزخ... اَرواح... اِن کے بارے میں جملہ معلومات... سات زمینیں... اِن میں موجود جملہ مخلوقات خواہ وہ خشکی پر بستی ہوں... یا سمندروں میں رہتی ہوں... اِن سے متعلق جملہ معلومات... جنت کے درجات... جنتیوں کی تعداد... اِن میں سے ہر ایک کا مخصوص مقام' غرضیکہ کائنات کے ہر حصے سے متعلق ہر چیز کا علم آپ ﷺ کو حاصل ہے۔ ﴿الابریز شریف:۱۱۶﴾

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

چودہ طبق کی کائنات...... حسن مصطفیٰ ﷺ کی خیرات

اے درویش اگر اُس ذاتِ اَقدس کا نور آنکھوں کا سرور نہ ہوتا، نہ زحل چمکدار

تاج سر پر رکھتا...... نہ قبائے مدول اوڑھتا... نہ کاتب تقدیر منشور قضا کو مشتری کے نام لکھتا اور مجلات کے طلوع اور نہ افلاک کے گھوڑوں کو اُس کے اَحکام کا مطیع و فرمانبردار کرتے...... نہ تغلیب کا خنجر مریخ کے ہاتھ آتا اور زنگاری نیزہ اُس کے شانہ پر معلق ہوتا اور خورشید فلک پیما حصولِ مملکت کے لئے سفید گھوڑے مشرق کے اصطبل سے محلات کی طرف لاتا...... نہ یہ روشن و منور قندیل جو شکل آفتاب روشن و منور تھی، فلک شش روزہ کی محراب پر لعل و بدخشاں کی طرح تاباں و منور کی طرح منور و روشن ہوتی... نہ زہرہ فلک سوم پر عیش و طرب میں ہوتا...... نہ بزم فلک کے ملمع ساز، رود و ساز کی دھنوں پر مست و سرشار ہوتے...... نہ عطارد کا منشی و محرر دریائے تیرہ کے نوک قلم سے صفحہ شب پر مشکیں روشنائی سے لکھتا نہ کافوری آئینہ سنہری آمیزش سے اپنی صفائی اور سفیدی کو صفحۂ روزگار پر ظاہر کرتا... نہ چمکنے والا چاند گنگا جمنی صحن چمن پر منقش اور جواہر نگار طبق کو شکل میں یا قیصر و کسریٰ کے جواہر نگار محلات کی صورت میں یا آئینہ صاف و مصفیٰ کی صورت زمین پر ضوفشانی کرتا۔ نہ بادف کی شکل میں مطربان خوش اَندام کے ہاتھوں میں باخد معشوق کی صورت میں اُس کے دلفریب قد و قامت سے ساتھ اس گنبد نیلگوں میں اپنے جمال جہاں آرا کی نمائش کرتا۔ ایسی حالت میں نہ تو پانی میں رقت رہتی...... نہ ہوا میں لطافت نہ آگ میں حرارت نہ خاک میں کثافت ہوتی...... اور نہ زمین میں زر و جواہر ملتے، اس طرح ظرف و مظروف ایک دوسرے سے متقارب و ملاقی نہ ہوتے۔ اور نہ فرشتے اس عالم دنیا میں متعین ہوتے... نہ تو برگ و باد کو تراوٹ... نہ بنفشہ کو نیلوفری... نہ سبزہ زار کو آنکھوں کی ٹھنڈک... نہ نرگس کو شان... اور نہ سوسن کو زبان نصیب ہوتی۔

غرضیکہ یہ تمام خصوصیات اور انعامات صدقہ ہیں سرورِ کائنات فخرِ موجودات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باوجود کا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق نہ ہوتی تو اس عالم کون و

مکان میں کچھ بھی نہ ہوتا۔

ای گشتہ از برائے تو کون و مکاں پدید	از عرش تا بفرش ز نورِ تو آفرید
فانی است پیش نورِ تو انوارِ انبیاء	در نورِ آفتاب بود ذرہ ناپدید
ذرّات کون پرتو نورِ ظہور تست	واندر ظہور خویش ز نورِ تو مستفید

❖ معارج النبوۃ:۱/۳۶۱ ❖

-•❖✻ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ✻❖•-

شمع جمالِ محمدی ﷺ سے کُل عالم روشن

اللہ تعالیٰ نے شمع جمالِ محمدی ﷺ سے کُل عالم کو روشن کیا...اگر آفرینش اس محبوبِ عالم ﷺ کی منظور نہ ہوتی...تو یہ تمام عالم ظہور میں نہ آتا۔ اس واسطے پہلے اِس جناب کے قامت یکتا پر لَوْ لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کا خلعتِ زیبا پہنایا...بعد اس کے کل موجودات کو عالمِ ظہور میں لایا۔ سُبحان اللہ

باعثِ فخرِ صادقاں... بزمِ آخر کی شمع فروزاں... باعثِ چنیں و چناں... باعثِ تکمیل اِنساں... باعثِ رحمتِ فرشیاں... باعثِ رحمتِ عرشیاں... باعثِ تزئین ... بہارِ گلشن ... بزمِ دو عالم آپ سے روشن ... باعثِ تسکینِ قلبِ محزون ... بہار افزائے گلستانِ رعنائی... حضور نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ جمالِ کائنات... حسنِ کائنات... زینت کائنات ہیں۔

- آپ ﷺ کے چہرے سے سورج کو ضیاء ملتی ہے---------
- آپ ﷺ کے رُخساروں کی دمک سے چاند کو چاندنی ملتی ہے---
- آپ ﷺ کی آنکھوں کی چمک سے ستارے جگمگانا سیکھتے ہیں---
- آپ ﷺ کے دانتوں کی تنویر سے جواہرات چمکنے کا ہنر جانتے ہیں---
- آپ ﷺ کے لبوں کی نزاکت سے غنچے چٹکنا سیکھتے ہیں-----

- آپ ﷺ کے ماتھے کے نور سے اِنسانیت کو راستے ملتے ہیں---
- آپ ﷺ کے قدِ زیبا سے سرو اپنے قد کی رعنائی کرتا ہے-----
- آپ ﷺ کے سانسوں کی مہک سے مشک وعنبر خوشبو پاتے ہیں--
- آپ ﷺ کی زلفوں کی لہک سے کائنات بننا سنورنا سیکھتی ہے--
- آپ ﷺ کی آنکھوں کی حیاء سے کلیاں شرمانا سیکھتی ہیں-----
- آپ ﷺ کی مسکراہٹ سے قوسِ قزح رنگ بکھیرنا جانتی ہے---
- آپ ﷺ کی چال سے مست خرام ندیاں چلنے سے آشنا ہوتی ہیں-
- آپ ﷺ کی گفتگو سے بلبل نغمے سیکھتی ہے----------
- آپ ﷺ کی آنکھوں کی سیاہی سے کالی گھٹاؤں کو حسن ملتا ہے---
- آپ ﷺ کی آنکھوں کی سفیدی سے دِن کو اُجالا ملتا ہے------
- آپ ﷺ کی پلکوں کی دلآویز حرکت سے نجوم جھلملانا سیکھتے ہیں-
- آپ ﷺ کے ابرو خمدار کو دیکھ کر ہلال (چاند) اپنی صورت تراشتا ہے-
- آپ ﷺ کے جلال سے بجلیاں کڑکنا اور جمال سے بادِ نسیم چلنا جانتی ہے-
- آپ ﷺ کی گفتگو کے لفظوں سے ہدایت کے چراغ جلتے ہیں اور-
- آپ ﷺ کے قدموں کے نشان سے انسانیت کو منزل کا سراغ ملتا ہے-

--صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم--

- آپ ﷺ نے سب سے پہلے انسانی حقوق کی صدا بلند کی' انسانیت کو بین الاقوامی منشور عطا کیا، اور ایک انٹرنیشنل پلیٹ فارم مہیا کیا۔
- آپ ﷺ نے رنگ ونسل کی تمیز کو ختم کر دیا۔
- آپ ﷺ نے عربی' عجمی' گورے' کالے کو ایک صف میں لا کھڑا کیا۔
- آپ ﷺ نے وڈیروں کے طلسم کو توڑا۔

- آپ ﷺ نے ظالموں کے خلاف شمشیرِ جہاد بلند کی۔
- آپ ﷺ نے یتیموں کو سینے سے لگایا اور اُن کی سرپرستی فرمائی۔
- آپ ﷺ نے غلاموں کی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں کھولیں۔
- آپ ﷺ نے بے نواؤں کو قوت اظہار بخشی۔
- آپ ﷺ نے کمزوروں کو طاقتوروں کے مقابل لا کھڑا کیا۔
- آپ ﷺ نے عورت کو قعرِ مذلت سے نکال کر اُس کے سر پر عزت وعصمت کی چادر رکھی۔
- آپ ﷺ نے محنت کش کو اللہ کا دوست قرار دے کر معاشرے میں اُس کا وقار بلند کر دیا۔
- آپ ﷺ نے ہر مرد وزن پر علم حاصل کرنا فرض قرار دے کر جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں علم کی شمعیں روشن کیں۔
- آپ ﷺ نے قرآن وحدیث کی تعلیمات سے لوگوں کے دِلوں کو جگمگایا۔
- آپ ﷺ کی درسگاہِ نبوت سے ایسے لوگ نکلے جنہوں نے چاروانگِ عالم میں علم کے چراغ روشن کر دیئے۔
- آپ ﷺ نے جہالت کے صحراؤں میں بھٹکتی ہوئی مخلوق کا تعلق خالق کائنات سے جوڑ دیا۔
- آپ ﷺ نے بتوں کی خدائی کا ٹاٹ لپیٹ دیا اور اِنسانوں کو صرف ایک خدا کے سامنے جھکنا سکھایا۔

تحفظ ناموس رسالت ﷺ: ۹

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

مقصود وُجودُ العالمین ﷺ

میں اُس سیدِ گرامی کا نام لے رہا ہوں جو اٹھارہ ہزار عالم کے وجود کے مقصود ہیں۔

اگر حضرت آدم علیہ السلام سید الانس تھے...... تو وہ...... آپ ﷺ ہی کے تابع تھے۔

اگر حضرت ادریس علیہ السلام کثرت سے پڑھانے والے تھے...... تو وہ...... آپ ﷺ

ہی کے لاونعم کی تدریس کے فیض یافتہ تھے۔

اگر حضرت نوح علیہ السلام (شکر کرنے والے) تھے اور اُن کی کشتی تباہ کن موجوں کے بھنور میں

پھنسی......تو وہ......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے فیض سے ساحلِ نجات پر پہنچی تھی۔

اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام سخی تھے..تو وہ..آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے دسترخوانِ کرم وسخا کے مہمان تھے۔

اگر حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر تھے..تو..آپ صلی اللہ علیہ وسلم تخت بخت اور قصرِ مصر میں جلوہ افروز تھے۔

اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ تھے......تو وہ......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے طورِ سینا کے ندیم حریم تھے۔

اگر حضرت داؤد علیہ السلام خوش آواز تھے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے نغمہ دلربا کے

پردوں اور سُروں سے بہرہ ور تھے۔

اگر حضرت سلیمان علیہ السلام شہنشاہِ زمانہ تھے..تو وہ..آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے تخت اور علم سے مستفیض تھے۔

اگر حضرت یونس علیہ السلام نجات یافتہ حُوت تھے..تو وہ..آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے بحرِ احسان ونعم کے غریق تھے۔

سکندر......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے وصال میں وادیٔ انوار وظلمت کے سرگردان تھے۔

حضرت لقمان علیہ السلام......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے علوم واحکام کے دسترخوان کے لقمہ بردار تھے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذوقِ وصال اور شوقِ جمال سے پرنم اور پرنم

آنکھوں میں مبتلا تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی آمد کی بشارت اور خوشخبری سناتے رہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے حریم حرم کے رازداں اور پیغام رساں ہیں۔

حضرت میکائیل علیہ السلام......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے مناجات وحاجات میں ہمدم ہیں۔

حضرت اِسرافیل علیہ السلام......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے دبیرستان میں لوح درکنار ہیں اور اسی

مکتب میں قلم سے حروف لکھتے ہیں۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے سوز کے رفیق شفیق ہیں۔

- فرشتے...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے عزیز و مکرم ---------
- آسمان...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے محل کے نیلگوں سراپردہ ہیں ---
- لوح محفوظ..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے قلم کی نگارشات کے صحیفہ کا ایک صفحہ ہے۔
- قلم...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منشور کا طغرا نویس ہے --------
- کرسی...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی ہمم ضمیر منیر کا تکیہ --------
- عرش مجید...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان خانہ جود و کرم کا دستر خوان ہے۔
- بہشت...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر کا ایک حرف ہے ------
- رضوان...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں تقسیم شدہ خزانوں کا ایک سکہ ہے۔
- دوزخ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا زندان خانہ ہے ----
- بوستانِ اِرم...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں کی سیرگاہ تھا ----
- مالک...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہنم کا دربان ہے ---------
- دِل...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جامِ جم ہے -----------
- پھول...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبسم کا ایک کرشمہ ہے -------
- سمندر...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم و سخا کا قطرۂ شبنم ہے -----
- یہ جنگلات...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات کے خزانوں کا ایک ذرہ ہیں۔

یہ زمان و زمین یہ مکان و مکین...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام، خادم اور خدمت گذار ہیں۔

یہ معین آپ ہی کے کوچہ محبت کا گدائے بے نوا ہیں۔ (معارج النبوۃ: ۱۸۱/۱)

صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وسلم

کیا تم جانتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟

محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہان کے بادشاہ ہیں... ہر فقیر بے نوا کی پناہ ہیں

اٹھارہ ہزار عالم کا خلاصہ ہیں... اولادِ آدم کا انسانِ کامل ہیں، بلکہ سعادتِ آدم ہیں۔

- حضرت شیث علیہ السلام کی سیادت ...... سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا وسیلہ تھی۔
- حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ...... نجاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نمونہ تھی۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سکوت ...... خُلقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قطرہ تھا۔
- حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ...... سلطنتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک رکن تھا۔
- حضرت اسماعیل علیہ السلام کا صدق ...... صداقتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لمحہ تھا۔
- حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن ..... جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کرشمہ تھا۔
- حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بے پناہ صبر کا ایک ذرہ تھا۔
- حضرت داؤد علیہ السلام کا نغمہ ..... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کا ایک مصرع تھا۔
- سکندر کا تخت ...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شوکت کا ایک ادنیٰ سا دبدبہ تھا۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مکالمات ..... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت کا ایک حصہ تھے۔
- حضرت ہارون علیہ السلام کی وزارت ..... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رتبہ کا ایک انعام تھا۔
- لقمان کی حکمت ...... حکمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاتر کی ایک سطر تھی۔
- حضرت یحییٰ علیہ السلام کی عصمت ...... عفتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لمحہ تھی۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رفعت ...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلِ ارفع کا ایک پایہ تھی۔
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے خاک نشین تھے۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خرمنِ ایمان کے خوشہ چین تھے۔
- حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوانِ احسان کے ریزہ چین تھے۔

- حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریائے رحمت سے چھینٹے جمع کرنے والے تھے۔
- حضرت فاطمہ زہرا بتول رضی اللہ عنہا...... بوستانِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کلی تھی۔
- حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہم...... گلستانِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گلدستہ تھے۔
- ہر ایک مہاجر وانصار رضی اللہ عنہم...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ملازمین کے زمرے میں سے تھے۔
- صلحاء وابرار کا ہر ایک فرد...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متابعین میں سے تھا۔
- جبرائیل امین علیہ السلام...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد۔
- اسرافیل علیہ السلام...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میخانے کے جرعہ کوش۔
- میکائیل علیہ السلام...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے رزق تقسیم کرنے والے۔
- اور عزرائیل علیہ السلام...... خیل محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلاد ہیں۔
- قرآن...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشور ہے۔
- کلمہ شہادت...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیغ ہے۔
- طہارت...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزگی ہے۔
- نماز...... مقامِ نیاز میں ادا کی جائے تو حضور غمزہ ہے۔
- سحری کو ادا کی جائے تو بہتر ہے۔
- گریہ وزاری سے ادا کی جائے تو صفیر ہے۔
- روزہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈھال ہے۔
- معراج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر ہے۔
- ملاء اعلیٰ کے ملائکہ آپ کا لشکر ہیں۔

اللہ کی ذات والا صفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ گاہ اور ملجا وماویٰ ہے۔

﴿معارج النبوۃ: ۱/۱۸۹﴾

محمد نورِ مجسم ﷺ کا مولود مسعود موخر صرف ظاہری ہے اور مقدم حقیقی ہے

ان کی تخلیق ونمود ازل سے ہے اور اِن کا وجود تا ابد ہے

محمد ﷺ اور صرف محمد ﷺ صاحبِ تاج ومعراج ہیں

چلمن اُٹھتی ہے (تو) قَابَ قَوْسَیْنِ اور جب گرتی ہے تو اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ ہیں

محمد ﷺ وَالضُّحٰی رُو ہیں.... محمد ﷺ وَاللَّیْلِ مُو ہیں

محمد ﷺ سراپا قرآن ہیں اور قرآن محمد ﷺ ہے

محمد ﷺ جمالِ خدا ہیں... محمد ﷺ خدا کے محبوب ہیں

محمد ﷺ مزمل ہیں... محمد ﷺ مدثر ہیں

محمد ﷺ کی چادر سب کو بلا لحاظ ڈھانپتی ہے

محمد ﷺ "لاچار اور ناہنجار" انسان کی اَمان ہیں

محمد ﷺ "بیمار اِنسانوں" کے درمیان ہیں

خستہ جگر اور ماندہ مسافر کے رہبر منزل اور پناہ ہیں

خدا خود محمد ﷺ پر فریفتہ ہیں

اِسی لیے محمد ﷺ صاحب لولاک ہیں

اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

کائنات کی تمام سوغاتیں آپ ﷺ کی خاطر

ہر دِل سے اُمنڈتے جذبۂ سازِ اَزل کے نغمے

ﷺ.....اور درود وسلام کی سوغاتیں، بس ایک ہی ہستی کی نذر ﷺ

"وہ".....جس کا نام لب پر آتے ہی روح مسکراتی اور زندگی بہاروں میں ڈوب

ڈوب جاتی ہے...... ﷺ

''وہ''...... جس کا وجود، خدا کے حسن کا شاہکار اور فطرت کی سب رعنائیوں کا حاصل ہے...... ﷺ

''وہ''...... جس کا نور تخلیق کائنات کا سرچشمہ ہے اور جس کا فیض کونین میں ہر سو پھیلا ہے...... ﷺ

''وہ''...... جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے سب کچھ بنایا اور جس کا پیار دلِ فطرت میں انڈیلا ہے...... ﷺ

''وہ''...... جس کے نور سے مطلعِ صبحِ اَزل روشن اور جس کے جلووں سے چہرۂ شامِ اَبد تاباں ہے...... ﷺ

''وہ''...... جس کے آنے سے بہار اُتری زمیں پر، اُفق سے تا اُفق قوسِ قزح کا رنگ بکھرا...... ﷺ

''وہ''...... جس کو پیار سے رب نے پکارا جس طرح چاہا، وہ مزمل، وہ مدثر، وہ یسٰین، وہ طٰہٰ...... ﷺ

''وہ''...... جو بہرِ مؤمناں بن کر رؤف آیا' رحیم آیا... خطاپوش و عطاپاش... خلیق آیا، کریم آیا...... ﷺ

''وہ''...... جس کا نام اللہ تعالیٰ نے عرشِ اعظم پر سجا رکھا ہے... اور جس کا ذکر کائنات میں ہر وقت' ہر سو ہو رہا ہے... بحر و بر میں' شجر و حجر میں... اَرض و سما میں' شمس و قمر میں... ہر ذرّے میں' ہر قطرے میں... ہر ساعت میں' ہر لمحے میں... جب بھی' جہاں بھی رب کا ذکر ہے ساتھ ہی اُس کے حبیب ﷺ کا ذکر ہے

مصطفیٰ ﷺ کا نام ہے نامِ خدا کے ساتھ ساتھ
مصطفیٰ ﷺ کی یاد ہے شامل خدا کی یاد میں

-•❖❄﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❄❖•-

کل عالمین......نورِ محمد ﷺ کا صدقہ

آپ ﷺ کا وجود دُرِّ ثمین ہے......آپ ﷺ کا ظہور رحمۃ للعالمین ہے......آپ ﷺ کا کرم عمیم ہے......آپ ﷺ کا خلق وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ہے۔ یہ تمام فرشتے' یہ تمام آسمان آپ ﷺ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ عالمِ وجود کی ہر چیز اور جہانِ شہود کا ہر ذرہ آپ ﷺ کی نظرِ عنایت کا مرہونِ احسان ہے' آپ ﷺ کی نگاہِ حمایت کا محتاج ہے۔ تمام روشنیاں آپ ﷺ کے نورِ کامل کی کرنیں ہیں.... کروبیاں' روحانیاں اور نوریاں' آپ ﷺ ہی کے نور سے اِستفاضہ کرتے ہیں.... حور و قصور' آپ ﷺ کے نور سے حسن و جمال پاتے ہیں......رضوان و ولدان، غلمانِ جناں، آپ ﷺ کے نور کے محتاج ہیں......ارواحِ قدسی اور انسی' آپ ﷺ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں...... اَنبیاء' مرسلین' اَصفیاء کاملین آپ ﷺ کے نور کے دریوزہ گر ہیں۔

- ثباتِ آدم علیہ السلام' نجاتِ نوح علیہ السلام' آپ ﷺ کے نور سے ہے----
- وفائے خلیل علیہ السلام اور صفائے اسمٰعیل علیہ السلام' آپ ﷺ کے نور سے ہے--
- دعوتِ یعقوب علیہ السلام اور صحتِ ایوب علیہ السلام' آپ ﷺ کے نور کا صدقہ ہے-
- نجاتِ یوسف علیہ السلام اور اجابت یونس علیہ السلام' آپ ﷺ کے نور سے ہے--
- طورِ موسیٰ علیہ السلام اور انجیل عیسیٰ علیہ السلام' آپ ﷺ کے نور سے ہیں----
- علیہ شعیا علیہ السلام اور حیاتِ یحییٰ علیہ السلام' آپ ﷺ کے نور کا پرتو ہے----

شیخین کا ایمان' سیرین کا عرفان' آپ ﷺ کے نور کا صدقہ ہے۔ عرفا کی وجاہت' علماء کی فقاہت آپ ﷺ کے نور کا ٹکڑا ہے۔ آسمان کا نیلا خیمہ' صحنِ زمین کا سکون آپ ﷺ ہی کے نور کا عکس ہے۔ ﴿معارج النبوۃ: ۱/۳/۱۷﴾

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

- حیات کو دستور ملا......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- زمین کو نور ملا......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- نماز کو سرور ملا......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- جبیں کو سجدہ ملا......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- سجدے کو تقدس ملا......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- بے قراروں کو قرار ملا......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- مے خواروں کو خمار ملا......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- ولیوں کو الہام ملا......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- رندوں کو جام ملا......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- بے صبروں کو صبر ملا......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- صابروں کو اجر ملا......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- سخیوں کو سخاوت ملی......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- شہیدوں کو شہادت ملی......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- قاضیوں کو عدالت ملی......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- مظلموں کو حمایت ملی......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- کمزوروں کو طاقت ملی......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- غلاموں کو حکومت ملی......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- ولیوں کو ولایت ملی......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- نبیوں کو نبوت ملی......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- رسولوں کو رسالت ملی......................تو...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

- آدم علیہ السلام کو عظمت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے -
- شیث علیہ السلام کو معرفت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے -
- نوح علیہ السلام کو شجاعت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے -
- صالح علیہ السلام کو فصاحت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے -
- خلیل علیہ السلام کو دُعا ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے -
- یعقوب علیہ السلام کو محبت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے -
- ادریس علیہ السلام کو اخوت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے -
- اسحاق علیہ السلام کو رضا ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے -
- لوط علیہ السلام کو حکمت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے -
- سلیمان علیہ السلام کو سطوت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے -
- موسیٰ علیہ السلام کو جلال ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے -
- یوسف علیہ السلام کو جمال ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے -
- عیسیٰ علیہ السلام کو فقر ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے -
- ایوب علیہ السلام کو صبر ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے -
- ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صداقت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے -
- عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو عدالت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے -
- عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو سخاوت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے -
- مولا علی رضی اللہ عنہ کو شجاعت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے -

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مقصدِ تخلیق عالم ﷺ

اللہ رب العزت نے کل عالمین کی تمام مخلوقات میں سے حضرتِ اِنسان کو افضل تخلیق فرمایا' بلکہ اشرف المخلوقات کا لقب عطا فرمایا' پھر اِنسان کی مختلف قسمیں بنائیں' اُن قسموں میں سے اِنسان کی مشہور و معروف تین قسمیں ہیں........کافر مومن اور نبی۔

اِنسان کی اِن تینوں قسموں کی مختصر تعریف کچھ اِس طرح ہے

کافر......وہ اِنسان ہے کہ جس کام کیلئے بنایا گیا تھا اُس کام میں وہ صرف نہیں ہوا۔ کیونکہ تخلیقِ اِنسانی کا مقصد عبادتِ خداوندی ہے یعنی وہ اپنے خالق کی عبادت کیلئے بنایا گیا تھا' یہ کام کافر نے کیا نہیں غیروں کے آگے جھکتا اور سجدے کرتا رہا' اپنے خالق کے آگے نہیں جھکا اور اِختتام تک اِسی حالت پر قائم رہا۔ لہٰذا اِس کا بننا نہ بننے کے برابر ہوگیا' وہ بگڑ گیا۔ خراب ہو کر ضائع ہوگیا۔

جیسے کوئی بھی خوراک ہو (مثلاً سالن' فروٹ، سبزیات وغیرہ) جب گل سڑ کر خراب ہو جائے تو وہ کھانے کے قابل نہیں رہتی' بلکہ پھینک دینے کے قابل ہوتی ہے' لہٰذا پھینک دی جاتی ہے۔ اِسی طرح کافر قطعی بہترین موجودات میں سے تھا۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ﴿سورۃ التین:۴﴾ (بیشک ہم نے اِنسان کو اچھی صورت پر بنایا) اُس کا قورم بہت اچھا تھا۔ چونکہ وہ گل سڑ کر ضائع ہوگیا (بگڑ گیا) یعنی اپنی مقصدِ تخلیق پر پورا نہ اُترا، اِس لئے وہ بیکار ہوگیا۔ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ وہ ہر جڑ سے گھٹ گیا۔ تمام کائنات سے بدتر ہوگیا۔ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ۔ وہ بدترین خلائق ہوگیا۔ جس طرح خوراک گل سڑ جانے کے بعد بیکار ہو جاتی ہے' کھانے کے قابل نہیں رہتی' بدتر ہو جاتی ہے' پھینک دینے کے قابل ہوتی ہے اِسی طرح وہ اِنسان جو مقصدِ حیات پر پورا نہ اُترا' اپنے رب کے آگے نہ جھکا' جو کام اُس کو کرنا چاہیئے تھا وہ نہ کیا' جس کام میں اُس کو آنا تھا اُس کام میں وہ نہیں آسکا اِس لئے کافر دائرہ اِنسانیت سے خارج ہوگیا۔

اب رہ گئیں دو قسمیں:- ایک مومن' دوسرے نبی۔

اِنسان اِیمان کی وجہ سے مومن بنتا ہے اور ایمان کا اپنا مستقل وجود نہیں ہے کیونکہ مومن کا جو ایمان ہے یہ درحقیقت نبوت کے تابع ہے' اگر نبوت نہ ہو ایمان نہیں رہتا۔ اس کی مثال روشنی اور سایہ جیسی ہے کہ سایہ روشنی کے تابع ہوتا ہے۔ اگر روشنی نہ ہو تو سایہ نہیں ہوتا۔ اِسی طرح اگر نبوت نہ ہوتی تو نہ ایمان ہوتا نہ مومن ہوتے۔ اس سے پتہ چلا کہ مستقل انسان جو ہیں وہ نبی ہیں۔ انبیاء تمام موجودات سے افضل ہیں۔ اَب بات سمجھو کہ اللہ رب العزت نے نبوت بنائی۔ نبوت کسے کہتے ہیں؟ خطاب ربانی کو' یاد رکھو اللہ تعالیٰ جس بشر سے خطاب کرے۔ اُس خطاب ہی کا نام نبوت ہے اور وہ جو بشر ہے' وہ نبی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ یٰآدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ (البقرہ ۳۵) اے آدم علیہ السلام رہو سہو جنت میں۔ اب اُس نے نبی بنایا۔ نبوتِ آدم محقق ہوئی۔ محقق ہونے کے بعد اُس کو ختم کر دیا۔ پھر دوسری نبوت بنائی' اگر نبوتِ آدم مقصود ہوتی جو محقق کی تھی تو دیگر نبوتوں کے ایجاد کی ضرورت باقی نہ رہتی۔ اگر یہی مقصود ہوتی تو آگے کاریگری جاری نہ رہتی۔ لیکن اسے ختم کر دیا۔ اُس کے بعد کہا یَا نُوْحُ اِہْبِطْ۔ اب نوح علیہ السلام نبی ہو گئے۔ اگر نوح علیہ السلام کی نبوت مقصود ہوتی یہی رہتی' آگے کوئی اور نہ بنتی' پھر کہا یٰآ بْرَاھِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا۔ ابراہیم علیہ السلام کی نبوت ہوئی' اُسے بھی ختم کیا۔ پھر کہا یَا یَعْقُوْبُ یَا یُوْسُفُ یافلاں یافلاں پھر کہا یٰمُوْسٰی اِنِّیْ اَنَا۔ اگر اُن کی نبوت مقصود ہوتی تو آگے نبی نہ بنتے۔ پھر کہا یَا یَحْیٰی یَا ذَکَرِیَّا' یَا دَاوٗدُ 'یَا عِیْسٰی۔ غرض یہ کہ سب نبوتوں کو بناتا رہا اور ختم کرتا چلا گیا۔ تو اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ ان نبوتوں میں سے کوئی سی بھی نبوت مقصدِ تخلیق کائنات نہیں ہے۔ کیونکہ اگر مقصد حاصل ہو جائے تو اُس کے بعد کام ختم ہو جانا چاہیے۔ پھر آگے سب کے بعد محمد رسول ﷺ کی نبوت کو بنایا اور کہا

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًاO

﴿پ ۲۲' الاحزاب ۴۰﴾

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ پر نبوت کا کام مکمل ہو گیا۔ اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ یہی نبی مقصود ہیں۔ یہی مقصودِ کائنات ہیں۔ انہی کا پیدا کرنا تھا۔ تمام عالم کو انہی کیلئے پیدا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے سب نبیوں کو قرآنِ پاک میں نام لے کر پکارا۔ جیسے یا آدم علیہ السلام۔ یا نوح علیہ السلام۔ یا ابراہیم علیہ السلام۔ یا داؤد علیہ السلام۔ یا موسیٰ علیہ السلام۔ یا عیسیٰ علیہ السلام۔ جبکہ آپ یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کو نام لے کر نہیں' بلکہ انتہائی پیارے پیارے اَلقاب سے پکارا... یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ... یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ...... یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ...... یٰسٓ ...... یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ۔ اتنے معزز نبی ہیں۔ یہی مقصدِ کائنات ہیں اور یہی عالمین کی تخلیق کا مقصود ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

نیکیاں محفوظ رکھنے کا نسخہ

اپنی نیکیاں محفوظ رکھنے کا بہترین نسخہ یہ ہے کہ آپ سنت الٰہی پر عمل کرتے ہوئے سب نیکیاں حضور پاک ﷺ پر نثار کر دیں۔ تمام صحابہ کرام اجمعین سرکارِ دو عالم ﷺ کے سچے عاشق تھے' وہ ہر وقت اپنی جانیں سرکارِ دو عالم ﷺ کے حکم کے مطابق راہِ مولا میں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ جہاد کرنا اُن کا محبوب مشغلہ تھا۔ اسی طرح تابعین اور تبع تابعین کے زمانے کے لوگ پرہیزگار اور عاشق رسول ﷺ تھے۔

میں جو بات کہنا چاہتا ہوں وہ موجودہ وقت کے لوگوں کے لئے ہے کیونکہ انگریزوں اور یہودیوں کی سازشوں کی وجہ سے لوگوں کے دِلوں میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے عشق و محبت اور اِحترام کو کم کرنے کے لئے اِنتہائی کوشش کی گئی اور ایسے مولوی اور علماء تیار ہوئے جنہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ سرکار ہماری طرح ہیں' حضور پاک ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں' حضور ﷺ ہمارے بڑے بھائی جیسے ہیں' سرکار ﷺ کو علم غیب حاصل نہیں تھا'

حضور ﷺ حیات النبی نہیں ہیں' مر کر مٹی میں مل گئے' اس قسم کی اور کئی باتیں اُنہوں نے عوام میں پھیلانی شروع کیں' جس کا سدِ باب امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی محنت سے کیا۔

اِس لیے عشق کے تقاضے کو اُجاگر کرنے کے لئے اور دِل میں سچی محبت پیدا کرنے کے لئے' اپنی سب نیکیاں سرورِ کائنات... فخرِ موجودات... رحمۃ اللعالمین... سید الانبیاء ﷺ پر نچھاور کر دے۔ یہ وقت کا تقاضا ہے' کیونکہ لوگ دن بدن دین اسلام سے دور ہوتے جا رہے ہیں' اُن کے دِلوں میں جذبہ عشقِ رسول اُجاگر کرنے کی بہت اَشد ضرورت ہے۔ جب جذبہ عشق رسول ﷺ پیدا ہو جائے اور تصورِ رسول ﷺ میں آدمی رہنا شروع کر دے تو شریعت کے احکام پر چلنا پھر دشوار نہیں رہتا بلکہ سنت رسول ﷺ کی پیروی پر عمل پیرا ہو جاتا ہے پھر اُٹھنا' بیٹھنا' چلنا' پھرنا سب سرکار ﷺ کی پیروی میں ہوتا ہے۔

جیسا کہ حضور پرنور ﷺ نے شب معراج فرمایا کہ مولا! میں نے تیری خاطر سب کچھ چھوڑا' صرف تجھے اپنایا۔ میں صرف تجھ کو چاہتا ہوں۔ تو اس سنتِ رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ۔ صرف اللہ تعالیٰ کو چاہو' اللہ پاک کا ذکر کثرت سے کرو' اللہ تعالیٰ سے شدید محبت رکھو۔

اور اللہ تعالیٰ کی یاد ہی اوڑھنا' بچھونا ہو اور دِل کی توجہ کو بارگاہِ الٰہی میں دائمی حاضر رکھیں' یہی مرتبہ اِحسان ہے۔ میں بھی اسی کوشش میں مصروف ہوں اور تمام بھائیوں کو بھی یہی کہتا ہوں کہ یادِ الٰہی اپنا شیوہ بنالیں' یہ بہت بڑی نعمت ہے' جس کو اللہ تعالیٰ اپنا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میں اپنی بات ختم کرنے سے پہلے پھر ایک دفعہ دہراتا ہوں کہ سنت الٰہی پر عمل کرتے ہوئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی خاطر دونوں جہاں پیدا فرمائے اور پھر فرمایا۔ میرے حبیب یہ سب کچھ میں نے تیری خاطر پیدا کیا ہے اور تجھ پر نثار کر دیئے' تجھے مالک اور مختار بنایا ہے۔ اِس سنت الٰہی پر عمل کرتے ہوئے تیرے پاس کیا ہے؟ نیکیاں ہی تو ہیں ان کو حضور ﷺ پر نثار کر دے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ مولا میں نے سب کچھ چھوڑا تیری خاطر، میں صرف تجھ کو چاہتا ہوں' تیری محبت ہی میرا سرمایہ حیات ہے' تو اس سنت رسول ﷺ پر عمل

کرتے ہوئے سب کچھ چھوڑ کر اپنے مولا کو چاہو۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں کوئی چیز رکاوٹ کا باعث نہ بنے۔ باقی سب چیزوں کی ثانوی حیثیت ہو اور تیرا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی محبت اور یاد ہو۔ اِن دونوں باتوں پر عمل پیرا ہوں' اِن شاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہو جاؤ گے اور کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

ویسے جو بھی مسلمان نیک عمل کرتا ہے' اُس کا ثواب اُس کے نامہ اعمال میں درج ہو جاتا ہے اور حضور پر نور ﷺ کو بھی ثواب ملتا ہے' کیونکہ سرکارِ دوعالم ﷺ کی بدولت ہی اُسے نیک کام کرنے کی توفیق ہوئی' نماز پڑھتا ہے' روزہ رکھتا ہے تو حضور ﷺ کے حکم کے مطابق ہی کرتا ہے' اسی طرح ہر مسلمان جو اپنے مسلمان بھائی کو نیک کام کرنے کی ہدایت کرتا ہے اور وہ مسلمان اُس پر عمل کرتا ہے تو اُس نیکی کا ثواب اُس آدمی کے نامہ اعمال میں بھی درج ہوتا ہے جس نے اُسے نیک کام کرنے کی ترغیب دی۔

اسی طرح ایک شخص دوسرے شخص کو بُرائی کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور وہ آدمی اُس کے کہنے پر برائی کرتا ہے تو برائی اُس آدمی کے نامۂ اعمال میں درج ہوگی اور جس شخص نے برائی کی ترغیب دی اُس کے نامۂ اعمال میں بھی درج ہوگی' کیونکہ اُس نے اُس شخص کو برا کام کرنے کے لئے کہا' اِسی طرح حضور سرکارِ دوعالم ﷺ کا ہر اُمتی جو نیک کام کرتا ہے اُس کا ثواب اُسے بھی ملتا ہے اور سرکارِ دوعالم ﷺ کو بھی ملتا ہے' لیکن محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اُمتی اپنی نیکی بھی سرکارِ دوعالم ﷺ کی خدمت عالیہ میں پیش کر دے۔ ایسا کرنے سے جب اُسے اعلیٰ مقام یا جو کوئی بھی درجہ ملے گا تو شیطان کی رخنہ اندازی سے بچ جائے گا۔

اِنسان جب بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے یا اُسے کوئی درجہ مل جائے تو شیطان اُس کو ورغلانے کی کوشش کرتا ہے' لیکن جب مسلمان اپنے پاس کچھ رکھے گا ہی نہیں تو وہ خود پسندی' عجب' تکبر' ریا' اِسی طرح دوسرے باطنی امراض سے ان شاء اللہ تعالیٰ بچ جائے گا اور سب سے بڑی بات اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے' وہ جس پر بخشش کرنا چاہے اور اپنا فضل و کرم کرتا ہے' وہی کامیاب ہے اور کام کی کامیابی کے راستے اُس کے لئے کھل جاتے ہیں۔

سائنس کی ترقی فیضانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

دُنیا والو! یہ سائنس میرے آقا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا فیضان ہے' اس سائنس کی سب تحقیقات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دُعا " اَللّٰھُمَّ اَرِنِی حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ " کا ثمر ہیں' جبھی تو سارے سائنسی نظریات اِسلام کی حقانیت اُجاگر کر رہے ہیں اور جملہ سائنسی ایجادات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دُنیا بھر میں پھیلانے اور رہتی دُنیا تک عام کرنے کے وسائل و ذرائع ہیں اور کیوں نہ ہو کہ یہ دُنیا ساری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جی رہی ہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ کھا رہی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے پل رہی ہے' تو اب اِسے رفتہ رفتہ ہر طرف سے پلٹ کے بارگاہِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں آنا ہوگا اور سر اپنا دہلیز مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکانا ہوگا۔ یہی وہ سائبانِ رحمت ہے جس نے عرب کے ریگزاروں میں بھٹکی ہوئی اِنسانیت کو نئی آسودگی کی دولت بخشی تھی اور یہی وہ آغوشِ کرم ہے جو دُنیا کو آج اِس کرب و اِضطراب کے تپتے ہوئے صحرا سے نجات دلا سکتی ہے' جس میں وہ تشنہ لب سرگردان ہے اور سسک سسک کر دم توڑ رہی ہے۔ آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کو اب یہ بات جان لینی چاہیئے کہ نجات سرمدی کا ہر جادہ کوئے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکلتا ہے' امن و آشتی کا ہر سورج گنبدِ خضرا کے اُفق سے دمکتا ہے اور رحمت و محبت کی ہر برکھا آسمانِ طیبہ سے برستی ہے۔

نجاتِ اُخروی و فوزِ دُنیوی کے لئے
وہ ایک نور کا جادہ ہیں ہر کسی کے لئے

☆ جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۳۶ / از۔۔۔ ☆

فخرِ موجودات...اَرفعُ الدَّرجات...اکمل البرکات...سرورِ وسعتِ کائنات
نازشِ جملہ موجودات...مصدرِ حسنِ کمالات...تخلیقِ کونین کی غایت...صاحبِ تاجِ شفاعت
خواجہء کون ومکاں...باعثِ چنیں وچناں...روحِ روانِ دوجہاں...مقصودِ وجودِ قدسیاں
بہارِ تازہ باغِ ابراہیمی......تخلیقِ کائنات کے بیج
وجہ تخلیقِ اَرض وسماء......جلوۂ حق نما......سید الانبیاء......روحِ اَرض وسماء
چشمِ اَمواجِ بقاء......خاتم الانبیاء

صلی اللہ علیہ وسلم احمدِ مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جن کے آگے جھکے دلبروں کے رؤس......جن کے غم میں ڈھلے اَنبیاءؑ کے نفوس
جن کی خاطر سجے جنتوں کے عروس
جن سے روشن کائنات کی بزم......حق ہیں حق آگاہ ہیں
حقیقت میں سارا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

اپنے سوہنے محبوب دے دم بدلے' پیدا کیتا اے سارا جہان رب نے
دے کے دُنیا نوں سوہنا محبوب اپنا' کیڈا کیتا عظیم اِحسان رب نے
کملی والے دے جوڑیاں ہیٹھ رکھیا' شب اَسریٰ عرش ذِیشان رب نے
شان حضور صلی اللہ علیہ وسلم دی حافظ دکھاؤن خاطر' قائم کرنا ایں حشر میدان رب نے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

طالب شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ریاست علی مجددی

فہرس المراجع والمصادر

❖ قرآن پاک ❖ بخاری شریف ❖ مسلم شریف ❖ ترمذی شریف ❖ مشکوٰۃ شریف ❖

❖ کنزالعمال ❖ طبرانی شریف ❖ صحیح ابن خزیمہ ❖ جامع صغیر ❖ ابوداؤد شریف ❖

❖ بیہقی شریف ❖ المستدرک ❖ تفسیر روح البیان ❖ شرح صحیح مسلم شریف ❖

﴿۱۵﴾ تفسیر دُرِ منثور/ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ/ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔......

﴿۱۶﴾ سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم/ امام محمد بن یوسف صالحی شامی۔......

﴿ ﴾ مدارج النبوت/ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ/ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔..

﴿۱۷﴾ اَخبار الاخیار/ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ/ دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔

﴿۱۸﴾ جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وسلم/ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ کراچی۔......

﴿۱۹﴾ معارج النبوۃ/ مولانا مُلا مُعین واعظ الکاشفی الہروی رحمۃ اللہ علیہ/ مکتبہ نبویہ لاہور۔......

﴿۲۰﴾ نزہۃ المجالس/ علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ/ ایچ ،ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی۔......

﴿۲۱﴾ سیرت حلبیہ/ علامہ علی ابن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ/ دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔

﴿۲۲﴾ مطالع المسرات/ امام علامہ محمد مہدی فاسی رحمۃ اللہ علیہ/ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور۔..

﴿۲۳﴾ مواہب الدنیہ/ علامہ احمد بن محمد القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ/ محمد علی اسلامی کارخانہ کتب اردو بازار کراچی۔

﴿۲۴﴾ کتاب الوفا/ امام عبدالرحمٰن ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ/ فرید بک سٹال، لاہور۔......

﴿۲۵﴾ مکتوباتِ امامِ ربانی/ حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ/ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

﴿۲۶﴾ البیان/ علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ/ تنظیم الاسلام پبلی کیشنز گوجرانوالہ۔

﴿۲۷﴾ اسلام میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت (علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ) ایضاً

﴿۲۸﴾ مقالاتِ ابوالبیان/ علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ/ تنظیم الاسلام پبلی کیشنز گوجرانوالہ۔

﴿۲۹﴾ ماہنامہ دعوتِ تنظیم الاسلام/ پیر ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ/ تنظیم الاسلام پبلی کیشنز گوجرانوالہ۔

﴿۳۰﴾ اَلابریز/ سید عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ/ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور۔......

﴿۳۱﴾ جواہر البحار/ علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ/ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

﴿۳۲﴾ تحفۂ درود شریف/ واعظ سحرالبیان شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیری رنگون'
کیپٹن عبدُ السّتار احمد پاگرکر، مینجنگ ڈائرکٹر دارالقرآن پبلشرز، بمبئی۔......

﴿۳۳﴾ اَلامن وَ الاعلی/ اعلحضرت شاہ احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ .... ﴿❖﴾

﴿۳۴﴾ سرورُ القلوب/ مولانا شاہ نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ/ شبیر برادرز اردو بازار لاہور........ ﴿❖﴾

﴿۳۵﴾ عین الفقر/ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ/ شبیر برادرز لاہور................... ﴿❖﴾

﴿۳۶﴾ حدائقِ بخشش/ کلامِ اعلحضرت شاہ احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ.................. ﴿❖﴾

﴿۳۷﴾ افضل الفوائد (ملفوظات محبوبِ الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ)/ از خواجہ امیر خسرو

مکتبہ جامِ نور ۴۱/۲۲۴، کوچہ چیلان دریا گنج نئی دہلی انڈیا..................... ﴿❖﴾

﴿۳۸﴾ مولد العروس (علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ) قادری کتب خانہ سیالکوٹ.............. ﴿❖﴾

﴿۳۹﴾ مجموعہ خیر البیان (مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ) ابوالخیر اکادمی دہلی....... ﴿❖﴾

﴿۴۰﴾ اُنیس اہل سنت فیصل آباد (میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نمبر) ربیع الاول ۱۴۰۳ھ............ ﴿❖﴾

﴿۴۱﴾ حسن المقصد فی عمل المولد (امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) قادریہ پبلشرز کراچی۔ ﴿❖﴾

﴿۴۲﴾ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ (مفتی محمد خان قادری) بزم عروج اسلام کراچی ﴿❖﴾

﴿۴۳﴾ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (ابوالکلام محمد احسن القادری) فرید بک ڈپو دہلی.............. ﴿❖﴾

﴿۴۴﴾ نعت خوانی عبادت ہے (علامہ محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ) مکتبہ اویسیہ بہاولپور....... ﴿❖﴾

﴿۴۵﴾ الدالثمین فی مبشرات النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) مطبوعہ فیصل آباد

﴿۴۶﴾ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (صاحب میلاد کی کرم نوازیاں) مولانا محب اللہ نوری (انجمن حزب الرحمٰن بصیر پور)

﴿۴۷﴾ بیان المیلاد النبوی صلی اللہ علیہ وسلم (محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ) جماعت اہل سنت پاکستان حیدر آباد۔

﴿۴۸﴾ تذکرہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (میاں عبدالرحمٰن نسیم) آستانہ عالیہ قادریہ جلالپور پیروالا ملتان ﴿❖﴾

﴿۴۹﴾ نعمت کبریٰ (علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ) قادری کتب خانہ سیالکوٹ.............. ﴿❖﴾

﴿۵۰﴾ میلادِ گوہر (منشی گوہر علی خان گوہر رام پوری رحمۃ اللہ علیہ) فرید بک ڈپو دہلی............. ﴿❖﴾

﴿۵۱﴾ مولود شہید (غلام امام شہید رحمۃ اللہ علیہ) ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور.................. ﴿❖﴾

﴿۵۲﴾ میلادِ اکبر (خواجہ محمد اکبر وارثی رحمۃ اللہ علیہ) فرید بک ڈپو دہلی................... ﴿❖﴾

﴿۵۳﴾ میلادِ سعید (سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز بمبئی والے لاہور)..................... ﴿❖﴾

﴿۵۴﴾ مظہر النور بہار خلد (ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور)............................ ﴿❖﴾

﴿۵۵﴾ مولد دلپذیر (ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور)............................. ﴿❖﴾

﴿۵۶﴾ فضائل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (حافظ محمد زمان نقشبندی) دار العلوم جلالیہ نقشبندیہ منگلا کالونی جہلم۔

۵۷ اَلمورد الروی فی المولد النبوی ﷺ (ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ) مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ۔

۵۸ عید میلاد النبی ﷺ نمبر (ضیائے حرم بھیرہ شریف)۔...........

۵۹ میلاد النبی ﷺ (راجہ رشید محمود) مکتبہ ایوانِ نعت لاہور...........

۶۰ ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ (مرتبہ: مولانا مصطفیٰ رضا خاں) محمد علی کارخانہ اسلامی کتب کراچی۔

۶۱ نشر الطیب فی ذکر النبی فی الحبیب (مولوی اشرف علی تھانوی) تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی

۶۲ تذکرۃ الواعظین (محمد جعفر قریشی حنفی) ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔...........

۶۳ ذکرِ جمال شاہ (سائیں نذیر حسین فریدی) مکتبہ چشتیہ فریدیہ اوکاڑہ چھاؤنی۔.........

۶۴ حالِ سفر از فرش تا عرش (پروفیسر باغ حسین کمال رحمۃ اللہ علیہ) دارلفیضان' پنوال' چکوال

۶۵ اَلارشاد الٰی مباحث المیلاد (علامہ محمد عالم آسی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ) مسلم کتابوی لاہور۔

۶۶ ذخائر محمدیہ ﷺ (ڈاکٹر محمد علوی مالکی مکہ مکرمہ) عالمی دعوۃ اسلامیہ لاہور۔...........

۶۷ اَخبارُ الاخیار (شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) شبیر برادرز لاہور۔...........

۶۸ ذکر خیر الانام ﷺ (حافظ سید غلام حسین مصطفیٰ رضا) مکتبہ سراج منیر طاہر سنز لاہور

۶۹ بیانِ میلاد (فکر رضا اکیڈمی دربار مارکیٹ لاہور)۔...........

۷۰ میلادِ مصطفیٰ ﷺ (مختار جاوید منہاس) بابا بلک بک ڈپو کلال والا نزد شرقپور شریف

۷۱ میلادِ رسول کریم ﷺ کی رحمتیں (ظفر ہاشمی) کراچی۔...........

۷۲ ملفوظات خواجہ محبوب رحمانی (کراچی)۔...........

۷۳ عظمت اسلام (سید محمد یونس شاہ) کاظمی برادران غوثیہ کالونی راولپنڈی۔...........

۷۴ میلاد النبی ﷺ کا حسین تصور (شیخ مسعود صادق) الغزالی میڈیا فاؤنڈیشن گلگت کالونی ملتان۔

۷۵ سیرت شاہ غلام محی الدین فقیر عالم برکاتی رحمۃ اللہ علیہ (شاہ اولاد رسول میاں برکاتی رحمۃ اللہ علیہ) برکاتی پبلشرز کراچی

۷۶ اثباتُ المیلاد (محمد شہزاد ملک مجددی) سُنی لٹریری سوسائٹی' لاہور۔...........

۷۷ تذکرہ مصلح اہلسنت (علامہ مولانا بدر القادری) انجمن انوار القادریہ' کراچی۔...........

۷۸ خطباتِ چشتیہ حصہ اوّل: ۵۶/از علامہ محمد صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ / چشتی کتب خانہ فیصل آباد

۷۹ درود و سلام: ۸۷/از محمد جمیل/المدینہ پرنٹنگ ایجنسی انارکلی بازار کھاریاں۔...........

۸۰ بست و کشاد: ۸۴/از پروفیسر احمد رفیق اختر/اقدار ملت پبلی کیشنز' اسلام آباد۔...........

فقہی مسائل پر مشتمل لاجواب کتاب (سوالاً جواباً)

عطائے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصنف: مولانا علامہ الحاج محمد یار شاہ نقشبندی

﴿1364 صفحات پر مشتمل دو جلدوں میں﴾

﴿نہایت عمدہ و دیدہ زیب طباعت کے ساتھ﴾

اہم خصوصیات

فقہ حنفی کی مستند کتب کا نچوڑ

ہر رکن سے متعلق فرائض، واجبات، مستحبات کا ترتیب وار بیان

ہر باب اور موضوع سے متعلق احادیث کا تذکرہ

درس نظامی کے طلباء اور عام افراد کے لئے یکساں مفید

آسان، عام فہم، معلومات افزا

فقہ کے تمام ابواب اور موضوعات پر محیط

قرآن کریم کی آیات اور احادیث مبارکہ کا سلیس و رواں ترجمہ

قارئین کی سہولت کے لئے سوال و جواب کی شکل میں ترتیب

مبتدی کے لئے مشعل راہ اور منتہی کے لئے بہترین معاون

محبوب خدا کی محبوب امت کے لئے شاندار تحفہ

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11- گنج بخش روڈ، لاہور

فون 042-37313885--37070663

Email:nooriarizvia@hotmail.com

تصوف و طریقت پر اپنی طرز کی پہلی منفرد تصنیف

اسرار الحقیقت فی تبیان الطریقت

اہم عنوانات و موضوعات

- ارواح کی فطرت اور ان کی صفات
- ذکر قلبی کی حقیقت اور باطنی لطائف
- ملکوتیات اور اسکی اقسام
- قالب انسان کی پیدائش
- روح اور انسانی قلب
- معرفت کی اقسام
- حضور اقدس ﷺ پر ختم نبوت
- تزکیہ نفس اور اس کی معرفت
- تجلی روح کی حقیقت
- مرشد کامل کی ضرورت
- شیخیت کا مقام، صفات
- شیخ کامل کے خصائص
- انوار کے مشاہدات اور اس کے ...
- مکاشفات اور ان کی اقسام
- تجلی روحانی اور ربانی کا فرق
- خواب کی حقیقت
- محبت اور اسکے آ...
- حقیقت نفس
- نفس امارہ
- علمائے کرام اور ...

اور اس کے علاوہ ...

مصنف فقیر اعجاز احمد قادری

- نفس و روح کے لطائف و اسرار پر ایک طویل اور سیر حاصل بیان
- طریقت وولایت کے مقامات و منازل کا مفصل تذکرہ
- باطنی و روحانی کیفیات، واردات، احوال اور مشاہدات
- ہر موضوع اور بحث میں قرآن وحدیث کے ان گنت دلائل
- عشق ومحبت الٰہیہ کی سرشاری وخماری سے بھرپور
- طریقت وتصوف کے ہر سوال کا جواب، اچھوتا اور دلربا اسلوب تحریر

طریقت وتصوّف کے اہل ذوق کے لیے انمول اور

بے مثال تحفہ

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز